بھیگی تیرے عشق میں

By aks aks novels

Story Theme: Romantic Love Story, Secret Agent Base, Childhood Love

آج پھر اس کا دل کسی اچھی سی لڑکی کے ساتھ رات گزارنے کا تھا جب وہ حد سے زیادہ پریشان ہوتا تو وہ رات کسی خوبصورت لڑکی کے ساتھ گزارتا

وہ اپنے مقررہ وقت پر وہ اپنے فارم ہاوس پر موجود تھا

لہجہ بہت سخت اور چہرہ بے تاثر۔۔

ہال کمرے میں رک کر اس نے اپنے منیجر حارث کو پوچھا۔ کیا وہ آگئی ؟

جی باس وہ کمرے میں موجود ہیں۔۔

کیا تیار ہے وہ ؟؟ مجھے کسی بھی قسم کی کوئی چک چک نہیں چاہئے۔۔ تارا بائی سے پوچھ لو۔

جی باس۔۔ حارث سر ہلا کر باہر نکل گیا۔۔ ہیلو تارا بائی کیا وہ لڑکی اپنی مرضی سے آئی ہے۔۔ جی جی کیوں کیا کوئی گڑ بڑ کر دی اس حرافہ نے۔۔ تارا بائی بولتی چلی گئی۔۔ بکواس بند تارا بائی جتنا پوچھا گیا ہے اتنا جواب دو اگر اس لڑکی نے کوئی بھی غلط حرکت کی تو جان سے جائے گی باس بہت غصے میں ہیں۔۔ نہیں کرتی حارث جی۔۔ اوکے کر کے فون بند کر دیا گیا تھا۔۔

باس کھانا کہاں کھائیں گے ؟؟ حارث نے ادب سے کھڑے ہو کر پوچھا۔۔ بات ہو گئی کیا وہ اپنی مرضی سے آئی ہے۔۔ جی باس وہ اپنی مرضی سے آئی ہیں۔۔ تو جاؤ اس کو تیار کر وادو اور اس کے بعد تم سب لوگ جا سکتے ہو۔۔

باس وہ گھر سے بار بار کالز آرہی ہیں۔۔ بول دو ہم دو دن کے لئے دوسرے شہر جارہے ہیں اور کوئی بھی ہمیں کال نہ کرے۔۔۔ جی باس اور وہ ہاشم کا معاملہ ؟؟؟

اسکو بتادو کہ اس کے پاس وقت کم ہے۔۔ جی باس وہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔

کھانے کے میز پر کھانا لگادیا گیا تھا لیکن آج اس کا دل نہیں کر رہا تھا کچھ بھی کھانے کو وہ الفاظ اس کے کانوں میں کسی تلوار کی طرح لگ رہے تھے جب اس نے چیف کو کھانا واپس لے جانے کا بولا اور باہر آگیا۔۔

باس وہ تیار ہیں۔۔ حارث نے ادب سے کھڑے ہو کر کہا۔۔
ہمممممم۔۔ اوکے جاؤ تم سب۔۔۔

جی باس۔۔۔ تمام ملازم جا چکے تھے لیکن وہ خود ابھی تک باہر لان میں بیٹھا ہوا تھا رات کے دو بجے وہ مرے مرے قدموں سے کمرے میں داخل ہوا

اندھیرے میں اس کو کسی کی سسکیاں سنائی دی۔۔ وہ حیران ہوا تھا ایک لمحے کیلئے۔۔ کمرے کی لائیٹ آن کی تو حیرت سے اس کی آنکھیں باہر نکل گئیں وہ دلہن کے سرخ جوڑے میں ملبوس جو بھی تھی قالین پر سر سجدے میں رکھ کر رو رہی تھی یقینن وہ یہاں اپنی مرضی سے نہیں آئی تھی زبردستی لائی گئی تھی۔۔۔۔

یااللہ میری مدد فرما مجھے بچالے میں بدکردار نہیں ہوں۔۔۔۔اس کے کانوں میں اس کے الفاظ گونجے تھے وہ دو قدم اس سے دور ہٹا تھا۔۔اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے اسے بالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا تھا کس کی اجازت سے تم یہاں نماز پڑھ رہی تھی بولو۔۔وہ چیخا تھا۔۔

خوف سے وردہ نے آنکھیں زور سے بند کرلی تھی وہ کانپ رہی تھی بری طرح سے۔۔ میں نے پوچھا کس کی اجازت سے تم نماز پڑھ رہی تھی اب اس کی گرفت مضبوط ہوگئی تھی اس کے بالوں پر۔۔ جواب دو ورنہ میں ابھی اور

اسی وقت تمہیں قتل کر دوں گا۔۔۔

اگلے پل وہ چلا کہ پیچھے ہٹا تھا کیونکہ وہ اس کے ہاتھ پر شیشے کا ٹکڑا مار چکی تھی جو اس نے تھوڑی دیر پہلے اس کے مہنگے ترین شیشے کے شو پیس کو توڑ کر ہاتھ میں پکڑا تھا اور اس سے اس کا اپنا ہاتھ بھی بر طرح سے کٹ گیا تھا لیکن اس کو پرواہ نہیں تھی۔۔

تمہاری اتنی جرات کہ تم کبیر شاہ پر حملہ کرو۔۔اگلے دو منٹ میں اس کے ہاتھ کا نشان وردہ کے منہ پر چھپ چکا تھا۔۔پھر ایک دو تین اور پتہ نہیں کتنے ہی تھپڑ مارتا چلا گیا تھا اور وہ کھاتی چلی گئی تھی۔۔۔کہا اچانک وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر گئی۔۔اے لڑکی اٹھو لیکن وہ بہوش ہو چکی تھی سچ میں۔۔

دیکھو لڑکی مجھے یہ ڈرامے بلکل بھی پسند نہیں ہیں اٹھو ابھی کے ابھی۔۔۔۔

لیکن وردہ کو ہوش ہوتا تو وہ اٹھتی۔۔۔کبیر شاہ نے جلدی سے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے لیکن اس کو پھر بھی کوئی ہوش نہیں آیا۔۔بھاڑ می جاؤ

وہ اسے ایسے ہی چھوڑ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا زخم گہرا نہیں تھا لیکن لڑکی کی ہمت کو داد دینی پڑے گی واہ اتنی جرات۔۔۔اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری تھی لیکن طنزیہ مسکراہٹ اور پھر وہ دوسرے کمرے میں آتا آس کو بانہوں میں اٹھا چکا تھا یقینن تمہیں ہوش میں لانا پڑے گا وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکلا تھا۔گاڑی میں بیٹھتے چوکیدار کو دروازہ کھولنے کا حکم دیتے وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔

باس سارے گارڈ گھر چلے گئے ہیں آپ اس وقت۔۔چوکیدار نے پریشانی سے کہا تھا کیونکہ وہ جب بھی فارم ہاوس پر کسی لڑکی کے ساتھ رات گزارتا تھا کبھی باہر نہیں جاتا تھا تو آج اس کا یوں اچانک جانا خان بابا کو پریشان کر گیا تھا۔۔بابا میں جلدی لوٹ آؤں گا آپ پریشان نہیں ہوں وہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔

شاہ جی آپ کی وائف کا بی پی بہت لو ہے اور بلڈ بھی کافی بہہ گیا ہے ڈاکٹر نے

پریشانی سے کہا تھا۔۔وائف ؟؟؟؟؟اس کے دماغ میں دھماکہ ہوا تھا کیونکہ وہ دلہن کے لباس میں تھی اور وہ اس طرح ڈاکٹر کے پاس پہلی دفعہ کسی کو خود لے کر آیا تھا اس لیے اس کو غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔۔

ڈاکٹر آپ ان کا ٹریٹمنٹ کریں جو چاہیئے وہ منگوالیں مجھے یہ لڑکی زندہ چاہیے۔۔۔۔جتنا بلڈ لگانا ہے لگایئے لیکن اس کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے اتنا کہہ کر وہ رکا نہیں تھا بلکہ اس کا رخ تارا بائی کے کوٹھے کی طرف تھا۔۔

ارے یہ اس وقت کون آگیا ابھی تو آرام کرنے کا وقت ہے ہمارا سب ہمارے پیشے سے واقف ہیں پھر بھی جب دل کیا منہ اٹھا کر آجاتے ہیں۔۔۔

تارا بائی مسلسل بولے جا رہی تھی کیونکہ دروازہ زور زور سے بج رہا تھا۔۔۔

کھٹاک۔۔۔۔تارا بائی نے جیسے ہی دروازہ کھولا اس نے اسے گردن سے پکڑ لیا تھا۔۔۔

ک۔ک۔ک۔کبیر شاہ آ۔آ۔آپ۔۔تارا بائی سے ٹھیک سے بولا بھی نہیں

جا رہا تھا۔۔

تمہیں کہا تھا میں نے کہ میرے پاس اس کو بھیجنا جو خود اپنی مرضی سے آئے لیکن تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی بول اب تیرے ساتھ کیا کروں۔۔۔

وہ سرخ انگارہ آنکھوں کے ساتھ انتہائی غصے سے بولا تھا۔۔۔۔ میں نے تمہیں بولا تھا تارا بائی کہ مجھے وہ لڑکی نہیں چاہئے جو خود اپنی مرضی سے میرے پاس نہ آئی ہو پھر تم نے کیا سوچ کر اس کو میرے پاس بھیجا تھا ؟؟؟ میں کبیر شاہ کیا تمہیں اتنا گھٹیا لگتا ہوں کہ کسی کی مجبوری کا فائدہ اٹھاؤں گا۔ بول کہ اب تیری کیا سزا ہے ؟؟ وہ پستول اس کے سر پر رکھتے ہوئے چلایا تھا کہ اس کے شور سے سب جمع ہو گئے تھے۔۔ ش۔ ش۔ شاہ جی جس پہ چاہیں ہاتھ رکھ دیں یہ سب آپ کی غلام ہیں تارا بائی بڑی مشکل سے بولی تھی نہیں تارا بائی مجھے صرف تمہاری موت چاہیے۔۔ تمہیں اس کو وہاں یوں مجھ سے پوچھے بغیر نہیں بھیجنا چاہیے تھا کیونکہ وہ۔۔۔

معاف کر دیں شاہ جی خدا کے لیے مجھے معاف کر دیں وہ اس کے پاؤں میں گری تھی۔ وہ رو رہی تھی گڑگڑا رہی تھی لیکن کبیر شاہ کو فرق نہیں پڑتا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسے گولی مارتا اس کا ہاتھ کسی نے بری طرح سے پکڑا تھا اور گولی سامنے کھڑی سرخ جوڑے میں ملبوس اس پیاری سی لڑکی کو لگی تھی جس کو وی ابھی تھوڑی دیر پہلے بہوش ہاسپٹل چھوڑ کر آیا تھا۔۔

وردہ ہہہہہہہ۔۔۔۔۔تارا بائی چلائی تھی اور اس ایک لمحے میں وہ تارا بائی کے لئے بہت عزیز ہو گئی تھی۔

مار دیا ہماری وردہ کو آپ نے ایک اور لڑکی روتی ہوئی اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر رو رہی تھی بلکہ سب رو رہے تھے تارا بائی تو بین ڈال رہی تھی اس کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس نے وردہ کا بے جان ہوتا وجود اپنی بانہوں میں اٹھایا اور باہر بھاگتا چلا گیا۔۔۔

****

اماں وہ رات سے گھر نہیں آیا کال کی تو حارث نے کہا کہ وہ دو دن کے لئے شہر سے باہر ہے۔۔۔۔

حنا بیگم نے نفرت سے اپنے شوہر کو دیکھا تو وہ نظریں چرا گئے۔۔ کیا ضرورت پڑی ہے اس کو بار بار کال کرنے کی جب آوارہ گردیوں سے فرست مل جائے گی تو آجائے گا۔ بدمعاش آوارہ ۔۔۔۔

اماں نے ایک نظر ڈال کر منہ پھیر لیا تھا جیسے کہ وہ جانتی ہوں کہ آج بھی ان کا بیٹا ان کے پوتے کے لئے کچھ بھی نہیں بول سکے گا اور سچ ہی تھا وہ آج بھی اپنے سگے بیٹے کے لئے ایک لفظ نہیں بولا تھا۔۔ جلال مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے ناشتے کے بعد مجھے مل کر آفس جانا اماں ناشتہ چھوڑتے ہوئے اٹھ کر بولی اور کمرے میں چلی گئی جبکہ حنا بیگم ایک بار پھر سے شروع ہو چکی تھی ۔۔۔ہاں اماں جی کو تو یہ کام آسان لگتا ہے کہ وہ جو کچھ مرضی کرتا رہے جب اس کے خلاف کوئی بات کرنے لگو تو کمرے میں بند ہو جاؤ میں پاگل

ہوں جو بول رہی ہوں مجھے تو سب بری سمجھتے ہیں ساری زندگی ان کی خدمتیں کی ہیں۔۔۔۔۔۔

میں زرا اماں کی بات سن لوں جلال نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز چلتے اماں کے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔

رجو اماں کا ناشتہ لے آؤ کمرے میں۔۔۔ جلال نے جاتے جاتے آواز لگائی اور کمرے میں گھس گئے۔۔۔

ہاں ہاں کرو بند کمروں میں اس آوارہ کے لئے حفاظتی اقدامات اور کھوج لگاؤ کہاں دفع ہو گیا ہے وہ حنا بیگم کی زبان اب بھی چل رہی تھی۔۔۔۔۔

جلال مجھے میرے بچے کے بارے میں پتہ کر کے ابھی بتاؤ کہ وہ کہاں ہے۔۔ اماں نے سخت لہجے میں کہا اور ناشتہ کرنے لگیں۔۔

اماں میں پتہ کرتا ہوں آپ پریشان نہیں ہوں یہیں ہو گا کہاں جانا ہے اس نے ہو گا اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ۔۔

زبان کو لگام دو جلال اپنی بیوی کی زبان مت بولو میرا بچہ ایسا نہیں ہے۔۔

اماں آپ ہی بتائیں میں کیا کروں آفس جاؤں یا اس کے پیچھے پھروں۔۔۔۔

اپنی بیوی کی زبان کو لگام ڈالنے کی بجائے تم میرے بچے کا قصور نکال رہے ہو۔۔

اماں۔۔

بس مجھے اور کچھ نہیں سننا جاؤ اور جاتے ہوئے دروازہ بند کر دینا میں تمہاری بیوی کی بکواس نہیں سننا چاہتی۔۔

اچھا اماں اللہ حافظ۔۔۔۔

ہہہہمممم۔۔۔۔اماں نے کہا تو وہ باہر نکل گیا جبکہ حنا بیگم نے قہر آلود نگاہوں سے جاتے جلال کو گھورا اور چائے پینے میں مصروف ہو گئیں۔۔ ۔۔

حارث میں تمہاری کوئی بھی بکواس نہیں سننا چاہتا تو مجھے سیدھی طرح بتاؤ

کہاں ہے وہ؟؟؟جلال شاہ کا غصہ اس وقت آسمانوں سے باتیں کر رہا تھا ہاں

یہ اور بات تھی کہ وہ کبھی بھی اپنا غصہ حنا بیگم کو نہیں دیکھا سکے تھے۔۔۔

شاہ جی باس کسی کام کے سلسلے میں دوسرے شہر ہیں اور ہمیں واپس آنے میں

ذو ہفتے لگ سکتے ہیں۔۔۔حارث کا لہجہ نارمل تھا۔۔یہ بکواس کسی اور کے

ساتھ کرنا وہ نہیں بتانا چاہتا تو نا بتائے لیکن اس کو بتا دینا کہ اماں اس کے لیے

سخت پریشان ہیں اور وہ ان کی طبیعت حرابی کی وجہ بن رہا ہے تو آگے جو اس

کو کرنا ہے کرے پہلے وہ کونسا میری سنتا ہے۔۔اتنا کہہ کر جلال شاہ نے فون

بند کر دیا تھا۔۔۔

****

یہ لڑکی اپنے حواس میں نہیں تھی جب میں اسے یہاں چھوڑ کر گیا تو یہ اتنی

جلدی میرے پیچھے کیسے آ گئی؟؟؟ڈاکٹر کی میز کے سامنے وہ دونوں ہاتھوں کو

ایک دوسرے میں پھنسا کر بڑے غور سے اس کو دیکھ رہا تھا جبکہ ڈاکٹر پریشان

سی کبھی دائیں دیکھتی تو کبھی بائیں۔۔

میں نے خو پوچھا ہے اس کا جواب دو ڈاکٹر اس نے کھڑے ہوتے ہوئے زور سے دونوں ہاتھوں کو میز پر مارا تو ڈاکٹر کی چیخ نکل گئی۔۔۔اس کا انتہائی قیمتی ریوالور ڈاکٹر کے سر پر تھا جس کے چلنے پر یقینن کوئی آواز پیدا نہیں ہوتی تھی۔۔۔

وہ۔وہ وی وہ ٹھیک تھی بس خوف سے بہوش ہو چکی تھی لیکن جب میں نے اس کو چیک کیا تو وہ پریشان تھی اس نے مجھ سے مدد مانگی تھی کہ اس کی عزت کو خطرہ ہے تو میں نے بس اس کی مدد کی تھی میرا ارادہ اسے رات رکھنے کا تھا تاکہ وہ صبح چلی جاتی جبکہ اس نے کہا کہ صبح تو ہو چکی ہے کیونکہ صبح کے چار بج چکے تھے اور آپ کے جانے کے فورا بعد وہ بھی چلی گئی مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں گئی تھی لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد آپ اسے خون میں لت پت واپس لے آئے۔۔۔۔

ڈاکٹر میں تمہیں اس کی سزا ضرور دوں گا لیکن اس سے پہلے مجھے وہ لڑکی زندہ چاہیے ہر قیمت پر۔۔وہ بہت قیمتی ہے تمہاری زندگی کی کوئی اوقات نہیں اس کے آگے سمجھی۔۔وہ انتہائی سرد لہجے میں کہتے باہر نکل گیا تھا۔۔

باس اماں پریشان ہیں۔۔۔حارث نے اس کے باہر نکلتے ہی بتایا تھا۔۔

کیوں گھر بتایا نہیں تھا کہ ہم کہاں ہیں۔۔۔جانتا ہوں اماں کو کبھی بھی میری بات کا یقین نہیں ہوتا وہ مسکرایا تھا۔۔۔چلتے ہیں گھر تم یہاں رکو اور اس ڈاکٹر پر نظر رکھنا کیونکہ یہ اتنی سیدھی نہیں ہے اور میری میٹنگ ارینج کر دو سرمد آغا کے ساتھ اور اس کو بتا دینا کہ ہمارا موقف واضح ہے تو مجھے زیادہ دلیلیں دینے کی کوشش نہ کرے۔۔

جی باس۔۔۔۔

****

اماں۔۔۔۔اماں۔۔۔۔وہ اپنے معمول کے مطابق دروازے سے ہی اماں کو

آوازیں دینا شروع ہو چکا تھا۔۔

دن کے دو بجے کا وقت تھا اور جلال بھی کھانے کے لیے موجود تھے۔۔

آ گیا میرا بچہ اماں نے کھڑے ہوتے مسکرا کر کہا تھا جبکہ جلال بلکل لا تعلق

بنے کھانا کھاتے رہے تھے۔۔۔ جبکہ حنا بیگم نے نفرت سے بھرپور نظر اس

پر ڈال کر منہ پھیر لیا تھا جیسے وہ ہمیشہ سے کرتی آئی تھی اور اس کو ہمیشہ اس کی

اس نظر سے دکھ ہوتا تھا لیکن آج اسے دکھ نہیں ہوا تھا بلکہ جواباً اُس نے ایک

قہر سے بھرپور نظر اس پر ڈالی تھی جبکہ وہ فوار نظریں چرا گئی تھی۔۔۔

اماں مجھے بہت ضروری کام کے سلسلے میں دو ہفتے کے لیے جانا ہے مجھے

اجازت دیں اور آپ نے بلکل بھی پریشان نہیں ہونا۔۔

مجھے بتاؤ تم کہاں جا رہے ہو کبیر ؟؟ اماں فکر سے پوچھ رہی تھیں۔۔

اماں جی آپ کو چھوڑ کر کہاں جاؤں گا اب تو عادت ہو گی ہے مجھے اس عورت

کی ایسی باتیں سننے کی۔۔

اس نے اماں کے دل کا ڈر نکال دیا تھا۔۔ جلدی جلدی واپس آنے کی کوشش کرنا اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے انہوں نے اسے اجازت دے دی تھی۔۔۔

وہ ان سے مل کر باہر نکل رہا تھا جب اس کا سامنا حنا بیگم سے ہو گیا تھا یا پھر وہ اسی کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ آوارہ لوگوں کے بھی اپنے ہی مزے ہیں کھایا پیا اور بدمعاش آوارہ کتوں کی طرح ادھر ادھر منہ مارا اور سو گئے۔۔۔

وہ جاتے جاتے رکا تھا اور پھر مڑ کر اس نے حنا بیگم کو گردن سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگا دیا تھا وہ اس حملے کے لیے بلکل بھی تیار نہیں تھی تو چیخ اس کے منہ سے نکل گئی تھی۔۔

ہاہاہا ارے واہ حنا بیگم تو ڈر گئی اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا تھا۔۔

چھ چھ چھ چھوڑو مجھے۔۔ اج پہلی دفعہ تھا کہ حنا بیگم کو کبیر سے خوف محسوس

ہوا تھا۔۔

بہت جلد حنا بیگم میری اور تمہاری ایک حسین ملاقات ہونے والی ہے تو تیار رہنا کیونکہ اب یہ آوارہ کتا کاٹنے بھی لگا ہے کیونکہ اب میں کبیر شاہ ہوں تو آئندہ زبان سنبھال کر بات کرنا۔۔

اتنا کہہ کر وہ رکا نہیں تھا جبکہ حنا بیگم کی کھانسی کی آواز اسے باہر تک آئی تھی جبکہ اماں حیران سی کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔۔

****

آؤ آؤ کبیر شاہ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا سرمد نے کھڑے ہوتے ہوئے اس سے کہا تھا۔۔۔

بلکل میں بھی تم سے ملنا چاہتا تھا۔۔

کبیر شاہ ہم یقینن مل کر بہت سارا کام کر سکتے ہیں۔۔

ایک گہری مسکراہٹ اس کے چہرے پر نمودار ہوئی تھی۔۔

سرمد آغا میں شراکت داری کا قائل نہیں ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ مجھے تمہارے ساتھ مل کر کام کرنے میں بہت مزہ آئے گا۔۔۔

یقینن سرمد آغا نے مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر ڈیل ڈن کی تھی اور وہ فورا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

باس کدھر جائیں گے ؟؟ حارث نے پوچھا

مجھے فارم ہاؤس چھوڑ کر تم ہاسپٹل چلے جانا۔۔۔

کیا کوئی خبر آئی اس لڑکی کی ؟؟

جی باس آپریشن ہو چکا ہے اور کامیاب رہا ہے لیکن ہوش نہیں آیا ابھی شام تک ہوش آجائے گا۔۔۔

تارا بائی کے کوٹھے پر چلو۔۔۔اس نے حکم دیا تھا

باس اس وقت ؟؟

جو کہا ہے وہ کرو حارث اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے جی باس کہہ کر خاموش

ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھ کھلی تو نظر چھت پر گئی سفید چھت کس کی ہے اور وہ کہاں ہے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

ہاتھ اور پاؤں ہلا نہیں پا رہی تھی یقینن وہ مر چکی ہے لیکن قبر میں روشنی اور بیڈ نہیں ہوتا۔۔ تو کیا میں جنت میں ہوں ؟؟؟ ایک سوچ اس کے دماغ میں آئی تھی۔۔۔ یہاں پر تو ابا بھی ہوں گے ایک اور سوچ زہن میں آئی تھی۔۔ لیکن وہ کیسے مری تھی اس کی موت کیسے ہوئی ؟؟؟

سوچنے پر اسے گزشتہ رات ہونے والے تمام واقعات یاد آ چکے تھے ہاں میری موت گولی لگنے کی وجہ سے ہوئی تھی یاد آ گیا۔۔۔۔

اگر میں مر چکی ہوں تو فرشتے کہاں ہیں آئے کیوں نہیں ابھی تک حساب کتاب کرنے ؟؟؟

اس نے فرشتوں کی تلاش میں سر کو گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کو یقین نہیں ہوا کہ اس کے سامنے اس کا قاتل بیٹھا ہوا ہے جو بڑی دلچسپی سے اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا ہے تو کیا میں دوزخ میں ہوں کیونکہ یہ شخص تو کبھی بھی جنت میں نہیں جا سکتا جیسے اس کے قرتوت ہیں لیکن پیارے اللہ پاک میں نے تو کبھی بھی کچھ غلط نہیں کیا تو مجھے کیوں دوزخ میں ڈالا آنسو بہنے لگے تھے جب دروازہ کھلا اور کل والی ڈاکٹر اندر داخل ہوئی۔۔

اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ؟؟؟؟

اس نے بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھا کیا ڈاکٹر بھی دوزخ میں؟؟؟؟

آپ میرے ساتھ کیوں ہیں ڈاکٹر آپ کو کس نے قتل کیا ہے؟یقینن یہی شخص آپ کا بھی قاتل ہے لیکن آپ دوزخ میں کیا کر رہی ہیں آپ تو بہت اچھی ہیں۔۔۔

مس وردہ کیا آپ ٹھیک ہیں اور آپ یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ لگتا ہے آپ

ابھی تک انجکشن کے زیر اثر ہیں۔۔۔

کیا میں زندہ ہوں؟؟؟اس کے اگلے سوال پر ڈاکٹر واقعی پریشان ہوئی تھی جبکہ اس کا جواب دینے کے لیے وہ خود اٹھ کر اس کے بیڈ کے پاس آگیا تھا۔۔

محترمہ آپ فوت نہیں ہوئیں اور نہ ہی میرا آپ کے ساتھ دوزخ میں جانے کا کوئی ارادہ ہے وہاں آپ اکیلی جائیے گا میں ابھی اور جینا چاہتا ہوں اس کا لہجہ رات سے کافی مختلف تھا جبکہ ڈاکٹر اس کی رپورٹس چیک کرنے لگی تھی۔

وردہ آپ ٹھیک ہیں کہیں پین تو نہیں ہے یا اور کوئی پرابلم؟؟؟ڈاکٹر نے پیار سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا کیونکہ اس کا جسم ابھی بھی بے جان تھا۔۔وہ ابھی بھی اس کی طرف حیرانگی سے دیکھ رہی تھی کہ وہ کیوں تھا اس کے پاس؟؟؟؟

او ویلکم بیک لٹل بریو گرل اس نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔

وہ عجیب و غریب طریقے سے مسکرایا تھا۔۔

م۔م۔میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں ڈاکٹر۔۔وردہ نے ڈاکٹر کو متوجہ کیا تھا۔۔۔

اولٹل گرل تم مجھ سے ڈر رہی ہو وہ پھر سے بولا تھا۔۔

وردہ نے اس کو مکمل طور پر اگنور کیا تھا۔۔

نہیں مس وردہ آپ ابھی بلکل میں ٹھیک نہیں ہیں آپ کو دو ہفتے تک کہیں نہیں جانا۔۔ڈاکٹر نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔

نہیں ڈاکٹر میں یہاں اتنے دن نہیں رک سکتی مجھے واپس جانا ہے۔۔۔

سوری مس وردہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔اتنا کہہ کر وہ باہر نکل گئی جبکہ وہ پھر سے اس کے پاس آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ہاہا تمہاری بھول ہے لٹل گرل کہ تم یہاں سے جا سکتی ہو اب یہ ناممکن ہے جب تک میں نہیں اجازت دے دیتا تم کہیں نہیں جا سکتی۔۔ ہمم۔۔یہ بات

اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھالو تو بہتر ہے۔۔

میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی جا سکتے ہو تم یہاں سے میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔۔

بلکل ٹھیک کہا اب تمہیں اپنا خیال خود رکھنا پڑے گا کیونکہ یہ ضروری ہے۔۔۔وردہ اس کی کوئی بھی بات سمجھنے بغیر منہ موڑ کے آنکھیں بند کر چکی تھی کیونکہ وہ اس کے منہ بلکل بھی نہیں لگنا چاہتی تھی۔

تیسرے دن۔

اٹھو تمہیں کھانا کھانا ہے ایک نرس نے اسے بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے اس نے نارمل سے انداز میں کہا تھا۔

بھوک نہیں ہے تو بھی کھالو ہم نہیں چاہتے وہ یہاں کسی بھی قسم کا کوئی تماشہ کرے ہماری ڈاکٹر پہلے ہی بہت پریشان ہیں جنہوں نے تمہاری مدد کی تھی۔۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی۔۔

جو شخص تمہیں یہاں لے کر آیا ہے وہ انتہائی برا انسان ہے کسی کو مارنا اس کے لئے بلکل بھی معنی نہیں رکھتا کسی امیر باپ کی بگڑی اولاد ہے اور بہت بڑا بدمعاش بھی ہے یہاں پہلے کبھی نہیں آیا کسی لڑکی کو لے کر تم پہلی ہو ورنہ تو وہ اپنا کام کرنے کے بعد اسے واپس پھینک دیتا ہے پتہ نہیں تم پر کیوں مہربان ہے۔۔

تم یہ سب کیسے جانتی ہو؟؟؟؟

میں کیا پورا ہاسپٹل جانتا ہے اس کے کارنامے۔۔۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو سسٹر ؟؟

یہی کہ جہاں تم اس وقت موجود ہو یہ ایک ایسا ہی ہاسپٹل ہے جہاں تمام ناجائز کام جائز طریقے سے کیے جاتے ہیں۔۔ وہ مکمل تمہارا پہرہ دے رہا ہے اور جس عورت کے ذریعے تم اس تک پہنچی ہو وہ بھی ایک مشہور اور بدنام

زمانہ طوائف ہے اور کچھ پوچھنا چاہتی ہو؟؟

تم مجھے یہ سب کیوں بتا رہی ہو؟؟؟ کیونکہ میں جان چکی ہوں کہ تم پھنس گئی ہو وہ بھی بہت بری طرح سے اس شخص کے چنگل سے نکلنا بہت مشکل ہے۔۔

استعمال کرتا ہے اور پھینک دیتا ہے لیکن پتہ نہیں تمہیں کیوں نہیں جانے دے رہا تم اب بلکل ٹھیک ہو گھر جا سکتی ہو تمہارا زخم بھی بہت بہتر ہے بس کچھ دن تک بلکل ٹھیک ہو جائے گا لیکن وہ تمہیں ہاسپٹل سے ڈسچارج نہیں ہونے دے رہا۔۔۔

جلدی کھانا ختم کر و ورنہ اسے شک ہو جائے گا نرس نے کہا۔۔

بس میں بہت کھا چکی لے جاؤ اور پلیز دروازہ زور سے بند کر دینا۔۔ اوکے جیسے تم کہو نرس کہہ کر باہر چلی گئی جبکہ اس کے دماغ میں عجیب و غریب سے خیالات آنے لگے تھے۔۔۔۔

تھوڑی سی دیر کے بعد وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔واہ لٹل گرل آج تم کافی فریش لگ رہی ہو لیکن کیا ہے ناں کہ میرے پاس تمہارے لیے کوئی کیئر ٹیکر نہیں ہے گھر پر سارے مرد ہیں تو تمہیں کچھ دن اور ہاسپٹل رہنا پڑے گا جب تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گی تو ہم گھر چلیں گے ہمم۔۔اس کے گال کو تھپتھپا کر کہا تو وہ زرا سا اوپر ہوئی۔۔

ارادہ دو ٹوک بات کرنے کا تھا۔۔۔کیا چاہتے ہو تم مجھے ایک ہی دفعہ بتا دو وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

مجھے اونچی آواز بلکل بھی پسند نہیں ہے اور وہ بھی اپنی ہونے والی بیوی کی۔۔

اس نے اس کے جبڑے کو پکڑتے چبا چبا کر کہا تھا ۔۔

چ۔چ۔چھوڑو مجھے وہ اب بھی غصے سے ہی بول رہی تھی۔۔

آج ہی میں تمہیں یہ بتا دوں گا کہ میں کیا چاہتا ہوں رایٹ ؟؟اس کا انداز اسے ڈرانے کے لئے کافی تھا لیکن وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔

آرام کرو اور تھوڑی دیر میں تمہیں کوئی ملنے آرہا ہے۔۔۔

میں چاہتا ہوں وی تمہیں اپنے ہاتھوں سے رخصت کریں ایک مکرو مسکراہٹ سجائے وہ باہر نکل گیا جبکہ وہ واقعی ڈر چکی تھی وہ اس سے شادی تو کبھی بھی نہیں کر سکتی تھی وہ ایک آوارہ بدمعاش کے ساتھ نکاح؟؟؟ نہیں میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

مس وردہ اٹھیں آپ کو آج آپریشن تھیٹر لے کر جانا ہے آپ کے سٹیچز کھول دیے جائیں گے آج اور اب آپ کو روزانہ پہلے سے زیادہ واک کرنا ہو گی اب آپ بیمار نہیں ہیں وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔ پلیز میری مدد کرو ۔وردہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔ خود کو کنٹرول کرو وردہ اس کی نظر ہے ہم پر ہاتھ پیچھے ہٹاؤ۔ ۔۔

وردہ تھوڑی ریکس ہوئی تو نرس نمرہ نے کہا۔۔۔ میرا نام نمرہ ہے تم مجھے نام سے بلا سکتی ہو۔۔اب مجھے آرام سے بتاؤ ہوا کیا ہے۔۔۔وہ وہ مجھ سے شادی

کرنے والا ہے۔ ۔۔

اللہ کے واسطے میری مدد کرو میں اس گھٹیا انسان سے شادی نہیں کر سکتی۔۔

نمرہ اس کی بات سن کر پریشان ہوئی تھی لیکن تھوڑی دیر کے بعد بولی۔۔

ہاں میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں لیکن تمہیں بہت ہوشیاری سے کام لینا ہو گا کیونکہ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں یقینن یہاں سے نکلنا بہت مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔۔ میری بات غور سے سنو ہم تمہیں آپریشن تھیٹر لے کر جائیں گے لیکن تمہیں بہت شور کرنا ہو گا مجبوراہم تمہیں بہوش کرنے کا فیصلہ کریں گے آپریشن تھیٹر میں صرف میں اور ایک وارڈ بوائے ہو گا اس کو میں ڈاکٹر کو بلانے بھیجوں گی اور اس وقت تم مجھے وہ انجکشن لگا کر پیچھے کے دروازے سے نکل جانا۔۔ لیکن یاد سے چوکیدار سے لے کر پر کنگ گن مین تک سب اسی کے آدمی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ سامنے جو ڈھابہ ہے وہ بھی اسی

کا آدمی ہے تو سوچ لو بچ سکتی ہو؟؟؟؟

وردہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولی ہاں میں ایک دفعہ خود کو بچانے کی کوشش کروں گی۔۔۔ لیکن تم میری خاطر خود کو مشکل میں کیوں ڈال رہی ہو؟؟؟

لمبی کہانی ہے وردہ کبھی زندگی میں دوبارہ ملاقات ہوئی تو ضرور بتاؤں گی اور اگر مر گئی تو سکون ہو گا کسی معصوم کی مدد کر کے زندگی میں کوئی تو اچھا کام کیا۔۔۔

خود کو قابو میں رکھنا تم آرام سے چل سکتی ہو دوڑنے کی کوشش مت کرنا ورنہ زخم خراب ہو جائے گا اور دو چار دن کے بعد اس ڈاکٹر کے پاس چلی جانا اگر بچ گئی تو۔ وہ آسانی سے تمہیں فرار ہونے نہیں دے گا لہذا دس آنکھیں اور دس کان کھلے رکھنا۔۔ سمجھی؟؟؟

ہ۔ہ۔ہ۔ہاں میں سمجھ گئی۔۔ تو چلو تیار ہو جاؤ ایک نرسنگ ڈریس اور دوسرا میرا سوٹ جو میں صبح پہن کر آئی تھی وہ سامنے ایک پیکٹ میں ہوں گے تو وہ

ساتھ لیتی جانا اور دوسرا کچھ رقم رکھی ہو گی وہ تمہارے کام آئے گی۔۔

مجھے نہیں معلوم ہم دوبارہ مل سکیں گے یا نہیں لیکن نمرہ یہ سب تمہارا قرض ہے مجھ پر دو آنسو گرے تھے جنہیں اس نے صاف کر دیا تھا۔۔۔

ایک تو اس گھر میں کبھی بھی کوئی انسان آباد نہیں ہو سکتا جانور اکٹھے کیے ہوئے ہیں سب کے سب۔۔ حناء بیگم کی تقریر پھر سے شروع ہو چکی تھی اور اس دفعہ اماں کا ارادہ اپنے کمرے میں بند ہونے کا نہیں تھا وہ آرام سے آ کر آسی صوفے پر بیٹھ گئی تھیں جس کے کور کو ٹھیک کرتے حناء بیگم چلا رہی تھی۔۔ خیر ہے اماں آپ کو نظر نہیں آ رہا کہ میں اس کے کور کو ٹھیک کر رہی ہوں آپ اوپر بیٹھ گئی ہیں؟؟ تو کرو ٹھیک میں نے کب منع کیا ہے یا پہلے کب تم میری اجازت سے سب کام کرتی ہو اصل بکواس کرو جو کہنا چاہتی ہو یوں صوفے کے کور کے بہانے چیخنے چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

اے بڑھیا کیا سٹھیا گئی ہے ؟؟؟ حناء بیگم کا لہجہ بہت ہی حقارت آمیز تھا۔۔

تمیز سے بات کرو میں تمہاری ساس ہوں اور تم میری بہو۔۔

بکواس بند کر بڑھیا آج تک جو تجھے اس گھر میں پناہ دی اور اس حرام اولاد کو پالا اس کا یہ نتیجہ دے رہی ہے تو؟؟؟

پناہ تو تجھے دی تھی ہم نے گندی عورت گند کے ڈھیر سے اٹھا کر لا یا تھا میرا بیٹا تجھے اور تم ہمیں ہی برا کہہ رہی ہو۔۔۔اس کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا تھا لیکن اب سخت گرفت میں تھا۔۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم اماں پر ہاتھ اٹھاو تم نے یہ جرأت بھی کیسے کی؟؟؟ جلال غصے سے چلایا تو آج پہلی دفعہ حناء بیگم کو جلال سے خوف محسوس ہوا کیونکہ آج تک وہ کبھی بھی اس طرح سے اس کے سامنے نہیں بولا تھا لیکن جلد ہی اس نے اپنے ڈر پر قابو پالیا تھا وہ واقعی شاطر تھی۔۔اپنی آواز نیچی رکھو جلال شاہ ورنہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے۔۔ کیا کرو گی بولو وہ پھر سے چیخا تھا۔۔

اماں آرام سے صوفے پر بیٹھی یہ تماشا دیکھ رہی تھی کیونکہ جو انہوں نے سوچا تھا ویسا ہی ہو رہا تھا۔۔۔

جلال میں کل صبح نوابشاہ کے لئے نکل جاؤں گی کہہ کر وہ کمرے میں چلی گئی جبکہ وہ حناء بیگم کو گھسیٹتے ہوئے اوپر لے گیا کیونکہ اماں کا اشارہ وہ سمجھ چکا تھا کہ جو بھی کرنا ہے کمرے میں جا کر کرو۔۔۔

آج وہ واقعی مسکرا رہی تھی کیونکہ آج پہلی بار انہوں نے اپنے پوتے کے لئے پہلا قدم اٹھایا تھا جو بلکل ٹھیک تھا۔۔۔

//////////////

نہیں مجھے نہیں کھولنے یہ ٹانکے وہ بری طرح سے چیخ رہی تھی۔۔اور شدید خوف کا شکار تھی اس کی چیخیں اسے باہر تک سنائی دے رہی تھی۔۔

شاہ سر مس ورده بہت زیادہ ڈری ہوئی ہیں ہمیں ان کو بےہوش کرنا ہو گا ۔۔

وی بلکل ٹھیک ہے لڑکی پھر اسے بےہوش کرنے کی کیا ضرورت ہے؟؟؟ وہ

مشکوک انداز میں بولا تھا۔۔ آپ اندر آ کر دیکھ لیں انہیں۔۔۔ اس وقت نمرہ کو جو ٹھیک لگا اس نے کہہ دیا۔۔ وہ فوراً سے اندر داخل ہوا جہاں وہ بری طرح سے آنکھیں بند کر کے چلا رہی تھی اور کانپ رہی تھی اس کی حالت واقعی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن نمرہ نے فوراً سے کہا تھا شاہ سر وہ ٹھیک نہیں ہیں تو وہ اجازت دیتا باہر نکل گیا۔۔ نمرہ نے شکر کا سانس لیا اور ایک اشارہ وردہ کو کیا جو سب سمجھ چکی تھی۔۔

رضوان جاؤ جلدی ڈاکٹر کو بلاؤ میں انجکشن ریڈی کروں تب تک۔۔ وردہ ابھی بھی مسلسل چلا رہی تھی۔۔

اگلے ہی لمحے وردہ انجکشن اس سے چھین کر نمرہ کو لگا چکی تھی۔۔ جلدی جلدی اس نے نرسنگ سٹاف کی یونیفارم تلاش کی اور باہر بھاگ گئی۔۔

یقینن اس کی اداکاری کمال کی تھی کوئی بھی نمرہ پر شک نہیں کرے گا۔۔۔

باہر نکل کر اس نے اور کوٹ پہن لیا تھا اور اب وہ پر اپر یونیفارم کے لئے سٹاف کے واش رومز کی طرف گئی تھی وقت کم تھا دو سے تین منٹ میں وہ آرام سے چلتی باہر کی طرف جا رہی تھی جہاں سے عام آدمی کا گزرنا منع تھا۔۔۔چوکیدار آرام سے بیٹھ کر کچھ کھا رہا تھا شاید رات کا کھانا وہ آرام سے گزر گئی تھی اور عجیب اتفاق تھا کہ ڈھابے والا کچھ کر رہا تھا نیچے بیٹھ کر وہ سیدھی اسی سمت گئی تھی جہاں اس کو نمرہ نے بتایا تھا۔۔وہ اندھیرے میں ہوئی تو تیز رفتاری سے چلنے لگی تھی اور جلد ہی وہ اس جگہ پر تھی جہاں وہ آرام سے چھپ سکتی تھی۔۔۔ابھی وہ تھوڑا پیچھے ہی تھی جب اسے ہاسپٹل کا عملہ ادھر ادھر بھاگتا نظر آگیا تھا تو اس کے بھاگنے کی خبر کبیر شاہ کو مل گئی تھی وہ خوفزدہ نہیں تھی لیکن اب اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی اور وہ ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی شاید ڈر سے۔۔۔۔

وہ وہیں چھپ گئی تھی کیونکہ اس کو ہلکا ہلکا درد محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اور وہ

یہاں سے سب کچھ دیکھ بھی سکتی تھی تو وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

آہ میں چل نہیں سکتی۔۔اس نے خود کلامی کی۔۔ لیکن وہ زیادہ دیر وہاں نہیں رک سکتی تھی تو اس نے اٹھنا چاہا تھا لیکن کچھ لوگوں کو اس طرف آتا دیکھ کر وہ دوبارہ سے چھپ گی تھی۔۔اس نے جھاڑیوں کی اوٹ سے دیکھا تو کبیر شاہ مین گیٹ پر کھڑا چلا رہا تھا اور وہ چار لوگ اسی کی طرف آ رہے تھے۔۔۔

//////////

چٹاک۔۔۔۔۔ تھپڑ پڑا تھا حناء بیگم کے چہرے پر۔۔۔ تم نے مجھے تھپڑ مارا ؟؟؟ وہ چلائی۔۔۔

ہاں مارا میں نے تمہیں تھپڑ جلال شاہ چلایا۔۔چٹاک سے دوسرا تھپڑ پڑا تھا دوسری گال پر۔۔۔یہ تھپڑ میں تمہیں پہلے مار دیتا تو مجھے آج اتنا پچھتاوا نہیں ہوتا۔۔

حناء بیگم تم گندی نالی کا کیڑا تھی میں نے تمہیں مالکن بنا دیا ساری زندگی تمہارے سامنے دوسری بات نہیں کی۔۔ جو تم نے کہا میں نے چپ چاپ وہی کیا آج تک میں اپنے بیٹے اپنے خون اپنی جان کو سینے سے نہیں لگا سکا صرف تمہاری وجہ سے۔۔ وہ غصے سے دھاڑا۔۔۔

اس کا الزام تم مجھ پر نہیں لگا سکتے جلال یہ تمہاری کمزوری ہے اور تمہارا بیٹا آوارہ ہے بدمعاش ہے۔۔۔۔ بس حناء بیگم بس آئندہ اگر میرے بیٹے کے بارے کوئی بھی بکواس کی تو جان سے مار دوں گا جلال شاہ نے حناء کی گردن دبوچتے کہا۔۔ آج تو واقعی حناء بیگم کے طوطے اڑ گئے تھے کیونکہ یہ روپ تو وہ پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی آج تک تو وہ بس ان کو بزدل شخص ہی سمجھتی رہی تھی۔۔

ج۔ج۔ جلال۔۔ حناء بیگم نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی۔۔ چھوڑو مجھے اور اگلے لمحے وہ خود کو چھڑوا کر باہر بھاگ گئی تھی جبکہ جلال آرام سے

صوفے پر بیٹھ گئے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اب حناء بیگم کا سہارا کونسی بانہیں اور کس کی آغوش ہو گی پھر چند منٹ کے بعد وہ بھی باہر نکل گئے تھے۔۔//////

مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہیئے حارث وہ بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے اس کو بہت سخت چوٹ لگی ہے اس کا زخم ابھی کچا ہے اسے ڈھونڈو ہر جگہ سی سی ٹی وی کیمروں کو بار بار چیک کرو وہ زیادہ دور نہیں گئی ہو گی ریلوے اسٹیشن سے لیکر بس کے اڈے تک سب کچھ چیک کرو حارث سب کچھ۔۔وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔ت۔تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی لٹل گرل میں تمہیں کبھی خود سے دور جانے نہیں دوں گا یہ میرا وعدہ ہے خود سے بھی اور تم سے بھی وہ صوفے پر گرنے کے سے انداز سے بیٹھ گیا تھا۔۔

نہیں نہیں یہ اس طرف کیوں آرہے ہیں وردہ ڈرتے ڈرتے خود سے بول

رہی تھی۔ مجھے یہاں سے جانا ہو گا لیکن یہ تو قریب آ رہے ہیں۔۔ یا اللہ میری مدد فرما وہ دل سے دعا مانگ رہی تھی۔ ابھی وہ کچھ فاصلے پر تھے کہ کبیر شاہ غصے سے لال چیخا دوسری طرف جاؤ جاہلو تو وہ جلد سے دوسری طرف بھاگ گئے۔ اس نے شکر ادا کیا اور وہیں دبک کر بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ سب گاڑیوں میں سوار ہو کر بڑی سڑک پر نکل گئے تو وہ آرام سے پچھلی طرف جانے لگی نمرہ نے اسے کافی سارا راستہ سمجھا دیا تھا۔۔ ابھی وہ اندھیرے میں ہی تھی کہ اسے ایک رکشہ دکھائی دیا وہ آرام سے چلتی اس تک پہنچی لیکن اس کے بات کرنے سے پہلے ہی وہ لوگ اس طرف آ رہے تھے ان کی گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس دور سے ہی نظر آ رہی تھی وہ جلدی سے چلتی بھاگنے لگی تھی شدید تکلیف میں بھی وہ رکی نہیں تھی اور چلتی رہی تھی۔۔ اب وہ تقریباً تاریک گلیوں میں تھی تو اس نے تھوڑی دیر رک کر سانس لیا اس کے زخم سے خون آنے لگا تھا اب اسے سانس آنے میں بھی

تکلیف ہونے لگی تھی جبھی ایک اور رکشہ دکھائی دیا اس نے ڈرائیور کو جلدی سے جانے کا بولا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ وہ گلیوں میں سے ہی جائے اور کسی پچھلی سڑک پر نکلے تو اس ڈرائیور نے ہزار روپے کرایے کے عوض حامی بھر لی۔۔

رکشہ گلیوں سے ہوتے ہوئے پچھلی مین سڑک پر نکلا تو اسے کچھ تسلی ہوئی لیکن وہ ابھی بھی ان کی پہنچ سے دور نہیں ہوئی تھی۔۔۔بی بی کہاں اتاروں ؟؟

بھائی یہاں قریب کوئی بس کا اڈہ ہے تو ادھر اتار دیں۔۔

نہیں بی بی یہاں کوئی بھی اڈہ نہیں ہے وہ تو دوسری طرف ہیں آپ مجھے پہلے بتاتی کہ لاری اڈے جانا ہے وہ خفا ہوا تھا۔۔

اچھا کسی ایسی سڑک پر اتار دیں جہاں سے بسیں گزرتی ہوں اس نے پریشانی سے کہا۔۔

بی بی آپ اکیلی اس وقت رات ہو گی ہے وہ سڑک محفوظ نہیں ہے ۔۔

وہ بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی لیکن اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا وہ جاتی تو کہاں جاتی اس نے ہمت کی اور بولی بھائی لے چلو ادھر جو بھی بس ملی اس میں بیٹھا دینا مہربانی ہو گی۔۔ رکشہ والے نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا لیکن بولا کچھ نہیں اور چپ چاپ رکشہ چلاتا رہا کافی دیر کے بعد وہ اسے باہر سڑک پر لے آیا اور اس کو رکشے میں ہی بیٹھنے کو کہا۔۔

قریب پندرہ منٹ کے بعد اسے ایک بس نظر آئی اس نے ہاتھ سے اشارہ دے کر روکا اور وردہ سے بولا بی بی چلو اجاو بس آگئی ہے۔۔

وردہ چپ چاپ رکشے سے اتری اس کو شکریہ ادا کیا اور بس میں سوار ہو گی اک انجانے راستے پر جس کی منزل اسے معلوم نہیں تھی۔۔۔

اس نے ساتھ بیٹھی عورت سے پوچھا کہ بس کس طرف جا رہی ہے تو اس نے عجیب نظروں سے وردہ کو دیکھا اور بولی نوابشاہ۔۔۔۔ بس کچھ دور ہی

گئی تھی کہ ایک شخص اور اندر آکر بیٹھ گیا وہ وردہ کے سامنے والی سیٹ پر تھا اور مسلسل اسے گھور رہا تھا وردہ تکلیف کی وجہ سے بہت بے چین تھی اور اوپر سے اس شخص کا گھورنا اسے ذرا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔پہلے تو دل کیا جا کر دو تھپڑ لگا کر آئے پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ پہلے ہی کبیر شاہ سے چھپ رہی ہوں اس کو تھپڑ مار کر اس کو بھی دشمن بنالوں گی بہتر ہے خاموش رہوں اس نے منہ کو اچھے سے کور کیا اور منہ دوسری طرف کر کے بیٹھ گئی راستہ لمبا تھا تو جلد ہی اسے نیند آگئی۔۔

//////////////////

اماں آپ کچھ دن کے بعد چلی جاتیں جلال شاہ نے سامان گاڑی میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔وہ اماں کا بیگ ہمیشہ خود گاڑی میں رکھتا تھا۔۔ جلال میں جلد واپس آجاؤں گی کل جو کچھ ہوا وہ دوبارا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ حناء بیوی ہے تمہاری۔میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ وہ کبیر کے بارے کچھ غلط نہیں بولے

جب وہ اسے برا بھلا بولتی ہے تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔ تم سمجھ رہے ہو ناں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں؟؟؟ انہوں نے جلال کی طرف دیکھا

جی جی اماں آپ پریشان نہیں ہوں وہ دوبارا ایسا نہیں کرے گی۔۔۔ پھر وہ جلال سے مل کر گاڑی میں سوار ہوئیں اور اپنے راستے پر نکل گئیں۔۔۔

//////////////

حناء بیگم بیڈ پر منہ پھلائے بیٹھی تھی جب جلال شاہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا جسے حناء بیگم نے جھٹک دیا اور غصے سے چیخیں مجھ سے دور رہو جلال شاہ۔۔ آج تم نے وہ کر دیا جو مجھے تم سے امید نہیں تھی تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا اور وہ بھی اپنی ماں کے لئے اور اس آوارہ بیٹے کے لے؟؟؟؟ آج میرا بیٹا زندہ ہوتا تو میں دیکھتی تم کیسے مجھ پر ہاتھ اٹھاتے ہو؟؟؟ ہاں بلکل ایسے ہی جیسے اماں کے بیٹے نے تمہیں دیکھا اب جلال شاہ بول پڑا تھا اس کو حناء بیگم پر بے حد غصہ تھا لیکن پھر بھی وہ اسے منانے کے لیے آیا تھا لیکن

ابھی تک حناء بیگم کا دماغ درست نہیں ہوا تھا تو وہ اٹھ کر باہر نکل گئے۔۔

/////////////

وردہ تکلیف کی وجہ سے بہت بے چین تھی اور بار بار سائیڈ بدل رہی تھی لیکن ایک چیز جو وہ نوٹ کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ اس کی سامنے والی سیٹ پر آ کر بیٹھنے والا بندہ مشکوک سا ہے اور اس کی آنکھیں عجیب سی ہیں پہلے پہل تو وردہ کو لگا کہ یہ اس کا وہم ہے لیکن پھر غور کرنے پر اسے یقین ہو گیا کہ وہ شخص مسلسل اسے گھور رہا ہے وردہ نے آنکھیں زور سے بند کر لیں کہ شاید وہ اسے اکیلا سمجھ کر اس طرح گھور رہا ہے تو وہ اپنا دھیان ادھر ادھر کر لے خود ہی باز آ جائے گا کیونکہ ابھی وہ کسی سے بھی جھگڑا مول نہیں لے سکتی تھی پہلے جو اس کے پیچھے پڑ گیا تھا اس سے تو جان چھڑا لیتی اسی لئے اس نے کافی دیر آنکھیں بند ہی رکھیں لیکن کیوں لگ رہا تھا جیسے وہ شخص اسی کے لیے اس بس میں سوار ہوا ہو اور اس کی جاسوسی کر رہا ہو اور پھر اس کے پاس اس کے

علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ راستے میں ہی ساتھ والی عورت کے ہمراہ بس سے اتر گئی کہ وہ اس شخص سے دور ہو جائے کچھ تو تھا جو غلط تھا اس کی چھٹی حس بار بار اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی اسی لیے اس نے اتر جانا ہی مناسب سمجھا کیونکہ یہ کوئی گاؤں لگ رہا تھا جہاں دوسری عورتیں اتری تھیں۔۔۔۔

رات گہری تھی ایک دفعہ تو وہ لرز کر رہ گئی کہ اس نے غلطی کر دی ہے یہاں راستے میں اترنے والی اسے جلد بازی نہیں کرنی چاہئے تھی اگر وہ کہیں اور پھنس گئی تو پھر کیا ہو گا؟؟ پھر اللہ کا نام لے کر وہ ان عورتوں کے پیچھے پیچھے ہی چلنے لگی لیکن تکلیف کے باعث وہ زیادہ نہیں چل سکتی تھی تو وہیں ایک طرف وہ بیٹھ گئی راستہ کچا اور دشوار ہونے کے باعث وہ شدید درد میں مبتلا ہو چکی تھی کچھ آنسو گرے تھے لیکن اس نے بے دردی سے رگڑ کر صاف کر دے اور تلخی سے سوچا کہ جو لوگ اس دنیا میں تنہا رہ جاتے ہیں وہ نازک

مزاج بلکل نہیں ہو سکتے انہیں سخت چٹان جیسا بننا ہو گا اور وہ بن گئی تھی سخت

جان۔۔اسے رات کے اندھیرے سے خوف نہیں آ رہا تھا اور وہ تکلیف سہہ

سکتی تھی لیکن اس کے پچھ دیر بیٹھنے کے چکر میں وہ عورتیں کہیں دور نکل

گئیں تھیں جواب نظر بھی نہیں آ رہی تھیں کہ وہ کہاں گئی ہیں وردہ نے آرام

سے اٹھ کر ادھر ادھر کا جائزہ لیا اور پھر اسی راستے پر چلنے لگی رات اور گہرا

اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بھی دیکھ نہیں پا رہی تھی بس اندازے سے

ہی چل رہی تھی لیکن یہ اندازہ زیادہ دیر درست ثابت نہیں ہو سکا اور ایک

غلط پاؤں رکھنے پر وہ دھڑام سے کھائی میں جا گری تھی۔۔تکلیف حد سے سوا

ہوئی تو وہ ہوش سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔ ۔

//////////////////

اسلام وعلیکم ورحمۃاللہ۔۔۔اسلام وعلیکم ورحمۃاللہ۔۔۔فجر کی نماز با

جماعت ادا کرنے کے بعد وہ آگے بڑھا اور عقیدت سے مسجد امام صاحب

قاری محمد عبداللہ کے دونوں ہاتھوں پر بوسہ دیتے بولا دعا کریں امام صاحب

کہ ہم اا پنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔۔

انشاءاللہ میرے بچے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں جب ارادے نیک

ہوں تو کامیابی ضرور ملتی ہے۔۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے حفظ وامان میں

رکھے آمین۔۔۔

آمین ثم آمین امام صاحب اجازت دیں بہت لمبا سفر ہے لیکن جانے سے پہلے

زمینوں کا ایک چکر لگاتے ہوئے جاؤں گا پتہ نہیں کتنا وقت لگے تو سارے

معاملات دیکھنے کے بعد میں نکل جاؤں گا اور واپسی پر ملاقات ہو گی

انشاءاللہ۔۔

انشاءاللہ اللہ پاک کی امان میں جاؤ۔۔

وہ مسکراتے ہوئے مسجد سے باہر نکلا اور زمینوں کی طرف چلنا شروع کیا اس

کے گارڈز بھی اس کے ساتھ ہی تھے۔۔

سب ٹھیک چل رہا ہے ناں فضل ؟؟

جی سائیں سرکار سب ٹھیک ہے۔۔

پانی کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ؟؟

نہیں جی ساری فصلوں کو رات سے پانی لگانا شروع ہو چکا ہے اور آج شام تک مکمل ہو جائے گا تو رات کو پیٹر (ٹیوب ویل) بند کر دیں گے۔۔۔ہاں ٹھیک ہے فضل سارا کام اپنی نگرانی میں کروانا مجھے کافی زیادہ وقت لگ جائے گا تو اس سارے عرصے میں کام نہیں رکنا چاہیے میں چکر لگاتا رہوں گا۔۔جی سائیں سرکار جو حکم آپ کا۔۔وہ چلتے چلتے کافی دور نکل آئے تھے۔۔

سائیں سرکار بڑی اماں آ رہی ہیں اور امید ہے ہمارے گھر پہنچنے تک وہ پہنچ چکی ہوں۔۔

او میں کیسے بھول گیا کہ اماں آ رہی ہیں جلدی چلو ہمیں جلدی واپس پہنچنا ہے یہ ناں ہو اماں جی ہم سے پہلے پہنچ جائیں اور پھر سے میری کلاس لگ

جائے۔۔

۔////////////

آہ۔۔۔آہ۔۔۔آہ۔۔۔ک۔ک۔کوئی ہے میری مدد کرو وردہ بند آنکھوں سے ہلکا ہلکا سا کراہ رہی تھی وہ مکمل ہوش میں نہیں تھی

سائیں سرکار یہ کس کی آواز آرہی ہے؟؟؟ فضل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

کونسی آواز مجھے تو کوئی آواز نہیں سنائی دی۔۔

سائیں سرکار وہ اس طرف کھال سے آواز آرہی ہے فضل نے ہلکی سی گہری کھائی جو کہ پانی کے گزر کے لئے بنائی گئی تھی اشارہ کیا جہاں سے وردہ کے کپڑے دکھائی دے رہے تھے۔۔

ہاں وہاں کوئی خاتون ہیں لیکن یہاں اس طرف کسی عورت کا کیا کام؟؟؟ میں دیکھتا ہوں سائیں سرکار۔۔۔

نہیں رکو میں خود دیکھتا ہوں پتہ نہیں کون ہے اور کس حالت میں ہے اس نے اپنی چادر اتارتے احتیاط سے آگے قدم رکھا وہ مسلسل کراہ رہی تھی لیکن آنکھیں بند تھیں سائیں سرکار نے جلدی سے اس کے اوپر چادر ڈالی تاکہ اس کے جسم کی نمائش نہ ہو۔۔ فضل جلدی سے جیپ منگوا اور بول ایک بندہ آئے بس۔۔۔ اور گارڈز کو بھی بول دے جا کر دور ہو کر منہ دوسری طرف پھیر لیں بی بی ہے۔۔۔ جو حکم سائیں سرکار۔۔۔

اس نے چادر کو وردہ کے اوپر ٹھیک کیا اور اسے بانہوں میں اٹھالیا وردہ ساری کیچڑ میں لتھڑی ہوئی تھی اور اب اس کے ساتھ سائیں سرکار بھی کیچڑ میں نہائے لگ رہے تھے وہ اسے لے کر جلدی سے راستے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وردہ اندھیرے کی وجہ سے دوسری طرف آگئی تھی جلد ہی وہ اسے جیپ میں لٹا چکا تھا گارڈ بھی پیچھے دوڑ پڑے تھے۔۔ وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا ڈرائیور کو بھی اتار دیا تھا۔۔ وہ کسی بھی عورت پر کسی غیر مرد کی نظر نہیں

ڈلوانا چاہتا تھا اور اس نے خود بھی ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا صرف اس کی سانسیں چیک کی تھیں۔۔۔

وسائی۔۔۔۔۔

وسائی۔۔۔۔۔وہ زور زور سے چلا رہا تھا۔۔۔

ج۔ج۔جی سائیں سرکار۔۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی آگئی تھی۔۔۔سائیں سرکار یہ کیا ہوا آپ کو اس نے سائیں سرکار کے کپڑے کیچڑ سے بھرے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

وسائی یہ کوئی بی بی ہے کھیتوں سے ملی ہے بہوش لگ رہی ہے جلدی کرو اس کو غسل دو صاف کپڑے پہناو میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔۔۔سائیں سرکار بی بی کو غسل خانے میں کرسی پر بیٹھا کر آپ خود بھی کپڑے بدل لیں نہا کر۔۔میں بی بی کو سنبھالتی ہوں۔۔وہ وردہ کو کرسی پر بیٹھا کر باہر نکل گیا تھا جبکہ وسائی نے دو اور ملازم عورتوں کو بلا لیا تھا۔۔۔

وہ جلدی جلدی سے اسے نہلا رہی تھیں اور ساتھ ساتھ اسے دیکھ کر سوچ بھی رہی تھی کہ کون ہے؟ غسل کے بعد وسائی نے سب کو باہر بھیج دیا اور خود وردہ کے کپڑے بدلنے لگی۔۔اس نے سائیں سرکار کی اجازت سے اپنی بیٹی کا ایک جوڑہ منگوایا اور وردہ کو پہنا دیا لیکن وہ اس کے بے تحاشا متاثر ہوئے زخم کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی اور باہر نکل کر سائیں سرکار کو بتا دیا تھا ڈاکٹر آچکا تھا۔۔سائیں سرکار نے وردہ کو بیڈ پر لا کر لٹا دیا وہ اب بھی آس پر نظر نہیں ڈال رہا تھا۔۔وردہ مسلسل غنودگی میں بول رہی تھی اور کراہ رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے اس کا زخم چیک کیا اور دوا انجکشن لگا دیے پٹی بدل کر اس نے باہر سائیں سرکار کو دیکھ کر کہا۔۔سائیں سرکار مجھے لگ رہا ہے کہ اس لڑکی کو گولی لگی ہے اور آپریشن ہوا ہے کیونکہ ایسے زخم گولی لگنے کے بعد والے ہوتے ہیں۔۔اور کافی دیر پانی میں رہنے کی وجہ سے زخم میں پانی ہو گیا ہے آپ ان

کو ہاسپٹل ایڈمٹ کروادیں یہ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔

جی جو حکم ڈاکٹر صاحب آپ کا۔۔۔وہ نہایت ہی شائستہ لہجے میں کہتے باہر نکل گیا تھا کیونکہ اسے اماں جی کے آنے کی خبر مل چکی تھی۔۔۔اسلام و علیکم اماں جی اس نے اماں جی کے گلے لگتے پیار سے کہا تو وہ بھی اس کا ماتھا چوم کر پیار سے بولیں میرا اکرم شاہ کیسا ہے؟؟؟میرا لال؟؟؟

میں بلکل ٹھیک ہوں آآئیں آئیں اندر آئیں وہ ان کو لے کر اندر چلا گیا۔۔اماں آپ پہلے ناشتہ کریں گی یا آرام؟؟؟۔اس نے گلے لگاتے پوچھا؟؟؟پہلے تو کچھ دیر آرام کروں گی میرے لال پھر کچھ کھاؤں گی۔۔۔وہ انہیں ساتھ لگائے ان کے کمرے کی طرف چل پڑا اماں بھی بار بار اس کا ماتھا چوم کر بلائیں لیتیں کہ جیسے وہ اسے نجانے کتنے عرصے کے بعد دیکھ رہی ہیں اور وہ بھی اپنی ساری محبتیں اپنی اماں جی پر نچھاور کر رہا تھا۔۔۔اماں جی کو کمرے میں چھوڑے وہ سیدھا وردہ کے کمرے کی طرف آیا تھا لیکن آ سے

ابھی تک ہوش نہیں آئی تھی اور یہ بات پریشان کن تھی۔۔وسائی کیسی ہے بی بی؟؟اس نے پریشانی سے پوچھا۔۔سائیں سرکار مجھے لگتا ہمیں ان کو ہسپتال لے جانا چاہیے کچھ ہوش نہیں ہے بی بی کو اللہ جانے کون ہے کہاں سے آئی ہے کون مار کر پھینک گیا کھالے میں؟؟؟وسائی خاموش۔۔۔ششششششششش۔۔۔اس نے منہ پر انگلی رکھ کر وسائی کی چلتی زبان کو بریک لگائی۔۔ایک لفظ بھی نہیں وسائی۔۔۔تم نے حویلی میں کوئی لڑکی نہیں دیکھی مجھے کوئی لڑکی نہیں ملی اور نہ یہاں کوئی ڈاکٹر آیا ہے اور نہ ہی کوئی لڑکی سائیں سرکار نے ہسپتال میں داخل کروائی ہے؟؟؟؟سمجھ گئی؟؟؟؟

ج۔ج۔جی سائیں سرکار میں س۔ا۔سمجھ گئی۔۔۔شاباش وسائی جاؤ جا کر باقی دو ملازموں کو بھی سمجھا دو بلکہ ان دونوں کو دو ہفتے کی چھٹی دے دو وہ چلی جائیں اپنے گھروں کو اور گھروں سے باہر نہیں نکلنا۔۔۔اچھے سے سمجھا کر بھیج دوان کو اور کچھ پیسے بھی دے دینا۔۔۔جو حکم سائیں سرکار کا۔۔۔

وسائی باہر نکل گئی جبکہ کرم شاہ نے پریشانی سے پہلی نظر وردہ پر ڈالی جو پاک تھی صاف تھی صرف انسانیت کے ناطے فکر تھی اور وہ پہلی نظر ہی میں گھائل ہو گیا تھا اس نے اتنی پیاری لڑکی سوئی ہوئی گڑیا پہلی دفعہ دیکھی تھی۔۔۔ یہ نہیں تھا کہ اس نے کوئی عورت یا لڑکی پہلی بار دیکھی تھی لیکن اتنی پیاری سی لڑکی جو سوئی ہوئی اور بھی پیاری لگے پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ نظر جھکا کر چلنے والا انسان تھا۔۔۔ یہ بے اختیار اٹھنے والی نظر رک گئی تھی پلٹنا بھول گئی تھی لیکن وہ نامحرم تھی اور یہ خیال آتے ہی وہ نظروں کے ساتھ رخ بھی پھیر گیا تھا۔ وسائی کے آنے کے بعد وہ اسے لے کر سیدھا شہر کی طرف نکل گیا تھا۔۔ وہ اسے جلد از جلد ہاسپٹل ایڈمٹ کروانا چاہتا تھا تاکہ اس کا زخم مزید خراب نہ ہو اور وہ سوئی ہوئی گڑیا جاگ جائے ٹھیک ہو جائے اور اپنے گھر چلی جائے وہ نیت کر چکا تھا کہ اسے بخیریت اس کے گھر اس کے ماں باپ کے پاس چھوڑ کر آئے گا اور اگر اس کے ساتھ کسی نے کچھ غلط کیا

ہوا تو اسے ڈھونڈ کر جان سے مار دے گا کیونکہ ابھی تک اس کے ذہن میں یہ ہی بات آ رہی تھی کہ اس لڑکی کو کسی نے دھوکہ دیا یا اغواء کر کے۔ زیادتی کی ہے اور پھینک دیا ہے آور کرم شاہ کو ایسے لوگوں سے نفرت ہے شدید نفرت بھلا اس پیاری سی لڑکی نے کسی کا کیا بگاڑا ہو گا جو اس کا یہ حال کیا یے وہ سوچتے ہوئے بس گاڑی چلا رہا تھا کچھ ہی دیر میں وہ ہاسپٹل کے سامنے تھا۔۔۔

میں رک نہیں سکتا ڈاکٹر محمد لیکن کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی لڑکی یہاں اس حالت میں ہے جو بھی بات ہو گی تم مجھے بتاؤ گئے اور اس لڑکی کا خیال خود سے بھی زیادہ رکھو گے وہ اپنے جگری دوست ڈاکٹر محمد سے مخاطب تھا۔۔

فکر کیوں کرتا ہے میں ہوں ناں آرام سے جا میں پورا خیال رکھوں گا اور

تمہیں کوئی کسی قسم کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میں سب سنبھال لوں گا۔۔ پیسوں کی فکر مت کرنا محمد میں بس چاہتا ہوں یہ لڑکی ٹھیک ہو جائے اور اپنے گھر چلی جائے۔۔ شرمندہ نہ کر یار پیسوں کی تمہارے سامنے کوئی اوقات نہیں میں اپنی پوری کوشش کروں گا اب تم جاؤ اور اپنا خیال رکھنا وہ دونوں بغلگیر ہوئے تو کرم شاہ باہر کی طرف نکل گیا جبکہ ڈاکٹر محمد آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ گئے۔۔ وردہ کا زخم بہت زیادہ خراب ہو چکا تھا اس لئے ڈاکٹر نے صاف کر کے دوبارہ سے ٹانکے لگا دیے۔۔۔ بخار بھی شدید تھا تو ساتھ ساتھ ڈرپ بھی لگا دی۔۔۔۔

میں ت۔۔ت۔ تمہارے پاس نہیں آؤں گی دور رہو مجھ سے۔۔ مجھے ہاتھ مت لگانا۔۔ میں ت۔۔ت۔ تمہیں۔۔۔۔

در۔۔در۔۔دور۔۔رہو۔۔ مجھے نہیں۔۔ نہیں۔۔ ڈاکٹر محمد پاس کھڑے اس خوبصورت لڑکی کی بےہوشی میں بولنے والی ایک ایک بات کو غور سے سن

رہے تھے اور نوٹ کر رہے تھے۔۔۔

ڈاکٹر محمد ستائیس اٹھائیس سالہ نام کی طرح خوبصورت اور خوبسیرت انسان ہے جو ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر ہے۔۔

ستائیس سالہ زندگی میں پہلی مرتبہ اسے کسی لڑکی کو دیکھ کر حقیقت جاننے کی بہت جلدی تھی اور اب اس کی بہوشی میں کی جانے والی باتوں سے وہ کچھ کچھ اندازہ لگا رہا تھا کہ اس کے ساتھ کسی نے زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ کسی سے بھاگ رہی ہے اور اسے جلد ہی ہوش بھی آجائے گا تو اسی لیے اس نے ورده کے پاس ہی بیٹھ کر انتظار کرنا مناسب سمجھا۔۔۔

ورده بہوشی میں مسلسل بڑبڑا رہی تھی مجھے نہیں۔۔ دور رہو۔۔ اس کے چہرے پر خوف موجود تھا۔۔۔

پ۔ پ۔ پانی۔۔۔ ورده کی ہلکی سی آواز پر ڈاکٹر محمد نے فوراً سے اٹھ کر پانی کا گلاس اس کے لبوں کو لگایا تھا۔۔ پانی پیتے ہی ورده کو ہوش آگیا تھا اور وہ خالی

دماغ سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔دماغ ابھی بھی پوری طرح سے جاگا نہیں تھا۔۔۔آہستہ آہستہ سے اسے سب یاد آگیا تھا کہ وہ رات اندھیرے میں کسی کھائی میں جا گری تھی جہاں پانی تھا۔۔پھر اسے نہیں یاد وہ کب تکلیف کی زیادتی سے بےہوش ہو گئی ہاں مجھے بہت تکلیف تھی اس نے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھا تھا آہ وہ نے ہلکی سی کراہی۔۔۔کیا آپ ٹھیک ہیں؟؟؟ڈاکٹر محمد نے اس کے پاس ہو کر آہستہ سے پوچھا۔۔

////////////////////

ناشتے کے ساتھ ہی دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد وہ اور اماں ساتھ ساتھ چلتے صوفے پر آبیٹھے تھے۔۔آج کا کام وہ اماں کے آرام کرنے کے دوران کر آیا تھا لیکن اسے جانا تھا جلدی شام تک وہ لازمی جانا چاہتا تھا۔۔اماں کو اس کے بے وقت کام سے چڑ سی تھی وہ جب بھی آتی تھیں کرم اسی طرح نکل جاتا تھا لاکھ پوچھنے پر بھی مجال ہے جو بتا دے کہ آخر وہ کرتا کیا ہے اسی لئے آج اسے

پھر سے اماں کو بتاتے ہچکچاہٹ ہو رہی تھی یقینن انہیں اچھا نہیں لگنا تھا لیکن

بتانا ضروری بھی بہت تھا تو اس نے وقت ضائع کئے بغیر آہستہ سے آواز میں

بتا دیا کہ وہ شام کو کام کے سلسلے میں جا رہا ہے دو دن بعد لوٹے گا۔۔۔اور

اماں جی سٹارٹ ہو گئیں تھیں میں تنگ آچکی ہوں تمہارے اس کام سے

بہت جلد تیری شادی کرواتی ہوں تا کہ وہ آکر سنبھالے تجھے اور کوئی تو ہو جو

پوچھ سکے کہ کہاں جاتے ہو کیا کام کرتے ہو مجھے تو کبھی بتانا ضروری نہیں

سمجھتا بس اب میں کرتی ہوں فیصلہ اور بلاتی ہوں اس نکمے کو بھی جس نے

تمہیں سر چڑھا رکھا ہے نہ خود کچھ کہتا ہے اور نا مجھے کہنے دیتا ہے اب اور لاڈ

نہیں دیکھنے میں نے۔۔ تم دونوں کو بیاہتی ہوں اور کرتی ہوں تم دونوں کو

بیویوں کے حوالے پھر یوں جا کر دکھانا۔۔۔اماں کا چہرہ خفگی سے لال ہوا تو

وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور ماتھے پر بوسہ دیتے بولا جو حکم اماں جی میں بھلا انکار کر

سکتا ہوں اور اس کی اس بات پر اماں اور بھڑک گئی تھی کہ بہت جلدی ہے

شادی کی آج ہی نہ کروادوں تو وہ زور سے قہقہ لگاتے باہر نکل گیا اور اماں نماز کے لیے کمرے میں چلی گئیں جبکہ وہ جانتی تھی کہ ان کا شہزادہ کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا۔۔۔

//////////

م۔م۔میں کہاں ہوں آپ کون ہیں ؟؟ آپ ہاسپٹل میں ہیں اور میں ڈاکٹر محمد ہوں۔۔آپ پریشان نہیں ہوں آپ محفوظ ہیں۔۔مجھے بتائیے آپ کو کہیں تکلیف تو نہیں ؟؟

نہیں مجھے کہیں بھی تکلیف نہیں ہے لیکن میں یہاں کیسے آئی ؟؟ کون لایا ہے مجھے یہاں ؟؟ وہ آہستہ سے بولی تھی۔آپ کو کرم شاہ یہاں لے کر آئے ہیں آپ بیہوش تھی اور آپ کے ٹانکے ٹوٹ چکے تھے شاید آپ بھاگتی رہی ہیں۔۔کیا آپ مجھے بتائیں گی کہ آپ کو یہ گولی کس نے اور کیوں ماری۔۔وہ بات گھمانے کی بجائے سیدھا پوچھ رہا تھا تاکہ وہ جان جائے کہ اسے معلوم

ہے اور جھوٹ کی بجائے اسے سیدھا سیدھا سچ بتائے۔۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے جھوٹ کی بجائے سب کچھ سچ سچ بتائیں گی۔۔ وہ بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ میں آپ کو کچھ بھی نہیں بتانا چاہتی وہ غصے سے بولی تھی۔۔ ہلکی سی مسکراہٹ ڈاکٹر محمد کے چہرے پر نمودار ہوئی تھی کیا میں وجہ جان سکتا ہوں؟؟ اب وہ سنجیدہ تھا۔۔ نہیں وردہ کا لہجہ اب بھی سخت تھا یقینن وہ کسی پر بھی اعتبار نہیں کر پا رہی تھی۔۔ اوکے پھر یہ سب آپ سے کرم شاہ اپنے طریقے سے خود ہی پوچھ لے گا بہت خطرناک انسان ہے کسی پر بھی رحم نہیں کرتا ایک منٹ لگاتا ہے بندہ اڑانے میں۔۔ ڈاکٹر محمد نے اسے ڈرانے کی پوری کوشش کی تھی نجانے کیوں اسے بات کرتے مزہ آ رہا تھا۔ وردہ کا رنگ فق ہوا تھا کہ وہ ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں پھنس چکی ہے مطلب آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔۔۔ اوہ میرے خدا۔ میں کہاں جاؤں کب یہ مصیبتیں میری جان چھوڑیں گئ وہ بہت پریشان ہو چکی تھی اور ڈاکٹر محمد اس

کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔ میں چلتا ہوں اگر کوئی مسئلہ ہو تو یہ بیل بجا دیجئیے گا نرس باہر موجود ہے اور ابھی تھوڑی دیر تک وہ آپ کے لئے سوپ لے آئے گی آپ پی کر آرام کریں کرم شاہ کے آنے پر آپ سے بات ہو گی۔۔ کہہ کر وہ باہر نکل گیا تھا اور وردہ ایک دفعہ پھر سے پریشانی میں مبتلا ہو چکی تھی کہ اب اس کرم شاہ نامی بلا سے وہ کیسے پیچھا چھڑاے گی۔۔۔

شام ہوتے ہی وہ نکل گیا تھا اور اس کے مخصوص بندے اس کے ساتھ تھے اب اگلے کچھ دن تک اس کا موبائل فون مکمل طور پر بند رہنا تھا لیکن وہ جانے سے پہلے ہاسپٹل اس لڑکی کو دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اگر ٹھیک ہو تو اسے اس کے گھر تک پہنچا سکے۔۔ وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی جب کوئی اندر داخل ہوا۔۔

وہ اونچا لمبا تھوڑا سا سانولا ہلکی ہلکی سی حط کے ساتھ فوجی کٹ کریم رنگ سوٹ کے ساتھ کالی چادر کندھے پر ڈالے ایک پر کشش جوان تھا جو ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے پاس آ رکا تھا اس کے ساتھ ڈ ڈاکٹر محمد بھی تھا جو

ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔۔اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ؟؟اس خوبصورت جوان

نے بولنا شروع کیا تو وردہ نے ذرا ناگواری سے اسے دیکھا۔۔یہ کرم شاہ ہیں

محترمہ۔۔ڈاکٹر محمد نے تعارف کرایا تو اس کی ناگواری میں مزید اضافہ ہو گیا

کیونکہ جو کچھ ڈاکٹر محمد نے اس کے بارے میں بتایا تھا یقینن وہ اسے اچھا

نہیں لگتا تھا۔۔کیسی ہیں اب آپ؟؟وہ پھر سے پوچھ رہا تھا۔۔جی بہتر ہوں

اس کا لہجہ کافی سخت تھا۔۔کیا آپ بتا سکتی ہیں آپ کون ہیں اور کہاں سے ہیں

تاکہ ہم آپ کو آپ کے گھر پہنچا سکیں۔۔کیوں میں آپ کو کیوں بتاؤں؟؟

کرم شاہ ذرا سا مسکرایا تھا پھر سنجیدہ ہو گیا آپ اس لئے ہمیں بتائیں گی تاکہ ہم

آپ کو آپ کے گھر پہنچا سکیں۔۔میں۔۔میں آپ کو ہرگز نہیں بتاؤں گی اور

جو آپ دونوں کر سکتے ہیں کر لیں میں آپ سے ڈرتی نہیں ہوں آپ لوگ

مجھے۔۔ایک منٹ آپ کو کس نے کہا کہ ہم آپ کو نقصان پہنچائیں گئے؟؟؟

اب وہ کافی سنجیدہ تھا۔۔نہیں نہیں وردہ تم نے اس شخص سے بلکل بھی نہیں

ڈرنا۔۔وہ اب واقعی کرم شاہ سے خوفزدہ ہو رہی تھی اور پیچھے کھڑا ڈاکٹر محمد

اس کی حالت پر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا اسے نجانے کیوں اس لڑکی کو

ڈرانے میں بڑا مزہ آ رہا تھا جبکہ فطرتاً وہ بہت سنجیدہ انسان تھا۔۔م۔م۔م۔

میں آپ سے بلکل بھی نہیں ڈر رہی وردہ نے کرم شاہ کو بتانا ضروری سمجھا

تھا۔۔کرم شاہ کو یہ عجیب و غریب حرکتیں کرنے والی مخلوق دیکھ کر کچھ بھی

سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایسی حرکتیں کیوں کر رہی ہے۔اس نے مڑ کر ڈاکٹر

محمد کی طرف دیکھا یہ سب اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔۔کیا یہ ہوش میں ہیں

؟؟؟ہاں ہاں پورے حوش و حواس میں ہیں محترمہ تم ذرا سختی سے پوچھو۔۔

وردہ ان کی باتیں نہیں سن سکی تھی۔۔

آپ کون ہیں ؟؟؟اب ذرا وہ سختی سے بولا تھا۔۔دیکھیں آپ ہوں گے ڈون

شان اپنے گھر پر میں وردہ رفیق ہوں کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتی اور۔۔

اور آپ مجھے مارنے کے بارے میں سوچیے گا بھی مت مجھے مار کر آپ کو کچھ

حاصل نہیں ہو گا۔۔س۔س۔ سمجھے آپ۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے سب بول دیا تھا دل ایک سو اسی کی سپیڈ سے دوڑ رہا تھا۔۔ کرم شاہ حالی ذہن سے دیکھ رہا تھا کہ یہ لڑکی پاگل ہے کیا؟؟ ویسے میں نے آپ کو کب ڈرایا ہے ؟؟ وہ آخر پوچھ چکا تھا۔۔آپ۔آپ کے یہ جو ڈاکٹر ہیں انہوں نے بتایا ہے۔۔ کرم شاہ نے اچانک مڑ کر دیکھا تو ڈاکٹر محمد کا رنگ اڑا تھا۔۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے کیونکہ ایسی حرکتیں وہ کم ہی کرتا تھا لیکن جب بھی موقع ملتا تھا کرتا ضرور تھا وہ اسے لمبے عرصے سے جانتا تھا کہ بظاہر سنجیدہ نظر آنے والا یہ ڈاکٹر اتنا بھی سیدھا نہیں ہے۔ڈاکٹر محمد کی میسنی سی مسکراہٹ وہ سمجھ چکا تھا۔۔اور ساتھ ہی ساتھ اس نے یہ نہ ڈرنے والی مخلوق کو ڈرانے کا فیصلہ بھی کر لیا تھا کیونکہ یہ پیاری سی لڑکی جو اس سے ڈر تو بہت رہی تھی لیکن منہ سے کہہ رہی تھی کہ وہ اس سے بلکل بھی نہیں ڈرتی۔۔ تو کیا کہا آپ نے کہ آپ مجھ سے بلکل بھی نہیں ڈرتی اب وہ ذرا سخت لہجے میں بولا

تھا۔۔ج۔ج۔جی م۔م۔میں نہیں ڈرتی ناچاہتے ہوئے بھی وردہ کا لہجہ ڈرنے والا تھا۔۔تو آپ وردہ رفیق ہیں؟؟اس نے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔۔اب وہ آہستہ آہستہ سے اس کے قریب ہو رہا تھا وردہ تو زیادہ حرکت نہیں کر پا رہی تھی اس لئے ڈرتے ڈرتے آنکھیں بند کر لیں۔۔تو آپ نہیں بتائیں گی کہ آپ کون ہیں کہاں سے آئی ہیں اور آپ کو گولی کس نے ماری آپ اتنے گہرے زخم کے باوجود کھیتوں میں کھال میں کیوں گر کر بہوش ہو گئی تھی آپ نہیں بتائیں گی اب اس کی آواز سرگوشی نما تھی۔۔یقینن وہ وردہ کے بہت قریب تھا اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔وردہ تم نے غلط جگہ پنگا لے لیا ہے اب تیرا اللہ ہی حافظ ہے۔۔اس نے زور سے آنکھیں بند کر رکھی تھی جبکہ کرم شاہ کو اس پاگل سی لڑکی پر بہت ہنسی آ رہی تھی اور ڈاکٹر محمد پر بھی کہ اس نے اس بیچاری کو نجانے کیا کیا بکواس کی ہے۔۔آپ کی بولتی بند کیوں ہو گئی ہے آپ تو مونسٹر سے بلکل بھی نہیں

ڈرتی تو پھر ڈر کے مارے آنکھیں کیوں بند کر رکھی ہیں اتنی بہادر ہیں تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں۔۔وہ اب بھی سرگوشی کے انداز میں بول رہا تھا۔۔وہ لیٹ ہو رہا تھا لیکن زندگی میں پہلی مرتبہ اسے کسی لڑکی سے اس حد تک بات کر کے اچھا لگ رہا تھا وہ واقعی ڈر رہی تھی اور وہ اسے ڈرا رہا تھا وہ ایسا نہیں تھا لیکن کبھی کبھی انسان تھوڑا ہٹ کر بھی ایکٹ کر جاتا ہے اور آج کرم شاہ وہی کر رہا تھا اسے نجانے کیوں یہ کھیل اچھا لگنے لگا تھا وہ اسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا بس یہ ایک کھیل تھا جو اسے مزہ دے رہا تھا اور اسی لیے وہ جانے کا ارادہ ترک کر چکا تھا اور یہ پہلی بار ہوا تھا کہ کرم شاہ اپنے کام پر نا گیا ہو۔۔وردہ کے ہونٹ کپکپا رہے تھے اور وہ کچھ پڑھ رہی تھی۔۔میں کوئی بھوت نہیں ہوں وردہ رفیق جو تم مجھے قرآنی آیات پڑھ کر مجھے بھگا رہی ہو۔۔ڈاکٹر محمد صوفے پر بیٹھ کر یہ تماشہ دیکھ رہا تھا۔۔اب تم یہاں سے کبھی نہیں جا سکتی۔۔ہاہاہا اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا تھا۔۔وردہ نے

ابھی تک آنکھیں زور سے بند کی ہوئی تھیں۔۔مقابلہ کرو ڈرپوک لڑکی۔۔

اس نے اسے مزید چھیڑا تھا۔۔م۔م۔میں بلکل بھی ڈرپوک لڑکی نہیں ہوں

اور نہ ہی میں آپ جیسے سڑک چھاپ غنڈوں سے ڈرتی ہوں اس نے ایک

آنکھ ہلکی سی کھول کر دیکھا کرم شاہ اس کے بلکل پاس تھا اس نے جلدی سے

دوبارہ آنکھ بند کرلی۔کرم شاہ اس کی حرکتیں دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا کہ ایک

تو وہ اس کی مدد کر رہا ہے اور اوپر سے وہ اسے سڑک چھاپ غنڈہ بتا رہی

ہے۔۔ہم کوئی سڑک چھاپ غنڈے نہیں ہیں محترمہ بلکہ مونسٹر ہیں جو

ایک سیکنڈ میں بندہ کھا جائے۔۔اس کی بات پر وردہ کا دل زور سے دھڑکا تھا

کہ اب اسے صرف موت نہیں بلکہ یہ آدم خور مار کر کھا بھی جائیں گے۔۔یا

اللہ میں نے ایسی مخلوق پہلے تو پاکستان میں کبھی نہیں دیکھی جو بندے کھاتی

ہو لیکن آپ کے فضل و کرم سے آج وہ بھی دیکھ لی ہے اب پتہ نہیں یہ بندہ

پکا کر کھاتے ہیں یا کچا ہی۔۔ہم خوبصورت لڑکی کو زندہ ہی نگل جاتے ہیں یہ

ڈاکٹر محمد تھا جو اتنی بات کہہ کر باہر نکل گیا تھا۔۔ وردہ کو تھوڑی دیر کمرے میں کوئی ہلچل محسوس نہیں ہوئی تو اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا کمرہ خالی تھا۔۔ اس کی حالت واقعی عجیب ہو رہی تھی وہ سب کچھ سچ سمجھ رہی تھی کیونکہ یہ دورہ اس کا پہلا ٹوور تھا کہ وہ نوابشاہ تک آگئی تھی۔۔ کیا یہ لوگ اس کبیر شاہ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں؟ میں اس سنسان علاقے میں بس سے اتری ہی کیوں اب پتہ نہیں میں کہاں ہوں اور یہ لوگ واقعی آدم خور ہیں کہ نہیں وہ سوچتے سوچتے تھوڑی سی اوپر ہو کر لیٹی تھی اس کے لئے حرکت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔ وہ جا چکے تھے لیکن وردہ کو اب یہاں سے بھی نکلنا تھا جان بچا کر وہ بس سوچ کر رہ گئی تھی۔

اب یہ سب کیا ہے محمد؟؟ کرم شاہ نے سخت سے لہجے میں پوچھا۔ ویسے تمہیں مجھ سے زیادہ اس بات کا علم ہو گا کہ یہ سب کیا ہے اور کیوں ہے۔

اسے گولی ماری گئی ہے لیکن وہ نہیں بتا رہی کہ وہ کون ہے کہاں سے آئی ہے

اور اسے کس نے اور کیوں گولی ماری۔۔ وہ تب یہ سب بتائے گی جب اس کا پالا اور سے بھی بڑے مونسٹر سے پڑے گا جس سے وہ بھاگ رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم میری مدد کرو گے۔۔ ڈاکٹر محمد نے ایک ابرو چڑھا کر کرم شاہ کی طرف دیکھا۔۔ کیا لگتا ہے تمہیں کہ اسے کسی نے گولی کیوں ماری ہے ؟؟ دیکھو کرم شاہ جب بھی کوئی لڑکا گولی لگی کے ساتھ آتا ہے تو مطلب وہ چور ہے ڈاکو ہے یا واردات یاہ لیکن جب کوئی لڑکی ہو تو معاملہ غیرت کا ہے یا

؟؟

یا؟ وہ اپنی عزت بچاتی بھاگ رہی ہے اور اس کے پیچھے لٹیرے ہیں۔ ہمم ہاں ایسا ہی ہے اور لگ رہا ہے کہ لڑکی کسی کے ہاتھوں بیچی یا خریدی گئی ہے کیونکہ اس کی بہوشی میں کی گئی باتیں یہی اشارہ دے رہی ہیں۔۔ باقی کا کام میں تم پر چھوڑتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ تم اچھے سے پتہ لگا لو گے۔۔ یقینن تم ٹھیک کہہ رہے ہو وہ اٹھ کر باہر نکل گیا جبکہ ڈاکٹر محمد وارڈ کی طرف چل دیے۔

وردہ کو جاگتا دیکھ وہ پھر سے اپنی ٹون میں واپس آیا تھا کیونکہ یہ صرف کھیل نہیں تھا کچھ اور بھی تھا جو اسے مسکرانے پر مجبور کر رہا تھا۔ وردہ کے ہوش ایک دفعہ پھر سے اڑے تھے اسے سامنے دیکھ کر۔۔ تو کیا کہا تھا آپ نے مس وردہ رفیق؟؟ آپ کو مجھے کچھ نہیں بتانا اور آپ مجھ سے ڈرتی بلکل بھی نہیں ہیں ہممم؟؟ وہ بیڈ کے پاس کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا اور وردہ نے ایک دفعہ پھر سے قرآنی آیات کا ورد شروع کر دیا تھا اسے اپنی جان مشکل سے بچتی نظر آ رہی تھی سامنے آگ تھی تو پیچھے بھی آگ کا جلتا الاؤ تھا وہ جاتی تو کہاں جاتی۔۔ کیا آپ مجھے سب سچ بتانا پسند کریں گی یا؟؟ دیکھیں مسٹر آپ جو کوئی بھی ہیں میری جان چھوڑیں آپ نے مجھے ہاسپٹل پہنچا کر جو نیک کام کیا اس کا اجر اللہ پاک آپ کو دے گا اور جو خرچ ہوا آپ کا یہاں وہ میں جلد لوٹا دوں گی۔

سر ہم نے ہر جگہ دیکھ لیا لیکن مس وردہ کہیں بھی نہیں ہیں حارث سر جھکائے بولا تھا کیونکہ وہ کبیر شاہ کا غصہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔ کرسی کا رخ کھڑکی کی طرف کئے وہ سگریٹ کے دھوئیں کو باہر نکالتا اٹھ کر کھڑا ہوا تھا وہ بہت زیادہ غصے میں تھا حارث کے پاس آکر کھڑے ہوتے وہ دھیمی آواز میں بولا تھا مجھے نفرت ہے ناکامی سے اور یہ بات تم بہت اچھے سے جانتے ہو پھر تم نے واپس آکر میرے سامنے یہ بات کرنے کی کوشش بھی کیسے کی ہہمم؟؟؟ حارث کو شدید خوف محسوس ہوا تھا کبیر شاہ کے سرد لہجے سے یقینن اسے بہت سخت سزا ملنے والی تھی۔۔ جاؤ اور جا کر تمام ہسپتالوں کو چیک کرو وہ وہیں ہے وہ اسی علاقے میں ہے۔۔ جو بھی کرنا ہے کرو لیکن مجھے وہ چاہیئے حارث کیونکہ وہ نادان ہے نہیں سمجھتی کہ میں اس کو۔۔ وہ بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔۔

سر آپ پلیز مجھے تھوڑا وقت دیں میں مس وردہ کو ڈھونڈ نکالوں گا۔۔ ہاں ایسا

ہی ہونا چاہیے حارث ایسا ہی ہونا چاہیے اب وہ زور سے دھاڑا تھا تو اگلے لمحے حارث وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔۔ تم بھاگ نہیں سکتی لٹل گرل میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا میری جان بہت جلد تم یہاں میری پناہوں میں ہو گی۔۔ وہ پھر سے نارمل ہوا تھا۔۔ مجھ سے معافی مانگو گی لیکن میں تمہیں سزا ضرور دوں گا اتنی آسانی سے معافی نہیں مل سکتی تمہیں میری شدتیں تمہیں بے حال کر دیں گی میں تمہیں ایک لمحے کے لئے بھی خود سے دور نہیں ہونے دوں گا۔۔ کیوں تم نے بھاگنے کا ارادہ کیا لٹل گرل کیوں؟؟؟ اس نے غصے سے لال ہو کر ہاتھ دیوار پر دے مارا تھا وہ بہت بے چین تھا تمہیں آنا ہو گا میرے پاس لٹل گرل تمہیں پناہ صرف کبیر شاہ کی آغوش میں ملے گی یاد رکھنا یہ بات یاد رکھنا۔۔ وہ غصے سے دھاڑتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

//////////

وہ مسکراتے لبوں سے اسے گھور رہا تھا لیکن اس کی نظریں ہوس زدہ بلکل بھی

نہیں تھیں وہ یقینن اسے بہت زیادہ ڈرانا چاہتا تھا لیکن اس کی فطرت ایسی نہیں تھی کہ وہ کبھی کسی کے ساتھ غلط کرے تو وہ سیدھا پھر سے مدعے پر آیا تھا۔۔ وردہ رفیق آپ مجھ پر اعتماد کر سکتی ہیں ہم آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے نہ ہم برے لوگ ہیں اور نہ ہی آپ کو برا سمجھتے ہیں ہم صرف آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور آپ کو بحفاظت آپ کے گھر بھجوانا چاہتے ہیں تو مجھے امید ہے آپ تعاون کریں گی کیونکہ یہ آپ کے لئے ہی ضروری ہے یوں کسی لڑکی کا اس طرح گھر سے غائب ہو جانا چھوٹی بات نہیں ہے۔۔ وہ کافی سنجیدہ لگ رہا تھا۔۔ یہ نئی سازش آپ دونوں نے مل کر ابھی تیار کی ہے کہ یہ ہماری ہمدردی دیکھ کر ہمیں بتا دے گی۔۔ جی؟؟ وہ اس کی بات سن کر فق ہوا تھا۔۔ آپ سراسر غلط سوچ رہی ہیں محترمہ۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔ اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے یہاں سے جانے دیں میں خود چلی جاؤں گی جہاں سے آئی ہوں اور ایک دن واپس ضرور آؤں گی آپ

کا قرض اتار نے۔۔ ہمم اور ریئلی ؟؟ اگر ایسا ہے تو میں بھی آپ پر بھروسہ

نہیں کرتا آپ کو یہ قرض ادا کئے بغیر آزادی نہیں مل سکتی۔۔ جی؟؟ وہ اٹھ کر

ہلکی سی بیٹھی تھی۔۔ میں نے آپ کو کب یہ کہا تھا کہ مجھے ہاسپٹل لے کر

آئیں اور یہ خرچہ کریں پڑی رہنے دیتے مر جانے دیتے وہ تلخی سے بولی

تھی۔۔ کیوں آپ کو

مرنے کا بہت شوق ہے وہ پھر سے پہلے والی ٹون میں آچکا تھا کیونکہ جتنی

معصوم وہ اسے سمجھ رہا تھا اتنی وہ نہیں تھی وہ بہت چالاک تھی اور اسے پچھ

بھی بتا نہیں رہی تھی۔ ایسا ہے تو پھر ایسا ہی سہی۔۔ م۔ م۔ میرے پاس اس

وقت زیادہ پیسے نہیں ہیں بلکہ میرے پاس پیسے بلکل بھی نہیں ہیں میرا سامان

وہیں گر گیا ہے۔۔ وہ اب رونے لگی تھی۔۔ میرا یقین کریں میں پیسے واپس

لوٹا دوں گی۔۔ وہ اس کے رونے سے تھوڑا پریشان ہوا تھا لیکن اگلے لمحے خود

کو سنبھال گیا تھا کہ لڑکی سیدھی بلکل بھی نہیں ہے لیکن وہ اسے پچھ کیوں

نہیں بتا رہی اس کی سمجھ سے بالا تھا۔۔ ہمم کیسے واپس کریں گی آپ؟؟ وہ

اب کافی سنجیدہ تھا۔م۔م۔میں کما کر واپس کروں گی اس کا جواب بااختیار تھا

شاید وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی لیکن منہ سے یہ نکل گیا۔۔اوکے کس ذریعے

سے کمائیں گی آپ؟؟م۔م۔میں ج۔ج۔جیسے بھی کر کے کما کر دوں گی

میرا یقین کرو میں بری لڑکی نہیں ہوں۔۔میں نے بھی تو آپ کو برا نہیں کہا

بس یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ جس ذریعے سے آپ کما کر مجھے میرے

پیسے واپس کریں گی وہ حلال بھی ہو گا یا نہیں؟اپنی اوقات میں رہ کر بات

کریں مسٹر وہ یکدم ہی غصے سے لال ہو کر چیخی تھی میں نے ساری زندگی

حرام کا ایک نوالہ نہیں لیا آپ کی جرأت بھی کیسے ہوئی یہ بات کرنے کی۔۔

وہ نہ تو اب خوفزدہ محسوس ہو رہی تھی اور نہ ہی بیمار۔۔کرم شاہ نے غور سے

اسے دیکھا تھا اور پھر سے بولا تو مجھے بتا دیں اپنا ذریعہ آمدن تاکہ میں آپ کے

قرض والی رقم پر بے فکر ہو جاؤں۔۔م۔م۔میں کسی نہ کسی کے گھر کام کر

کے لوٹا دوں گی میرا اعتبار کرو۔۔اوکے تو پھر آپ کو میرے قرض کے عوض چھ ماہ میری حویلی میں کام کرنا ہوگا بلا معاوضہ بولیں قبول ہے ؟؟وردہ نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور غور سے اسے دیکھا کیوں آپ کی حویلی میں کیوں ؟؟میں جہاں بھی کام کروں آپ کے پیسے واپس کر دوں گی۔۔

نہیں میں آپ پر اعتماد نہیں کرتا بولیں ہاں یا ناں ؟؟

اعتبار نہیں تو مجھے منظور ہے۔۔کچھ آنسو گرے تھے جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ گئی ہے۔۔اور ایک دلفریب مسکراہٹ کرم شاہ کے خوبصورت لبوں کو مزید خوبصورت بنا گئی تھی۔۔وہ اپنے دل کی دھڑکنوں کی چھڑی تاریں سن پا رہا تھا ایک دن اور مشکل سے بارہ گھنٹے کیا اتنے سے وقت میں کوئی دل کو پیارا لگ سکتا ہے ؟؟ہاں لگ سکتا ہے جیسے مجھے یہ بیڈ پر لیٹا ناراض وجود اچھا لگ رہا ہے اپنا اپنا سا لگ رہا ہے وہ مسکراتا باہر نکل گیا جبکہ وردہ کم از کم چھ ماہ کے لئے پر سکون ہو چکی تھی کہ اسے رہنے کے لئے ایک چھت تو

میسر آئی چاہے ملازمہ کے طور پر ہی سہی وہ ان مہینوں میں کبیر شاہ سے بچ

جائے گی اور وہ یقینن اسے کرم شاہ کی حویلی تک نہیں ڈھونڈ سکتا۔۔ جلد ہی

وہ سو چکی تھی اور کرم شاہ باہر سے اسے دیکھتے ڈاکٹر محمد کے پاس چلا گیا

تھا۔۔

کالی لینڈ کروزر بڑی سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی اس کے دماغ کا پارہ چڑھ

چکا تھا اور اب یقینن تارا بائی کی خیر نہیں تھی۔۔۔ اور وہی ہوا اس نے گاڑی

تارا بائی کے کوٹھے کے باہر کھڑی کی اور غصے سے اندر داخل ہوا۔۔ دروازہ

کھلا تھا یقینن وہ دن کی محفل جمائے بیٹھی تھی۔۔

اندر کا منظر بہت ہی واہیات تھا ور قاصائیں انتہائی نامناسب لباس میں

ملبوس ناچ رہی تھی جبکہ تارا بائی اپنے مخصوص پلنگ پر ساڑھی زیب تن کیئے

جو کہ آدھی سے زیادہ کمر دکھا رہی تھی براجمان تھی۔۔ کبیر شاہ کو اتنے غصے

میں آتا دیکھ اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں۔۔ک۔ک۔ک کبیر شاہ

اس وقت ی۔ی۔ی۔یہاں ؟؟

کبیر شاہ نے اندر داخل ہوتے ہی نا آؤ دیکھا نا تاؤ اور رکھ رکھ کے تھپڑ ان رقاصاؤں کو لگائے جو ناچ رہی تھیں وہ بیچاری دور جا گری تھیں اور لمحے میں غائب ہو چکی تھی جبکہ مجرا دیکھنے آئے ہوئے عاشق بھی اس اچانک آنے والی آفت پر پل میں غائب ہوئے تھے کہ جس شخص نے ناچنے والی لڑکیوں کا لحاظ نہیں کیا وہ ان کا کیا کرتا۔۔کوٹھا خالی ہو چکا تھا اور کبیر شاہ تارا بائی کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔۔تارا بائی کا خون رگوں میں جمنے لگا تھا کیونکہ سامنے بیٹھا شخص آگ تھا اور اس وقت تو وہ آگ بھڑک رہی تھی تارا بائی کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔ک

ک۔کبیر شاہ آپ اس وقت خیریت ؟؟؟تارا بائی نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا اور یہی اس کی بد نصیبی۔۔تارا بائی کو پڑنے والا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ کمروں میں

کھڑی لڑکیاں کانوں پر ہاتھ رکھ گئی تھیں۔۔۔سب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے کبیر شاہ کو دیکھا جو پہلے بھی یہاں آتا ہی رہتا تھا لیکن ایسی ٹھکائی تارا بائی کی پہلی دفعہ کر رہا تھا یقینن بات بڑی تھی اور وجہ وہ جانتی تھیں اب کی سب۔۔۔۔کہاں ہے وہ؟؟؟ سرد آواز گونجی تھی۔۔تارا بائی کا تو دماغ ہی ہل گیا تھا اور اب وہ بت بنی بیٹھی تھی۔۔م۔م۔مجھے نہیں معلوم۔۔گھٹی گھٹی سی آواز۔۔

تارا بائی جب میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ وہ کسی کے پاس نا جائے کوئی اسے نظر بھر کر نا دیکھنے پائے میں اس پر کسی کی ایک نظر بھی برداشت نہیں کر سکتا پھر کیوں میری اجازت کے بغیر اسے میرے فارم ہاؤس پر کیوں بھیجا۔۔۔وہ بھی دلہن بنا کر۔۔کیا سمجھ لیا تھا کبیر شاہ کو؟؟؟م۔۔میں مجبور تھی تارا بائی کے لئے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ ہہمم۔کیا مجبوری تھی؟؟؟اس کی سرد آواز پر تمام لڑکیاں بت بنی کھڑی تھیں۔۔بولو کیا مجبوری تھی وہ

دھاڑا تھا اور تارا بائی کی گردن دبوچ لی تھی۔۔تارا بائی کے کسی گارڈ میں اتنی

ہمت نہیں تھی کہ وہ اندر جھانک بھی لیتا کیونکہ وہ کبیر شاہ تھا اپنے نام کی

طرح ایک۔۔اس پر آئی جی کی نظر پڑ گئی تھی مجھے اسے بچانے کے لیے آپ

کے پاس بھیجنا پڑا۔۔کیسے اس پر آئی جی کی نظر پڑ گئی؟؟

کیسسسسسسسے ے ے ے ے ے؟؟؟؟ وہ بلند آواز سے دھاڑتے تارا

بائی کے موتیے کے پھول لگے جوڑے کو دبوچ گیا تھا گرفت بہت سخت

تھی تارا بائی کی آنکھیں باہر کو ابل پڑی تھیں۔۔وہ وہ باہر آ گئی تھی خود ہی تو

اس نے دیکھ لیا۔۔تم لے کر آئی تھی اسے آئی جی کے سامنے؟؟؟ وہ پھر سے

سرد لہجے میں بولا۔۔ں۔ں۔نہیں قسم لے لیں شاہ جی میں نے تو اسے سات

پردوں میں چھپا کر رکھا تھا۔۔۔پھر کیسے وہ سات پردوں سے آئی جی کی نظر

میں آ گئی؟؟؟ وہ وہ غلطی سے باہر آ گئی تھی میرا یقین کریں شاہ جی۔۔۔اب

تارا بائی منتوں پر اتر آئی تھی۔۔وہ بھاگ گئی ہاسپٹل سے اور میں اسے ڈھونڈ

نہیں پا رہا اگر مجھے پتہ چلا کہ اس کام میں تم ملوث ہو تو تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا یاد رکھنا۔۔ن۔ن۔ن۔ نہیں م۔م۔میں شامل نہیں ہوں میرا یقین کریں وہ ممنائی تھی۔۔تو بولو پھر کیا سزا ہے تمہاری اس کو یوں میرے فارم ہاؤس بھیجنے کی!؟؟؟وہ ہلکا سا مسکرا کر سخت تاثرات دے گیا تھا۔۔اور آئی جی تو اب یہاں رہنے والا نہیں اور رہنے تمہیں بھی نہیں دوں گا زندہ۔۔ اب اس نے قہقہ لگاتے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے اور ایک بات اور تارا بائی بس اسے مجھے مل جانے دو پھر آؤں گا آپ کو مٹھائی کھلانے یقین کرو تمہیں مزہ آجائے گا۔ہاہاہاہنستے ہنستے وہ باہر نکل گیا جبکہ تارا بائی نے تھوک نگل کر سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

میرے خیال میں اب مجھے گھر جانا چاہئے کیونکہ آپ کے ساتھ ڈیل ڈن ہو چکی ہے اور مجھے آپ کے اوپر پورا اعتماد ہے۔۔ ہہہہمممم وہ مبہم سا مسکرایا

تھا۔۔وردہ کو وہ مسکراتا اچھا لگا تھا اور اس کا انداز بھی۔۔جی بلکل آپ کو جانا چاہئے یوں میرے سرہانے بیٹھنے کا کیا فائدہ؟؟وردہ کا لہجہ اب بھی سخت تھا۔۔جی جی میں نے آپ کی سیکیورٹی بڑھا دی ہے آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اب بلکل بھی۔۔ نجانے کیوں وہ اس سے باتیں کرتے رہنا چاہتا تھا۔۔۔میں کسی سے بھی نہیں ڈرتی۔۔اس کی بات پر ایک دفعہ پھر سے وہ ممسکرایا تھا۔ چلیں پھر ہم جلدی ملیں گے میری حویلی میں اور مجھے امید ہے کہ آپ ہر کام اچھے سے کریں گی۔۔اس نے اسے یاد کروانا لازمی سمجھا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسے کیسے سلگانا ہے اتنا تو وہ واقف ہو چکا تھا اس کی عادت سے۔۔

کیسی ہو تم لٹل گرل؟یقین کرو جیسے جیسے دن گزر رہے ہیں تتمہاری سزا میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہیں بہت سخت سزا ملے تو جلدی

سے آجاو کبیر شاہ تمہارا کبیر شاہ منتظر ہے تمہارا وہ شیشے کی کھڑکی کے سامنے کھڑا خود کلامی میں مصروف تھا کہ حارث اندر داخل ہوا۔۔۔ سر لڑکی پہنچ گئی ہے۔۔

ہہمم کبیر شاہ نے ہنکارا ابھرا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔۔ کیا پہن رکھا ہے اس نے ؟؟ج۔ج۔جی ؟؟ حارث اس کے سوال پر گڑ بڑا گیا تھا جبکہ کبیر شاہ ہلکا سا مسکرا دیا تھا۔۔ جاؤ اسے یہ ڈریس دے کر آؤ بولو پہن کر میرا انتظار کرے۔۔ اس نے صوفے پر رکھے ایک شاپر کی طرف اشارہ کیا۔۔ یہ پہلی دفعہ تھا کہ کبیر شاہ نے کسی لڑکی کے لیے کوئی لباس یا شاید و لگر ترین لباس خریدا تھا اور اسے پہننے کے لئے بولا تھا۔ حارث شاپر اٹھا کر باہر نکل گیا جبکہ کبیر شاہ ایک دفعہ پھر سے گہرے کرب میں مبتلا ہو چکا تھا۔۔

مس آپ یہ لباس پہن لیں سر کا آرڈر ہے۔۔ حارث نے وہ شاپر کمرے میں موجود لڑکی کو تھما دیا جبکہ اس کی ضرورت تو نہیں تھی وہ تو پہلے ہی و لگر ترین

لباس میں ملبوس تھی۔۔ لڑکی نے اک ادا سے شاپر پکڑا اور مسکرا دی شاید وہ جانتی تھی کہ اس میں کیا ہے۔۔ پندرہ منٹ کے بعد وہ مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔۔ لڑکی نے بھی مجبوراً مسکرا کر اس کا استقبال کیا تھا۔۔ حارث باہر کھڑا تھا اور اسے یہاں ہی رک کر اس کا انتظار کرنا تھا۔۔ اس کا مخصوص وقت ایک گھنٹہ تھا اور اس ایک گھنٹے میں اندر کیا ہوتا ہے حارث کو بخوبی اس بات کا علم تھا۔۔۔ اندر سے آنے والی مدھم آوازیں کبھی سسکیوں میں تبدیل ہو جاتی تو کبھی پھوٹ پھوٹ کر رونے میں وہ ان آوازوں کا عادی ہو چکا تھا۔۔ ایک گھنٹے مکمل ہونے میں کچھ سیکنڈ رہتے تھے وہ اپنی جگہ الرٹ کھڑا تھا کبیر شاہ نے گھڑی کی سوئیوں کا آپس میں ملاپ ہوتے ہی دروازے کا لاک کھولا اور بولا واپس چھوڑ آؤ اس لڑکی کو اور اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گیا جو اس کا اپنا کمرہ تھا۔۔۔ حارث نے لڑکی کو ساتھ لیا جو اپنے پہلے والے لباس میں تھی اب اور اسے باہر گاڑی تک

چھوڑ آیا اور یوں ایک اور لڑکی کی ملاقات کبیر شاہ کے ساتھ مکمل ہوئی۔۔۔

گاڑی ایک بڑی حویلی کے باہر آکر رکی تو وردہ نے ایک خوف بھری نظر بڑے سے گیٹ پر ڈالی چوکیدار نے دروازہ کھولا تو ڈاکٹر محمد کی گاڑی کرم شاہ کی حویلی میں آکر رکی۔۔وردہ گاڑی رکتے ہی ایک دم خوفزدہ ہوئی تھی کہ یہاں بھی اس کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا اور یہاں سے تو وہ بھاگ بھی نہیں سکتی تھی لیکن پھر ایک مضبوط ارادے کے ساتھ وہ باہر نکل آئی تھی۔۔اس کا استقبال وسائی نے کیا تھا کیونکہ اماں جی تو آج صبح ہی واپس چلی گئی تھیں۔۔۔وسائی کو دیکھ کر اسے تھوڑا حوصلہ ہوا تھا کہ چلو یہاں کوئی عورت تو موجود ہے۔۔وہ اس حویلی میں پہلے بھی آچکی ہے اسے اس بات کا بلکل بھی آئیڈیا نہیں تھا کیونکہ اس وقت وہ بہوش تھی اور اس کے اندازے کے

مطابق کرم شاہ اسے سیدھا ہاسپٹل ہی لے کر گیا ہو گا۔۔ واپسی پر اس نے دوبارہ سے وہی سوٹ پہن لیا تھا جو وسائی نے پہنایا تھا کیونکہ اس کے لیے وہ سوٹ نرس لے کر آئی تھی اور اس نے بلکل بھی نہیں پوچھا تھا کہ یہ سوٹ کس کا ہے۔۔ وسائی مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی اور ادب سے بولی بی بی سرکار اندر چلیں شکر ہے آپ ٹھیک ہو گئیں۔۔ وردہ کا دھیان بلکل بھی اس کی طرف نہیں تھا وسائی نے دوبارہ آواز دی تو وہ چونکی اور پھر اس کے ساتھ اندر چلی گئی جبکہ ڈاکٹر محمد تو آتے ہی اندر جا چکا تھا۔۔ وہ تو حویلی کی شان دیکھ کر حیران تھی کہ اس نے پہلی دفعہ اتنی بڑی اور شاندار حویلی دیکھی تھی۔۔ وہ اندر داخل ہوئی تو سامنے صوفے پر کرم شاہ براجمان تھا جو اس وقت واقعی ایک گاؤں کا سردار لگ رہا تھا اور اس کے سامنے ڈاکٹر محمد باتوں میں مصروف تھے۔۔ بی بی سرکار کو کمرے میں چھوڑ کر آئیں وسائی اور چائے کے ساتھ کچھ کھانے پینے کو بھی دیں۔۔ اور ساتھ کچن میں ہدایت دے دیں کچھ دن بی

بی سرکار کے لئے پرہیزی کھانا بنے گا۔۔ نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے

وسائی کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وردہ بول پڑی تھی۔۔ فکر نا کریں یہ ہماری

مہمان نوازی ہے اس کے پیسے آپ کو نہیں دینے پڑیں گے وہ اپنی بات مکمل

کر کے مسکرایا تو وردہ کو شدید شرمندگی ہوئی تھی وہ چپ چاپ کمرے میں

چلی گئی جبکہ وسائی چائے کا بندوبست کرنے کچن میں چلی گئی تھی۔۔ کرم شاہ

کے چہرے کی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ اب آگے اس کے ساتھ کیا کرنے

والا ہے۔۔۔

آئیں مس وردہ رفیق۔۔ کرم شاہ وردہ کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔ وہ م۔م۔

میں کچن میں جا رہی تھی کہ کوئی کام ہو تو کروا دوں اب اس کا لہجہ نرم تھا۔۔

اوہ آپ تو بہت جلدی اپنی ڈیوٹی سٹارٹ کرنے لگی ہیں پہلے ٹھیک تو ہو

جائیں۔۔ میں بلکل ٹھیک ہوں اور جس وجہ سے میں یہاں آئی ہوں مجھے وہ

کرنا چاہئے نا کہ آرام۔۔ لمحے میں اس کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔ دس دن کافی

ہوتے ہیں کسی کے ٹھیک ہونے کے لئے۔۔اواچھا مجھے معلوم نہیں تھا اچھا ہوا آپ نے بتادیا تو چلیں آپ کو آپکی ڈیوٹی بتاتا ہوں۔۔جی؟؟وردہ نے آنکھیں بڑی بڑی کر کے پوچھا۔۔جی۔۔۔اسی کے انداز میں جواب دیا گیا تھا۔۔

اچھا تو پھر بتائیں کیا کام ہے؟وردہ اب اس کے پاس آکھڑی ہوئی تھی۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے یہ تو پتہ چل جائے آپ یہاں سے کچھ بھی چوری نہیں کریں گی۔۔وہ شرارت سے بولتا سنجیدہ تھا۔۔

ک۔ک۔کیا فرمایا آپ نے میں چوری کروں گی؟؟وہ حیران تھی۔۔

نہیں میں نے یہ کہا کہ کیا گارنٹی ہے کہ آپ چوری نہیں کریں گی؟؟بات سمجھ نہیں آئی آپ کو۔۔

دیکھیں مسٹر کرم شاہ صاحب میں چور نہیں ہوں سمجھے آپ؟؟؟وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔۔

سائیں سرکار۔۔۔مجھے یہاں سب سائیں سرکار کہتے ہیں آج سے آپ بھی یہی کہہ کر بلائیں گی۔۔ازاٹ کلئیر؟؟؟

نو۔۔میں نہیں بولوں گی۔میں آپ کی ملازم نہیں ہوں۔۔وہ بھی غصے سے لال ہو کر بولی تھی۔۔

اوکے تو میرا قرض واپس کریں ابھی اور اس کے بعد آپ جا سکتی ہیں۔۔وہ کہہ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

م۔م۔میں بتا چکی ہوں میرے پاس پیسے نہیں ہیں اب آواز ہلکی تھی۔۔

تو؟؟؟نن آف مائے بزنس۔۔وہ اب غصہ دکھا رہا تھا۔۔

پ۔پ۔پلیز۔۔وہ واقعی روہانسی ہو کر بولی تھی اسے کرم شاہ سے یہ توقع نہیں تھی۔۔

تو ٹھیک ہے آج سے آپ مجھے سائیں سرکار کہہ کر مخاطب کریں گی اور میرے سارے پرنسل کام آپ کریں گی۔۔آپ میری پرنسل ملازم ہیں

آج سے۔۔ منظور؟؟

وردہ سوچ میں پڑ گئی تھی باہر کبیر شاہ تھا تو اندر کرم شاہ۔ لیکن کم از کم اسے کرم شاہ سے عزت کا ڈر نہیں تھا اس کی نظریں ہوس زدہ نہیں تھی۔۔

ہ۔ہاں مجھے منظور ہے۔۔ وہ فق رنگ کے ساتھ بولی تو کرم شاہ کے لبوں پر گہری مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

وسائی۔۔۔۔

وسائی۔۔۔۔

ج۔ج۔جی سائیں سرکار۔۔

آج سے میرے سارے کام میری پرنسل سیکرٹری کریں گی۔۔

ج۔جی؟؟ پرسونیول س۔س۔سکور۔۔ٹو۔۔۔ یہ کیا ہوتا ہے سائیں سرکار؟؟ وسائی معصومیت سے بولی تو نا چاہتے ہوئے بھی کرم شاہ کا قہقہ بلند ہوا۔۔

جہاں وسائی نے گھبرا کر اسے دیکھا تو وہیں وردہ نے بھی نظریں اٹھا کر اسے

دیکھا۔۔ وہ ہنستے ہوئے بہت حسین لگ رہا تھا۔۔

وسائی یہ میری ذاتی ملازمہ ہے میرے کھانے پینے سے لے کر کپڑوں تک سارے کام یہ کریں گی۔۔

سائیں سرکار یہ سارے کام تو بیویاں کرتی ہیں۔۔ وسائی معصومیت سے بولی۔۔۔ وسائی کی بات پر وہ سنجیدہ ہوا تھا جبکہ دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔ نظریں چراتے وہ سنجیدہ ہوا جو کہا ہے وہ کریں وسائی۔۔ جو حکم سائیں سرکار کہتے وہ واپس چلی گئی۔۔

وردہ میرے لیے چائے لے کر آئیں اور میرے کپڑے ریڈی کر دیں۔۔

ج۔ج۔جی سائیں سرکار۔۔

اس کے سائیں سرکار کہتے ہی وہ مسکراتا ہوا اوپر چلا گیا جبکہ وردہ وہیں بیٹھ گئی۔۔ اسے یہ سب کرنا تھا کبیر شاہ سے جان چھڑانے کے لئے تو یہ سب کرنا کچھ بھی نہیں تھا۔۔ ہاں میں تیار ہوں یہ سب کرنے کے لئے۔۔ وسائی

مجھے چائے بنانی ہے سائیں سرکار کے لئے۔۔وہ کچن میں داخل ہوئی تو وسائی

سے بولی۔۔بی بی سائیں سرکار کی چائے خاص ہوتی ہے پتی تیز چینی کم اور

دودھ خالص۔۔ہاں ٹھیک ہے کہہ کر وہ چائے بنانے لگی۔۔۔

اسلام وعلیکم آئی جی صاحب ۔۔

وعلیکم اسلام۔۔کیا حال ہیں آپ کے کبیر شاہ صاحب ؟؟؟میں تو ٹھیک ہوں

لیکن آپ بلکل بھی ٹھیک نہیں ہیں۔۔وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔۔

میں کچھ سمجھا نہیں آپ کیا بات کر رہے ہیں ؟؟

آپ کو ایک ویڈیو بھیجی ہے بہت پر شوق انسان ہیں آپ۔۔اس ویڈیو کو دیکھ

کر فیصلہ کرو بلکہ فیصلہ ہو چکا ہے ویڈیو دیکھو اور ایک گھنٹے کے اندر اندر استعفیٰ

دے دو وجہ بہت ذاتی ہے آئی جی صاحب کی۔۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے ؟؟ وہ غصے سے دھاڑا۔۔

ارے ارے آپ تو غصہ ہی ہو گئے۔۔۔ پہلے اپنے کارناموں کی ویڈیو تو دیکھ لیں پھر اگر آپ استعفیٰ نہ دے سکیں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ ویڈیو بھابھی جی اور آپ کی پیاری بیٹی سومہ کو بھیجنے میں۔۔ اور سوشل میڈیا کی سپیڈ تو آپ جانتے ہی ہیں آئی۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ صاحب۔۔۔

وہ ٹھک سے فون بند کر چکا تھا جبکہ کبیر شاہ سکون سے کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر انتظار کرنے لگا اس کا انتظار طویل نہیں ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی وہ فون کی سکرین دیکھتے مسکرایا اس کے بعد دو تین اور پھر اس کا فون مسلسل بجتا چلا گیا۔ سامنے دیوار پر لگی ایل ای ڈی پر نیوز چینل چل رہا تھا اور یقینن جس خبر کا وہ منتظر تھا وہ جلد آنے والی تھی۔۔ وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ سوئیوں کے ہونے والے ملاپ کو دیکھ رہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی بریکنگ نیوز چل رہی تھی آئی جی سندھ اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے وجہ ذاتی بتائی گئی ہے

۔۔وہ مسلسل بجتے فون کو رسیو کرتا اٹھ کھڑا ہوا ایک گھنٹہ ہے تمہارے پاس

اس شہر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو۔۔

چائے تھی یا پائے جو آپ پورے بیس منٹ کے بعد لے کر حاضر ہوئی ہیں

؟؟؟ وہ مجھے دودھ نہیں مل رہا تھا اور پھر مجھے پہلی دفعہ تھی تو اس لیے ایسا

ہوا۔۔۔انگلیاں مروڑتے وہ ہلکی سی آواز میں بولی تھی۔۔مدھم سی

مسکراہٹ بکھری تھی کرم شاہ کے ہونٹوں پر۔۔

چلیں چیک کرتے ہیں آپ کو چائے بنانا آتی بھی ہے یا نہیں۔۔چائے کا پہلا

گھونٹ بھرتے وہ پھر سے مسکرایا تھا یقینن چائے اس کی مرضی کی تھی۔۔

ہلکا سا سر کو خم دے کر وہ سنجیدہ ہوا تھا تو چائے وسائی سے پوچھ کر بنائی ہے ؟؟

آنکھیں اس کے چہرے پر ہی تھیں۔۔جی میں غلطی کرنے کی قائل نہیں

ہوں ایک اٹھایا غلط قدم مجھے یہاں ملازمہ بننے پر مجبور کر گیا ہے تو دوسری

غلطی کیسے کر سکتی ہوں میں وردہ کا لہجہ سخت ہوا تھا اور آنکھیں کرم شاہ کی آنکھوں میں گاڑھی تھیں۔۔۔ کرم شاہ کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی وہ تو صرف اس کی مدد کرنا چاہتا تھا جبکہ مقابل تو کچھ اور ہی سمجھتی تھی لیکن جو بھی تھا یہ تو تہہ تھا کہ وہ اس انجان لڑکی کی مدد ضرور کرے گا اگلے ہی لمحے وہ پھر سے نارمل ہوا تھا۔ گڈ آپ کے پاس غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے شام 6:45 پر میں سینڈوچ لیتا ہوں فریش اور رات 10:00 بجے رات کا کھانا کھاتا ہوں جو کہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے وسائی سے پوچھ کر بنا لیں میں وقت کا پابند ہوں اور میرا ہر کام وقت پر ہونا چاہیئے ہمم ؟؟؟ جی سائیں سرکار۔۔ وردہ نے چبا کر کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ کرم شاہ چائے پینے لگا کیونکہ چائے وسائی کی چائے سے کہیں زیادہ مزیدار تھی مسکراہٹ ابھی بھی اس کے ہونٹوں پر رقص کر رہی تھی۔ انجان سی روٹھی روٹھی یہ لڑکی اسے نجانے کیوں اچھی لگنے لگی تھی وہ پھر سے اس کو کسی کام سے بلانے کے لیے سوچنے

لگا یقینن یہ چھ ماہ اچھے گزریں گے وہ اب دل سے ہنسا تھا نجانے کتنے عرصے کے بعد اسے خود بھی یاد نہیں تھا کہ وہ اس سے پہلے کب اور کیوں اس طرح دل سے مسکرایا تھا۔۔ تھوڑی سی دیر کے بعد وہ کپڑے لئے کمرے کے باہر کھڑی تھی سائیں سرکار آپ کے کپڑے وہ ہلکا سا دروازہ بجاتی اندر داخل ہوئی۔۔ یہ سارے کام تو بیویاں کرتی ہیں وسائی کی بات ایک دم اس کے ذہن میں آئی اور پھر وہ اس حسین جملے میں کہیں کھو سا گیا جہاں وردہ اس کے کپڑے لئے کھڑی ہے اور وہ تیار ہو رہا ہے سجی سنوری نئ نویلی دلہن۔۔۔ ہاتھوں میں لال چوڑیاں اور گہرے رنگ کی مہندی لگی ہے وہ خوبصورت سے لال جوڑے میں ملبوس محبت سے اس کی بانہوں میں سمائی شرما رہی ہے کرم شاہ نے اپنے لب وردہ کے ہونٹوں پر رکھے تو وہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔۔ ادھر دیکھو میری طرف اس نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تو وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہی ہو بلکل میرے دل کی ملکہ وہ

چاہت سے بولا تو وردہ نے شرما کر نظریں جھکا لیں۔۔ارے میری طرف دیکھو نا وہ چاہت سے بھرپور لہجے میں بولا۔۔۔

وہ حیران کھڑا وردہ کو گھور رہا تھا وردہ کو گھبراہٹ ہونے لگی تو اس نے کمرے کا دروازہ زور سے بجایا تو کرم شاہ حسین سپنے سے لوٹا جہاں وہ سجی سنوری نہیں بلکہ آگ بگولہ ہوئے کھڑی تھی آپ کے کپڑے سائیں سرکار لہجہ وہی سخت کاٹ کھانے والا۔

رکھ دیں اور جائیں لمحے میں وہ خود کو سنبھال گیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وردہ غلط سمجھے۔

گلابو اری او گلابو کدھر مر گئی ہو؟ تارا بائی زور سے چلائی تو گلابو بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو گئی۔۔جی آپو آپ نے بلایا وہ گہرے آتشی فٹنگ والے شارٹ سے بلاوز کے نیچے لہنگا پہنے ادا سے بولی۔۔ گلابو کب تک جا رہی ہو تم

آئی جی خبیث کب سے تیرا انتظار کر رہا ہو گا اس نے نفرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔سچ کہوں تو آپو یقین کرو اس خرامزادے کے پاس جانے میری جان جاتی ہے لیکن یہ صرف تیری ضد کی وجہ سے جا رہی ہوں۔۔ارے میری بچی کیا کریں ان خبیثوں کی بات نہ مانیں تو جینا حرام کر دیتے ہیں خود تو دنیا کی نظر میں شریف بن جاتے ہیں اور ہمیں طوائف بنا دیتے ہیں۔۔ان لوگوں کا بھی ضرور اللہ پاک حساب لے گا ایک دن انشاءاللہ۔۔

اچھا زرا یہ ٹی وی تو لگا دو دن سے خبریں نہیں سنی لگا تو اس کو۔گلا بو نے رموٹ لا کر تارا بائی کے ہاتھ میں دیا اور خود جوس کا گلاس لے کر بیٹھ گئی کیونکہ آئی جی کی گاڑی اس کو لینے خود آنے والی تھی۔اور پھر بریکنگ نیوز کان میں پڑتے اس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید ہوا تھا جبکہ تارا بائی اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی وہ بھی تھر تھر کانپ رہی تھی کیونکہ خبر ہی ایسی تھی۔ٹی وی پر نمائندہ چیخ چیخ کر بتا رہا تھا اور دکھا رہا تھا کہ آئی جی صاحب استعفیٰ دینے کے

بعد گھر جا رہے تھے کہ ان کی گاڑی کو خوفناک حادثہ پیش آگیا اور حادثے کے بعد گاڑی میں شدید آگ بھڑک اٹھی آئی جی صاحب بھی اس وقت گاڑی میں موجود ہیں آگ پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن آگ قابو نہیں ہو رہی یوں لگ رہا ہے جیسے آگ کسی آئل ٹینکر کو لگی ہے آگ کی شدت بہت زیادہ ہے امید ہے آئی جی صاحب کی باڈی کو جلدی نکال لیا جائے گا کیونکہ ان کا بچنا ناممکن ہو چکا ہے

م۔م۔م۔مار دیا۔اس نے مار دیا آئی جی کو تارا بائی حواس باختہ سی بول رہی تھی وہ مجھ۔۔مجھے بھی نہیں چھوڑے گا م۔میں کیسے ڈھونڈو اس لڑکی کو ہر جگہ پر دیکھ لیا وہ دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے فق رنگ سی بول رہی تھی۔۔تارا بائی کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا اور وہ مسلسل اول فول بول رہی تھی کوٹھے پر موجود تمام لڑکیاں سہم کر بس ٹی وی پر چلتی ویڈیو دیکھ رہی تھیں۔۔۔گلابو کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے جو کہ تشکر کے

تھے۔۔ جتنی اذیت وہ دیتا تھا ان لڑکیوں کو آج اس کی موت اس سے کہیں زیادہ اذیت والی تھی بے شک میرا اللہ سنتا اور جانتا ہے اور وہ بہترین انصاف کرنے والا ہے۔۔۔ وہ بے ساختہ کہتی اندر چلی گئی تھی جبکہ تارا بائی بے سدھ سی وہیں لیٹ گئی تھی۔۔۔

سگریٹ کا گہرا کش لگاتے وہ پر سکون سا کرسی کی پیپشت سے ٹیک لگا گیا تھا یقینن آئی جی تمہاری آنکھوں کو جل جانا چاہیے تھا جن ناپاک اور غلیظ نظروں سے تم نے میری وردہ کو دیکھا تمہیں جل کر مر جانا چاہئے تھا کیونکہ اسے کوئی بھی دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا وہ میری ہے صرف اور صرف میری اسے میری بانہوں میں آنا ہے تمہاری وجہ سے وہ اس طرح مجھ سے ملی اور نفرت کرنے لگی مجھ سے ورنہ تو میں اسے سب کچھ بتا کر لاتا یہاں تم اپنی

جان کے دشمن خود بنے آئی جی۔۔افسوس صد افسوس کہ تمہیں مرنے میں بہت وقت لگا ورنہ تو میں تمہیں اسی دن مار دیتا جس دن تم نے اسے دیکھا تھا۔کہاں ہو تم لٹل گرل کہاں گم ہو گئی ہو واپس آ جاؤ اپنے کبیر کے پاس میری جان کوئی تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا تم۔کیوں مجھ سے چھپ رہی ہو۔۔وہ تکلیف سے سینہ سہلانے لگا تھا آجاو نا میری جان آ جاؤ۔۔تمہیں آنا ہو گا لٹل گرل میرے پاس کیونکہ تم کبیر شاہ کی ہو چکی ہو میں جلد تمہیں لے آؤں گا اور پھر تمہیں اس کی سزا ضرور ملے گی سخت سزا اور اس دن تمہیں کوئی مجھ سے بچا نہیں سکتا یاد رکھنا۔فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی کبیر شاہ نے فون اٹھا کر کان کو لگایا تو حارث کی آواز گونجی۔سر گاڑی تیار ہے سرمد آغا آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

ہمم کتنی لڑکیاں ہیں؟سنجیدگی سے سوال کیا۔۔

سر چھتیس لڑکیاں ہیں تیرہ آپ کی اور تیرہ سرمد آغا کی۔

اوکے میں آرہاہوں آنے سے پہلے میرا تمام کام ہو جانا چاہئے اور۔ وہ کہتے کہتے رکا تو حارث جیسے سمجھ گیا ہو کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے سر آپ خود آکر دیکھ لیں نرمی سے کہتے وہ فون رکھ چکا تھا۔۔ دھڑکن تیز ہوئی اور آنکھیں ایک دم سے جل اٹھی تھیں وہ کرسی چھوڑتا باہر نکل گیا۔۔

aks aks novels

مجھے کچھ دن کے لئے دوسرے شہر جانا ہے جلال شاہ۔۔۔ حناء بیگم کے تیور ابھی بھی ٹھیک نہیں تھے وہ یہ جھگڑا اب ہمیشہ کے لیے ختم کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ جلال شاہ سے طلاق لینا چاہتی تھی۔ جو ہو چکا اسے ختم کرو حناء بیگم ورنہ تمہیں جان سے مار دوں گا جلال شاہ نام ہے میرا تم ساری زندگی میرا صرف ایک روپ دیکھتی آئی ہو اب دوسرا دکھانے میں وقت نہیں لگاؤں گا یاد رکھنا۔۔ جلال شاہ سرد لہجے میں کہتے واش روم میں گھس گئے جبکہ حناء بیگم جلدی سے دروازے کے پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی اس کے ہاتھ میں

مضبوط لوہے کا راڈ تھا آج وہ جلال شاہ کا قصہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمام کرنے کا ارادہ رکھتی تھی کیونکہ اب اسے اپنے عاشق کے پاس جانا ہی جانا تھا اور جب اسے جوان عاشق مل رہا تھا تو اس بوڑھے کی اسے کیا ضرورت تھی جواب اسے مطمئن بھی نہیں کر سکتا تھا اور اب تو اس کے تیور ہی بدل چکے تھے قید کر دیا تھا۔۔ حناء بیگم نے راڈ پر ہاتھ کی گرفت مضبوط کی اور جیسے ہی جلال شاہ واش روم سے باہر نکلا اس نے راڈ پوری قوت سے اس کے سر پر دے مارا خون کا فوارہ ابلا اور جلال شاہ گر کر درد سے تڑپنے لگا۔۔ حناء بیگم نے باہر کی طرف دوڑ لگا دی کمرے سے نکل کر وہ انتہائی مطمئن طریقے سے گاڑی تک آئی ڈرائیور کو منع کیا ساتھ لے جانے سے کہ وہ خود چلی جائے گی اور گاڑی لے کر فرار ہو گئی وہ جانتی تھی کہ اسے کس کے پاس جانا ہے۔۔

ملازمہ چائے بنا کر کمرے کے دروازے میں کھڑی آوازیں دے رہی تھی وہ دو دفعہ دروازہ بجا بھی چکی تھی لیکن کوئی جواب نہیں آرہا تھا شاید میاں بیوی

مصروف ہوں گے وہ کہہ کر واپس مڑنے لگی تو سوچا دروازہ کھول کر دیکھ لوں یہ ناہو صاحب غصہ ہی ناہو جائیں۔۔اس نے دروازہ کھولا تو لاک نہیں تھاوہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی تو کمرہ خون سے رنگا ہوا تھااور جلال شاہ واش روم کے دروازے کے پاس الٹا پڑے تھے اور سر سے خون مسلسل ابھی بھی نکل رہا تھا ملازمہ کے ہاتھوں سے چائے کی ٹرے نیچے گر گئی اور وہ چلاتی ہوئی باہر بھاگی جہاں دوسرے ملازم موجودہ تھے۔۔

اماں جی اماں جی وہ بڑے صاحب کو پتہ نہیں کس نے مار دیا وہ نیچے بھاگتی ہوئی آئی تو اماں کے ہاتھوں سے چھڑی نیچے گر گئی اور وہ صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئیں۔۔ملازم شور سن کر آئے تو اوپر کی طرف بھاگے۔۔

ایمبولینس کو کال کرو رجو جلدی اماں جی نے کہا تو وہ جلدی سے کال ملانے لگی لیکن آج تو فون کسی کو بھی لگ ہی نہیں رہا تھا۔ ملازم جلال شاہ کو اٹھائے نیچے لائے تو مجبوراً گھر کی گاڑی میں لے کر جانا پڑا۔ اماں جی نے کبیر شاہ کا

نمبر ملایا لیکن وہ بھی بند جا رہا تھا مجبوراً انہیں خود ہی ساتھ جانا پڑا کیونکہ حناء بیگم بھی باہر گئی ہیں ڈرائیور نے بتا دیا تھا اور اس کا نمبر بھی بند جا رہا تھا وقت نہیں تھا وہ جلدی سے جلال شاہ کو لے کر نکل پڑے تھے۔۔

کبیر شاہ کی گاڑی بڑے سے بنگلے کے کار پورچ میں آکر رکی تو سرمد آغا نے اس کا پرتپاک استقبال کیا وہ دونوں بغلگیر ہوئے تو سرمد آغا خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔مجھے یقین نہیں آرہا کہ اس وقت آپ میرے ساتھ ہیں کبیر شاہ صاحب وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دباتے ہوئے بولا تو کبیر شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔ارے آغا جی شرمندہ نا کریں ہم تو شروع سے ہی آپ کے ساتھ تھے بس آپ کو جاننے میں ذرا دیر لگی۔ سرمد آغا نے قہقہ لگاتے دوبارہ سے کبیر شاہ کو گلے سے لگا لیا وہ اتنا خوش تھا کہ اس سے خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔کیا آپ تمام لڑکیاں دیکھنا چاہتے ہیں کبیر شاہ صاحب؟؟ سرمد آغا کے چہرے پر شک کے آثار نہیں تھے۔۔

جی آغا جی میں دیکھنا چاہتا ہوں اور ہماری یہ پہلی ڈیل ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ نے تمام انتظامات کا جائزہ اچھے سے لیا ہو گا؟؟ جی جی کبیر شاہ صاحب میں نے تمام تسلی کرلی ہے کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو گی کہ کنٹیر میں کیا ہے اور کہاں جا رہا ہے۔۔ کبیر شاہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی پھر تو یقینن میں دیکھنا چاہوں گا اور وہ چلتے چلتے بنگلے کی پچھلی طرف آ گئے۔۔ سیڑھیاں اترے تو سامنے ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں بہت سارے بیڈ لگے تھے۔۔ کمرہ بہت خوبصورت تھا اور گلاس وال سے اندر صاف۔ نظر آرہا تھا تمام۔ لڑکیاں اپنا سامان باندھے انتظار میں بیٹھی تھیں لیکن تعجب کی بات یہ تھی کہ ان میں سے کوئی بھی نہ رو رہی تھی نا پریشان تھی بلکہ وہ سب بہت مطمئن اور خوش نظر آرہی تھیں۔۔ آغا جی یہ سب اتنی مطمئن کیسے ہیں آخر اس نے پوچھ ہی لیا۔۔ ایک گہری کمینی مسکراہٹ سرمد آغا کے چہرے پر نمودار ہوئی شاہ جی یہ سب اپنی اور اپنے گھر والوں کی مرضی سے جا رہی ہیں تو پھر فکر کیسی؟؟ کیا

؟؟؟؟کیا مطلب کون سے گھر والے ہوں گے جو اپنی بیٹیوں کو خود اپنے ہاتھوں اس جہنم میں دھکیل دیں کیا ان کو نہیں معلوم کہ ان سب کے ساتھ وہاں جا کر کیا کیا ہو گا؟؟وہ چلتا چلتا ایک آخری کونے پر لگے بیڈ کے سامنے آ کر رک گیا۔۔وہ کوئی پندرہ سولہ سال کی معصوم سی پیاری سی لڑکی تھی جو کچھ پریشان سی سر پر حجاب پہنے عبایا پہنے ہوئے تھی یقینن وہ کسی بہت شریف باپ کی بیٹی تھی کیونکہ اس کے چہرے پر حیاء کے رنگ تھے آنکھیں جھکی ہوئی اور جسم ڈھانپا ہوا۔۔آیئے شاہ جی آپ کو سب سمجھاتا ہوں وہ کبیر شاہ کو لے کر اپنے آفس میں داخل ہوا۔۔کبیر شاہ سامنے لگے بڑے صوفے پر بیٹھ چکا تھا جبکہ اس کی آنکھوں کے سامنے ابھی بھی وہ معصوم سی پیاری سی لڑکی تھی۔۔شاہ جی یہ غریب گھرانوں کی لڑکیاں ہیں جہاں اولادوں کی لائین لگی ہوتی ہے تو یہ سب کچھ نہ کچھ ہنر سیکھ کر باہر جا رہی ہیں تا کہ اپنے گھر والوں کا ساتھ دے سکیں اور ان میں ان کے گھر والوں کی مرضی شامل

ہوتی ہے۔۔لیکن یہ کام کرنے تو نہیں جا رہیں کبیر شاہ نے بات کاٹی۔۔شاہ جججججیسی یہ بات تو تو صرف ہم جانتے ہیں اور جہاں بچوں کا ڈھیر لگا ہو وہاں ایک دو غائب بھی ہو جائے تو کیا فرق پڑتا ہے ہہمم ؟؟؟اس کی بات پر کبیر شاہ نے مسکرا کر اس کا ساتھ دیا تھا۔۔اچھا آغا جی وہ آخری بیڈ والی لڑکی نا بھجوائیں۔۔ہاہاہا شاہ جی کیا آپ کو پسند آگئی ہے ؟؟

ہاہاہا جی آغا جی بس ایسا ہی ہے۔۔

تو فکر کیسی ابھی اسے بلاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس کا کام نہیں بن سکا وہ واپس چلی جائے اور باہر نکلتے ہی وہ آپ کی۔۔ شکریہ آغا جی خوش کر دیا آپ نے۔۔کبیر شاہ بہت خوش ہوا تو آغا نے سپیکر پر ارم نامی لڑکی کو آفس میں آنے کا حکم دے دیا۔۔اگلے دو منٹ میں وہ پریشان سی اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

مس ارم میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کی جاب نہیں ہو سکی آپ واپس

چلی جائیں۔۔کیا؟؟وہ رونے لگی تھی ایسا نہیں بولیں سر میں واپس گئی تو

میری بہن خودکشی کرلے گی آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ میری جاب لگوادیں

میں بہت اچھا پارلر کا کام کرتی ہوں اور گھر کا کام بھی کردیا کروں گی بس مجھے

جاب پر لگوادیں مجھے اپنی بہن کو شادی کے لیے پیسے بھیجنے ہیں وہ مسلسل رورو

کر بتارہی تھی ہاتھ جوڑ کر کھڑی تھی۔۔بیٹھ جاؤ کبیر شاہ نے کہا تو اس نے مڑ

کر دیکھا اور خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔اپنا سامان لے کر آؤ۔۔

جی؟؟اس نے حیرت سے پوچھا۔۔

سامان لے کر آؤ جلدی کام مل جائے گا پریشان نہیں ہوں اور رونا بند کرو۔۔

کبیر شاہ پاگل ہو رہا تھا۔۔

وہ خاموشی سے اٹھی اور باہر نکل گئی۔۔

اب یہ کیا تھا شاہ جی؟؟؟سرمد آغا نے پر تجسس انداز میں پوچھا۔۔

میں اسے کام پر لگوادوں گا اور پاس بھی رکھوں گا تا کہ اس کی بہن کی شادی ہو

سکے۔۔۔

ہہمم یہ بھی ٹھیک ہے شاہ جی ہو گا وہی جو آپ چاہیں گے۔۔میں جانتا ہوں آغا جی وہ مسکرایا تو سر مد آغا بھی مسکرا دیا۔۔ تھوڑی دیر میں ارم سامان کے ساتھ ہچکیاں لیتے آفس میں داخل ہوئی اور سر مد آغا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی سر اللہ کا واسطہ ایک دفعہ ان لوگوں سے دوبارہ بات کریں میں بہت محنت سے کام کروں گی پلیز اب وہ زور زور سے رونے لگی تھی۔۔ سر مد آغا نے ایک آبرو اچکا کر کبیر شاہ کی طرف دیکھا جو حیران سا اس پاگل لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔ نہیں اب یہ ناممکن ہے سر مد آغا کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ بول پڑا اور کھڑے ہوتے بولا آپ کی جاب ہو گئی ہے ادھر پاکستان میں ہی تو چلیں میرے ساتھ۔۔ وہ باہر نکلا تو سر مد آغا بھی ارم کے ہمراہ باہر نکل گیا واپسی پر کبیر شاہ نے پھر سے تمام لڑکیوں کا بغور جائزہ لیا سر مد آغا کو اس کی حرکت عجیب سی لگی لیکن وہ خاموش رہا کبیر شاہ سیڑھیاں چڑھتے اوپر آیا تو

ایک دفعہ پھر سے وہ بھرپور مسکرا رہا تھا جسے دیکھتے سرمد آغا مطمئن ہوا تھا کیونکہ وہ پہلی دفعہ کبیر شاہ جیسے با اثر شخصیات کے ساتھ کام کر رہا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بھی مسئلہ بنے۔۔ارم کو گاڑی میں بیٹھاتے وہ کچھ مطمئن تھا اور سرمد آغا سے گلے ملتے وہ انتہائی پرجوش سا تھا کہ کب اسے یہ خبر ملے گی کہ مال اپنی منزل پر پہنچ چکا ہے۔۔بہت جلد سرمد آغا نے قہقہ لگاتے سگریٹ سلگایا اور ایک آنکھ ونک کرتے انجوائے شاہ جی جب دل بھر جائے تو بتا دیجئے گا اور بھیج دوں گا۔۔دونوں کا فلک شگاف قہقہ بلند ہوا تو ارم کو پہلی دفعہ خوف محسوس ہوا کیونکہ عورت کی چھٹی حس بڑی تیز ہوتی ہے اور وہ خطرہ بہت جلد محسوس کر لیتی ہے ایسا ہی خطرہ ارم نے بھی محسوس کیا تھا لیکن اس کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا کہ وہ واپس جا سکتی کیونکہ مری بہن کا منہ دیکھنا کون چاہے گا تو ارم نے بھی اللہ ربّ العزت کے آسرے اپنے قدم مضبوط کر لیے تھے کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔وہ گاڑی میں آکر بیٹھا تو

خاموش تھا بلکل خاموش۔۔ سر جدھر جانا ہے کافی دیر کے بعد ڈرائیور نے

پوچھا تو اس نے فارم ہاوس کہہ کر دوبارہ سے باہر دیکھنا شروع کر دیا ارم پر

اب تک ایک نظر نہیں ڈالی تھی جبکہ ارم ڈری سہمی سی خود کو قسمت کے

دھارے پر چھوڑے چپ چاپ سی بیٹھی تھی جب گاڑی ایک بڑے فارم

ہاؤس کے اندر داخل ہوئی اور کبیر شاہ گاڑی رکتے ہی باہر نکل گیا جیسے وہ بہت

جلدی میں ہو جبکہ ارم کو ڈرائیور ایک کمرے کی طرف چھوڑ کر واپس چلا

گیا۔۔

----Aks aks novels------

اماں کے کہنے پر رجو نے پھر سے کبیر شاہ کا نمبر ملایا تھا لیکن اب بھی نمبر بند آ

رہا تھا۔۔ جلال شاہ کی حالت بہت خراب تھی کچھ بھی ہو سکتا تھا حناء بیگم کا

کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔۔ اماں پریشان سی کرسی پر بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہی تھی کیا

کروں رجو کس سے کہوں میرے کبیر کو بلا دے اماں روتے روتے بولی تو رجو

نے حارث کا نمبر لگایا جو کہ لگ گیا تھا اور حارث کال اٹینڈ کر چکا تھا۔۔

صاحب میں رجو بول رہی ہوں اماں سے بات کریں رجو نے فون اماں کو پکڑا دیا تو نا چاہیے ہوئے بھی اماں زور زور سے رونے لگی تھی حارث کہاں ہے وہ کمبخت فون کیوں بند کر رکھا ہے اسے بتاؤ اس کا باپ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے جلدی ہسپتال پہنچے۔۔ کیوں ستاتا ہے وہ مجھے؟ اماں جی وہ بہت مصروف ہیں میں ابھی بتاتا ہوں کہہ کر حارث نے فون بند کر دیا۔۔۔اماں نے فون رجو کو پکڑایا اور کہا حناء کا نمبر ملا لیکن نمبر ابھی بھی بند آرہا تھا۔۔۔ دوسری گھنٹی پر کبیر شاہ نے فون آن کیا تو حارث کی طرف سے بتائی جانے والی خبر سن کر وہ ایک دم بوکھلا گیا اس کا باپ ہسپتال میں ہے اور اسے خبر بھی نہیں وہ سب کام چھوڑتا ہاسپٹل کے لئے نکل گیا۔۔۔اماں وہ بھاگتا ہوا ان سے لپٹ گیا کیونکہ زندگی میں سب سے زیادہ تکلیف اماں کے آنسو دیتے تھے۔۔

کہاں تھے تم بتاؤ مجھے فون کیوں بند کر رکھا تھا ایک دن میں مر جاؤں گی اور تو

جنازے کے بعد پہنچے گا اماں زور زور سے رونے لگی تھی۔۔اماں معاف کر دیں مجھے پتہ نہیں چلا اور کیا ہوا ہے بابا کو؟؟کیسے چوٹ لگی؟؟مجھے نہیں معلوم ہم نے تو سب بہوش دیکھا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے کبیر وہ ٹھیک نہیں ہے اماں بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔وہ عورت کہاں ہے جو سائے کی طرح چمٹی رہتی تھی؟؟؟نجانے کہاں ہے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا اس کا بھی نمبر بند جا رہا ہے نجانے کہاں گئی ہے منہ مارنے۔۔اماں کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔۔آپ پریشان نہیں ہوں میں ڈاکٹر سے پوچھتا ہوں کہہ کر وہ ڈاکٹر کے کمرے کی طرف چل دیا۔۔وہاں ڈاکٹر موجود نہیں تھا وہ آپریشن تھیٹر میں تھا تو کبیر شاہ ادھر ہی چلا گیا ہسپتال والوں نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ اسے ہر کوئی جانتا تھا وہ اندر داخل ہوا تو ڈاکٹر آپریشن سے ابھی فارغ ہوا تھا وہ اسے لئے آپریشن تھیٹر سے باہر نکلے تو کبیر شاہ کے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی وہ بول پڑے کہ کسی نے پیچھے سے لوہے کا

کوئی راڈ مارا ہے اور پوری شدت سے مارا ہے آپریشن سے جان تو بچ گئی ہے لیکن ہوش میں آنے پر ہی بتایا جاسکتا ہے دعا کریں کہ ہوش آجائے کیونکہ یہ بھی مشکل لگ رہا ہے یہ پہلی دفعہ تھا جب کبیر شاہ کے آنسو جلال شاہ کے لئے بہہ نکلے تھے اور اب اسے معاملہ کچھ کچھ سمجھ آرہا تھا حتمی فیصلہ تو پوری تفتیش سے ہی ہونا تھا تو وہ باہر نکل آیا۔۔اماں سب ٹھیک ہے آپریشن کامیاب ہو گیا ہے آپ بس دعا کریں کہ ہوش آجائے اس نے تسلی دی اور ڈرائیور سے کہا کہ اماں کو گھر چھوڑ آئے۔۔اماں آپ گھر چلیں میں آتا ہوں تھوڑی دیر تک پھر دیکھتے ہیں ہمم؟؟ پیار سے بوسہ دیا تو اماں آہستہ آہستہ سے چلتی باہر نکل گئی جبکہ وہ ڈاکٹر کی طرف چل دیا۔۔

--------عکس عکس ناولز--------

سائیں سرکار کھانا تیار ہے رات 9:59 پر وردہ نے دروازہ بجا کر کہا تو وہ وقت دیکھ کر مسکرادیا وہ واقعی کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے اس کی سزا

میں اضافہ ہو۔۔ میں آرہا ہوں کھانا لگا دیں۔۔ جی کہہ کر وہ واپس چلی گئی جبکہ کرم شاہ کھڑے ہوتے فون دیکھنے لگا جہاں ڈاکٹر محمد کا ایک پیغام موصول ہوا تھا۔۔ وہ دوبارہ سے بیٹھ گیا تھا اور پڑھنے لگا تھا۔۔ وردہ کھانا لگائے کافی دیر سے بیٹھی تھی رات کے گیارہ بج چکے تھے وہ نہیں آیا تھا جبکہ وردہ کا نیند سے برا حال تھا وہ شروع سے ہی جلدی سو جاتی تھی سوائے اس قیامت رات کے کہ جس کے بعد وہ ایک رات بھی سکون سے نہیں سو سکی۔۔ آخر تھک کر وہ دوبارہ اس کے کمرے کے باہر کھڑی تھی لیکن نوک کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کرم شاہ کے بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن وہ پھر بھی ہمت نہیں کر پا رہی تھی کہ اسے بلائے آخر کار وہ جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ کرم شاہ باہر نکلا تو وردہ کو باہر کھڑی دیکھ کر چونک گیا۔۔ وہ۔۔ وہ میں بلانے کے لیے آرہی تھی کہ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے وردہ کو شرمندگی ہو رہی تھی کرم شاہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کمرے کے باہر کھڑی اس کی

باتیں سن رہی ہو۔۔اور کرم شاہ یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس نے کچھ سن تو نہیں لیا؟؟جی جی میں آرہاہوں چلیں کہہ کر وہ اس کے ساتھ چلنے لگا کھانا نفاست سے لگایا گیا تھااور اس کے حکم کے مطابق بنایا گیا تھا دال چاول اور قیمہ اور ساتھ کچے قیمے کے کباب لیکن سب کچھ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔

م۔م۔میں گرم کر کے لاتی ہوں کہہ کر وہ فورا اسے کھانا اٹھا کر کچن کی طرف چلی گئی۔۔وسائی کوارٹر جا چکی تھی تمام ملازم باہر تھے اس وقت حویلی میں وہ اور وردہ اکیلے تھے۔۔ تھوڑی سی دیر میں وہ کھانا گرم کر کے لے آئی تھی جس کی خوشبو کمال تھی کرم شاہ کو شدید بھوک کا احساس ہوا تھا۔۔وہ کھانا رکھ کر جانے لگی تو کرم شاہ نے اسے روکا۔۔آپ بھی کھانا کھائیں پلیز اس کا لہجہ نرم تھا۔۔ج۔ج۔جی میں؟؟وردہ بوکھلا گئی تھی کہ کہیں اس کو ملازم کہتا ہے اور کہیں کہہ رہا ہے کہ کھانا کھاؤ۔۔یہاں میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے سے کیا کچھ ہو جائے گا کرم شاہ نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔اس کو

وردہ کا یوں پریشان ہونا غصہ دلا گیا تھا۔۔ نہیں لیکن ملازم کی یہ جگہ نہیں ہے

وردہ نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ جو حکم دیا ہے وہ کریں مجھے سختی پر مجبور

مت کریں کرم شاہ تھوڑا اونچا بولا تو اگلے لمحے وردہ کرسی پر بیٹھ کر اس کی

طرف غصے سے دیکھ رہی تھی۔۔ کرم شاہ کو بہت ہنسی آ رہی تھی لیکن وہ

سنجیدہ ہی رہا۔۔ کھانا نکالیں اور کھانا شروع کریں ہر وقت سوال جواب حد ہو

گئی ہے

وہ اب بھی غصے سے بولا تھا جبکہ وردہ نے جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا تھا وہ

مزید اپنے اوپر قرضہ نہیں چڑھنے دے سکتی تھی پہلا ہی بہت تھا۔۔ کرم شاہ

نے کھانا شروع کیا تو دل نے داد دی تھی کہ کھانا لذیذ ہے لیکن وہ مان نہیں

سکتا تھا آخر اتنی بھی کیا جلدی تھی۔۔ کھانے کے دوران وہ خاموش ہی رہا تھا

جبکہ وردہ ہر دو منٹ بعد کاٹ کھانے والی نظر اس پر ڈال رہی تھی جسے وہ

بخوبی آگاہ تھا لیکن انجان بنا ہوا تھا جو بھی تھا آج کے جیسے کھانے کا مزہ اسے

اپنی پوری زندگی میں کبھی نہیں آیا تھا اور ساتھ بیٹھے وجود کا احساس اتنا خوبصورت کیوں تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔چائے دس منٹ کے بعد میرے کمرے میں دے کر آپ آرام کریں صبح ملاقات ہو گی کہہ کر وہ بنا وردہ کی سنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وردہ برتن اٹھاتے کچن میں رکھنے لگی جبکہ کچھ آنسو بہہ کر دل کا غبار ہلکا کر رہے تھے۔۔

ڈاکٹر کی ہائی الرٹ ٹیم آئی سی یو میں موجود تھی باہر گارڈز کھڑے تھے لیکن اب بھی کبیر شاہ جانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ باپ تو تھا ہی وہ اس کا۔۔لیکن یہ پتہ لگانا بہت ضروری ہو گیا تھا کہ جلال شاہ پر حملہ کرنے والا کون ہے تو وہ گھر کی طرف نکل گیا ہسپتال سے باہر نکلتے وہ اپنے خاص بندوں کو سب سمجھا چکا تھا۔اماں اپنے کمرے میں تھیں رات بھی بہت ہو چکی تھی تو اس نے سیدھا سیکیورٹی والے کمرے کا رخ کیا چوکیدار سے بات کی لیکن وہ کچھ نہیں

جانتے تھے تو اس نے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرنی شروع کی گھر کے اندر ان کے کمرے میں سیکورٹی کے ہوتے کوئی کیسے ان پر حملہ کر سکتا تھا تو اسے حناء بیگم کمرے سے حواس باختہ باہر نکلتی دکھائی دی جبکہ اگلے فوٹیج میں وہ بلکل نارمل تھی تو کبیر شاہ سب سمجھ چکا تھا اور اب اس کا رخ اپنے باپ کے کمرے کی طرف تھا جہاں آخری دفعہ وہ اپنی ماں کے مرنے کے دو ہفتے بعد گیا تھا جب حناء بیگم کو جلال شاہ بیاہ کر گھر لے آیا تھا تو اس نے اپنی ماں کی ہر چیز اس کمرے سے نکال لی تھی سوائے ان کی یادوں کے۔۔اس کے آنسو بہہ کر چہرہ بھگو رہے تھے قدم وزنی ہو رہے تھے آج وہ نجانے کتنے سال بعد اس کمرے میں داخل ہو رہا تھا پولیس کو اس نے خود شامل نہیں کیا تھا کہ وہ خود دیکھ لے گا۔۔کمرے میں داخل ہوتے اس کی آآنسوؤں میں روانی آئی تھی تیس سالہ جوان اپنی ماں کو یاد کرتے رو رہا تھا کہ جس کے جانے کے بعد اس نے صرف حقارت ہی دیکھی اور سہی ہے کمرے میں خون ہلکا جم چکا تھا واش روم کے

دروازے کے سامنے بچھا کارپٹ لال تھا کوئی مزاحمت کوئی لڑائی کوئی زبردستی کے آثار نہیں تھے لیکن وہ رارڈ؟؟؟ کھڑکی اندر سے بند تھی مطلب اس کے پیچھے وہ عورت ہی ہے تھوڑی ہی تلاش کے بعد رارڈ مل گیا تھا اس کا خاص بندہ رارڈ کو حفاظت سے لے گیا تھا اور وہ پھر سے ہسپتال کے لئے نکل گیا۔۔

کالا ٹراوزر پہنے اوپر کالی شرٹ پہنے وہ اچھا لگ رہا تھا جب وردہ چائے کا کپ لئے کمرے میں داخل ہوئی کرم شاہ سنجیدہ سا صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کرنے میں مصروف تھا۔۔یہاں رکھ دیں چائے اور آپ جا کر آرام کریں کرم شاہ نے اسے دیکھے بغیر کہا لیکن چائے رکھتے نجانے کیسے کپ چھلکا اور چائے اس کا ہاتھ بری طرح جلا گئی ایک درد بھری سسکی پر کرم شاہ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وردہ کے لال سرخ ہاتھ کو دیکھ کر پریشان ہو گیا یہ کیا کر دیا آپ

نے دھیان کدھر تھا آپ کا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔پ۔پتہ نہیں چلا ورده نے کہا تو کرم شاہ نے بے اختیار اس کی آنکھوں میں دیکھا جو ہلکی گلابی ہو رہی تھیں یقینن وہ روتی رہی ہے لیکن کیوں ؟؟؟ جلے پر ٹیوب لگا کر اس نے کچھ بھی کہنا مناسب نہیں سمجھا اور آرام سے بولا کہ جا کر آرام کریں ہاتھ ٹھیک ہو جائے تو کوئی بھی کام کیجئیے گا اس سے پہلے نہیں۔۔ ملازم کو اتنی رعایت دینا اچھا نہیں ہوتا سائیں سرکار۔۔ ہم عادی ہوتے ہیں ان چھوٹی موٹی تکلیفوں سے ہمیں زیادہ اثر نہیں پڑتا وہ سخت لہجے میں کہتے باہر نکل گئی جبکہ کرم شاہ اس عجیب دھوپ چھاؤں سی لگی کو بس جاتے دیکھتا رہا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا۔۔

رات آنکھوں میں کٹ گئی تھی صبح کا آغاز ہو چکا تھا لیکن اس ہسپتال کی کرسی پر بیٹھے کبیر شاہ کی زندگی ابھی بھی رات کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی وہ

گہری سوچ میں تھا جب چائے اور ناشتے کو دیکھتے چونک گیا۔۔یہ کس نے

بھیجا ہے ؟؟اس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

سر یہ حارث سر نے کہا کہ آپ کو صبح سات بجے ناشتہ سرو کیا جائے ورنہ

آپ سارا دن کچھ نہیں کھاتے وہ صبح سے دو دفعہ کال کر کے پوچھ چکے

ہیں۔۔

پاگل لڑکا کبیر شاہ نے مسکراتے ہوئے شکریہ کا میسج حارث کے نمبر پر بھیج دیا

جسے پڑھتے حارث بھی مسکرانے لگا تھا۔۔

ناشتہ کرتے وہ ایک ہی بات سوچ رہا تھا کہ آخر حناء بیگم گئی کہاں اماں نے بتایا

تھا لیکن وہ وہاں نہیں تھی تو پھر وہ کہاں تھی۔۔ تم جہاں مرضی چلی جاؤ حناء

بیگم میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔چائے پیتے وہ بار بار

سوچ رہا تھا کہ اسے کیسے کرنا ہے یہ سب جو بھی ہے وہ اکیلی نہیں ہے یقینن

کوئی طاقتور بااثر انسان اس کے پیچھے ہے۔۔

کبیر شاہ صاحب آپ کو ڈاکٹر صاحب نے بلایا ہے وہ ناشتے سے فارغ ہوتا ڈاکٹر کی طرف چل دیا۔۔

آیئے کبیر صاحب بیٹھیں اور میری بات دھیان سے سنیں۔۔کبیر شاہ کرسی پر بیٹھتے متوجہ ہوا۔۔مجھے زیادہ اچھے کی امید نہیں ہے آپ خود کو تیار کرلیں کیونکہ سانسیں بہت مدھم چل رہی ہیں اور۔۔

اور؟؟؟ کبیر شاہ نے جلدی سے پوچھا۔۔

دل کی دھڑکن بھی بہت کم ہے۔۔اللہ پاک چاہے تو معجزہ کر سکتا ہے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ آج کا دن نکال پائیں تو پلیز خود کو ہر قسم کی خبر کے لئے تیار کرلیں۔۔

ڈاکٹر کی بات سنتے وہ باہر نکلا تھا آج کا دن آخری دن تھا تو کیا اسے ایک پہلی آخری دفعہ اپنے باپ سے مل لینا چاہئے؟؟ وہ گہری سوچ میں تھا اور پھر کچھ سوچتے اس نے کال ملالی۔۔پہلی گھنٹی پر کال اٹھالی گئی تھی۔۔کیسے ہو میرے

شیر ؟؟؟ کبیر شاہ کا لہجہ محبت سے لبالب بھرا ہوا تھا۔۔ میں بلکل ٹھیک بھائی جی۔۔ آپ کیسے ہیں ؟؟ جواب انتہائی ادب و احترام سے دیا گیا تھا جیسے مقابل اپنے بڑے بھائی سے نہیں بلکہ باپ سے بات کر رہا ہو۔۔

آج ایک بہت اہم بات کرنے کے لئے فون کیا ہے۔۔ میری بات تحمل سے سننا اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا کیونکہ جو تم کہو گے وہی ہو گا۔

ایسی بھی کیا بات ہے بھائی جی جو آپ اس طرح سے آج تمہید باندھ رہے ہیں آپ حکم کریں میں آپ کے کسی حکم کو کبھی ٹال نہیں سکتا۔۔

میری جان اور میری زندگی ہو تم یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنا اور کبھی یہ نہیں سمجھنا کہ۔۔ آپ حکم کریں بھائی جی آپ مجھے بولیں کہ کرم یہ کام کرو اور کرم شاہ ایک ٹانگ پر کھڑا ہو جائے گا۔۔ میں جانتا ہوں کرم لیکن کیسے کہوں کہ اس شخص سے پہلی اور آخری دفعہ ملنے آ جاؤ جو تمہارا باپ ہے۔۔ یہ الفاظ نہیں تھے پگھلا ہوا سیسہ تھا جو کرم شاہ کے کانوں میں کسی نے ڈال دیا تھا۔

ب۔ بھائی جی ؟؟؟؟؟ میں تمہیں مجبور نہیں کر رہا کرم بس التجا کی ہے کہ کہیں تم ساری زندگی مجھے الزام نہ دو۔۔ بس بھائی جی بس میں آپ پر کبھی الزام لگانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔ میں آپ کو کال کرتا ہوں کہہ کر اس نے کال کاٹ دی اور کبیر شاہ نے ہسپتال کی کرسی پر بیٹھے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا کرم شاہ اس شخص کو کیسے ملنے جا سکتا ہے جو صرف نام کا باپ ہے میں اسے معاف نہیں کر سکتا میں نے ماں اور باپ کے ہوتے ہوئے بھی یتیموں والی زندگی گزاری ہے۔۔ میرا تو سب کچھ بس میرے بھائی جی ہیں میں کسی کا کچھ نہیں لگتا۔۔ اتنا کہتے اس نے غصے سے ساری پرفیومز فرش پر گرادی تکیے بیڈ کی چادریں اتار کر دور گرادی وہ غصے سے چلا رہا تھا نہیں۔۔ نہیں ہوں میں کسی کا بیٹا میرا کوئی باپ نہیں کوئی نہیں وہ چیخا۔۔۔ سارے کپڑے کبڈ سے نکال کر اس نے کمرے میں پھیلا دیے۔۔ پھر وہ

بیڈ کے پاس بیٹھتا چلا گیا وہ رو رہا تھا چلا رہا تھا کسی چھوٹے بچے کی طرح۔۔

نجانے کتنی دیر کے بعد وہ اٹھا اور بیڈ سے ایک سوٹ اٹھا کر واش روم میں گھس گیا۔۔پندرہ منٹ کے بعد وہ کراچی کے لیے نکل چکا تھا آنکھیں لال ہو چکی تھیں۔۔جاتے ہوئے اس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی نا کسی کو بتایا تھا۔۔۔

وردہ پورے 7:30 پر ناشتہ لگا کر اوپر کمرے کی طرف بڑھی۔۔دو تین دفعہ نوک کیا پر کوئی جواب نہیں ملا۔۔پھر اس نے زور سے دروازہ بجایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور جیسے ہی وردہ کمرے میں داخل ہوئی وہ بس چیخ کر رہ گئی۔۔ کمرے کی حالت ابتر تھی ہر چیز بکھری ہوئی تھی اور جو کپڑے کل اس نے بڑی محنت سے سارا دن لگا کر کلف لگا کر استری کئے تھے وہ کچھ بیڈ پر اور کچھ نیچے فرش پر بکھرے پڑے تھے آنسو خود بخود ہی بہنا شروع ہو چکے تھے اس

کی اتنی زیادہ محنت کی ایسی بے قدری کہ وہ یہ سمجھ ہی نہیں پائی کہ کرنے والا نجانے کتنے دکھ اور اذیت میں ہو گا۔۔ چونکہ یہ کام اسی کو کرنا تھا تو وہ ناشتہ اور کرم شاہ دونوں کو بھول کر کمرہ سمیٹنے میں لگ گئی۔۔ پرفیومز کی شیشیاں اٹھا کر واپس رکھیں تو زور سے رونا آیا تھا اسے آخر وہ واقعی ملازمہ بن گئی تھی اس لمحے اسے کبیر شاہ سے حد سے زیادہ نفرت محسوس ہوئی تھی لیکن تارا بائی وہ تو اس کی؟؟؟؟ میں تم دونوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں۔۔

سارے کپڑے دوبارہ سے استری کرنے کے بعد وہ تین گھنٹے اور ستائیس منٹ کے بعد نڈھال سی کمرے میں داخل ہوئی تو اس کو شدت سے بھوک کا احساس ہوا وہ واقعی ناشتہ بھول چکی تھی اور پھر ناشتے کے ساتھ اسے ٹیبل پر لگا ناشتہ اور کرم شاہ یاد آیا وہ کہاں ہے؟؟ وہ کپڑے رکھ کر نیچے آئی تو وسائی موجود نہیں تھی باقی سب کام میں مصروف تھے۔۔ ناشتہ بھی ٹیبل پر موجود نہیں تھا وہ پریشان سی کھڑی تھی کہ وسائی نے آواز دی۔۔ بی بی آپ اب

تک کدھر مصروف تھی ؟؟میں کپڑے استری کر رہی تھی وردہ نے آرام

سے جواب دیا تو دوسری ملازمہ ناشتہ لے آئی آپ ناشتہ کریں سائیں سرکار

نے دو دفعہ فون کر لیا ہے لیکن آپ کا کمرہ بند تھا تو ہم نے جگانا مناسب نہیں

سمجھا آپ کا ہاتھ کیسا ہے ؟؟وسائی نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

۔میرا ہاتھ ؟؟وہ تو بھول ہی چکی تھی ٹھیک ہے۔۔آپ ناشتہ کریں جلدی

سے وسائی نے کہا تو وہ ناشتہ کرنے لگی۔۔وسائی سائیں سرکار کہاں ہیں ؟؟بی

بی وہ کسی کام سے شہر گئے ہیں اور ہمیں نہیں معلوم کب واپس آئیں اتنا کہہ

کر وسائی کچن میں چلی گئی جبکہ وہ ناشتہ کرتے اوپر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

وہ ہسپتال کے باہر کھڑا کب سے یہ سوچ رہا تھا کہ وہ یہاں کس سے ملنے آیا

ہے اور کیوں ؟؟کون ہے اس کا اندر ؟کوئی بھی تو نہیں ہے اس کا سوائے اس

ایک انسان کے جو اس کا سب کچھ ہے اور اسی کے حکم پر وہ یہاں موجود

ہے۔۔وہ واپس جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ کندھے پر ہاتھ محسوس ہوا اور یہ ہاتھ وہ کیسے نا پہچانتا۔۔کرم شاہ نے مڑے بغیر کہا مجھ میں اتنا ظرف نہیں ہے بھائی جی مجھے معاف کر دیں میں واپس جا رہا ہوں میں اس شخص سے نہیں ملنا چاہتا لیکن وہ حیران تب ہوا جب کبیر شاہ اس کے گلے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا اکرم وہ چلے گئے اماں کا بیٹا یہ دنیا چھوڑ کر چلا گیا۔۔نجانے کیوں کرم شاہ کے دل پر ہاتھ پڑا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی وہ آنسو بہہ نکلے تھے لیکن اگلے ہی لمحے وہ خود کو چھڑاتا گاڑی میں سوار ہوا اور بنا کبیر شاہ کو دیکھے واپسی کے لئے نکل گیا جبکہ کبیر شاہ آنسو صاف کرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

گھر لوگوں کا ہجوم تھا بزنس کے لوگ جمع تھے۔۔اماں کی حالت بہت خراب تھی رو رو کر بی پی بڑھ گیا تھا تو ڈاکٹر نے سکون کا انجکشن لگا دیا کبیر شاہ اکیلا رہ گیا رات جنازہ ادا کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اسے پہلی بار

اسے لگا اب وہ اکیلا رہ گیا ہے باپ نے کبھی پیار نہیں کیا کبھی حناء بیگم کے سامنے اس کے لیے کھڑا نہیں ہوا کبھی اسے میرا بچہ کہہ کر نہیں بلایا کبیر شاہ ترستا رہا لیکن جلال شاہ نے کبھی اسے پیار نہیں کیا پیار تو ماں کے ساتھ ہی قبر میں اتر گیا لیکن نجانے کیوں آج کبیر شاہ دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا جیسا بھی تھا اس کا باپ تو تھا۔۔آپ نے غلط فیصلہ کیا بابا آپ نے غلط عورت سے شادی کی۔۔ماما معاف کر دینا اپنے شوہر کو پلیز معاف کر دینا گزرتی رات کے ساتھ کبیر شاہ کے آنسو بھی تھے جو تھم نہیں رہے تھے۔۔۔

وہ حویلی میں داخل ہوا تو اس کے قدم من من وزنی ہو رہے تھے آج پہلی اور آخری دفعہ بھی اس نے اس شخص کو نہیں دیکھا تھا جو اس کا باپ تھا لیکن وہ اپنے بھائی جی کو بھی آج اکیلا چھوڑ آیا تھا وہ رو رہا تھا۔۔

وردہ کو دروازہ کھلنے کی آواز محسوس ہوئی تو وہ نیند سے جاگی لیکن آنکھیں

پوری نہیں کھلی تھی۔۔اسے ہلکی ہلکی رونے کی آواز سنائی دی تو وہ جلدی سے اٹھی اور باہر نکلی کرم شاہ اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا وہ رورہا تھا لیکن کیوں وردہ پریشان ہوئی تھی۔۔ کرم شاہ نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تو وردہ اس کے پیچھے ہی گئی کہ کھانے کا پوچھ سکے۔۔دو دفعہ بجانے پر بھی کوئی جواب نہیں ملا تو وہ خود ہی اندر چلی گئی۔۔ کرم شاہ بیڈ کے پاس نیچے بیٹھا گھٹنوں میں منہ دیے رورہا تھا۔۔وردہ بلا اختیار ہی اس کے پاس چلی گئی۔۔سائیں سرکار کیا بات ہے آپ رو کیوں رہے ہیں سب خیریت تو ہے ناں؟؟؟ کرم شاہ نے سر اٹھا کر وردہ کو دیکھا اور یہیں اس کا ضبط جواب دے گئی اس نے وردہ کو زور سے خود میں بھینچ لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔وردہ تو گھبرا ہی گئی تھی یوں اس کے سینے سے لگانے پر وہ مسلسل اس کو پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کرم شاہ اپنے حواس میں نہیں تھا وہ وردہ کو چھوڑ ہی نہیں رہا تھا بس روئے جارہا تھا۔۔کافی دیر کوشش کے بعد وردہ نے اونچی آواز میں کہا

سائیں سرکار چھوڑیں مجھے تو وہ کچھ ہوش میں آیا اور فوراً سے اس سے الگ ہوا لیکن اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وردہ کمرے سے باہر بھاگ گئی۔۔ کرم شاہ کو بہت شرمندگی ہوئی لیکن اس وقت واقعی کسی اپنے کے سہارے کی تلاش میں تھا جس کے گلے لگ کر وہ رو سکے لیکن وردہ؟؟؟؟ وہ اس کے پیچھے گیا تھا وردہ نے دروازہ لاک کر لیا اور اس کے بار بار بجانے پر بھی کوئی جواب نہیں دیا تو وہ واپس آ گیا۔۔ غلطی تو ہو چکی تھی چاہے انجانے میں ہی سہی پتہ نہیں وہ کیا سمجھتی ہو گی مجھے وہ اپنا غم بھلائے پریشان ہو گیا تھا اور پھر نیند اس پر مہربان ہو گئی اور وہ سو گیا۔۔ آنسو کی لکیر ابھی بھی اس کے وجیہ چہرے پر موجود تھی۔۔

وردہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے جلدی سے کمرہ لاک کر لیا آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے وردہ شدت غم سے

چلا چلا کر رو رہی تھی ۔۔اس کا کرم شاہ کے یوں گلے لگانا تکلیف شرمندگی اور درد سے سینہ چھلنی کر گیا تھا آخر اس دنیا میں کوئی بھی تو اعتبار کے قابل نہیں ۔۔میں گئی ہی کیوں اس کے پیچھے اس کے کمرے میں اس کے پاس اپنے چہرے پر تھپڑ مارتے وہ روتی چلی گئی ۔۔دروازے پر مسلسل ہوتی دستک اور کرم شاہ کی آواز اسے اور تکلیف دے رہی تھی نہیں مجھے نہیں رہنا یہاں وہ جلدی سے اٹھی اور دو جوڑے کپڑے ایک شاپر میں ڈالے میں چلی جاؤں گی وہ روتے روتے بولی لیکن باہر نکلنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی رات کے اس پہر وہ کہاں جائے گی دل میں خیال آیا تو اس نے یہ کہہ کر خود کو تسلی دی کہ اللہ کی زمین بہت بڑی ہے کوئی نہ کوئی جگہ مل جائے گی لیکن ابھی تک تو یہ زمین چھوٹی پڑ گئی تھی کہاں جگہ ملی ورده تمہیں دماغ نے آئینہ دکھایا تو وہ وہیں بیٹھتے روتی چلی گئی آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا آپ نے میرا سارا مان اعتماد توڑ کر رکھ دیا وہ مسلسل بولتے رو رہی تھی جبکہ دستک رک چکی تھی

یقینن وہ جا چکا تھا۔۔وسائی کی زبانی وہ یہ جان چکی تھی کہ کرم شاہ اکیلا ہے ایک بھائی اور دادی ہیں جو کبھی کبھی آتے ہیں اور آج تو وہ اپنے حواس میں نہیں تھا بکھرا کمرہ اور اس کا یوں رونا وہ ٹھیک نہیں تھا اسے سہارے کی ضرورت تھی کسی اپنے کی لیکن یوں ؟؟؟وہ سب سمجھتے ہوئے بھی اس کا گلے لگانا برداشت نہیں کر پا رہی تھی رات گزرتی جا رہی تھی لیکن وردہ کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

سر کیا آپ ٹھیک ہیں ؟؟؟حارث پریشانی سے پوچھ رہا تھا جلال شاہ کی موت کا اسے بہت دکھ ہوا تھا۔۔کبیر شاہ کی سسکیاں وہ سن سکتا تھا اور جانتا تھا کہ ان دونوں کے درمیان کبھی کچھ نہیں رہا لیکن باپ تو تھا ہی وہ کبیر شاہ کا۔۔ سر ہمت کریں حوصلہ کریں میں جلد واپس آجاؤں گا اور اس ظلم انسان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا جس نے یہ سب کیا۔۔

جانتا ہوں حارث لیکن اس وقت تم صرف کام پر توجہ دو کیونکہ یہ سب سے زیادہ ضروری ہے ہمم؟؟؟

یس سر جو حکم آپ کا لیکن وعدہ کریں آپ روئیں گئے نہیں ورنہ میرے لئے مشکل ہو جائے گا۔۔

ہمم میں ٹھیک ہوں تم پریشان نہیں ہو۔۔

وہ ٹھیک ہیں؟؟؟؟ حارث کا لہجہ عزت سے بھرا ہوا تھا۔۔

ہاں کافی بہتر ہیں بس کچھ دن تک جاؤں گا لینے تم آجاؤ تو پھر چلتے ہیں کیونکہ بہت دن ہو گئے اب انہیں آجانا چاہئے۔۔جی بلکل ٹھیک کہا آپ نے سر۔۔ اپنا خیال رکھیئے گا۔۔ تم بھی حارث اور ہوشیار رہنا یہ کام آسان نہیں ہے۔۔

اوکے سر کہتا وہ فون رکھ چکا تھا ۔۔

ناشتے کی میز پر وہ موجود نہیں تھی کرم شاہ نے وسائی سے پوچھا تو پتہ چلا وہ

کمرے سے باہر نہیں آئیں۔ کرم شاہ ناشتہ چھوڑتا اس کے کمرے کی طرف

چل دیا۔۔دو دفعہ نوک کرنے پر بھی جواب نہیں آیا تو اس نے ہینڈل گھمایا

دروازہ لاک تھا یقینن وہ جان بوجھ کر باہر نہیں آرہی تھی وجہ وہ خود تھا وہ

اسے بتانا چاہتا تھا لیکن وہ تو باہر ہی نہیں آرہی تھی کافی دیر انتظار کے بعد وہ

باہر نکل گیا تاکہ اسے گھر ناپا کر وہ ناشتہ کر سکے

۔ بے وجہ ہی ادھر ادھر گھومتے ہوئے وہ زندگی کے تلخ باب کو سوچتا چلا گیا

کیا وہ غلط تھا نہیں وہ غلط نہیں تھا وہ اس شخص کو معاف نہیں کر سکتا تھا جو اس

کے بچپن رشتوں محبتوں کا قاتل ہو۔۔آنسو اب وہ کبھی نہیں بہائے گا

کیونکہ جو مر گیا وہ کرم شاہ کا کچھ نہیں لگتا تھا۔۔حویلی واپس آتے پہلا سوال

اس نے وردہ کے متعلق کیا تھا کیا بی بی نے ناشتہ کر لیا؟؟ نہیں سائیں سرکار بی

بی کمرے سے باہر نہیں نکلی ہم نے دروازہ بجایا لیکن کوئی جواب نہیں۔۔وہ

پریشانی سے اوپر بھاگا چابی لاؤ وسائی کیونکہ وہ اب مزید یہ برداشت نہیں کر

سکتا تھا ورنہ وہ کو اسے صفائی کا ایک موقع تو دینا چاہیئے تھا۔۔ کمرہ کھلا ہوا تھا وہ اندر داخل ہوا تو وہ موجود نہیں تھی۔۔ بی بی کہاں ہے وسائی؟

سائیں سرکار ہم کو نہیں معلوم وسائی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

تو کس کو معلوم ہے وہ غصے سے بولا۔ جاؤ پتہ کرو وہ کہتا نیچے کی طرف بھاگا۔۔ ساری حویلی دیکھ لی وہ کہیں نہیں تھی۔۔

چوکیدار کہاں گئی ہے بی بی اور کس کی اجازت سے کرم شاہ غصے سے چلا کر بولا۔۔

چوکیدار نے آج سے پہلے کبھی کرم شاہ کو اتنے غصے اور طیش میں نہیں دیکھا تھا۔۔ سائیں سرکار میرا اللہ جانتا ہے کہ میں نے بی بی کو کہیں جانے نہیں دیا وہ حویلی سے باہر نہیں گئی۔۔ وہ حویلی میں نہیں ہے وہ دھاڑا۔۔

سائیں سرکار ہم ک۔ک۔ کچھ نہیں جانتے ہمیں معاف کردیں ہم نے ایک

لمحے کے لئے بھی بے احتیاطی نہیں کی۔۔تو پھر کس نے کی لاپرواہی

بولو۔۔۔وہ ابھی بھی غصے سے لال ہو کر چلایا تھا وسائی تو تھر تھر کانپ رہی

تھی۔۔سائیں سرکار بی بی سرکار کو کسی نے کمرے سے باہر آتے نہیں دیکھا

وہ کب حویلی سے باہر نکلی ہمیں نہیں معلوم آپ ہمیں معاف کر دیں۔۔

وسائی اب رونا شروع ہو گئی تھی۔۔

بڑی۔۔بڑی سڑک پر جو بس آتی ہے شہر کی وہ کتنے بجے آتی ہے؟؟کرم شاہ کا

لہجہ نارمل ہوا تھا۔سائیں سرکار وہ ایک ہی بس ہے جو دن دس بجے جاتی ہے

اور رات گئے واپس آتی ہے۔۔کیا ٹائم ہوا ہے؟؟اس نے عجلت سے

پوچھا۔ایک۔۔ایک بج گیا ہے چوکیدار نے ڈرتے ڈرتے بتایا۔۔

کیا؟؟؟1:00 بج گیا؟؟وہ چلی گئی یہ سوچتے اس کی سانس سینے میں اٹکی

تھی۔۔گیٹ کھولو وہ یہ چلاتا گاڑی کی طرف بھاگ گیا۔جلدی جلدی سے

گاڑی نکالتا وہ بڑی سڑک پر آیا تھا۔گاڑی سے اتر کر اس نے دونوں طرف

نظریں دوڑائیں تھیں وہ کہیں نہیں تھی دور دور تک اس کا کوئی نام و نشان نہیں تھا وہ واقعی جا چکی تھی۔۔دل تھا کہ کوسے جا رہا تھا کہ کیوں وہ اسے اپنا سمجھ بیٹھا کیوں وہ اپنا غم اس سے بانٹنے کی کوشش کرنے لگا جو اس کی نہیں تھی اس کا کوئی بھی تو نہیں تھا جس کے ساتھ وہ یہ سب بانٹ سکے وہ گاڑی بس کے پیچھے ڈالتا بس سوچ کہ رہ گیا تھا۔۔۔تم ایسے کیسے جا سکتی ہو تمہاری جان کو خطرہ ہے وہ جو کوئی بھی ہے تم تک پہنچ جائے گا اتنی بیوقوفی کی امید میں تم سے کبھی نہیں کر سکتا تھا ور دہ وہ پریشانی اور کچھ غصے سے کہہ رہا تھا۔۔۔

مجھے امید ہے ہاشم تم سمجھ چکے ہو گے کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟؟؟وہ ہاشم کے سامنے رکھی کرسی پر اطمینان سے بیٹھا پوچھ رہا تھا جبکہ وہ پوری طرح آنکھیں کھول کر دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔۔زخموں سے چور وہ بس سر کو ہاں میں ہلا گیا

تھا۔۔

ایک مہینہ پہلے۔۔۔

سرہاشم بہت مسئلہ کررہاہے آرام کی زبان اسے سمجھ نہیں آئی تو؟؟؟؟

تواس کی خدمت کرواسے سیر کراؤ کچھ کھلاؤ پلاؤ ایسے ہی بغیر خدمت کے تو کوئی بھی نہیں مانتاناں حارث۔۔وہ پرسکون تھاجبکہ حارث ایک کمینی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے سمجھ چکا تھا۔۔

اورابھی وہ اس کی خدمت ہورہی تھی اورہاشم سب سمجھ چکا تھا۔۔۔

آج اس کے باپ کو فوت ہوئے دوسرادن تھالیکن وہ اپنے کام پر سمجھوتہ نہیں کرتاہے فارغ ہو کر وہ واپس گھر چلا گیا تھاجو تھااس کی اماں تکلیف میں تھیں جلال شاہ ان کااکلوتابیٹا تھاوہ شدت غم سے نڈھال تھیں اور کبیر شاہ ان کی وجہ سے تکلیف میں تھاورنہ تو جلال شاہ کے ساتھ اس کا تعلق کبھی بھی باپ بیٹے والانہیں تھا۔۔اماں پیار سے ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتے کچھ آنسوان

کی ہاتھ کی پشت پر گرے تھے ہلکی آنکھیں کھول کر انہوں نے کبیر شاہ کی طرف دیکھا۔۔چھ۔۔ چھوڑ آئے میرے جلال کو؟؟؟ وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔

اماں میری پیاری اماں وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا۔۔وہ بھی نہیں آیا ناں میرے جلال کو آخری دفعہ دیکھنے اس نے معاف نہیں کیا ناں میرے جلال کو؟؟اماں بمشکل بول رہی تھیں۔۔

آیا تھا وہ لیکن موت کی خبر سنتے ہی واپس چلا گیا شاید گھبرا گیا چھوٹا سا تو ہے وہ۔۔

مجھے اس کے پاس لے چل معافی مانگوں گی میرا جلال تکلیف میں ہو گا وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگیں جبکہ اٹھ نہیں پائیں۔۔

اماں آپ ٹھیک ہو جائیں پھر چلیں گے وہ اب بھی رو رہا تھا۔۔

میں تو اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتی کبیر۔۔ جس ماں کا بچہ اسے چھوڑ کر چلا

جائے وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتی وہ رک رک کر بول رہی تھیں۔۔اماں؟؟؟

اماں؟؟؟وہ چلایا۔۔

اماں بہوش ہو چکی تھیں۔۔

اماں کو اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا۔۔گاڑی نکالو جلدی وہ چلا رہا تھا۔۔۔۔

چار گھنٹے سے وہ مسلسل جتنی تیز چلا سکتا تھا گاڑی چلا رہا تھا لیکن اسے وہ بس نظر ہی نہیں آرہی تھی۔۔آخر کہاں چلی گئی آج تو مل ہی نہیں رہی اور پھر اسے وہ بس دور کھڑی نظر آہی گئی اس نے جتنی جلدی ممکن ہو اس تک پہنچنا تھا اور وہ اگلے تین منٹ میں گاڑی بس کے اگے روک چکا تھا۔۔

غصے سے نیچے اتر کر وہ بس میں داخل ہوا تمام لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے جبکہ وہ بس اس ایک چہرے کی تلاش میں تھا جو اسے نظر ہی نہیں آرہا تھا۔۔

کہاں ہو تم وہ آخری سیٹ پر پہنچ چکا تھا لیکن وہ تو بس میں تھی ہی نہیں۔۔

وہ پھر سے سب کو غور غور سے دیکھ رہا تھا لیکن وہ نہیں تھی۔۔اگر وہ بس میں بھی نہیں تھی تو کہاں گئی وہ؟؟؟ وہ اسی بس میں ہے اسے یقین تھا اور پھر اس نے سب کو نیچے اتار دیا یہ بس کہیں نہیں جاسکتی جب تک سب کی پہچان نہ ہو جائے۔۔

سائیں کس کی تلاش ہے ڈرائیور نے پوچھا۔۔

ایک لڑکی بیرہ گاؤں سے سوار ہوئی ہے اس کی۔۔بتاؤ کونسی ہے وہ؟؟ اس نے تمام عورتوں پر نظر ڈالتے پوچھا جو کہ علاقائی لباس اور گھونگھٹ میں تھیں۔۔۔

وہ تو پچھلے گاؤں اتر گئی۔۔کنڈیکٹر نے بتایا

کہاں؟؟؟ اس نے پوچھا۔۔

چھابڑی گاؤں یہ پیچھے ہی تو ہے چار میل کی دوری پر۔۔

وہ جلدی سے بس سے اترا تمام مسافروں سے معذرت کرتا گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔۔۔

وہ دور سے اس کی گاڑی بس کے پیچھے آتی دیکھ سکتی تھی۔۔بس رکتی دیکھ کر وہ جلدی سے اتر گئی تھی لیکن یہ جگہ چھپنے کے لئے ناکافی تھی وہ بڑے درخت کی اوٹ میں چھپ گئی تھی تھوڑی سی دیر میں وہ زن سے گاڑی بھگا کر لے گیا تھا۔۔وردہ نے سکھ کا سانس لیا تھا اور پھر وہ کچھ سوچتی گاؤں کی طرف چل پڑی تھی۔۔دن کی روشنی موجود تھی لیکن شام ہونے ہی والی تھی اسے رات سے پہلے پہلے کسی سے مدد مانگنی تھی ایک رات اس نے گزار کر کل واپس جانا تھا تاکہ وہ کراچی پہنچ سکے۔۔وہ ادھر ادھر دیکھتی چلتی جا رہی تھی۔۔سامنے ہی کھیتوں میں کچھ عورتیں کام کر رہی تھیں وہ امید لئے ان کی طرف آئی تھی۔۔اسلام و علیکم۔۔اس نے تمام عورتوں کو سلام کیا تھا وہ لوگ عجیب نظروں سے وردہ کو دیکھنے لگی تھیں۔۔وہ میں مسافر ہوں اور مجھے

ایک رات کے لیے پناہ چاہیئے۔۔اس نے صاف بات کی تھی لیکن ان عورتوں نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تو اس نے اپنی بات دہرائی تو ایک عورت نے سامنے دور ایک طرف اشارہ کیا۔وہ مسکراتی اس طرف چل پڑی تھی کچھ مطمئن تھی کہ چلو رات رکنے کا بندوبست تو ہوا لیکن وہ ان عورتوں کی آنکھوں کا خوف محسوس نہیں کر پائی تھی۔۔سامنے ایک ڈیرہ بنا ہوا تھا جہاں کچھ ملازم موجود تھے اور ساتھ ہی ایک بندہ کرسی کے آگے میز رکھے رجسٹر پر کچھ لکھ رہا تھا۔۔ وردہ نے اسے سلام کیا تو اس نے سر سے لے کر پاؤں تک اس کو دیکھا وعلیکم اسلام بی بی۔۔

وہ میں مسافر ہوں مجھے ایک رات کے لیے رہائش چاہیئے میں کل صبح ہی یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔

ارے آپ جب تک چاہیں یہاں رہ سکتی ہیں محترمہ آواز پیچھے سے آئی تھی جہاں ایک شخص مونچھوں کو تاؤ دیتا اسے گھور رہا تھا۔۔وردہ کا دل ایک دم

لرزہ تھا وہ لوگ مشکوک سے تھے لیکن شام ہوتی دیکھ وہ پریشانی سے بیٹھ گئی تھی۔۔جاؤبی بی کے لیے لسی پانی بلکہ کھانے کا انتظام کرواؤاس نے کرسی پر بیٹھے بندے سے کہا تو وہ آنکھوں میں چمک لیے اٹھ کھڑا ہوا اور ورده کی دھڑکن معمول سے تیز تھی لیکن وہ کمزور نہیں بننا چاہتی تھی۔۔ابھی اسے بیٹھے دو منٹ گزرے تھے کہ ایک طرف سے عورتوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں بلند ہوئیں ورده کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا وہ عورتیں اتنی بری طرح چلا رہی تھیں جیسے ان پر بہت برا تشدد کیا جارہا ہو۔۔ورده کو ڈرتے دیکھ اس آدمی نے اشارہ کیا تو تھوڑی دیر کے بعد آوازیں انا بند ہو گئیں۔۔یہ کیسی آوازیں تھیں اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔کچھ نہیں آپ حویلی چلیں کھانا کھا کر آرام کریں۔۔وہ اٹھی ہی تھی کہ ایک آدمی دو عورتوں کو سنگل میں مقید جانوروں کی طرح مارتا لے کر آرہا تھا وہ عورتیں بہت زیادہ چیخ رہی تھیں۔۔ورده نے خوف سے اس طرف دیکھا اس آدمی نے آن کو لا کر پہلے

آدمی کے پاؤں میں گرادیا۔۔سائیں اب جو مرضی کروان کے ساتھ زبان نہیں کھولیں گی طبیعت صاف کردی ہے۔۔وہ آدمی یقینن وردہ کی موجودگی سے ناواقف تھا۔۔وردہ نے جیسے ہی ان عورتوں کو دیکھا وہ بہت کچھ سمجھ گئی تھی۔۔اس نے جس راستے آئی تھی اسی طرف دوڑ لگادی تھی۔۔اوئے پکڑو چھوری کو وہ آدمی چلایا تو وردہ کو احساس ہوا اس نے بہت بڑی غلطی کردی ہے۔۔وہ بہت تیز بھاگ رہی تھی جبکہ وہ لوگ اس کے بہت قریب پہنچ چکے تھے۔وردہ کو ان راستوں پر چلنا نہیں آتا تھا لیکن وہ پھر بھی بھاگ رہی تھی۔۔دل نے پہلی دعا کرم شاہ کے انے کی کی تھی وہ تقریباً بھاگتے ہوئے بڑی سڑک کے قریب پہنچ چکی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ بڑی سڑک پر چڑھتی ان لوگوں نے اسے گھیر لیا۔۔۔وہ مکرو چہرے۔۔ نہیں یااللہ مجھ سے غلطی ہوگئی کرم شاہ کو بھیج دیں وہ آنسو سے اور دل کی گہرائیوں سے دعامانگ رہی تھی۔۔اتنے میں ایک آدمی آگے بڑھا تو وردہ نے پیچھے ہوتے ایک دفعہ

پھر سے دوڑ لگادی وہ کھیتوں میں بہت مشکل سے دوڑ رہی تھی جبکہ وہ لوگ آسانی سے اس تک پہنچ چکے تھے جبھی وہ پیچھے دیکھتے اوندھے منہ کھیتوں میں گری اور اس سے پہلے کہ وہ بندے اسے پکڑتے اس نے تیز ٹائروں کی چڑ چڑاہٹ سنی وردہ سمیت سب لوگوں نے اس طرف دیکھا جہاں وہ شان سے غصے سے لال گاڑی سے نکلا تھا جبکہ اس کے گارڈز اس کے پیچھے ہی تھے۔ وہ لوگ دو قدم پیچھے ہٹے تھے جبکہ وردہ نے پوری ہمت جمع کرتے اس کی طرف دوڑ لگائی تھی اور وہ پاگلوں کی طرح اس کی طرف دوڑ رہی تھی جبکہ وہ لوگ پیچھے ہی کھڑے تھے وہ وردہ کے پیچھے بھاگ نہیں رہے تھے۔۔ اگلے لمحے وہ کرم شاہ کے سینے سے جالگی تھی بری طرح روتی کانپتی وہ بلکل اپنے حواس میں نہیں لگ رہی تھی۔۔ بہت زور سے اس نے کرم شاہ کو پکڑ رکھا تھا جبکہ اس کے گارڈز ان لوگوں کے سر پر تھے وہ چار لوگ تھے جبکہ کرم شاہ کے دس گارڈز تھے۔۔ مجھے بچالیں سائیں سرکار یہ۔۔ یہ۔۔ لوگ

م۔م۔م۔مجھے پکڑ لیں گے۔۔وہ بہت خوفزدہ تھی۔۔کچھ نہیں ہوا وردہ تم ٹھیک ہو اس نے اس کی کمر پر ہلکے سے ہاتھ پھیر کر تسلی دی تھی۔۔وہ اب اس کے پیچھے چھپ رہی تھی جیسے وہ اس کا محافظ ہو اور اسے ساری دنیا سے بچا لے گا۔۔کرم شاہ اس کو ہلکے سے پیچھے کرتا گاڑی میں بیٹھا آیا تھا جبکہ وردہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا مت جائیں سائیں سرکار وہ۔۔وہ بہت خطرناک لوگ ہیں آنسو اب بھی اس کی آنکھوں میں تھے۔۔ہلکی سی مسکراہٹ کرم شاہ کے ہونٹوں پر ابھری تھی کہ رات کو بے بسی سے گلے لگانے پر حویلی چھوڑ دی جبکہ اب بے دھیانی میں وہ کب سے اس کے سینے سے لگی تھی اور اب اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔وردہ میرا ہاتھ اس نے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔۔وردہ نے اس کے اشارے کو سمجھا تو شرمندگی سے جلدی سے ہاتھ چھوڑا۔۔میں آتا ہوں پریشان نہیں ہونا اس کے چہرے پر ہلکے سے ہاتھ رکھتا وہ جانے لگا تھا۔۔تم لوگ ادھر ہی رہنا اس نے چار پانچ گارڈز کو اشارہ کیا اور

خوداس طرف چل دیا۔۔

دو دو تھپڑان لوگوں کو مارتے وہ ڈیرے کی طرف بڑھا تھا۔۔ڈیرے پر سردار وردہ کے انتظار میں تھا لیکن اس سے پہلے کسی وڈیرے کے آنے کی اطلاع اس کو مل چکی تھی۔۔ کرم شاہ کو دیکھتے وہ کھڑا ہوا تھا اور کرم شاہ نے ایک قہر بھری نظر اس پر ڈالتے اس کے بندے اس کے آگے پھینکے تھے۔ تم جو کوئی بھی ہو مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں لیکن میں کرم شاہ ہوں نام تو سنا ہی ہو گا۔۔ابھی جس لڑکی کو لاوارث سمجھ کر تم اس کے پیچھے کتوں کی طرح پڑے تھے وہ کرم شاہ کی عزت ہے۔۔ تمہاری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں لیکن تفصیلی ملاقات جلد کروں گا کیونکہ کرم شاہ کسی کا ادھار نہیں رکھتا۔۔

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو کرم شاہ۔۔ وہ واپس پلٹا ہی تھا کہ ڈیرے کا مالک بولا۔۔۔

نہیں میں دھمکیاں نہیں دیتا۔۔۔ جلد ملاقات کا مطلب ہے جلد ملاقات۔۔ لکھ لو جتنی تکلیف اس کو دی ہے وہ دس گنا کر کے واپس کروں گا ابھی تھوڑی جلدی ہے وہ بہت ڈری ہوئی ہے پہلے پوچھ تو لوں کہ کہیں تم نے یا تمہارے کسی بندے نے اسے ہاتھ لگانے کی غلطی تو نہیں کی ورنہ ہاتھ کاٹنا پڑے گا ناں سمجھ رہے ہو؟؟؟ وہ پر سکون تھا جبکہ وڈیرہ لال ہو رہا تھا لیکن بولا کچھ نہیں۔۔ وہ واپس جاتے ان عورتوں کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا نجانے کیا تھا جو وہ اتنی ڈری ہوئی تھیں۔۔

سمیر اس بندے اور اس گاؤں پر حاص نظر رکھو یہاں بہت کچھ ایسا ہے جو ہم ابھی تک نہیں جان سکے۔۔ آج سے پہلے کبھی اس علاقے پر میری نظر کیوں نہیں پڑی وہ سوچ کر رہ گیا جبکہ اسے اب غصہ وردہ پر آرہا تھا جو بنا سوچے سمجھے وہاں اتر گئی حد ہے بیوقوفی کی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے اس نے وردہ کی طرف بلکل بھی نہیں دیکھا تھا۔۔ وردہ بھی

خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔آخر تھوڑی دیر کے بعد وہ غصے سے بولا بہت شوق ہے تمہیں خود کو مصیبت میں پھنسانے کا؟؟کم از کم مجھے صفائی کا موقع تو دیتی۔میرا باپ مر گیا کل وہ باپ جسکا ہونا یا نا ہونا میرے لئے برابر تھا لیکن میں نے اپنے بھائی جی کو اکیلا چھوڑ دیا وہ بھائی جی جن میں میری جان بستی ہے جو میری ماں بھی ہیں اور باپ بھی۔۔میں کسی اپنے کی تلاش میں تھا جس کے گلے لگ کر رو سکوں وہ سب کچھ بے دھیانی میں ہوا میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا میں آیا تھا بتانے لیکن میری بات ہی نہیں سنی۔۔ابھی اگر میں نہیں آتا تو جانتی ہیں کیا ہو سکتا تھا وہ غصے سے دھاڑا تو وردہ سسک اٹھی۔۔

م۔م۔مجھے معاف کر دیں م۔م۔میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا بلکہ میں تو آپ آنے والے وقت کی مشکلات سے بچانا چاہتی تھی۔۔میں عورت ہوں اور میں آپ کے بڑھتے قدم روکنا چاہتی تھی کیونکہ جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔۔

کیا؟؟؟کیا سمجھ رہا ہوں میں بولو؟؟صرف مدد کرنا چاہتا ہوں اور ان لوگوں کے بارے جاننا چاہتا ہوں جس نے آپ کو اس حال میں پہچایا۔۔

م۔م۔میرا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں وردہ رونے لگی تھی۔۔

پھر آپ کو گولی کس نے ماری؟؟؟آج شاید وردہ کو بھی اس پر یقین آگیا تھا اور پھر وہ اسے بتاتی چلی گئی۔۔۔

اسلام و علیکم ابا۔۔

و علیکم اسلام کیسی ہے میری شہزادی اور کیسا گزرا آج کا دن,؟

بس ٹھیک ہی تھا مس لبنی بہت بری لگتی ہیں مجھے۔۔اس نے ناک منہ چڑھا کر کہا۔۔۔

کیوں کیا آج پھر سے ہماری بیٹی کو مار پڑی ہے؟؟

ابا۔۔۔وہ لاڈ سے بولی

انہیں ناں پتہ نہیں مجھ سے کیا مسئلہ ہے ہر وقت کوئی نہ کوئی سزا۔۔اچھا میں صبح اوں گا سکول کام پر جانے سے پہلے۔۔پکا وعدہ؟؟؟

ہاں میری شہزادی پکا وعدہ رفیق صاحب مسکرائے۔۔

اچھا اب باتوں میں نہ لگائیں کھانا بھی پکانا ہے۔۔

آج تو میری شہزادی کو کھانا پکانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ آج میں کباب لے کر آیا ہوں انہوں نے خوش ہوتے بتایا تو وردہ کی چیخ نکل گئی سچ ابا ؟؟؟وہ جلدی سے بھاگی بھاگی گئی آور کھانا ڈال کر لے آئی۔۔باپ بیٹی نے خوشی خوشی کھانا کھایا ۔۔

لگتا ہے آج بہت زیادہ بارش ہو گی رفیق نے موسم کے بدلتے تیور دیکھ کر کہا۔۔

ہاں ابا مجھے بھی یہی لگ رہا ہے وردہ نے جلدی جلدی سے چیزیں سمیٹتے ہوئے کہا۔۔

اچھا ہو سکتا ہے آج رات کے لئے مجھے شاہ جی کے بنگلے جانا پڑ جائے وہ دوسرا گارڈ ہے ناں وہ کام سے گیا ہوا ہے۔۔ ابا مجھے ڈر لگے گا اکیلے رات کو وہ آٹھ دس سال کی لڑکی رونے لگی تھی۔۔

میری شہزادی مجبوری ہے ناں۔۔ تم اچھے سے دروازہ بند کر لینا پریشان نہیں ہونا۔۔ رات آٹھ بجے رفیق اپنے کام پر چلے گئے تو وردہ نے دروازہ بند کر دیا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔ رات طوفان سے گونج اٹھی گرج چمک اور تیز رفتار بارش۔۔ وردہ خوف سے چادر میں چھپ کر لیٹ گئی لیکن ابھی رات کے دو بجے تھے۔۔ جب دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔۔

آدھی رات اور اکیلی وردہ؟؟ کیا ہوا ہو گا اس رات جو وردہ کسی مرد پر اعتبار نہیں کر پا رہی؟؟؟

دروازہ زور زور سے بجنے لگا تھا۔۔ وردہ کو اور بھی زیادہ خوف محسوس ہوا تھا۔۔

وہ اور بھی زیادہ۔ دبک کر لیٹ گئی تھی جب اسے اپنے ابا کی آواز سنائی دی وہ اسے پکار رہے تھے۔۔ وردہ جلدی سے اٹھ کر باہر بھاگی۔۔ دروازہ کھولا تو رفیق بھیگے کھڑے تھے جبکہ بجلی زور سے چمکی تو اسے ساتھ کوئی چودہ پندرہ سالہ لڑکا بھی نظر آیا جس نے کچھ زور سے پکڑ رکھا تھا سینے سے لگایا ہوا تھا۔۔ جلدی چھوٹے صاحب اندر چلیں تو وہ تینوں اندر آ گئے۔۔ دروازہ اچھے سے بند کر کے رفیق وردہ سے بولے۔۔ شہزادی جلدی سے وہ چھوٹے چھوٹے کپڑے لے کر آ جو میں نے تمہارے سنبھال کر رکھے ہیں تو وہ جلدی سے ٹرنک کھول کر ان کو نکالنے لگی۔۔ جب کپڑے لا کر رفیق کو پکڑائے تو ان کے ہاتھ میں ایک نو مولود بچہ تھا۔۔ آبا یہ کس کا بچہ ہے وہ چیخی۔۔ خاموش بیٹی خاموش۔۔ رفیق نے وردہ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش کروایا تھا جیسے

کوئی سن نا لے۔۔ جلدی جلدی سے انہوں نے اس بچے کو کپڑے پہنائے تھے۔۔

پھر چولہا جلا کر اس کے پاس رکھا تھا وہ بچہ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔ گرم دودھ چمچ سے پلاتے وہ مسلسل کچھ پڑھ پڑھ کر پھونک رہے تھے جبھی وہ بچہ زور سے رویا تھا اور ساتھ ہی اس نے الٹی کر دی تھی۔۔ ابا نے جلدی سے دوبارہ کپڑے بدلے اور ساتھ کچھ اور بھی بچے کو دیا شاید شہد تھا تو بچہ سکون سے سو گیا تھا۔۔

وردہ میں کام پر جا رہا ہوں تم چھوٹے صاحب اور ننھے صاحب کا خیال رکھنا۔۔ جب روئیں تو ہلکا نیم گرم دودھ پلانا میں کل بوتل لے آؤں گا دودھ والی۔۔ اچھا ابا وردہ نے کہا تو انہوں نے کہا چھوٹے صاحب آپ بلکل بھی پریشان نہیں ہوں آپ محفوظ ہیں اور اب ننھے صاحب بلکل ٹھیک ہیں۔۔ آپ اب آرام کریں اور پھر وہ طوفانی بارش میں دوبارہ نکل گئے۔۔ وردہ بچے

کو گود میں لیے بیٹھی تھی جب بار بار نیند سے گر جاتی۔۔

تم سو جاؤ میں خیال رکھوں گا چھوٹو کا۔۔اس سارے وقت میں وہ لڑکا پہلی دفعہ بولا تھا۔۔۔

تم کیسے اس کا خیال رکھو گے؟؟اس کی ماما کہاں ہیں؟؟

مر گئی۔۔

اور باپ؟؟؟

وہ بھی۔۔۔۔

اب اس کی ماں اور باپ دونوں میں ہوں۔۔وہ بچہ گود میں لے کر بیٹھ گیا۔۔

وردہ دو منٹ میں ہی سو چکی تھی جبکہ وہ بچہ پھر سے رونے لگا تھا۔۔

چپ چھوٹو۔۔مما پاس ہیں وہ پیار سے اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

جب بچہ چپ نہ کیا تو اس نے مجبوراً وردہ کو جگایا۔۔

چھوٹی لڑکی اٹھو۔۔۔ لیکن وہ تو گہری نیند میں تھی جب اس نے اسے زور زور سے ہلایا تو وہ ڈر کر چیخ پڑی۔۔

چپ چپ میں ہوں اس لڑکے نے اسے ہوش دلائی۔۔

ہاں بولو کیوں جگایا وہ غصے سے بولی تھی۔۔

وہ چھوٹو کو چپ کروادو اس نے التجا کی۔۔ وردہ نے جلدی سے بچے کو گود میں لیا اور پھر بولی اس کو بھوک لگی ہے۔۔ فوراً اسے دودھ پلایا کچھ گرایا اور کچھ پلا دیا لیکن بچہ آرام سے سو گیا تو وہ دونوں بھی سو گئے۔۔

صبح ابا کی دستک سے وردہ کی انکھ کھلی تو جلدی سے دروازہ کھولا۔۔

کیسے ہیں چھوٹے صاحب اور ننھے صاحب؟؟؟ سو رہے ہیں۔۔

اچھا یہ رکھو میں ناشتہ بناتا ہوں کہہ کر وہ کچن میں چلے گئے۔۔

بچے کو دودھ پلایا کپڑے بدلے اور ڈائپر بھی لگا دیا۔۔

بچہ آرام سے سو گیا تو وہ تینوں بھی ناشتہ کرنے لگے۔۔

تین دن کے بعد۔۔

چھوٹے صاحب میں آپ کے ساتھ تو نہیں چل سکتا لیکن میں نے سارا انتظام کر دیا ہے۔۔آپ گاڑی والے کو بس پتہ سمجھا دیں۔۔
میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا رفیق بابا وہ انتہائی احترام سے بولا تھا۔۔

وردہ رونے لگی تھی کیونکہ تین دن میں وہ بچے سے بہت زیادہ اٹیچ ہو چکی تھی۔۔

آپ دونوں کو زندگی میں کبھی بھی میری ضرورت پڑی تو میں حاضر ہو جاؤں گا وہ انتہائی اطمینان سے بولا تھا۔۔

بچے کو لے کر گاڑی میں سوار ہوا تو مڑ کر وردہ کو دیکھا اور شکریہ بول کر چلا گیا۔۔

سارا دن اداس گزر گیا بجانے کیوں بار بار آنسو نکل آتے۔۔رات بستر پر لیٹے اس نے پھر سے پوچھا ابا مجھے بتاؤ ناں اماں کہاں ہے کیوں گئی ہمیں چھوڑ کر ؟؟؟آج وہ ہوتی تو ہمارے گھر بھی پیارا سا منا ہوتا وہ پھر سے رونے لگی تھی۔

سو جاؤ وردہ اور اب میں تمہیں روتا نا دیکھوں اورنہ اس عورت کو دوبارہ یاد کرتے ۔۔

ابا۔۔۔

بس کہا ناں شہزادی سو جاؤ تو روتے روتے نجانے کب نینداس پر مہربان ہو گئ اور وہ سو گئی۔۔

گہری نیند میں اسے اپنے چہرے پر اپنے باپ کا لمس محسوس ہو رہا تھا وہ رو

رہے تھے۔۔اسے پیار کر رہے تھے لیکن وہ پھر سے گہری نیند میں چلی گئی۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا وہ گزرتا گیا۔۔ابا نے وہ نوکری اسی دن چھوڑ دی اور کہیں مزدوری کرنے لگے۔۔

دو سال میں ہی طبیعت بگڑنے لگی تھی لیکن انہوں نے پرواہ نہیں کی اور پھر ایک دن بیہوش ہو گئے۔۔

ہسپتال لے جایا گیا تو ڈاکٹر نے بتایا انفیکشن بہت پھیل گیا ہے اور آرام آنا مشکل ہے۔۔

ابا نے ہسپتال کے پلنگ پر لیٹے اپنے چھوٹے صاحب کو مدد کے لئے پکارا۔۔

ابا کو لگا کہ وقت قریب آگیا ہے میرے مستقبل کی فکر نے انہیں پریشان کر دیا۔۔

بہتر مستقبل کیلئے وہیں ہسپتال میں میرا نکاح اپنے چھوٹے صاحب سے کر دیا

جو خود شاید پندرہ سولہ سال کے تھے۔۔۔اور یوں گیارہ سالہ وردہ کا نکاح ہو گیا فون پر۔۔

چھوٹے صاحب نے آنے کا وعدہ کیا کہ جلد وہ آجائیں گے اور وہ آئے بھی۔۔ کاغذی کاروائی کی اور ابا کو کہا کہ پریشان نہیں ہوں اور چلے گئے۔۔

پھر۔۔۔

پھر میں اور ابا ان کا انتظار ہی کرتے رہے وہ خرچ لازمی بھیجتے لیکن کبھی سامنے نہیں آئے۔۔

میں نے آج تک صرف ان کو تبھی دیکھا جب وہ پندرہ سال کے تھے اور اب اس بات کو پندرہ سال گزر چکے ہیں۔۔

ابا پہلے تو ٹھیک ہو گئے اور وقت کے ساتھ ساتھ کچھ کام بھی کرنے لگے لیکن سات ماہ پہلے وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔

سب سے طویل گفتگو میری اور ابا کی ان کی آخری دوراتوں میں ہوئی اور

جاتے جاتے وہ مجھے سب بتاتے چلے گئے اپنی زندگی کے وہ پہلو جنہیں انہوں نے ہمیشہ چھپا کر رکھا ۔۔۔

وہ بولتے بولتے چپ ہوئی تو کرم شاہ نے اسے گلابی آنکھوں سے دیکھا۔۔

کیا وہ رو رہا تھا؟؟؟

نہیں یہ غصے کی زیادتی سے گلابی ہوئی ہیں اس نے دل کو سمجھایا۔۔۔

کرم شاہ نے جن نظروں سے وردہ کو دیکھا تھا وہ بچی نہیں تھی کہ سمجھ نہیں پاتی اور اس کا نکاح؟؟ وہ اس کو یہ سب اس لئے بتا رہی تھی کہ وہ اپنے قدم پیچھے موڑ لے کیونکہ ان کے درمیان کوئی کسی بھی قسم کے معاملات نہیں ہو سکتے۔۔

کرم شاہ تو صرف اس ایک بات پر رک گیا تھا کہ میرا نکاح ابا نے فون پر ہی اپنے چھوٹے صاحب سے کروا دیا پھر وہ آئے تھے لیکن مجھے ملے بغیر چلے گئے۔۔ میں نے آج تک صرف ان کو تبھی دیکھا جب وہ پندرہ سال کے تھے

اور اب اس بات کو پندرہ سال گزر چکے ہیں۔۔

اس کے دل کو ایک دم کچھ ہونے لگا تھا گاڑی میں گھٹن ہونے لگی تھی۔۔وہ گاڑی روک کر باہر نکل گیا جبکہ وردہ ایک دفعہ پھر سے سسک پڑی تھی۔ ۔

زندگی نے بھی اس کے ساتھ عجیب و غریب کھیل کھیلے تھے۔۔۔ابا کے آخری دو دن نظروں کے سامنے لہرائے تو وہ سوچتی چلی گئی۔ ۔۔

ماشاءاللہ میری شہزادی تو اب 25 سال کی ہو چکی ہے اپنا اچھا برا سب سمجھتی ہے۔۔ چھوٹے صاحب میری شہزادی کو لینے ضرور آئیں گے مجھے پکا یقین ہے۔۔ابا مسکرائے۔۔

وہ نہیں آئیں گے ابا۔۔اللہ کا واسطہ اب تو اس غلط فہمی سے نکل آئیں۔۔

ناں میری شہزادی ایسی مایوسی کی باتیں نہیں کرتے۔۔وہ کسی بہت ضروری کام میں مصروف ہیں انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جلد بڑی بیگم کو لے کر آئیں گے۔۔

کب ہوئی آپ کی بات اپنے چھوٹے صاحب سے ابا؟؟ وہ چڑسی گئی تھی جب

ابا نے نظریں پھیر لی تھیں۔۔ ابھی کچھ دن پہلے۔۔

ٹرنک مین ایک بیگ پڑا ہے لے کر آ۔۔ ابا کے کہنے پر وہ برے دل سے لے

آئی تھی جبکہ یہ بیگ اس نے آج تک کبھی کھول کر نہیں دیکھا تھا۔۔

ایک تصویر جو ابا نے نکال کر دی تو وہ حیران ہوئی۔۔ یہ کون ہے ابا؟؟؟

تیری ماں۔۔۔

وہ تصویر کو دیکھتی چلی گئی۔۔۔۔

رات کی ڈیوٹی بڑی مشکل ہوتی تھی کبھی کبھار چھوٹی مالکن چھٹی دے دیتی تو

رات ایک دو بجے گھر آ جاتا۔۔ بڑی خدا ترس خاتون تھیں نیک اور

شریف۔۔

اس رات بھی گھر آ رہا تھا کہ راستے میں ایک کوٹھی کے دروازے پر ایک

عورت بیہوش دیکھی۔۔ برہنہ حالت کپڑوں کے نام پر کچھ جالی کے ٹکڑے تھے اس کے بدن پر۔۔ عزت تار تار ہوئی لگ رہی تھی۔۔ میں نے آج سے پہلے عورت کی ایسی بے حرمتی کبھی نہ دیکھی تھی۔۔ جلدی سے سائیکل سے اترا اور اپنی چادر اس کے جسم پر ڈال دی۔۔ جوان تھا لیکن بدکردار نہیں تھا۔۔ میں نے اسے تھوڑی ہوش دلائی اور گھر لے آیا۔۔ اماں اور ابا تو تھے نہیں اکیلا ہی تھا تو اسے ایک کمرے میں لٹایا اس کے اوپر چادر دی اور باہر آ گیا۔۔ ساری رات سو نہیں سکا صبح اس کی آواز سنائی دی تو میں نے کہا آپ جو بھی ہیں آپ کے پاس میری ماں کے کپڑے رکھے ہیں پہن لیں اور باہر آ جائیں۔۔ وہ اماں کی چادر میں لپٹی باہر آئی تو میں نے اسے ناشتہ بنا کر دیا۔۔ وہ رونے لگی اور میرے پوچھے بغیر ہی سناتی چلی گئی۔۔ کسی سیٹھ نے رات گزارنے کے لیے بلایا اور پھر شراب اور نشے میں اس پر تشدد کرنے لگا۔۔ میں نے دیکھا اس کا چہرہ پر زخموں کے نشان تھے اور جب اس نے منع کیا تو

اس نے گھر سے باہر پھینک دیا اور پتھر لگنے سے وہ بہوش ہو گئی۔۔اس کا ایڈریس پوچھا تو پتہ چلا وہ بازار حسن میں طوائف کے مرتبے پر فائز ہے میں نے کہا چلو تمہیں چھوڑ آؤں تو رونے لگی میرے پاؤں گر گئی کہ اسے واپس نہیں جانا۔۔میں اس سے نکاح کر لوں تو وہ۔ساری زندگی میری غلام بن کر رہے گی۔۔میں جوان تھا اور وہ بے پناہ حسین لیکن میری تنخواہ تو بہت تھوڑی سی ہے۔۔میں گزارہ کر لوں گی لیکن وہ اپنے قول کی پکی نہیں نکلی۔۔

شادی کے دو مہینوں بعد ہی اسے یہ زندگی عذاب لگنے لگی۔۔میں نے دو جگہ ڈیوٹی شروع کر دی۔۔کچھ دن سکون سے گزرے لیکن پھر اس کی کوکھ میں تم پروان چڑھنے لگی۔۔اسے معلوم نہیں تھا اور نہ مجھے۔۔وقت گزرنے لگا تو ایک دن بہوش ہو گئی۔۔میں ہسپتال لے گیا ڈاکٹر نے خوشخبری سنائی لیکن وہ تو خوش ہی نہیں ہوئی۔۔اسے بچہ نہیں چاہیے تھا اور مجھے یقین نہیں آرہا تھا

کہ میں باپ بن رہا ہوں۔۔۔ نہیں نہیں نہیں میں اس غربت میں بچے پیدا نہیں کر سکتی ڈاکٹر آپ اس کو ختم کر دیں اس نے فوراً ہی فیصلہ کر لیا تھا۔۔اور اس کے ختم ہونے کے بعد میں واپس چلی جاؤں گی کیونکہ اتنی غربت میں نہیں سہہ سکتی اس کے الفاظ کسی برچھی کی طرح میرے سینے کے آر پار ہو گئے۔۔

سوری ہم ایسا نہیں کر سکتے آپکی تین مہینے کی پریگنینسی ہے اور اس طرح آپ کی جان کو بھی خطرہ ہے ڈاکٹر نے ہمیں گھر بھیج دیا لیکن میری لاکھ کوششوں کے باوجود وہ اس غربت میں عزت کی زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔۔ میرا تو کوئی قصور نہیں تھا۔۔ میں نے اس سے بچے کی پیدائش تک کا وقت مانگا اور وہ راضی ہو گئی کیونکہ کوئی اور چارہ نہیں تھا اور پھر وہ رات بھی آ گئی۔۔ میں اسے ہسپتال لے کر گیا ساری رات دعائیں مانگی اور صبح صادق کے وقت تم میری جھولی میں آ گئی۔۔ وہ کچھ کمزور تھی تو ڈاکٹر نے دو دن ہسپتال رکنے کو

بولا۔۔پہلے دن اس نے ایک دفعہ بھی تمہیں گود میں نہیں لیا میرا خیال تھا کہ وہ بچہ دیکھتے نرم پڑ جائے گی لیکن اس نے تو دیکھا ہی نہیں۔۔دوسرے روز میں اس کی دوائیاں لینے گیا جب واپس آیا تو وہ نہیں تھی نرس کو تمہارا خیال رکھنے کا کہہ کر وہ جا چکی تھی لیکن جاتے جاتے ایک احسان وہ مجھ پر کر گئی کہ وہ تمہیں ساتھ نہیں لے کر گئی۔۔اور پھر میں نے اپنی شہزادی کو ماں اور باپ دونوں بن کر پالا۔۔۔

یہ اس کا پتہ ہے سنا ہے کراچی کے بازار حسن کی نائکہ بن گئی ہے میں نے اسے اسی روز طلاق دے دی تھی کیونکہ میری زوجیت میں کسی اور مرد کے ہوس کا سامان بنتی مجھے منظور نہیں تھا۔۔

وردہ چھوٹے صاحب کا انتظار کرنا لیکن کبھی بھی اس عورت کے پاس نہ جانا جس کا نام اب تارا بائی ہے۔۔

م۔م۔م۔میں کبھی نہیں جاؤں گی ابا اس نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

دروازہ کھلا اور کرم شاہ اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔۔ گاڑی اپنی منزل کی

طرف رواں دواں تھی اور وردہ اپنے ماضی کے سفر پر۔۔۔۔۔

ابا اٹھو ناں۔۔

ابا۔۔۔

ابببببا!!!!!۔۔۔۔ وہ چلائی لیکن وہ نہیں تھے۔۔ کوئی بھی نہیں تھا

۔۔۔۔ وہ جا چکے تھے اور وردہ اس بھری دنیا میں اکیلی رہ چکی تھی۔۔

پھر کچھ محلے والوں نے ان کی تدفین کر دی۔۔ دنیا کے رنگ تو اب کھلنے

شروع ہوئے۔۔

فون نمبر جو ابا نے دیا تھا وہ مسلسل بند آ رہا تھا۔۔

ابا کی وفات کے چوتھے روز وہ سکول پڑھانے جانے کے لئے گھر سے نکلی تو لگا

جیسے اب تو وہ تنہا کھلے آسمان کے نیچے آ کھڑی ہوئی ہے۔۔ کوئی نہ تھا اس کا وہ

اکیلی تھی۔۔ رات بستر پر لیٹے نجانے کتنا روئی اور تڑپی اور پھر نینداس پر

مہربان ہوئی اور اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

کچھ دن تو سکون سے گزرے اور پھر بھیڑیوں سی بھری دنیا اس پر جھپٹ پڑی ۔۔

صبح سکول جانے کے لئے نکلی تو محلے کا آوارہ لڑکا پیچھے۔لگ گیا۔۔ واپسی پر گھر تک پیچھے آیا۔۔ کچھ دن تک تو یہ سلسلہ چلتا رہا اور پھر ایک رات۔۔۔۔ مسلسل بجتا دروازہ وردہ کو کانپنے پر مجبور کر گیا۔۔ کرائے کے مکان کی چھت اور دیواریں بری کمزور ہوتی ہیں ساری رات دروازہ بجتا رہا لیکن اس نے نہیں کھولا۔۔

اگلی صبح وہ اپنے ساتھ اپنے آوارہ دوستوں کو بھی لیے کھڑا تھا وردہ نے اسے دیکھتے ہی واپسی کی طرف دوڑ لگا دی۔۔ گھر پہنچ کر دروازہ بند کیا اور کمرے کا بھی بند کر دیا۔۔ تھوڑی دیر کے بعد دستک شروع ہوئی اور پھر ہوتی چلی گئی۔۔ اب تو دن میں بھی سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔ دن بارہ کے قریب

وہ ابا کے بتائے پتے پر گئی تو معلوم ہوا وہ لوگ تو گھر چھوڑ کر کراچی جا چکے۔۔

مایوس واپس لوٹی ابا کی قبر پر جا کر بہت روئی کہ کیوں چھوڑا وردہ کو اکیلا۔۔

حال دیکھیں میرا کیا ہو گیا ہے۔۔۔اس رات وہ لڑ کا گھر کے اندر گھس آیا

وردہ جاگ رہی تھی اللہ سے اپنی عزت کی حفاظت کی دعائیں مانگ رہی تھی

وہ مسلسل کمرے کا دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔پھر اچانک پتہ نہیں

کیا ہوا کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی اور اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔۔وردہ نے

کمرے میں جو بھی سامان موجود تھا وہ دروازے کے آگے لگا دیا تھا۔۔وہ

رات اللہ اللہ کر کے کٹ گئی۔۔ صبح وردہ نے سب سے پہلے اپنا سامان پیک

کیا اور چابی مالک مکان کو دے کر وہ گھر ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔

ایک بار پھر وہ چھوٹے صاحب کے دروازے پر کھڑی تھی لیکن انہوں نے

اس کا کوئی پتہ نہیں دیا تو اس نے مجبوراً ریلوے اسٹیشن کا رخ کیا۔۔

ابا مجھے معاف کر دینا میں مجبور ہو گئی ابا اپنے ابا کی قبر پر آخری فاتحہ خوانی کر

کے وہ کراچی کے لیے نکل آئی۔

نیا سفر پہلی دفعہ اتنا لمبا سفر طے کیا تھا اور پھر وہ اس بازار میں پہنچ گئی جہاں اس کی ماں ؟؟؟ نہیں تارا بائی تھی۔۔ وہ بہت دیر وہاں کھڑی سوچتی رہی کہ اندر جائے یا نہیں لیکن وہ ایک دفعہ تارا بائی سے مل کر پوچھنا چاہتی تھی کہ اس کے باپ کا کیا قصور تھا۔۔

اندر کا ماحول بہت ہی برا اور واہیات تھا سامنے عریاں لباس میں ایک پکی عمر کی عورت بیٹھی تھی۔۔

ارے لڑکی کدھر منہ اٹھائے چلی آ رہی ہو اور یہ گارڈز کدھر مر گئے ہیں؟؟

اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے تارا بائی سے ملنا ہے۔۔

ہاں بولو میں ہی ہوں تارا بائی کیوں ملنا ہے مجھ سے ؟؟؟ اس نے وردہ کو سر سے لے کر پاؤں تک گھورا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بتاتی تارا بائی کا فون بجنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اس

کے تیور بھی۔۔۔

فون بند کر کے اس نے فق رنگ کے ساتھ وردہ کی طرف دیکھا اور اٹھتے ہوئے اس کے پاس آگئی۔

میں وردہ رفیق۔۔۔ محمد رفیق کی بیٹی۔

تارا بائی کی آنکھیں پھیل گئی تھیں یہ سن کر۔۔

یقینن مجھے پہچان تو چکی ہوں گی آپ تارا بائی؟؟

م۔م۔میں نے پہچان؟؟تم۔۔ تم یہاں کیوں آئی ہو تارا بائی نے اسے بازو سے پکڑ کر کہا۔

میرا باپ میرا سہارا میرا سب کچھ ختم ہو گیا عزت بچانے کے لئے مجھے مجبوراً تارا بائی کے کوٹھے پر آنا پڑا وہ رو پڑی تھی۔۔

اگلے لمحے وہ وردہ کو تہہ خانے میں بند کر چکی تھی ۔۔

میں تمہیں باہر ناں دیکھوں لڑکی۔۔وہ اجنبی شخص کی طرح بولی۔۔

لڑکی؟؟؟؟وردہ نے دکھ سے کہا۔۔

ہاں میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ایک بات یاد رکھو میں تمہیں باہر نکلنے نہیں دوں گی تمہیں جو چاہیے ہو وہ شبو کے ہاتھوں منگوا لینا لیکن باہر مت نکلنا سخت لہجے میں کہتی وہ باہر نکل گئی جبکہ وردہ تو اس کے اجنبی لہجے پر دکھ سے رو پڑی تھی وہ واقعی اس کی کچھ بھی نہیں لگتی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی اس کے لیے کھانا لے کر آگئی تھی۔۔تم بہت پیاری ہو اس نے دل سے تعریف کی تھی۔۔تم کون ہو وردہ نے پوچھا۔۔

میں بدنصیب وہ مسکرائی۔میں کچھ سمجھی نہیں۔۔چھوڑو اس بات کو لیکن تم یہاں خود سے کیوں آئی ہو تمہیں نہیں آنا چاہئے تھا اس جگہ۔۔یہ شریف عورتوں کے رہنے کی جگہ نہیں ہے۔۔

میں وردہ ہوں میں یہاں کبھی بھی نہیں آتی لیکن حالات نے اتنا مجبور کر دیا

کہ مجھے آنا پڑا۔۔ میرا نام وردہ ہے۔۔ وردہ رفیق۔۔

تم تارا بائی کی رشتے دار ہو؟؟؟

ہاں۔۔ں۔ں۔ نہیں وہ میری کچھ نہیں لگتی۔۔

پھر تو تم بہت بری طرح سے پھنس گئی ہو وردہ وہ پریشانی سے بولی تھی ۔۔

کیوں؟؟؟

وہ۔ وہ یہاں سے کسی کو بھی جانے نہیں دیتے۔۔ یہاں کوئی رشتہ کوئی تعلق کچھ نہیں ہوتا صرف اور صرف دھندا ہوتا ہے۔۔ پیسے کے لئے تو یہ لوگ اولاد کو بھی بیچ دیتے ہیں۔۔ تم واپس چلی جاؤ ابھی کے ابھی۔۔

چٹاک سے تھپڑ رسید کیا تھا شبو کے منہ پر تارا بائی نے۔۔ تجھے جو کرنے کے لئے بولا ہے وہ کر اس کی ماں نہ بن۔۔ چل نکل اور چائے بنا کے لا اس لڑکی کے لیے۔۔

وردہ رفیق نام ہے میرا۔۔ وردہ کو بہت غصہ آیا تھا۔۔

جاؤ یہاں سے مجھے کچھ نہیں چاہیے اور کوئی یہاں نہ آئے مجھے آرام کرنا ہے

وردہ بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔

وہ دونوں چپ چاپ باہر نکل گئی تھیں۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی وردہ کے آنسو نکل پڑے تھے وہ عورت اس کی ماں تھی لیکن؟؟آپ ٹھیک کہتے تھے ابا میں نے یہاں آکر غلطی کر دی ہے۔۔وہ روتے روتے نجانے کب سو گئی تھی دو دن کے سفر نے اسے تھکا دیا تھا۔۔

وہ کافی دیر سے سو کر اٹھی تھی اس کو بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہاں کے لوگوں کے معمولات زندگی کیا ہیں اور اس وقت وہ شبو بچاری کو کیوں جگاتی تو وہ خود ہی پانی پینے کی غرض سے اوپر آ گئی تھی۔۔کچن ڈھونڈنے میں تھوڑی پریشانی ہوئی تھی لیکن مل گیا تھا پانی پی کر وہ واپس نیچے آ گئی تھی۔۔

نہ اس نے تارا بائی سے بات کرنے کی کوشش کی اور نہ تارا بائی نے البتہ شبو اس کی سہیلی بن گئی۔۔وہ تو جب فارغ ہوتی تبھی نمودار ہو جاتی۔۔اپنی

زندگی یاد کر کے بہت روتی اور وردہ کو بھی کہتی جتنی جلدی ممکن ہو وہ چلی جائے یہاں سے۔۔

وردہ کو ابا کی یاد شدت سے ستاتی وہ واقعی اپنی زندگی کا سفر ایک غلط عورت کے ساتھ شروع کر چکے تھے۔۔وہ تو عمر کے اس حصے میں بھی پشیمان نہیں تھی اور نہ اسے رفیق کے مرنے کا کوئی دکھ ہوا تھا۔۔

آج وردہ جلدی اٹھ گئی تھی کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ وہ چھوٹے صاحب کو جلد از جلد ڈھونڈ لے لیکن اتنے بڑے شہر میں وہ اکیلی کہاں ڈھونڈ سکے گی یہ سوچ اسے پریشان کر رہی تھی جب تارا بائی اس کے پاس آئی۔۔

میں دو ایک دن میں کوئی فلیٹ دیکھ رہی ہوں تمہیں وہاں شفٹ کروں گی۔۔میں نہیں چاہتی کہ تم یہاں رہو اور دوسرا۔۔

کہ کسی کو یہ معلوم ہو کہ آپ جیسی عورت میری ماں ہے۔۔وردہ نے اس کی بات کاٹی۔۔۔

ہاں یہی سمجھ لو میں نہیں چاہتی کہ کوئی میری بچی پر بری نظر ڈالے۔۔ یہ پہلے الفاظ تھے جو تارا بائی نے محبت سے کہے تھے ورنہ تو وہ زہر ہی اگلتی تھی۔

میں آج جاؤں گی رات تک واپس آجاؤں گی۔۔ وردہ نے بتانا ضروری سمجھا۔۔

نہیں تم کہیں نہیں جاؤ گی پہلے اپنے فلیٹ شفٹ ہو جاؤ پھر جانا جدھر بھی جانا ہے۔۔ وہ سخت الفاظ میں کہتی اوپر چلی گئی۔۔

ان دنوں میں وردہ نے اوپر جا کر دیکھنے کی بلکل بھی کوشش نہیں کی کہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں۔۔ جبکہ وہ یہ ضرور نوٹ کر رہی تھی کہ اس کو لے کر تارا بائی کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔۔

تم اوپر کیوں گئی تھی وہ انتہائی غصے سے پوچھ رہی تھی۔۔

میں تو اوپر نہیں گئی۔۔ وردہ تو بھول ہی چکی تھی کہ وہ کب اوپر گئی۔۔

وردہ اس نے وردہ کو زور سے بازو سے پکڑ کر پوچھا۔۔

تم کب گئی اوپر اور کیوں ؟؟؟ جب میں نے منع کیا تھا تو کیوں گئی ؟؟؟

کچھ سوچنے پر وردہ کو یاد آگیا تھا کہ وہ پہلی رات دو بجے کے قریب پانی پینے اوپر گئی تھی اور بس۔۔

کیوں گئی تم پانی پینے وہ پریشانی سے بولی۔۔

دیکھو وردہ بہت بڑا مسئلہ ہو چکا ہے تمہیں آئی جی نے دیکھ لیا ہے اور وہ بضد ہے کہ تم سے شادی کروادوں اس کی۔۔

کیا؟؟؟ وہ چیخ پڑی۔۔

اسی لئے تو منع کیا تھا کہ یہ جگہ اچھی نہیں تم کیوں آگئی یہاں ؟؟؟ وہ بہت پریشان تھی۔۔

تو آپ کو پتہ چل گیا کہ یہ جگہ اچھی نہیں ؟؟؟ تب کیوں نہیں پتہ تھا جب مجھے اور ابا کو چھوڑ کر آگئی تھی ؟؟؟ وردہ غصے سے لال ہو کر چلائی۔۔۔

بکواس بند کرو لڑکی۔۔ کچھ سامان بھیج رہی ہوں تیار ہو جاؤ تمہیں محفوظ جگہ

پہنچانا ہے۔۔ میں کہہ دوں گی کہ اس کی شادی ہو گئی باقی میرا مسئلہ ہے جلدی تیار ہو جاؤ۔۔

اتنا کہہ کر وہ اوپر چلی گئی جبکہ وردہ تو لال جوڑا دیکھ کر حیران رہ گئی لیکن اس کو اپنا آپ بچانے کے لئے تارا بائی جو صرف نام کی ماں تھی اس کی بات ماننا پڑی۔۔۔

وہ تیار ہوئی تو تارا بائی نے اسے جلدی سے کالے شیشوں والی گاڑی میں روانہ کر دیا۔۔ وہ مطمئن تھی۔۔ کم از کم وہ عورت ماں تو ہے اس کے ساتھ برا نہیں کرے گی۔۔

گاڑی ایک خوبصورت اور وسیع فارم ہاؤس پر آ کر رکی تھی۔۔ وردہ کو تو یہ گھر دیکھ کر حیرت ہوئی تھی۔۔ اتنا بڑا اور شاندار گھر اس نے دل میں سوچا۔۔ بی بی آپ کمرے میں چلی جائیں اندر سے سامنے ہے کمرہ۔۔ بھائی میرا بیگ دے دیں میں کپڑے بدل لوں۔۔

کونسا بیگ بی بی۔۔مجھے کوئی بیگ نہیں دیا انہوں نے۔۔

کیا؟؟؟وہ تو کہہ رہی تھیں مجھے لگتا بھول گئی ہیں چلیں اگر کوئی آیا تو مجھے دے دیجئے گا۔۔

جی جی میں پہنچا دوں گا آپ آرام کریں صاحب ابھی آنے والے ہوں گے۔۔

صاحب؟؟؟کون صاحب؟؟؟

بی بی اس فارم ہاؤس کے مالک۔۔۔ڈرائیور نے مسکرا کر کہا جیسے اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔۔۔

وہ۔اندر داخل ہوئی تو سارا فارم ہاؤس سائیں سائیں کر رہا تھا کوئی بھی تو نہیں تھا یہاں۔۔

کوئی ہے؟؟؟وردہ نے آواز دی لیکن کوئی بھی نہیں تھا تو وہ کمرے میں چلی گئی۔۔کمرہ صاف ستھرا اور کشادہ تھا بلکل امیروں والا۔۔

اب تک تو اسے کوئی بھی چیز غلط نہیں لگی تھی کہ وہ ڈرتی۔۔ہاں مجھے بچانے کے لیے ہی یہاں بھیجا ہے وہ کچھ مطمئن تھی۔۔

کافی دیر انتظار کے باوجود بھی کوئی اس کا بیگ لے کر نہیں آیا تھا۔۔وہ بے چین ہو رہی تھی اس دلہنوں والے لباس میں۔۔اور جو تصاویر تارا بائی نے لینی تھی ثبوت کے طور پہ وہ اس نے بنا لی تھیں۔۔

رات بارہ کے قریب اسے گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی اور پھر کسی کے بولنے کی۔وہ دو مرد تھے جو آپس میں بات کر رہے تھے۔۔شاید بھیج دیا میرا بیگ تو اس نے دروازہ ہلکا سا کھولا لیکن کانوں میں پڑنے والے جملے نے اسے ساکت کر دیا۔۔

کیا وہ آگئی ؟

جی باس وہ کمرے میں موجود ہیں۔۔

کیا تیار ہے وہ؟؟ مجھے کسی بھی قسم کی کوئی چک چک نہیں چاہئے۔۔تارا بائی

سے پوچھ لو۔۔۔

جی باس۔۔حارث سر ہلا کر باہر نکل گیا۔۔ہیلو تارا بائی کیا وہ لڑکی اپنی مرضی سے آئی ہے۔۔؟؟؟

بکواس بند تارا بائی جتنا پوچھا گیا ہے اتنا جواب دو اگر اس لڑکی نے کوئی بھی غلط حرکت کی تو جان سے جائے گی باس بہت غصے میں ہیں۔۔

اوکے کر کے فون بند کر دیا گیا تھا۔۔

اسے نہیں معلوم کہ آگے سے تارا بائی نے کیا کہا تھا لیکن جو بھی تھا وہ ٹھیک نہیں تھا۔۔

آپ غلط جگہ آگئی ہو وردہ۔۔یہاں تو یہ لوگ پیسوں کے لئے اپنی سگی اولاد تک کو بیچ دیتے ہیں کتوں کے آگے نوچنے کے لئے ڈال دیتے ہیں اس کے کانوں میں شبو کے الفاظ گونجے۔۔

تو کیا اس عورت نے اس کا بھی سودا کر دیا؟؟؟اس کی عزت داؤ پر لگا دی؟؟

کیا کوئی ماں اتنی بھی گری ہوئی ہو سکتی ہے ؟؟؟ آنسو خود بخود بہنا شروع ہو چکے تھے اسی لئے ایسے دلہن بنا کر بھیجا ہے مجھے۔۔ میری عزت نوچنے کے لئے۔۔ اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا۔۔

بھاگنا چاہتی تھی لیکن باہر تو وہ شخص بیٹھا ہوا تھا جو اسے خرید چکا تھا شاید ایک رات یا اس سے زیادہ کے لئے۔۔

پھر وہ باہر نکلی تو وہ لاؤنج میں نہیں تھا موقع اچھا تھا وہ ہال کے دروازے تک آئی تو وہ سامنے لان میں بیٹھا تھا اور دو گن مین دروازے پر کھڑے تھے۔۔ وہ واپس مڑ گئی۔۔ اب تو سہارا صرف اور صرف اللہ ربّ العزت کی ذات ہی تھی۔۔

وردہ جو کچھ مرضی ہو جائے اس عورت کے پاس کبھی مت جانا ابا کے الفاظ پگھلے ہوئے سیسے کی طرح کانوں میں پڑ رہے تھے۔۔ مجھے معاف کر دیں ابا مجھ سے غلطی ہو گئی میں نے آپ کی بات نہیں مانی۔۔ وہ مسلسل رو رہی

تھی۔۔ پھر اس نے کمرے کا جائزہ لیا تو سامنے قیمتی شیشے کا واز دکھائی دیا جسے

لمحے میں توڑ چکی تھی۔۔

میں تمہیں اپنی عزت کے ساتھ کھیلنے نہیں دوں گی مکر وانسان۔۔۔

وہ شیشے کے ٹکڑے کو ہاتھ میں لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گی تھی

وہی تو تھا اسے بچانے والا۔۔۔

لیکن۔۔۔۔

اس نے اسے بالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا تھا کس کی اجازت سے تم یہاں نماز

پڑھ رہی تھی بولو۔۔ وہ چیخا تھا۔۔

خوف سے وردہ نے آنکھیں زور سے بند کر لی تھی وہ کانپ رہی تھی بری

طرح سے۔۔ میں نے پوچھا کس کی اجازت سے تم نماز پڑھ رہی تھی اب اس

کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی اس کے بالوں پر۔۔ جواب دو ورنہ میں ابھی اور

اسی وقت تمہیں قتل کر دوں گا۔۔۔

اگلے پل وہ چلا کہ پیچھے ہٹا تھا کیونکہ وہ اس کے ہاتھ پر شیشے کا ٹکڑا مار چکی تھی جو اس نے تھوڑی دیر پہلے اس کے مہنگے ترین شیشے کے شو پیس کو توڑ کر ہاتھ میں پکڑا تھا اور اس سے اس کا اپنا ہاتھ بھی بر طرح سے کٹ گیا تھا لیکن اس کو پرواہ نہیں تھی۔۔

تمہاری اتنی جرات کہ تم کبیر شاہ پر حملہ کرو۔۔اگلے دو منٹ میں اس کے ہاتھ کا نشان وردہ کے منہ پر چھپ چکا تھا۔۔ پھر ایک دو تین اور پتہ نہیں کتنے ہی تھپر مارتا چلا گیا تھا اور وہ کھاتی چلی گئی تھی۔۔۔ کہا اچانک وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر گئی۔۔

وہ ہوش میں آئی تو ہسپتال میں تھی۔ ۔۔

ڈاکٹر آپ کو اللہ کا واسطہ مجھے بچا لیں میری عزت خطرے میں ہے اس نے روتے ہوئے ڈاکٹر سے مدد مانگی تھی۔۔ لیکن وہ باہر۔۔۔ڈاکٹر نے بولنا چاہا آپ بھی تو عورت ہیں ہو سکتا ہے بیٹی کی ماں ہوں پلیز میری مدد کریں۔

۔۔

او کے میں کچھ کرتی ہوں۔ ۔۔

پھر وہ ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتے باہر نکلی تھی اتفاق سے اسے جلد ہی رکشہ مل گیا تھا۔ ۔۔

بی بی کہاں جانا ہے رکشہ ڈرائیور نے پوچھا۔ ۔۔

بازار حسن۔۔۔۔۔آنسو پونچھتے وہ سوار ہوئی تھی اور پھر۔ ۔۔۔

وہ تو بیگ لے کر واپس لاہور جانا چاہتی تھی لیکن کبیر شاہ کی گولی نے ہاسپٹل سے نوابشاہ پہنچا دیا۔۔ ۔۔

ورده ہم حویلی پہنچ چکے ہیں کرم شاہ کی آواز پر وہ تلخ یادوں سے نکلی تھی۔ ۔۔

شکر ہے بی بی آپ مل گئی ہم بہت پریشان تھے آپ کہاں چلی گئی تھی اور کیوں ؟؟؟؟وسائی بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔

وسائی بی بی کو کمرے میں جانے دیں اور کھانا تیار کریں ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وردہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ آج ایک دفعہ پھر سے وہ کرم شاہ کی وجہ سے بچ گئی تھی اور وہ اس کا یہ احسان کبھی بھی نہیں اتار سکتی تھی۔ ۔۔

کالی نیٹ کی ساڑھی زیب تن کیئے۔۔ جس کے بلاوز کی باریک ڈوریاں اس کی کمر کو چھپانے میں قاصر تھیں۔۔ گہرے گلے سے نظر آتی اس کی گہرائیوں کو وہ مزید ابھار چکی تھی۔۔ کھلے بال اور برہنہ بازو۔۔ آدھے سے زیادہ برہنہ سینہ۔۔ گہرا میک اپ۔۔ نیٹ کی ساڑھی سے نظر آتا اس کا پیٹ اور ناف پر بندھی چین کسی بھی مرد کے ہوش اڑا سکتی تھی۔۔

وہ کہیں سے بھی پچاس سالہ عورت نہیں لگ رہی تھی۔۔

ہاتھ میں لیا حرام مشروب اس کے ہوش اڑا چکا تھا۔۔

وہ مدہوشی میں صوفے پر اس انداز میں بیٹھی تھی کہ اچھے اچھے مردوں کو ڈول سکتی تھی جب وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔

مبارک ہو میری جان مبارک ہو۔۔ مر گیا وہ بڈھا۔۔اور آج سے میری جان میری تتلی آزاد ہے۔۔۔بے باکی سے اس کے نظر آتے سینے کو چومتے وہ مدہوش ہوا تھا۔۔

اسی دن کا تو مجھے انتظار تھا اب اس کی ساری جائیداد میری۔۔ میں اس آوارہ کو ایک ٹکہ بھی نہیں دوں گی وہ مزید اس کے ساتھ لپٹی تھی۔۔۔

بدبخت تھا وہ کمینہ جو اتنے حسن کی قدر نہ کر سکا۔۔

اس کے ہاتھ اس کے جسم پر کسی سانپ کی طرح رینگ رہے تھے۔۔۔جب وہ جھٹکے سے اسے اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا۔۔۔بہت حسین لگ رہی ہو میری جان بہت حسین وہ پاگل ہوا تھا۔۔

اس تعریف کو سننے کے لیے میرے کان ترس گئے تھے حناء بیگم نے اس کے

ہونٹوں کو چومتے ہوئے کہا۔۔

اب نہیں ترسیں گئے یہ تعریف روز ہو گی اور بار بار ہو گی اس کے بلاوز کی ڈوریاں کھولتے وہ مسکرایا تھا جبکہ حناء بیگم بھی مسکرادی تھی۔۔ گود میں اٹھائے وہ اسے بیڈ پر لے آیا تھا۔۔ آج بھی تم کسی اٹھارہ سال کی لڑکی سے زیادہ پرکشش ہو۔۔ تمہارا یہ جسم کسی جوان دوشیزہ جیسی لذت رکھتا ہے۔۔ جانتی ہوں اسے میری قدر نہیں تھی لیکن تم ہو میرے اصل قدردان میرے عاشق۔۔

ہوناں ؟؟؟اک ادا سے پوچھتی وہ ساڑھی کا پلو ہٹا چکی تھی۔۔

ہاں ہوں ناں میں ہی تو ہوں وہ پاگل ہوتا اس کو بانہوں میں بھر چکا تھا جبکہ حناء بیگم نے رشک سے اپنے اس عاشق کو دیکھا تھا جس کی شدتوں میں وہ اس سے بڑھ کر اس کا ساتھ دے رہی تھی۔۔ بے باکی کی ساری حدیں پار کرتے وہ دونوں آپس میں گم ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

ہم شادی کب کر رہے ہیں حناء بیگم سرمد آغا کے برہنہ سینے پر سر رکھے لیٹی تھی۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے میری جان پہلے اپنی عدت تو پوری کر لو۔۔

ہاہاہا عدت کونسی عدت ؟؟؟ میں اس شخص کے نام کی کوئی عدت نہیں کروں گی تم جلد از جلد مجھ سے نکاح کر لو وہ ایک ادا سے اٹھتی اسے اپنی طرف مائل کر چکی تھی۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں بہت جلد۔۔ اب یہ گھر تمہارا ہے اور تم میری۔۔ وہ اس کے اوپر آتے مدہوشی میں بولا تھا جبکہ حناء بیگم تو جنونی ہو رہی تھی آخر اسے اس کی محبت مل گئی تھی لمبے عرصے کے بعد۔۔۔

گناہوں کی لذت میں ڈوبے وہ یہ بھول چکے تھے کہ وہ مسلمان ہیں اور زنا حرام ہے لیکن یہ سبق ان کو وقت پڑھانے والا تھا بہت جلد۔۔۔ کیونکہ برائی جتنی بھی بڑی ہو مٹ کر رہتی ہے اور عورت اپنے شوہر کے ساتھ

محفوظ ہوتی ہے لیکن حناء بیگم کو وقت قدر سکھائے گا۔۔اولاد شوہر, گھر

عورت کے لیے کتنے ضروری ہیں یہ بات واضح ہو جائے گی۔۔گناہ میں بہت

لذت ہے لیکن عارضی ہے اور

پھر بھیانک انجام۔۔۔۔

اماں کا ہاتھ تھامے وہ بس انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ایک ہی تو واحد رشتہ تھا ان کا اور

وہ اتنی تکلیف میں کہ بیان سے باہر تھا۔۔

فون کی گھنٹی بجی تو وہ فون نمبر دیکھ کر باہر آگیا۔۔

سر کچھ ویڈیوز بھیج دی ہیں دیکھ لیں۔۔

سب کچھ ٹھیک ہے ؟؟

لگ تو ٹھیک رہا ہے لیکن یہ لوگ اتنے سیدھے نہیں ہیں جتنے ہمارے سامنے

بن رہے ہیں آپ نظر رکھیں اس پر وہ ساتھ ساتھ کچھ اور بھی کر رہا ہے۔۔

تم پریشان نہیں ہو بس اپنا خیال رکھنا اور اگر کہیں بھی تمہیں لگے کہ تمہاری

جان کو کوئی خطرہ ہے لمحہ ضائع کئے بغیر غائب ہو جانا سمجھے۔۔

جی سر میں سمجھ رہا ہوں۔۔

سر؟؟؟؟

ہمم بولو۔۔۔۔

آپ ان کا خیال رکھنا پلیز۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرایا تو کال بند ہو گئی۔۔

کبیر شاہ نے دوسری طرف کال ملائی۔۔۔

کیسے ہیں آغا جی؟؟؟

اوہ میرے شاہ جی میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟؟؟

لگتا ہے معروف ہیں رات بھی تو کافی ہو چکی۔۔

بس شاہ جی اپنی جان من میں مصروف تھا اس نے حناء بیگم کو اپنے اوپر

گراتے ہوئے کہا۔۔

گڈ تو کل ملتے ہیں ابھی آپ انجوائے کریں۔۔

جی جی ضرور شاہ جی کہتے اس نے کال کاٹ دی جبکہ کبیر شاہ دوبارہ اندر چلا گیا

وہ اماں کو ایک لمحہ بھی اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔

پندرہ دن گزر گئے اماں کو وہ گھر لے آیا لیکن وہ بس ایک خاموش۔۔

گہرے صدمے سے دماغ سن ہو گیا وہ نہ تو کومہ میں تھیں اور نا ہی ہوش

میں۔۔

اپنے معاملات کم سے کم کرتا وہ اماں کی خدمت میں مصروف تھا۔۔۔

وسائی ۔۔۔

سائیں سرکار کدھر ہیں ؟؟؟ آج پورے پندرہ دن کے بعد وہ پوچھ رہی

تھی۔۔اس دوران نہ کرم شاہ نے اس سے ملنے کی کوشش کی اور ناں وردہ نے۔۔

شاید دونوں کو ہی سنبھلنے کے لئے وقت کی ضرورت تھی۔۔

بی بی وہ کام پر چلے گئے ہیں اور اب وہ کچھ دن حویلی نہیں آئیں گے۔۔

کیا کام؟؟؟

ہم کو تو نہیں معلوم بی بی۔۔بس سائیں سرکار جاتے ہوئے بتاتے ہیں کہ کام پر جارہے ہیں پھر کبھی کچھ دن تو کبھی زیادہ دن کے لئے وہ چلے جاتے ہیں ۔۔

ہمم ٹھیک ہے وہ سامنے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔

وسائی سائیں سرکار نے حویلی میں کوئی بھی تصویر نہیں لگا رکھی ناں اپنے بھائی جی کی اور نہ بڑی اماں کی؟؟؟

بی بی سائیں سرکار کو بڑی اماں نے منع کیا ہے وہ نہیں لگانے دیتیں بولتی ہیں

نظر لگ جائے گی۔۔اور پھر بھائی جی تو سائیں سرکار سے بھی زیادہ سوہنے ہیں اور عزت تو اتنی کرتے ہیں کہ کیا بتاؤں۔۔۔میری عمر کوئی بیس سال ہو گی جب بڑے سائیں کا انتقال ہو گیا جاتے جاتے خاص طور پر بڑے صاحب کا خیال رکھنے کا کہا اور یہ حویلی ان کے نام کر دی۔۔

بڑی بی بی سائیں تو پہلے ہی فوت ہو گئیں تھیں اور چھوٹی سائن وہیں شہر میں ہی چل بسیں۔۔ بڑے صاحب ہی ایک آس تھے اور بڑے سائیں نے ساری زمینیں اور جائیداد بڑے صاحب کے نام کر دی۔۔میں تو بچپن سے ہی ادھر ہوں اور پھر ادھر ہی شادی ہو گئی۔۔

پھر ایک دن بڑے صاحب سائیں سرکار کو میری جھولی میں ڈال گئے۔۔تب سے اب تک میں نے ہی ماں بن کر پالا ہے۔۔

سائیں سرکار کی ماں ؟؟؟

وہ تو جی جنم دیتے ہی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔۔ بڑے صاحب تو خود ابھی بچے

تھے تو کیسے سنبھالتے۔۔میں نے بھی اپنی بیٹی کے باوجود سائیں سرکار کو

پوری ایمانداری سے پالا ہے۔۔

وہ بڑی توجہ سے وسائی کی باتیں سن رہی تھی جبکہ کوئی دور بیٹھا اس کے

خوبصورت چہرے کو دیکھتے مسکرا رہا تھا۔۔میری جان میری زندگی میری

لٹل گرل۔۔۔

وردہ کے غائب ہونے سے اگلے روز۔۔۔۔

وہ سر جھکائے اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔مجھے معاف کردیں سر میں بہت

شرمندہ ہوں وہ سر جھکائے اس کے سامنے کھڑا تھا جبکہ وہ ابھی بھی منہ

دوسری طرف کیئے کھڑا تھا۔۔

کیسے ہو گئی تم سے غلطی زین,؟؟؟تم جانتے ہو ہمارے کام میں غلطی کی کوئی

گنجائش نہیں ہوتی۔۔

سر سارا کام مکمل تھا میم جیسے ہی بس سے اترتی ہم نے انہیں محفوظ جگہ منتقل کر دینا تھا لیکن۔۔۔

لیکن کیا زین؟؟؟؟ وہ بہت آہستہ سے بولا تھا۔۔

سر پتہ نہیں کیسے مجھے نیند آگئی اور میم راستے میں ہی کہیں اتر گئیں جبکہ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اتنی رات کو کسی اجنبی جگہ پر اتر جائیں گی اکیلی۔۔ جب میری آنکھ کھلی تو ہم نوابشاہ پہنچ چکے تھے۔۔ بس ڈرائیور تو خود نیند میں تھا اسے تو وہ یاد بھی نہیں تھیں۔۔

تم کیسے سو گئے زین وہ دونوں ہاتھ میز پر مارتا چیخا تو زین دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔

سر شاید رات اور سفر لمبا ہونے کی وجہ سے مجھے نیند آگئی وہ گھبراتے ہوئے بولا۔۔

اب تم کچھ دن تک بلکل بھی نہیں سو سکو گے زین۔۔ اس نے اتنا کہا تو وہ چلا

اٹھا۔۔

سر مجھے معاف کر دیں میں ابھی واپس جاتا ہوں سارے راستے میں ہر سٹاپ پر رک کر ان کا پتہ لگاؤں گا مجھے ایک موقع دے دیں سر۔۔۔

اس نے گہری نظر سے اسے دیکھا اور بولا او کے جاؤ۔۔ایک دن ہے تمہارے پاس صرف ایک دن۔۔اور بس۔۔۔

زین اگلے لمحے غائب ہو چکا تھا۔۔

میں نہیں چاہتا لٹل گرل کہ تمہیں تمہاری وجہ سے کوئی بھی تکلیف پہنچے لیکن جو تم کر چکی ہو یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ نہیں پہنچانی چاہیئے تھی خود کو تکلیف ۔۔۔

اب خو تکلیف میں تمہیں دوں گا وہ کیسے برداشت کرو گی تم ؟؟؟ لیکن سزا تو ملے گی ناں ہر حال میں ملے گی۔۔ مجھ سے دور جانے کے لئے خود کو تکلیف کیوں دی میری بات تو سن لیتی۔۔۔ وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔جب

دروازے پر دستک ہوئی۔۔

یس کم ان۔۔۔

سر وہ پہنچ چکی ہیں۔۔۔اس کے خاص بندے نے آکر اطلاع دی۔۔ہاں اس کو بتاؤ کہ اس نے کبیر شاہ سے کیا چھیننے کی کوشش کی ہے۔۔اسے پوچھو نہیں بتاتی تو جو تہمینہ کر سکتی ہے وہ کرے اس کے ساتھ۔۔مجھے اس کے منہ سے ایک ایک لفظ سننا ہے سمجھ رہے ہو ایک ایک لفظ۔۔

اوکے سر کہتا وہ باہر نکل گیا جبکہ کبیر شاہ لیپ ٹاپ آن کئے کچھ دیکھنے لگا تھا۔۔۔

اسلام وعلیکم بھائی جی کیسے ہیں آپ؟؟

بلکل ٹھیک میرے چھوٹے۔۔ تم کیسے ہو؟؟

میں بھی بلکل ٹھیک۔۔بھائی جی میں کچھ بتانا چاہتا ہوں آپ کو۔۔

ہاں ہاں بتاؤ میں سن رہا ہوں کبیر شاہ سارے کام چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔

بھائی جی مجھے ایک لڑکی ملی ہے آج صبح وہ بہت زخمی تھی۔۔اس کو گولی لگی تھی لیکن کچھ دن پہلے۔۔میں نے ڈاکٹر محمد کے پاس چھوڑ دیا ہے ۔۔

کیسی ہے وہ؟؟؟؟کبیر شاہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

مطلب کیسی دکھتی ہے؟؟؟

میں نے نہیں دیکھا بھائی جی۔۔

شہر کی لگ رہی ہے یہاں کی نہیں ہے۔۔

بہوش ہے ابھی ہوش نہیں آیا مجھے وہ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔

اس کو۔۔اس کو ٹھیک ہونا چاہیئے وہ بے چینی سے بولا تھا۔۔اس کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔۔

کیا مطلب بھائی جی ؟؟؟میں کچھ سمجھا نہیں۔۔

کرم تم آج والا پروجیکٹ شروع نہیں کرو گے میں یہ ڈیوٹی کسی اور کی لگا دیتا ہوں تم اس لڑکی کا خیال رکھو۔۔

بھائی جی وہ محمد ہے ناں۔۔

جو کہا ہے وہ کرو کرم اور کسی کو بھی پتہ نہیں چلنا چاہئے کہ تمہیں کوئی لڑکی ملی ہے اور اس کو کسی بھی طرح حویلی لے جاؤ۔۔۔

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں بھائی جی ؟؟؟

مطلب کسی لڑکی کو حفاظت دینا ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے سمجھ رہے ہو ناں ؟؟

جی جی بھائی جی آپ فکر ہی نا کریں میں پتہ کر کے رہوں گا اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اور جس نے کیا ہے میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔ کرم شاہ غصے سے

بولا۔۔

ہو۔۔ ہو سکتا ہے کچھ غلط نہ ہوا ہو کرم۔۔ جلد بازی سے کام نہیں لو ۔۔

جی بھائی جی کہتے اس نے فون رکھ دیا تھا۔۔ جبکہ بھائی جی کی اس کو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

حارث وہ مل گئی ہے کرم کے پاس ہے۔۔ ٹھیک نہیں ہے وہ ہاسپٹل ہے میں جارہاہوں تم یہاں سب سنبھال لینا۔۔

اوکے سر کے میسج کے ساتھ ہی وہ روانہ ہو چکا تھا۔۔

سفر بہت بے چینی سے گزرا تھا اور اتنا طویل سفر کبیر شاہ نے اپنی زندگی میں کبھی بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ گاڑی ہاسپٹل کے دروازے پر روکتا بے صبری سے اندر بھاگا تھا۔۔ کرم

شاہ اور ڈاکٹر محمد کمرے میں تھے جبکہ وہ پاگلوں کی طرح سید ھا ایمر جنسی میں آیا تھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا نرس اس کو دیکھتے باہر چلی گئی تھی وہ ابھی بھی بہوش تھی۔۔ رنگت زرد ہو چکی تھی۔۔۔نرس کرم اور ڈاکٹر کو میرے آنے کی خبر نہیں ملنی چاہیئے۔۔جی سر کہتی وہ باہر نکل گئی۔۔

بے چینی سے اس کے قریب ہوتا وہ اسے شدت سے چوم گیا تھا۔۔وہ کوئی دیوانہ ہی تو لگ رہا تھا جو کبھی اس کی آنکھوں کو چومتا تو کبھی ہونٹوں کو۔۔ کبھی ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتا تو کبھی بالوں پر اپنے لب رکھتا۔۔کیوں دی خود کو اتنی تکلیف ؟؟؟آہستہ سے اسے خود سے لگائے وہ پوچھ رہا تھا۔۔ کتنی کمزور لگ رہی ہو اس نے پھر سے لب اس کے لبوں پر رکھے تھے۔۔میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا لٹل گرل کچھ بھی نہیں وہ اس کے بالوں پر لب رکھتے باہر نکل گیا تھا۔۔دل کو کچھ سکون ملا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔جاتے ہوئے وہ نرس سے خاص خیال رکھنا بولتے جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا۔۔۔

بھائی جی اس لڑکی کا نام وردہ رفیق ہے۔۔

اور؟؟؟؟

بس اس سے آگے وہ کچھ نہیں بتا رہی۔۔

اوکے اس پر زور مت دو میں دیکھ لوں گا بس اس کا خیال رکھنا۔۔

اب آگے کیا کرنا ہے؟؟؟

حویلی لے جاؤ جیسے بھی جو بھی کر کے اور وہاں سے وہ باہر نہیں نکلنی چاہئے سب کو بتا دینا۔۔

بھائی جی وہ بہت پیاری ہے کرم شاہ نے نجانے کس احساس کے تحت کہا تھا۔۔

ہاں واقعی وہ بہت پیاری ہے کبیر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

آپ کو کیسے پتہ؟؟

کیا؟؟؟

کہ وہ بہت پیاری ہے ؟؟؟

پاگل تم نے ہی تو بتایا ہے کبیر شاہ نے جلدی سے کہا۔۔

اویس۔۔اب بند کرو فون کام کرنے دو ۔۔

میں اس شخص کو ڈھونڈ نکالوں گا جس نے۔۔۔۔ خبردار جو تم نے کچھ کیا میں

خود دیکھ لوں گا کبیر شاہ نے اس کی بات کاٹی۔۔۔آ گئی سمجھ ؟؟؟غصے سے

پوچھا تو وہ بس جی بھائی جی کہہ کر فون رکھ گیا۔۔

میں ڈھونڈ کر رہوں گا بھائی جی اب میں بچہ نہیں رہا۔۔وہ کہتے اندر چلا

گیا۔۔۔

وہ غافل نہیں تھا بس اس کی خوشی کے لئے کچھ دن کے لئے اس سے دور ہو

گیا تھا۔۔ہاں دنیا کی نظروں میں وہ ابھی بھی اسے ڈھونڈ رہا تھا اس کا کام ایسا

ہی تھاوہ کسی پر بھنک بھی نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا کہ اس کی زندگی ایک لڑکی میں قید ہے۔۔

کرم شاہ کی حویلی میں لگے سی سی ٹی وی کیمرے ہمیشہ سے اس کے فون کے ساتھ کنکٹ تھے وہ ہر لمحہ اس کی خبر رکھتا تھااور اب تواس کی متاع جان وہاں تھی وہ کیسے غافل رہتا۔۔ لیکن وہ نہیں سمجھ سکااپنے بھائی کے بدلتے تاثرات۔۔اس کی آنکھوں کی چمک کیونکہ وہ توہر وقت بس اپنی لٹل گرل کو ہی دیکھتارہتا تھا۔۔

وہ یہ بھول چکا تھا کہ اس کا بھائی اب بڑاہو چکا ہے وہ جوان ہو چکا ہے وہ بچہ نہیں رہااس کے دل میں خواہشیں جنم لینے لگی ہیں۔۔۔وہ وردہ کو کن انکھیوں سے دیکھتا ہے وہ سمجھ نہیں سکا۔۔۔

اس کا ہاتھ جل گیا وہ تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھا تھا جب وہ ہاتھ پر ٹیوب لگائے روتی ہوئی سیڑھیوں میں بیٹھ گئی تھی۔۔

کبیر شاہ تو اس کی تکلیف پر شدید پریشان ہو چکا تھا لیکن وہ نہیں چاہتا کہ وہ اسے پھر سے مزید پریشان کرے وہ اسے وقت دے رہا تھا ٹھیک ہونے کے لئے۔۔اور پھر وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے سب کچھ بتائے جو ان دونوں کے درمیان ہے وہ بتائے لیکن اس کے لیے اسے کچھ دن تڑپنا تھا یہ دوری برداشت کرنی تھی کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ وہ کبیر شاہ سے دور جا چکی ہے اور اس بڑی حویلی میں کبیر شاہ اسے ڈھونڈ نہیں پائے گا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ہر لمحہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہے۔۔۔

ہر طرف سے ڈیرہ اور وہ گاؤں ہائی سیکورٹی فورسز نے گھیر لیا تھا۔۔

آئی ایس آئی کا یونیفارم پہنے وہ خوبرو جوان مسلسل آگے بڑھ رہا تھا۔۔

خطرہ بہت زیادہ تھا کیونکہ پندرہ دنوں سے جو ریکی کی جا رہی تھی اس میں دل دہلا دینے والے انکشافات ہوئے تھے۔۔

چھابڑی گاؤں دیکھنے میں خوبصورت ترین گاؤں تھا جس کی زمینوں پر لہلہاتی فصلیں دل کو سکون اور راحت دیتی تھیں۔۔ فصلوں پر کام کرتی عورتیں بھی ایسے ہی نظر آتی تھیں جیسے وہ اپنی مرضی سے کام کر رہی ہیں کیونکہ گاؤں میں اکثر خواتین کھیتوں میں کام کرتی نظر آتی ہیں۔۔

یہ بھی بڑی سڑک سے گزرنے والوں کو ایک ایسا ہی گاؤں دکھائی دیتا تھا۔۔

وردہ نے بھی کرم شاہ کی وجہ سے جلدی میں اس گاؤں میں اترنے والی غلطی کی تھی اور وہ تو بال بال اس مصیبت سے بچ گئی جو اس پر بس آنے ہی والی تھی کیونکہ۔۔۔

او بھگو۔۔ تیری دھی کدھر ہے؟؟؟

سائیں وہ بیمار ہے کام نہیں کر سکتی۔۔۔ بھگو نے زمین پر بیٹھ کر وجہ بتائی تو وڈیرہ غصے سے لال ہو کر اس پر ٹوٹ پڑا۔۔جوتے۔مکے ڈنڈے سے بھگو کو مارتا چلا گیا۔۔دو بندے بھیج کر بھگو کی بیٹی اور بیوی بھی اٹھوالی۔۔وڈیرے کا حرام خور بیٹا ان دونوں کو ڈیرے پر لے آیا۔۔بیمار ہے دھی رانی؟؟؟؟وڈیرہ تنز کرتے ہوئے بولا اور اپنے بیٹے کو اشارہ کیا کہ لے جا ان دونوں کو اندر اور ٹھیک کر ان کی طبیعت۔۔نہیں سائیں رحم کریں میں ان دونوں کے حصے کا کام بھی کروں گا چھوڑ دو ان کو۔۔لیکن دولت اور اقتدار کے نشے میں چور وہ دونوں کو اندر لے گئے۔۔سارا دن ان کو تشدد کا نشانہ بنایا اور عزت تار تار کی کہ جرأت کیسے ہوئی کام سے چھٹی کرنے کی۔۔اللہ۔۔۔

اللہ۔۔۔بھگو اللہ کو پکارتا ہوش سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔

وڈیرہ اور اس کے بندے جب دل کرتا جس عورت کو مرضی اٹھا کر لے جاتے۔۔دو دو دن ڈیرے پر رکھتے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا۔۔تشدد

کرتے اور دل بھر جانے پر گاؤں پھینک جاتے۔۔ پورے گاؤں میں کوئی ہی عورت ہو گی جو ان کے شر سے بچی رہ گئی ہو گی۔۔

پھر دولت کی ہوس نے دھندا کروانا شروع کیا وہ غریبوں کو تھوڑا سا قرض دے کر غلام بنالیتا۔۔ عورتوں کے پیروں میں بیڑیاں ڈال دیتا۔۔ جو قرض واپس نہ کرتا اس کی بیٹی یا بیوی بیچ دیتا پورے گاؤں میں کوئی نہیں تھا جو اس کو روک پاتا۔۔ ظلم حد سے تجاوز کر گیا تو وہاں انجانے میں وردہ رفیق نے قدم رکھا وہ اپنی مرضی سے وہاں صرف ایک رات کے لیے رکنا چاہتی تھی تا کہ وہ کرم شاہ سے پیچھا چھڑا سکے لیکن وہ عورتوں کی چیخوں سے بہت کچھ سمجھ گئی تھی اور وہاں سے دوڑ لگا دی عین ممکن تھا کہ وہ پکڑی جاتی اور اس سے بھی بھیانک انجام ہوتا اگر اس وقت اس کے پاس کرم شاہ نہیں ہوتا اور وہ وہ اس کے اتنے قریب نہیں ہوتا۔۔

وردہ کے پیچھے بھاگتے لوگوں کے چہرے اور حلیہ کرم شاہ کو بہت کچھ سمجھا چکا

تھا۔اس وڈیرے کی حویلی کو بھی چاروں طرف سے گھیر لیا گیا تھااوراب بچنانا ممکن تھا۔۔

چار جگہ کی نشاندہی کی گئی تھی اور بیک وقت چاروں جگہ پر رئیٹ کی گئی اور درجنوں عورتوں بچوں اور مردوں کو ان ظالموں کے چنگل سے بازیاب کروایا گیا۔۔

آپریشن کامیاب رہا تھاوڈیرہ پکڑا گیا تھا جبکہ اس کا مردود بیٹا قتل ہو گیا۔۔۔

عورتوں کی زنجیریں کھولتے وہ خوشی سے رو رہی تھیں اور بے تحاشا دعائیں دے رہی تھیں۔۔

جلد ہی وہ لوگ سب کلئیر کر کے واپس نکل گئے جبکہ کرم شاہ اپنے گاؤں کی طرف چل دیا۔۔

آج وہ پہلے سے بھی زیادہ مطمئن تھا کہ اس دنیا میں کوئی بھی کام بلاوجہ نہیں ہوتا اگر وردہ اس گاؤں میں نا اترتی تو اسے کبھی پتہ ہی نہیں چلتا کہ اتنا ظلم

اس کے ساتھ والے علاقے میں ہو رہا ہے۔۔دل سرشار ہو کر وردہ کے گیت گا رہا تھا۔۔وہ بہت بے چین تھا جلد از جلد وردہ کے پاس جانا چاہتا تھا وہ اسے منانا چاہتا تھا۔۔اور جو اس کے دل میں تھا آج وہ اسے سب بتانا چاہتا تھا۔۔وہ بڑی ہے مجھ سے میں جانتا ہوں لیکن محبت میں عمر کون دیکھتا ہے۔۔کوئی بات نہیں اگر وہ سات آٹھ سال بڑی بھی ہے تو وہ مسکرایا تھا۔۔

گاؤں کے راستے میں ہی ایک چھوٹا سا بازار تھا۔۔کرم شاہ نے وہاں رک کر پھولوں کا بوکے لیا تھا آج وہ وردہ کو اپنی زندگی میں ہر صورت شامل کر لے گا اس نے سوچ لیا تھا۔۔وہ نہیں جاننا چاہتا اس کے بارے اور کچھ بس جو جان لیا کافی ہے۔۔

وہ وردہ کو منا کر پھر بھائی جی اور بڑی اماں کو بھی بتا دے گا۔۔

امام مسجد محمد عبداللہ سے وہ پہلے ہی پوچھ چکا تھا۔۔۔

امام صاحب کیا کسی لڑکی کا نکاح دس گیارہ برس کی عمر میں کر دیا جائے تو وہ

نکاح ہو جاتا ہے ؟؟؟ اور اگر اس کا شوہر اس کو کبھی ملا ہی نہ ہو تو کیا وہ نکاح جو

آج سے پندرہ سال پہلے کیا گیا وہ نکاح موجود ہے ؟؟؟ لڑکی اپنے شوہر کا کب

تک انتظار کرے گی جبکہ اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔۔۔

بیٹا سب سے پہلے تو اسلام میں نکاح بالغ بچے اور بچی کے ہو جانے پر جائز

ہے۔۔اس کے لیے دس یا بارہ برس کی قید نہیں۔۔اگر نکاح ولی کی

موجودگی میں بچی اور بچے کی رضامندی سے ہوا تو نکاح ہو گیا۔۔۔اب

دوسری بات رجوع نہیں کیا۔۔کیا کبھی نہیں کیا یا کچھ عرصے سے نہیں کیا

؟؟

کبھی نہیں کیا۔۔کرم شاہ نے بتایا

عورت کے شوہر کے لاپتہ ہونے پر اسلام چار سال انتظار کرنے کی تعلیم دیتا

ہے اور اگر اس کے بعد بھی وہ نہ آئے تو اگر رجوع کیا تو عدت پوری کرے

اگر نہیں تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

کیا بچی کے پاس نکاح نامہ یا کوئی پتہ یا نمبر موجود ہے ؟؟جی موجود تھا اب نہیں ہے۔

اگر ذہن میں ہو تو پکا یقین کر لیں اس بچی کے شوہر کی گمشدگی کا۔۔نہیں ملتا تو ممکن ہے وہ وفات پا چکا ہو۔۔

اللہ کرے وفات ہی پا چکا ہو کرم شاہ نے دل سے دعا کی تھی۔۔

وہ مسکراتا ہوا گاڑی چلا رہا تھا سفر جلدی ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

اللہ اللہ کر کے وہ خوشی خوشی گھر پہنچا تھا وہ اپنے یونیفارم میں تھا۔۔پہلے کبھی وہ یونیفارم میں نہیں آتا تھا لیکن آج اس نے وردہ کو سب سچ بتانا تھا تو وہ یونیفارم میں ہی آیا تھا۔۔

پھول نکال کر وہ مسکراتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

سامنے ہی وہ دشمن جان سیڑھیوں پر اداس بیٹھی نظر آئی تھی اپنے ہی خیالوں میں گم۔۔ کیا وہ مجھے یاد کر رہی ہے؟؟ کرم شاہ کے دل میں عجیب سا سکون اترا تھا اسے دیکھ کر۔۔

کیسی ہو؟؟؟ اس نے ہلکے سے پوچھا تو وہ جو نجانے کن خیالوں میں گم تھی ایک دم گھبرا گئی۔۔

آپ آ گئے سائیں سرکار وہ جلدی سے کھڑی ہوئی تھی۔۔ پھر اس کی نظر اس کے یونیفارم پر پڑی تو اس نے حیران ہو کر پہلے کرم شاہ کو پھر اس کے یونیفارم کو دیکھا۔۔ وہ حیرانگی سے بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

ک۔ ک۔ ک۔ کون ہو تم؟؟؟ ایک دم سے وہ خوفزدہ ہوتی پیچھے ہٹی تھی۔۔

میں حساس اداروں کا سیکرٹ ایجنٹ ہوں وردہ۔ کرم شاہ نے صاف صاف بتا دیا تھا کیونکہ وہ اس سے کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتا تھا۔۔

کتنے روپ ہیں تمہارے؟؟؟وردہ نے بے یقینی سے پوچھا۔۔

یہی دو روپ ہیں جو میں تمہیں دکھا چکا ہوں۔۔یہاں میں سائیں سرکار ہوں

اور اپنے فرض پر آفیسر کرم شاہ۔۔

وردہ کا رنگ پل میں فق ہوا تھا۔۔

کیا کیا جانتے ہو میرے بارے میں؟؟؟اس نے مزید پیچھے ہٹتے ہوئے

کہا۔۔

تم مجھ سے ڈر رہی ہو وردہ؟؟؟کرم شاہ نے بے یقینی سے پوچھا۔۔

وہ دو قدم آگے ہوا تو وہ چلا اٹھی دور رہو مجھ سے۔۔

کرم شاہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو پل میں زرد ہوئی تھی۔۔

وردہ کیا تم ٹھیک ہو؟؟؟اس کی گرفت پھولوں پر مضبوط ہوئی تھی۔۔

وہ کانپ رہی تھی لیکن کیوں اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

وردہ میں تم سے محبت۔۔۔وہ بہوش ہوتی سیڑھیوں پر گرنے ہی لگی تھی

جب کرم شاہ نے اسے پکڑ کر خود میں بھینچ لیا تھا وہ اس کی حالت سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔ پھول وہیں گرتے چلے گئے اور وہ اسے اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھائے اس کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

ڈاکٹر محمد اسے چیک کر کے باہر نکلا تو مسکرا رہا تھا۔۔

وہ ٹھیک ہے ایک دم سے ڈر گئی تھی اور کچھ نہیں ہے۔۔ بی پی لو ہے شاید اس نے سارا دن کچھ نہیں کھایا۔۔

ویسے تم یونیفارم میں اس کے سامنے کیوں آئے ؟؟ کیا جیسا میں سوچ رہا ہوں ویسا ہی ہے ؟؟؟

مجھے نہیں معلوم کہ کیسا ہے بس وہ مجھے اچھی لگتی ہے اور میں۔۔

میں ؟؟

اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔

تو کیا سب کچھ پتہ لگوا لیا ؟؟

جو اس نے بتایا ہے وہی کافی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ سچ بول رہی ہے۔۔

سوچ لو کرم شاہ کچھ۔۔ پلیز محمد مجھے کوئی بات نہیں کرنی اس نے بات کاٹ دی۔۔

پھولوں کا بوکے اٹھا کر اس کے کمرے میں رکھ دیا اور چینج کرنے کے بعد اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔ وہ گہری نیند میں تھی جبکہ کرم شاہ گہری سوچ میں۔۔ اس کا ری ایکشن عجیب تھا۔۔

دو گھنٹے بعد ہی وہ جاگ چکی تھی جبکہ صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی کرم شاہ سو گیا تھا۔۔ وردہ نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تو کیا وہ جو سوچ رہی ہے ویسا ہی ہے۔۔ نہیں میرا نکاح ہو چکا ہے یہ ممکن نہیں اس نے خود سے کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔ کچن میں آکر اس نے سینڈوچ بنائے اور ساتھ جوس لے کر وہ واپس کمرے میں آگئی۔۔ کرم شاہ ابھی بھی سو رہا تھا۔۔

سائیں سرکار۔۔

سائیں سرکار۔۔۔

دو دفعہ بلانے پر بھی وہ نہیں اٹھا تو وردہ نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا تو وہ فوراً سے اٹھ گیا۔۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو بے ساختہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے پریشانی سے کہا۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ یہ کھالیں اور اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں۔۔

وردہ نے سینڈوچز کی طرف اشارہ کیا تو اس نے مسکرا کر دیکھا اور ہاں میں سر ہلاتا واش روم چلا گیا۔۔دو منٹ بعد ہی وہ فریش سا صوفے پر آکر بیٹھ گیا اور کھانا شروع کیا۔۔

مجھے بہت بھوک لگی تھی اس نے سچ بتانے میں بخل سے کام نہیں لیا تھا۔۔۔

تم بھی کھاؤ اس نے سینڈوچ پکڑاتے ہوئے کہا۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔

بھوک نہیں ہے تب بھی پکڑو اور کھاؤ۔بی پی کتنا لو ہے۔۔وردہ نے پکڑ لیا

اور ہلکے ہلکے کھانے لگی۔۔

کیا میں یونیفارم پہن کر کوئی خوفناک جن یا بھوت لگ رہا تھا؟؟؟اس کے اچانک سوال پر وردہ کو بہت زور سے کھانسی آئی تو وہ جوس پکڑاتے بس ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

میں واپس جانا چاہتی ہوں سائیں سرکار۔۔وردہ کی بات پر وہ کھاتے رکا اور پھر سنجیدگی سے بولا یہ ممکن نہیں ہے۔۔

کیوں؟؟وہ غصے سے بولی۔۔

یہ پھول میں آپ کے لئے لایا تھا۔۔وہ بات بدل گیا تھا۔۔شکریہ وہ رکھائی سے بولی۔۔

میں نے جو پوچھا ہے وہ بتائیں۔۔

وردہ میں نے آپ سے کچھ بھی نہیں چھپایا جو ہے واضح ہے وہ کھڑا ہوتا اس کے پاؤں میں آبیٹھا تھا۔۔وردہ گھبرا گئی تھی۔۔

میں تمہارے بارے امام مسجد سے پوچھ چکا ہوں اس نکاح کی اب کوئی شرعی اہمیت نہیں ہے ہو سکتا ہے وہ شخص اب اس دنیا میں نہ ہو جس سے نکاح ہوا تھا اور چار سال انتظار کرنا شرط ہے اور تمہیں تو پندرہ سال ہو گئے انتظار کرتے۔۔وہ نہیں آئے گا اگر اس نے آنا ہوتا تو وہ اب تک آ چکا ہوتا۔۔

اسلام اجازت دیتا ہے کہ آپ دوسرا نکاح کر لیں اور میں۔۔

سائیں سرکار وردہ تیز لہجے میں بولی۔۔وہ تیز تیز سانسیں لے رہی تھی اور آنسو سے چہرہ بھیگ چکا تھا۔۔

کرم شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں کے پاس لے جانے کی کوشش کی تو وردہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔۔چلے جائیں یہاں سے آپ بھی سب مردوں کی طرح نکلے کچے کردار کے۔۔

غلط بلکل غلط میرے بھائی جی نے میرا کردار پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط بنایا ہے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی عورت کی طرف دیکھوں بھی۔۔

مجھے آپ اچھی لگتی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ سے نکاح کر لوں۔۔۔

میں آپ سے کم از کم آٹھ سے دس سال بڑی ہوں اور کسی کے نکاح میں ہوں یہ نہیں ہو سکتا۔۔

عمر کو جواز مت بناؤ کب تک اپنی عزت بچاتی بھاگتی رہو گی مان لو کہ نہیں ہے تمہارا کوئی جو تمہاری حفاظت کر سکے۔۔ایک مضبوط مرد ہی تمہیں معاشرے کے ان بھیڑیوں سے بچا سکتا ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں میں وہ مضبوط مرد بنوں گا اور جس سے تم بھاگ رہی ہو میں اسے اس دنیا سے رخصت کر دوں گا۔۔

وہ۔۔۔

وہ بہت طاقتور ہے وہ مجھے ڈھونڈ نکالے گا میری وجہ سے اپنی جان خطرے میں مت ڈالیں وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔

میں چھوٹے صاحب کو کیسے بھول جاؤں میں ان سے۔۔۔

وہ بات ادھوری چھوڑ کر رو دی تھی۔۔۔

محبت کرتی ہیں؟؟؟؟

وہ خاموش رہی تھی۔۔۔

بولو ناں بتاؤ مجھے۔۔۔اس نے پیار سے کہا

وہ کچھ نہیں بولی۔۔اس نے انکار بھی نہیں کیا۔۔۔۔

کیا بیس سال پہلے دیکھے ہوئے لڑکے سے محبت ہے؟؟؟جس نے دوبارہ کبھی پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔وہ غصے سے بولا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔

وہ؟؟؟؟؟کرم نے سوال کیا۔۔

وہ آجائیں گے ورده نے کمزور سی آواز میں کہا۔۔

کس کو تسلی دے رہی ہو؟؟؟

وہ نہیں آئے گا کرم شاہ دھاڑا تو وردہ نے آنکھیں بند کر لیں رونے میں شدت آگئی۔۔۔

میں نہیں کر سکتی خیانت وہ منہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ کر رو دی۔۔ میں اس کی امانت ہوں۔۔ وہ جاتے جاتے اپنی امانت کہہ کر گیا تھا۔۔۔

کرم شاہ نے اسے رونے دیا تھا۔۔۔ وہ اب بھی اس کے پیروں میں بیٹھا تھا۔۔

اچھا ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔۔

کیسی ڈیل وردہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

اگر وہ ہمارے نکاح سے ایک منٹ پہلے بھی آگیا تو میں آپ کو نہیں روکوں گا۔۔ آپ اس کے ساتھ چلی جانا اگر وہ نہیں آیا تو آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میری بولو منظور ہے ؟؟؟

مجھے وقت چاہیئے۔۔۔

نہیں آپ کو مضبوط سہارا چاہیئے انتظار پر زندگی نہیں کٹتی۔۔

بولو ہمت ہے تو کرو میرا چیلنج قبول۔۔۔۔

نہیں مجھ میں بلکل بھی ہمت نہیں ہے وہ ہاری ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

کیا بہت محبت کرتی ہو اس سے؟؟؟

محبت تو چھوٹی سی چیز ہے میں تو اس کے لیے فنا ہو گئی سائیں سرکار۔۔ میری ذات تو کچھ بھی نہیں رہی بس وہی تو ہے جو مجھ میں ہے لیکن وہ آیا ہی نہیں کبھی پلٹ کر۔۔ وعدہ کیا تھا مگر وفا نہیں کیا۔۔ وہ ایسا تو نہیں تھا کہ۔۔۔

شاید وہ واقعی اس دنیا میں نہیں ہے اس نے قبول کر لیا تھا۔۔۔

پھر تھام لو میرا ہاتھ۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کو آپ کے وجود میں سے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دوں گا اور کرم شاہ کی محبت کی مہر لگا دوں گا مجھے ایک موقع تو دو۔۔۔

کرم شاہ نے وردہ کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں پر رکھا تو اس دفعہ اس نے ہاتھ نہیں کھینچا لیکن آنسو کی روانی ضرور بڑھ گئی تھی اب یہ خوشی کے تھے یا غم کے کرم شاہ کو اس سے غرض نہیں تھی۔۔۔

کبیر شاہ ابھی اماں کو دیکھ کر باہر ناشتہ کرنے آیا تھا جب اس کا فون بجا تھا۔۔

جی بابا خیریت؟؟؟ فارم ہاؤس کے چوکیدار

صاحب وہ جو بچی آپ کے ساتھ دو ہفتے پہلے آئی تھی وہ بار بار جانے کا کہہ رہی ہے کیا کروں؟؟؟

نہیں بابا اس کو جانے نہیں دینا اور میں تو بلکل بھول ہی گیا تھا اسے۔۔ کیا وہ ٹھیک ہے؟؟

جی جی صاحب ہم نے اس کا بہت خیال رکھا ہے۔۔

میں آتا ہوں تھوڑی سی دیر میں۔۔

جی صاحب۔۔۔۔

وہ ناشتہ کرنے کے بعد رجو کو خاص ہدایت دے فارم ہاؤس کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

وہ فارم ہاؤس پر پہنچا تو وہ اس کی منتظر تھی۔۔لان میں بیٹھ کر اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

وہ جیسے ہی گاڑی سے اترا وہ بھاگتی ہوئی آئی اور ایک دم سے رونے لگی تھی۔۔

سامان پیک کرو ہمیں جانا ہے کہتا وہ اندر جانے لگا جب وہ آہستہ سے بولی۔۔

پیک ہے سامان۔۔۔

اندر آؤ کہتا وہ اندر چلا گیا جبکہ وہ اس کے پیچھے پیچھے اندر چلی گئی۔۔

وہ جب سے آئی تھی باہر والے کمرے میں تھی کیونکہ اندر تو کبیر شاہ خود لے کر آتا تھا اور وہ اسے لے آیا تھا اندر۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے اس نے لائیٹ آن کی تو پہلی نظر اس کے بیڈ کے پاس پڑے لاکٹ پر پڑی۔۔

وردہ کے جانے کے بعد وہ صفائی کروا چکا تھا۔۔ کارپٹ پر اب خون کے داغ نہیں تھے۔۔ لیکن لاکٹ؟؟؟؟

اس نے جلدی سے اٹھا کر دیکھا تو وہ لاکٹ اسی کا تھا جو بلکل بیڈ کے ساتھ پڑا تھا اسی لئے کسی کو نظر نہیں آیا۔۔ ڈبلیو کو کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔۔۔ لٹل گرل وہ مسکرایا تھا آج سترہ دن کے بعد۔۔ اس کے باپ کے مرنے کے بعد وہ مسکرا نہیں سکا تھا۔۔

لاکٹ کو لبوں پر رکھتے وہ چومتا چلا گیا۔۔ میری لٹل گرل۔۔ میری پرنسسز اب بہت ہو گیا یہ چوہے بلی کا کھیل ۔۔۔

سر؟؟؟وہ ہوش میں آیا ارم کی آواز سن کر۔۔

بیٹھیں۔۔۔اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا اور مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔۔

یقینن اس کے پاس دل کا سامان آچکا تھا اور وہ مصروف ہو چکا تھا۔۔

لیکن آج وہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے ہی باہر نکل آیا تھا اور ارم کو لے کر

اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔

گھر پہنچ کر اس نے رجو کو آواز دی۔۔

رجو؟؟؟؟؟

جی صاحب۔۔

ان کو نیچے ایک کمرہ دے دو یہ خاص طور پر اماں کا خیال رکھیں گی۔۔

جی صاحب کہہ کر وہ اسے کمرے میں لے گئی۔۔

تھوڑی سی دیر بعد وہ اسے اماں کی ساری دوائیاں اور کھانے پینے کی روٹین

سمجھا رہا تھا۔۔

ارم اپنی بہن کی زندگی کے لیے کبیر شاہ کی ساری باتیں مان گئی تھی۔۔

اماں دیکھیں کون آیا ہے؟؟ کبیر شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے محبت سے کہا لیکن وہ نہ تو مسکرائیں اور نہ بولیں۔۔

ایسے بھی بھلا کوئی کرتا ہے آپ تو روگ ہی لگا گئی جلدی کریں ٹھیک ہو جائیں پھر آپ کی بہو کو لینے بھی جانا ہے بہت یاد کرتی ہے مجھے۔۔اور اب میں آپ کی ایک نہیں سنوں گا آئی سمجھ۔۔وہ اماں کا ہاتھ چومتے ارم سے مخاطب ہوا۔۔میں امید کرتا ہوں کہ مجھے کوئی بھی شکایت نہیں ملے گی۔۔

یس سر کہتی وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

جب کبیر شاہ جاتے جاتے رکا۔۔فارغ ہو کر میرے کمرے میں آجائیں۔۔

یس سر کرتی وہ اماں کے پاؤں مساج کرنے لگی۔۔

کبیر شاہ کمرے میں داخل ہوا تو اپنے سب سے پسندیدہ کام میں مصروف ہو گیا۔۔نجانے اسے اس موبائل میں ایسا کیا دکھتا تھا جو وہ گھنٹوں بیٹھ کر دیکھ

سکتا تھا۔۔

وردہ آج بھی دیر سے کمرے سے نکلی تھی یقینن وہ کرم شاہ کے جانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی کرم شاہ پھول ہاتھ میں پکڑے اس کے دروازے میں کھڑا تھا۔وردہ نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔

قبول کر لو ظالم محبوبہ یقین کرو تم پہلی لڑکی ہو جس کو میں نے پھول دیا ہے ورنہ تو کرم شاہ لڑکیوں کے معاملے میں بلکل ہی پھوہڑ عورت کی طرح ہے۔۔

اس کی بات پر وہ زور سے ہنسی تھی اور پھر ہنستی چلی گئی۔۔کرم شاہ خوبصورت منظر میں گم ہو گیا تھا۔وہ پھول اس کے چہرے پر مارتے اسے چپ کروا چکا تھا۔بند کرو لڑکی میرا مذاق اڑانا۔وردہ خاموش ہوئی تو پھر

سے زور سے ہسنے لگی اتنا مکمل اور خوبصورت منظر کسی اور آنکھ نے بھی دیکھا

تھا۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ناشتے کے ٹیبل پر لے آیا تھا جہاں وسائی ناشتہ لگا چکی

تھی۔۔وہ دونوں کو دیکھ کر مسکرائی تھی اور دعا دی تھی کہ ہمیشہ خوش

رہو۔۔

وردہ نے سامنے بیٹھے کرم شاہ کو دیکھا وہ بہت خوش نظر آرہا تھا جبکہ وردہ تو

بس خاموشی سے اسے دیکھ کر نظریں چرا گئی تھی۔۔

ناشتے کے بعد وہ پہلی دفعہ اسے ساتھ باہر لے گیا تھا۔ ۔

یہ دیکھو یہ ساری زمینیں ہماری ہیں۔۔بھائی جی مالک ہیں ان زمینوں کے۔۔

وہ وردہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے دور زمینوں میں لے گیا تھا۔۔تمام مرد جو کام

کرتے تھے وہ دور جا چکے تھے۔۔ان کا مالک آج پہلی دفعہ کسی لڑکی کے ساتھ

آیا تھا تو وہ وہاں سے جا چکے تھے۔۔وہ زمینوں میں بنی پگڈنڈی پر چل رہی

تھی جب اس کا پاؤں پھسلا اور وہ چارے کے کھیت میں جا گری جبکہ کرم شاہ باتیں کرتا کرتا دور چلا گیا جب اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔وردہ؟؟؟؟ وہ واپس بھاگا جب تھوڑی ہی دور وہ اسے بڑے بڑے چارے کے درمیان لیٹی ہوئی ملی وہ ہنس رہی تھی اتنا کہ اس سے بولا یا آواز بھی نہیں دی جا رہی تھی جبکہ کرم شاہ اس کو دیکھ کر ہسنے لگا تھا پھر اس کو گدگدی کرتے وہ دونوں چارے کے کھیت میں لوٹ پوٹ ہو گے تھے۔۔ زندگی اتنی خوبصورت بھی ہو سکتی ہے کرم شاہ کو آج پتہ چلا تھا۔۔لیکن جب وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تو پتہ چلا محترمہ کے پاؤں پر موچ آچکی ہے۔۔آہ میں کھڑی نہیں ہو پا رہی سائیں سرکار۔۔وردہ نے درد سے کراہتے ہوئے کہا۔۔

اب کیا کریں وہ پریشان ہوا تھا لیکن پھر اس کو گود میں اٹھائے وہ دور تک اس کے ساتھ چلا تھا۔۔

زندگی کی پریشانیوں سے دور وہ دونوں ایک دوسرے کی خوشی میں خوش تھے ۔۔

آؤ یہاں بیٹھو وہ اسے ڈیرے پر لے آیا تھا۔۔ہاسپٹل چلتے ہیں میں ذرا تھوڑا سا کام کرلوں۔۔وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سوچ رہی تھی کہ زندگی اس کے ساتھ واقعی کرم شاہ کو جوڑنے والی ہے ؟؟؟آج تک تو اس نے چھوٹے صاحب کے نام کی مالا جھپی تھی لیکن کرم شاہ ؟؟؟

یااللہ بہتر فیصلہ فرمادے میں سائیں سرکار کو کوئی دکھ نہیں دینا چاہتی۔۔

وہ واپس آیا تو جاندار مسکراہٹ اس کے لبوں پر تھی۔۔گاڑی میں بیٹھاتے وہ شرماہی گئی تھی۔۔شرم نہیں آرہی یوں سب کے سامنے گود میں اٹھائے پھر رہے ہیں ؟؟سارے لوگ سمجھیں گے ان کے سائیں سرکار گھوم گئے ہیں۔۔

میری جان میں کونسا کسی غیر کو لئے پھر رہا ہوں میری ہونے والی بیوی

ہو۔۔

کیوں نہیں ہو؟؟؟اس نے مسکرا کر پوچھا

پتہ نہیں سائیں سرکار مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔

پریشان نہیں ہو اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔

پاؤں پر بینڈ تیج لگوا کر وہ واپس آئے تو حویلی رکتے وہ پھر سے اسے اٹھانے لگا

جب وردہ نے کہا۔۔سائیں سرکار کچھ شرم کرلیں سب ملازم کیا سوچیں

گے۔

تو؟؟سوچنے دو۔

وسائی کو بلادیں آپ کا احسان ہے۔۔۔

لو بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں کہتا وہ اندر چلا گیا جبکہ وسائی وردہ کو سہارا دیے اندر

لے آئی۔۔۔۔

وسائی بی بی سرکار کو پاؤں بھی نیچے اتارنے کی اجازت نہیں ہے سمجھ گئی ہیں؟

جی جی سائیں سرکار میں سمجھ گئی کہتی وہ کچن میں چلی گئی جبکہ وہ وہیں اس کے پاس بیٹھ گیا تھا۔۔

جائیں کوئی کام کرلیں جا کر۔۔

ہم تو گئے کام سے۔ڈرامائی انداز میں کہتا وہ وردہ کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔

آؤ آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا کبیر شاہ نے ارم کو کمرے میں دیکھ کر کہا۔۔

جی آپ نے مجھے بلایا؟؟

ہمم بلکل بلایا یہاں آؤ میرے پاس یہاں آرام سے بیٹھ کر بات کرو اس نے سامنے والے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

یہ رہے پیسے۔۔ایک پیکٹ پکڑاتے ہوئے کہا۔۔گھر بھیج دو اور ساتھ مطمئن کردو کہ تم ٹھیک ہو جاب ہو گئی ہے۔۔

میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں اتار سکتی سر۔۔

نہیں یہ کوئی احسان نہیں ہے بلکہ محنت کا پھل ہے جو مل رہا ہے۔۔

دل لگا کر کام کرنا تاکہ کوئی مسئلہ نا بنے۔۔

سر آپ کو کوئی شکایت نہیں ملے گی۔۔

ہمم کہتا وہ اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔

وردہ بیڈ پر لیٹی ماضی میں گم تھی جب کرم شاہ ہاتھوں میں پھلوں سے بھری

پلیٹ لئے اندر داخل ہوا۔۔

لیں جی مہارانی صاحبہ پھل کھائیں۔۔

سائیں سرکار آپ کو یہ کام زیب نہیں دیتے وہ مسکرا کر بولی۔۔

ہم جیسا غلام نصیب والوں کو ملتا ہے۔۔

اچھا جی آپ اور غلام؟؟ بھول گئے مجھے ملازمہ بنا کر لائے ہیں اور ابھی قرض

چکا نہیں سکی میں۔۔

تو کوئی نہیں اپنے شوہر سے لے کر دے دینا مجھے کوئی مسئلہ نہیں اب اتنا اعتبار تو کر ہی سکتا ہوں۔۔

اگر میرے شوہر نے پیسے نا دیے تو؟؟؟

لڑکی مجھے ہر حال میں میرے پیسے واپس چاہیے ورنہ سزا ملے گی۔۔

ہاہاہا کیسی سزا وہ قہقہ لگا کر بولی۔۔

وہ تو وقت آنے پر بتاؤں گا۔۔وہ آنکھ مارتے بولا تو وردہ بس مسکرا کر رہ گئی۔۔

اچھا تھوڑے دنوں میں بھائی جی آ رہے ہیں تم بہت اچھی سی تیار ہونا وہ بہت خوش ہوں گے تمہیں دیکھ کر۔۔۔۔

بڑی اماں کی طبیعت خراب ہے ورنہ وہ بھی جلدی آ جاتیں ہم رات کو بہت اچھا سا فنکشن کریں گے کھانا کھائیں گے اور پھر بھائی جی سب کو ہماری منگنی

کا بتا دیں گے۔۔اور پھر اماں جی کے آنے پر شادی ہو جائے گی ٹھیک ہے ؟؟

پتہ ہے میں آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھتا کیونکہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تمہارا وہ پندرہ سال سے گمشدہ شوہر آ گیا تو تم واپس چلی جاؤ گی لیکن میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ کبھی نہ آئے۔۔

ایک بات پوچھوں ؟؟؟

جی پوچھیں۔۔۔

اگر آپ کو کرم شاہ یا چھوٹے صاحب میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو آپ کس کو چنیں گی ؟؟؟

وردہ کا رنگ فق ہوا تھا وہ چور کی طرح نظریں پھیر گئی تھی۔۔بس بہت کھا لیا اب اور نہیں وہ بات بدل گئی تھی جبکہ کرم شاہ کو شاید جواب مل گیا ہو۔۔۔

اچھا اب آرام کرو کچھ کام ہے وہ کرنے کے بعد شام میں ملاقات ہو گی میرا

انتظار کرنا کہتا وہ مسکراتا باہر نکل گیا۔۔جب وہ ایک منٹ میں واپس آیا کریں گی ناں میرا انتظار ؟؟؟

ہاں وردہ نے مسکرا کر کہا تو وہ خوش ہوتے باہر نکل گیا۔۔۔

آؤ آؤ حناء بیگم یہاں میرے پاس آ کر بیٹھ۔۔ سرمد آغا نے سج دھج کر تیار ہوئی حناء بیگم سے کہا تو وہ مسکراتی آ کر اس کے پہلو میں بیٹھ گئی۔۔

میٹنگ کے لئے آئے لوگوں میں تین عربی اور دو انگریز تھے۔۔حناء بیگم کو دیکھتے وہ مسکرائے تھے۔۔

تھوڑی دیر پہلے۔۔۔

حناء؟؟؟

جی وہ صوفے پر بیٹھ کر کچھ دیکھ رہی تھی جب بولی۔۔

یہ تمہارا ڈریس ہے پہن کر تیار ہو جاؤ شام کا کھانا گھر پر ہے کچھ مہمان آ رہے

ہیں باہر سے تو کوئی کمی نا ہو۔۔

حناء مسکراتی آکر سرمد آغا کے ساتھ لپٹ گئی تھی۔۔اس کے ہونٹوں کو چومتا وہ باہر نکل گیا۔۔ حناء بیگم نے دیکھا ڈیپ ریڈ کلر کی وہ باریک نیٹ کی ساڑھی تھی۔۔ جس پر تلے کا کام ہوا تھا۔۔ بلاوز بیک لیس ڈوریوں والا تھا اور باریک کپڑے سے بنا ہوا تھا۔۔ وہ اس وقت سرمد آغا کی محبت میں اندھی ہو چکی تھی۔۔ ساڑھی پہن کر وہ تیار ہوئی تو واقعی حسین لگ رہی تھی۔۔ جبکہ ساڑھی کا پہننا یا نا پہننا برابر تھا۔۔ ہیروں کا سیٹ پہنے وہ ادا سے چلتی آکر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔

آپ کی مسسز بہت حسین ہیں۔۔ایک گورا جس کا نام جیکی تھا وہ بولا تو سرمد آغا مسکرا کر حناء بیگم کو چوم گیا۔۔

کھانا کھاتے بھی وہ سب حناء بیگم کو ہی دیکھ رہے تھے جب سرمد آغا نے انہیں رات کے جشن کے بارے میں بتایا۔۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی لیکن

آج کچھ خاص ہے پر سب خوش ہوئے تھے۔۔

کھانے کے بعد حرام مشروب سے لطف اندوز ہوتے وہ سب ہوش سے بیگانہ ہو رہے تھے جبکہ حناء بیگم تک اپنا آپ کھوتی جا رہی تھی اسے بہت زیادہ طلب ہو رہی تھی کسی کی قربت کی جب وہ سرمد آغا کے ساتھ لپٹ گئی۔۔ چلو روم میں چلو اس نے مدہوشی سے کہا تو سرمد آغا نے اس کے ہونٹوں کو چومتے اسے گود میں بھر لیا۔۔اوپر جاتے وہ باقیوں کو اشارہ کرنا نہیں بھولا تھا۔۔

اور پھر ان چھ لوگوں کے جھرمٹ میں ہوش ہواس سے بیگانہ حناء بیگم برہنہ پڑی تھی۔۔ جس سے ان چھ لوگوں نے اپنی اپنی پیاس بھرپور بجھائی تھی وہ سوتی تو فورا اسے اسے مشروب پلا کر جگا لیتے۔۔ ساری رات یہ گناہ کا کھیل چلتا رہا جب وہ ہوش سے بیگانہ ہوئی تب بھی وہ اس کے جسم سے کھیلتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔۔

وہ سب کے سب برہنہ کمرے میں گرے گہری نیند میں سو چکے تھے۔۔

سارا دن گزر گیا لیکن کوئی بھی نہیں اٹھا۔۔

شام پانچ کے قریب حناء بیگم کو تھوڑی ہوش آئی تو اس کا جسم بری طرح سے زخمی تھا۔۔ سارا جسم درد سے بھرا ہوا اور بیڈ کی چادر داغوں سے بھری ہوئی۔۔ اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا جب وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔ وہ بلکل برہنہ تھی اور پھر اس نے دیکھا وہ پانچ غیر ملکی برہنہ حالت میں کمرے میں گرے سو رہے ہیں۔۔ سرمد آغا بیڈ کی دوسری طرف پڑا سو رہا تھا۔۔ اسے کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا لیکن وہ بہت کچھ سمجھ چکی تھی جب وہ دوبارہ سے بیڈ پر گرتی ہوش سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔

وردہ کو مشکل ہو رہی تھی یہ سب ماننے میں کہ وہ چھوٹے صاحب کو چھوڑ

رہی ہے۔۔ کرم شاہ بہت اچھا انسان ہے یہ بات وہ سمجھ چکی تھی لیکن اس دل کا کیا کرتی جس میں بس چھوٹے صاحب ہی تھے۔۔

آج حویلی میں معمول سے زیادہ صفائیاں ہو رہی تھیں اس کا پاؤں بھی بلکل ٹھیک ہو چکا تھا تو ناشتہ بنانے وہ کچن میں چلی آئی۔۔

وسائی آج اتنی زیادہ صفائیاں کیوں ہو رہی ہیں؟؟؟

بی بی آج سائیں سرکار نے خاص طور پر تاکید کی ہے کہ ہر چیز چمکا دو کیونکہ بڑے صاحب شہر سے آرہے ہیں۔۔ کیا؟؟؟

کیوں؟؟؟

ارے بی بی کیوں کا کیا مطلب؟؟؟ آج حویلی بہت بڑی دعوت رکھی گئی ہے تو اس لیے۔۔

اچھا میں ناشتہ بناتی ہوں آپ باقی کام دیکھ لیں۔۔

جی بی بی کہہ کر وہ باہر نکل گئی۔۔

میں یہ رات کو آپ کے لیے لایا تھا۔۔ کرم شاہ نے تین چار شاپنگ بیگ وردہ

کو پکڑاتے ہوئے کہا۔۔

کیا ہے اس میں ؟؟

منگنی کا جوڑا اور آج دن کے لئے تیار ہونا ہے تو وہ جوڑا اور ساتھ کچھ گھر میں

پہننے والے کپڑے ہیں۔۔ چپلیں ہیں۔۔ ہیل بھی ہیں اور کچھ میک اپ کا

سامان ساتھ جیولری۔۔

اتنا کچھ ؟؟؟

نہیں مجھے پتہ ہے لڑکیوں کو اور بھی بہت کچھ چاہیئے ہوتا ہے وہ منگنی کے بعد

ساتھ لے جاؤں گا تو لے لینا اور وسائی ہے ناں اس سے ضرورت کے مطابق

منگوا لینا جو رہ گیا۔۔

دیکھ کر بتاؤ کیسا ہے وہ پر جوش انداز میں بولا۔۔

وردہ نے کھول کر دیکھا وہ واقعی اچھے کپڑے تھے۔۔ بہت اچھے وہ

مسکرائی۔۔

اچھا جلدی تیار ہو جانا بھائی جی آتے ہوں گے اور اگر وہ کچھ بولیں تو غصہ نہ کرنا پلیز ۔۔

مطلب وہ کیا بولیں گے ؟؟؟؟

بس یہی کہ مجھے کہاں ملی اور ہم کیسے پسند کرتے ہیں ایک دوسرے کو وغیرہ وغیرہ۔۔

سائیں سرکار ڈرتے ہیں بھائی جی سے ؟؟؟ وہ حیران ہوئی۔۔

ہاں ناں وہ میرے بابا بھی ہیں ماما بھی اور بھائی جی بھی۔۔ تو مجھے ان سے ڈر لگتا ہے وہ مار بھی لیتے ہیں مجھے تم اس بات پر بھی غصے نہیں ہونا۔۔

واقعی مارتے ہیں ؟؟؟

ہاں ناں وہ تھوڑا شرمندگی سے بولا۔۔

مطلب تھپڑ جوتے, ڈنڈے شنڈے ؟؟؟

تم بہت شرارتی ہو گندی بچی۔۔وہ اب ہسنے لگا تھا جب وردہ بھی ہنس دی۔۔۔

اچھا میں باہر ہوں رات کے فنکشن کی تیاری کرنی ہے تو جلدی سے تیار ہو جاؤ پھر جب میں بلاؤں تب ہی آنا ان کو سرپرائز دینا ہے۔۔

اوکے کہتی وہ سامان لئے کمرے میں آگئی اس بات سے بے خبر کہ کونسی قیامت آنے والی ہے۔۔۔

اسلام و علیکم سر۔۔۔۔

و علیکم اسلام حارث وہ اس سے گلے ملا تھا۔۔

مجھے یقین تھا کہ تم یہ سب کامیابی سے کر سکو گے۔۔

شکریہ سر۔۔

بیٹھو اور بتاؤ کسی کو شک تو نہیں ہوا؟؟

بظاہر تو نہیں لیکن مجھے لگتا ہے سرمد آغا کچھ کچھ سمجھ چکا ہے۔۔

تم اس کی فکر نہیں کرو میں دیکھ لوں گا اور جاؤ تیار ہو جاؤ ہم نوابشاہ جا رہے ہیں۔۔

آج؟؟؟

کیوں آج نہیں کیا؟؟؟

آپ میرے بغیر کیوں نہیں گئے؟؟؟ جانتے ہیں چار ماہ گزر چکے ہیں۔۔

جانتا ہوں لیکن تمہارے بغیر کیسے جاتا وہ محبت سے بولا۔۔

اوکے میں تیار ہوں ایک گھنٹے میں نکلتے ہیں۔۔

اوکے ڈن کہتا وہ گھر کی طرف نکل گیا۔۔

اماں۔۔۔۔

میری پیاری اماں۔۔۔

وہ دروازے سے داخل ہوا تو اماں نے مسکرا کر دیکھا۔۔

وہ بول نہیں سکتی تھیں اور نہ ہی اشارہ کرتی تھیں بس وہیل چیئر پر تھیں لیکن ڈاکٹر نے کہا تھا کہ جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

میں جا رہا ہوں آپ کے لاڈلے کے پاس۔۔دو دن میں واپسی ہے۔۔

ارم آپ کا خیال رکھے گی اور کچھ چاہیئے ہو تو باہر گارڈز موجود ہیں۔۔

مجھے اجازت ؟؟؟

اماں کے اشارے پر وہ ماتھے پر بوسہ دیتے نکل گیا۔۔

حارث اس کے ساتھ تھا۔۔

گلابی رنگ کی فراک کے ساتھ سلور رنگ کی چپل پہن کر اس نے دونوں کانوں میں سلور ٹاپس پہنے تھے۔۔گلابی ڈوپٹہ سر پر اچھی طرح سیٹ کیا تھا۔۔گلابی رنگ کی لپ اسٹک لگاتی وہ گہری سوچ میں تھی۔۔کیا میں واقعی نکاح کر سکتی ہوں ؟؟؟اور جو نکاح پندرہ سال پہلے ہوا اب اس کی شرط ختم ہو چکی ہے۔۔لاکھ کوشش کے باوجود بھی وہ خوش کیوں نہیں ہو پا رہی تھی۔

۔۔اج تک چھوٹے صاحب کو دل میں بسایا تھا اس کا انتظار کیا تھا لیکن وہ تو واپس آیا ہی نہیں۔۔

کیا واقعی وہ اس دنیا میں نہیں ؟؟؟ وہ سوچتی وہیں صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔

مجھے سہارا مل جائے گا رہنے کے لیے گھر مل جائے گا اور اس ظالم کبیر شاہ سے نجات بھی مل جائے گی اور کیا چاہیئے اور ویسے بھی جو شخص اس گھر میں نہیں آیا جہاں کا پتہ اس کو معلوم تھا تو پھر یہاں اتنی دور بھلا وہ کیسے آسکتا ہے وہ صوفے کی ٹیک سے سر لگا گئی تھی۔۔

کرم شاہ دروازے میں کھڑا کبیر شاہ کا انتظار کر رہا تھا وہ اتنی ہی محبت کرتا تھا اس سے۔۔ وہ جب بھی آنے والا ہوتا وہ دروازے میں کھڑا رہتا کبھی تو اسے گھنٹوں بھی لگ جاتے۔۔

کالی لینڈ کروزر حویلی کے بڑے گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو چوکیداروں نے سلام کیا اور کرم شاہ بھاگتا گاڑی تک پہنچا۔۔ کبیر شاہ کی طرف کا دروازہ کھولا

تو وہ باہر نکل آیا بے اختیار وہ اس سے لپٹ گیا۔۔اور پھر وہ شدت سے رو پڑا تھا مجھے معاف کر دیں بھائی جی میں واپس آگیا آپ کو اکیلا چھوڑ کر۔۔وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا جب کبیر شاہ نے اسے پیار سے خود میں بھینچ لیا۔۔پاگل ایسے نہیں روتے چپ۔۔وہ محبت سے اسے چپ کروانے لگا تھا۔۔وہ کرم شاہ کو کسی چھوٹے بچے کی طرح ٹرین کر رہا تھا۔۔حارث نے سلام کیا تو وہ اس سے گلے ملا اور تینوں اندر آ گئے۔۔

کبیر شاہ کے دل کی دنیا ایک دم سے تہہ و بالا ہو گئی تھی وہ ادھر ادھر اس دشمن جان کو ڈھونڈ رہا تھا جبکہ حارث اس کی بے قراری دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

وسائی نے سلام کیا تو اس نے باقی سارے ملازموں سے ملنے کو بھی کہا۔۔ سب اس سے ملنے آ گئے لیکن وہ نہیں تھی۔۔وہ بھی تو ملازمہ کی حثیت سے تھی یہاں لیکن ان سب میں کیوں نہیں؟؟کبیر شاہ بس سوچ کر رہ گیا۔۔

کرم کسی نئی ملازمہ کو تو نہیں رکھا؟؟؟

کرم شاہ مسکرا دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کبیر شاہ اس کے پل پل کی خبر رکھتا ہے۔۔

ن۔ن۔ن۔نہیں بھائی جی۔۔۔ک۔ک۔ک۔کوئی بھی نہیں ہے پتہ نہیں کیوں جب بھی کبیر شاہ اس سے سوال کرتا تھا تو کرم شاہ سے ڈر کے مارے ٹھیک سے بولا ہی نہیں جاتا تھا۔۔

پر تکلف چائے کے بعد وہ ہال میں آ بیٹھا تھا۔۔بے چینی سے وہ کبھی ادھر دیکھتا تو کبھی ادھر۔۔

حارث سونے چلا گیا تھا وہ دونوں بھائی بیٹھے تھے۔۔۔

بھائی جی؟؟؟

جی۔۔۔

وہ م۔م۔میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔

ہمم ہاں بتاؤ۔۔۔

وہ م۔م۔م۔میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔

کرم شاہ کی بات پر کبیر شاہ نے گھور کر اسے دیکھا اور بولا میں جانتا ہوں جناب بڑے ہو گے ہیں۔۔

کرم شاہ شرمندہ ہوا۔۔

وہ میں کچھ اور بھی بتانا چاہتا ہوں۔۔

میں سن رہا ہوں بولو۔۔کبیر شاہ مسکراتا ہوا بولا۔۔

وہ جب بچے بڑے ہو جائیں تو کیا کرتے ہیں؟؟؟کرم شاہ نے پوچھا۔۔

ہیں؟؟؟؟کیا کہہ رہے ہو کرم؟؟؟کبیر شاہ کو کرم شاہ کی باتیں عجیب لگ رہی تھیں۔۔

وہ بھائی جی مجھے شرم آتی ہے کہتے ہوئے۔۔

کیا کہتے ہوئے کرم شاہ کو شرم آتی ہے؟؟؟؟وہ سنجیدہ ہوا۔۔جبکہ وہ

شرارت سے پوچھ رہا تھا۔۔

بھائی جی سمجھ جائیں ناں۔۔۔

کیا سجھ جاؤں کرم ؟؟؟ نیو گاڑی لینی ہے تو جا کر لے آؤ۔۔ یا اور کچھ لینا ہے ؟؟ وہ واقعی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔

بھائی جی مجھے ناں۔۔۔

ہہمم۔۔۔۔

مجھے ایک لڑکی پسند آگئی ہے اور مجھے شادی کرنی ہے۔۔ وہ جلدی جلدی سے بولا تو کبیر شاہ کا قہقہ بلند ہوا۔۔

ہاں یہ تو اچھی بات ہے میں کروادوں گا کبیر شاہ خوشی سے بولا تو کرم شاہ اس کے گلے لگ گیا۔۔

میں ملاؤں آپ کو؟؟

ہاں کیوں نہیں کب جانا ہے ؟؟

نہیں جانا نہیں اسے بلانا ہے۔۔

یہاں ؟؟ کبیر شاہ نے ابرو اچکا کر کہا۔۔

میں ابھی لے کر آیا باقی باتیں بعد میں بتاؤں گا کہتا وہ اوپر چلا گیا۔۔

کہاں ہو تم لٹل گرل سامنے کیوں نہیں آرہی وہ بے چینی سے اس کو ڈھونڈ رہا تھا جب وہ سیڑھیوں سے کرم شاہ کے ہمراہ اترتی دکھائی دی۔۔ نظریں جھکی ہوئی وہ کوئی شہزادی لگ رہی تھی جبکہ کبیر شاہ دو قدم پیچھے ہوا تھا کیا

وردہ سے کرم شادی ؟؟؟

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔ وہ محبت کرتا ہے ؟؟ نہیں یہ کیا ہو گیا یہ۔۔ وہ میری ہے کہتے اس نے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا اور وردہ نے کبیر شاہ کو۔۔ وردہ کا رنگ فق ہوا تھا اور وہ کانپنے لگی تھی جب وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

وردہ کو لگا زمین گھوم رہی ہے اور وہ کسی بھی وقت گر جائے گی جب اسے کرم شاہ نے پکڑا۔۔

کیا ہوا؟؟

آنسو بہنے لگے تھے کیا کبیر شاہ ہی کرم شاہ کا بھائی جی ہے؟؟ وہ بس گرنے ہی والی تھی جب کرم نے اسے پکڑ لیا۔۔ تم ٹھیک ہو؟

کبیر شاہ تو اس کا روپ دیکھ کر پاگل ہو رہا تھا وہ اس کی تھی اور اسی کی ہے لیکن کرم شاہ؟ اسے لگ رہا تھا جیسے قسمت نے اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیلا ہے۔۔

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ چکے تھے جب وہ اٹھی اور اگلے ہی پل کرم شاہ کی بانہوں میں بہوش ہو گئی۔

وردہ؟

وردہ؟؟؟ کرم چلایا جبکہ کرم شاہ کی بازو میں اپنی زندگی دیکھ کر کبیر شاہ کا دل تڑپ اٹھا تھا اور پھر اگلے لمحے وہ اسے کرم شاہ کی بانہوں سے پکڑتا اپنی بانہوں میں اٹھائے اوپر بڑھ رہا تھا۔

کونسا کمرہ ہے کرم؟

وہ سامنے بھائی جی کہتا اس کے ساتھ آیا تھا۔۔

بیڈ پر لیٹا کر اس نے کرم شاہ کو ڈاکٹر بلانے کا کہا ۔۔

بھائی جی محمد کا نمبر بند ہے ۔۔

تو جاؤ خود جا کر ڈاکٹر لے کر آؤ جلدی وہ چلایا تو کرم شاہ فوراً سے گاڑی نکالتا شہر کی طرف نکلا۔۔

کرم کے جاتے ہی اس نے دروازہ لاک کیا اور بہوش لیٹی وردہ کو کسی قیمتی چیز کی طرح خود میں بھینچ لیا۔۔ وہ دیوانہ وار اسے چوم رہا تھا۔۔ کبھی آنکھوں پر لب رکھتا تو کبھی ناک پر۔۔ ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں مقید کیے وہ سن کچھ بھول لیا۔۔ سکون ہی سکون تھا۔۔ وہ جس طرح اسے پیار کر رہا تھا یوں لگتا جیسے کوئی دیوانہ ہو پاگل ہو۔۔ قہ اس کے ہاتھوں پر لب رکھتا تو کبھی پیشانی پر۔۔ تمہیں کوئی مجھ سے چھین نہیں سکتا کوئی بھی نہیں وہ خوفزدہ تھا۔۔ تم

میری ہوسٹل گرل کبیر شاہ کی۔۔تم کیسے کسی سے نکاح کر سکتی ہو میرے ہوتے ہوئے۔۔اس کو خود میں سماتے وہ اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔زندگی میں پہلی دفعہ کبیر شاہ ڈر گیا تھا اپنی زندگی کے چھین جانے کے خوف سے۔۔

یہ ٹھیک ہیں ٹینشن یا خوف سے ہوگئی ہیں بہوش انجکشن لگا دیا ہے ابھی ہوش آجائے گا کہتا ڈاکٹر جا چکا تھا جبکہ کبیر شاہ اپنے بکھرے وجود کو سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ششششششش۔۔۔تمہاری آواز نہ نکلے۔۔کبیر شاہ وردہ کو دیوار کے ساتھ لگا گیا۔۔

وردہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ سامنے اس کے منہ کو زور سے دبائے کبیر شاہ کھڑا تھا۔۔ہاں وہ پہنچ چکا تھا اس تک۔۔

کبیر شاہ کی انگلیاں اس کے چہرے کے ہر نقش کو چھو رہی تھیں۔۔تم بہت حسین ہو اس نے مدہوشی سے کہا۔۔

اممممم۔۔۔ ممممم۔۔ وردہ نے آنکھیں زور سے بند کی تھیں۔۔اس کے ہونٹ کبیر شاہ کے ہونٹوں میں مقید ہو چکے تھے۔۔وردہ نے مزاحمت کی لیکن وہ اس کو چھوڑ ہی نہیں رہا تھا۔۔کافی دیر کے بعد وہ اس سے الگ ہوا وردہ رو رہی تھی۔۔ناں میری جان رونا نہیں ہے ابھی تو بہت کچھ سہنا ہے تم نے۔۔وہ ابھی بھی اسے دیوار کے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔

کل کیوں بہوش ہو گئی تھی مجھے دیکھ کر؟؟وہ مسکرایا

م۔م۔میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے ظالم انسان۔۔وردہ خوف سے بولی تھی۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا تم نے مجھے پاگل کر دیا ہے وردہ میری جان۔۔میں تمہیں گھونٹ گھونٹ پینا چاہتا ہوں تمہیں اپنے اندر سمیٹنا چاہتا ہوں۔۔ زندگی میں پہلی مرتبہ مجھے کوئی اتنا پیارا لگا ہے لیکن تم مجھ سے بھاگ کر کرم سے شادی کا سوچ رہی ہو؟؟وہ غصے سے دھاڑا لیکن آواز ہلکی تھی۔۔

م۔م۔میری شادی ہے خدا کے لیے میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔وہ اس سے بے حد خوف زدہ تھی۔۔

کیوں۔۔اس نے غصے سے ہاتھ دیوار پر مارا۔۔کیا کمی ہے مجھ میں جو تم مجھ سے دور بھاگی۔۔میں بھی تو تم سے شادی ہی کرنے والا تھا پھر کیوں تم مجھ سے دور ہوئی کیوں ؟وہ غرایا۔۔

بھائی جی کیا میں اندر آجاؤں آپ نے بات کرلی وردہ سے ؟کرم کی آواز آئی۔

کبیر شاہ نے فوراہاتھ وردہ کے منہ پر رکھا۔۔آواز نہیں نکالنی وہ غصے سے بولا۔

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے میری بات تو مکمل ہونے دو آخر کو ساری زندگی کا معاملہ ہے کبیر شاہ کا لہجہ ایک دم بدل گیا تھا۔۔

او بھائی جی میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ مجھے ایک گھنٹے کے لیے جانا ہے

ضروری کام سے آپ آرام سے بات کریں پھر آرام کر لیجیے گا تھوڑی دیر رات کو فنکشن ہے آپ تھک جائیں گے وہ محبت سے چور لہجے میں بولا لیکن وہ اندر نہیں آیا تھا۔۔

کبیر شاہ وردہ کو ابھی بھی دیوار سے لگائے کھڑا تھا۔۔

ہاں ہاں تم آرام سے جاؤ میرے شیر میں بھی بس دس منٹ تک جاتا ہوں۔

کبیر شاہ نے مکرو ہنسی ہنستے ہوئے کہا تو وہ جی بھائی جی کہتا نیچے چلا گیا جبکہ وردہ ناں ناں میں سر ہلا رہی تھی اور شدید خوف زدہ تھی کہ وہ دروازہ کھول کر اندر آجائے اور اس گھٹیا انسان کا اصل چہرہ دیکھ لے لیکن وہ تو اس پر اندھا اعتماد کرتا تھا اور وہ چلا گیا۔۔

اومیری جان اب بس بھی کرو یہ رونا دھونا کیونکہ میں تمہاری ان پیاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا وہ پھر سے شروع ہو چکا تھا وردہ خوف سے سرخ ہو چکی تھی غصہ بھی بہت آرہا تھا کرم شاہ پر کہ کم از کم اندر تو آئے

جاتا۔۔۔

کبیر شاہ کے ہاتھوں نے اس کی کمر پر رینگنا شروع کیا تو وہ کانپ گئی لیکن سوائے رونے کے وہ کر بھی کیا سکتی تھی جبکہ اس کے منہ پر ابھی تک کبیر شاہ کا بھاری ہاتھ تھا۔۔

وردہ نے بری مشکل سے خود کو اس سے دور کیا تو وہ پھر سے مسکرانے لگا۔۔

تم کیوں نہیں سمجھتی کہ میں تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا اپنے بھائی کا بھی نہیں اور اس کے لیے مجھے اسے مارنا بھی پڑا تو میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔۔

ہاں وہ اسے ڈرانا چاہتا تھا۔۔

وردہ وہیں دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی وہ شدت سے رو رہی تھی اپنی بے بسی پر ابھی تو خوشیاں آئی نہیں تھی کہ ختم بھی ہو گئی وہ پھر سے حالی ہاتھ تھی بے آسرا پناہ کی تلاش میں کسی بد معاش آوارہ سے اپنی عزت بچاتی وہ پھر

سے اسی کے سامنے کھڑی تھی وہ کیوں نہیں مر جاتی اس نے روتے روتے

سوچا۔۔

تم رو کیوں رہی ہو کبیر شاہ نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔اس کو وردہ

کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا تکلیف محسوس کر رہا تھا وہ۔۔

دور ہو جائیں مجھ سے نفرت کرتی ہوں میں تم سے کبیر شاہ۔۔ نفرت۔۔۔وہ

چیخی تھی۔۔۔وردہ مر تو سکتی ہے لیکن کبھی تمہاری نہیں ہو سکتی۔

اچھا کل جب تم بہوش تھی تو میں نے تمہیں یہاں پیار کیا وہ انگلی ہونٹوں پر

رکھتے بولا۔۔یہاں بھی۔یہاں بھی بلکہ سارے جسم پر کبیر شاہ کی محبت کی

مہر لگا چکا ہوں۔چاہو تو دیکھ لو یہ پردے ہٹا کر۔۔

تم گھٹیا انسان ہو وہ چیخی۔۔

مار دوں گا کرم کو تم شادی کر کے دیکھ لو۔۔

تمہیں اللہ کا واسطہ کرم شاہ کو کچھ مت کرنا ان کا کوئی قصور نہیں ہے میں نے

ان سے پناہ مانگی تھی میں نے انہیں کہا تھا کہ مجھ سے نکاح کر لیں ان کا کوئی قصور نہیں

اوہ لٹل گرل تمہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری کوئی بھی مدد کروں گا ؟؟؟

اسے مرنا ہو گا اور پھر تمہیں میرا ہونا ہو گا۔۔

وہ پھر سے مسکرایا تھا اور ایک بات یاد رکھنا میں بہت برا ہوں اتنا برا کہ شاید ہی تمہیں کوئی مجھ سے برا شخص ملے اور جو غلطی تم نے بھاگ کر کی ہے اس کی سزا تو تمہیں ضرور ملے گی اور تمہارے ساتھ کرم شاہ کو بھی۔۔ ویسے تو ایک بات بتا دوں تمہارے لیے میرے پاس ایک بہت بڑا دھماکے دار سرپرائز ہے جسے سن کر یقینن تمہیں خوشی تو نہیں ہو گی لیکن مجھے بہت خوشی ہو گی۔۔۔اس لیے تیاری مکمل رکھنا میری جان ہمت کر کے سننا پڑے گا سچ ؟؟ وہ شاطرانہ انداز میں بولا اور پھر اس کے پاس بیٹھ گیا۔

فون کی گھنٹی بجی تو

اس نے فون سپیکر پر ڈالا ۔۔

جی حارث ؟؟

سر ایک مسئلہ ہو گیا ہے سر کرم کو گولی لگی ہے۔۔۔

کیا کس کی ہمت ہوئی میرے جان سے پیارے بھائی پر گولی چلانے کی میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ دھاڑا جبکہ وردہ کو ایک دم ہوش آیا تو وہ اٹھتی باہر کو بھاگی۔۔۔

کرم۔۔۔

کرم۔۔۔وہ چیخی۔۔

کبیر شاہ بھی باہر نکلا اور غصے سے دھاڑا گاڑیاں نکالو میرے بھائی پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور جس نے یہ کیا ہے میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا چلو۔۔۔وہ سب بھاگتے ہوئے باہر گاڑیوں کی طرف جا رہے تھے جبکہ وردہ ان کے پیچھے

بھاگ رہی تھی جسے مڑ کر کبیر شاہ نے دیکھا اور ملازمہ سے کہا پکڑو بی بی کو تو اس نے جلدی سے اسے پکڑ لیا۔۔۔مجھے جانے دو مجھے کرم کے پاس جانا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے انہیں گولی لگی ہے وہ روئے جا رہی تھی لیکن ملازمہ نے اسے باہر نہیں جانے دیا تو وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی وہ آج واقعی خوفزدہ ہوئی تھی اس شخص سے جو اپنے بھائی تک کو مروا سکتا ہے ہاں کبیر شاہ نے کیا ہے یہ۔۔۔وہ بے گناہ ہیں میں قصوروار ہوں میں نہیں رہوں گی یہاں دور چلی جاؤں گی ان کی زندگی سے میں سب کچھ چھوڑ دوں گی نہیں کرنی مجھے شادی۔۔وہ خود سے بولتے وہیں صوفے پر روتی ہوئی سو گئی تھی۔۔

اسے اپنے چہرے پر کسی کا لمس محسوس ہوا تو اس نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ سامنے اس کے پاس صوفے کے اوپر بیٹھے پیار سے چہرے پر ہاتھ رکھ کر دیکھ رہا تھا۔۔

آپ۔۔؟؟؟

آپ آ گئے آپ ٹھیک ہیں وہ فوراً سے اٹھی تھی کرم کو دیکھ کر۔۔

اتنی پریشان کیوں ہو گئیں تھی؟؟ وہ پیار سے بولا۔۔اس کے بازو پر پٹی بندھی تھی اور گلے کے ساتھ اٹیچ کر دی گئی تھی پلاسٹر کی طرح لیکن چہرے سے تکلیف کے آثار نظر نہیں آرہے تھے وہ ٹھیک لگ رہا تھا یا شاید وہ وردہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

آپ کو گولی لگی ہے وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔ارے ارے وردہ کچھ نہیں ہوا بس گولی چھو کر گزر گئی ہے اور بس اس نے وردہ کو ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر رو دی تھی اور یہی منظر باہر سے آتے کبیر شاہ کو آگ لگا گیا تھا۔۔کچھ خیال کرو کرم شاہ تم اس وقت باہر لاؤنج میں ہو اپنے بیڈ روم میں نہیں گھر میں ملازم ہیں کیا سوچتے ہوں گے وہ آتے ہی برس پڑا تھا جبکہ وہ فوراً وردہ سے دور ہٹا تھا اور شرمندگی سے بولا بھائی جی آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔ جاؤ وردہ اپنے روم میں جاؤ میں آتا ہوں ابھی اور پریشان نہیں

ہونا رونا بھی نہیں میں ٹھیک ہوں وہ پیار سے بولا تو وردہ نے ایک نظر کبیر شاہ کو دیکھا جس کی آنکھوں میں ایک طوفان تھا جو سب تباہ کر دے وہ کچھ بولے بغیر اوپر چلی گئی اور کمرے کو لاک کر لیا اسے ایک دفعہ پھر سے اپنی عزت کے لالے پڑ گئے تھے وہ محفوظ نہیں تھی کبیر شاہ کے ہوتے وہ کیسے محفوظ رہ سکتی تھی۔۔۔ وہ بہت خوفزدہ تھی کیونکہ کبیر شاہ کچھ بھی کر سکتا تھا کچھ بھی۔۔۔۔ وہ پھر سے اٹھی تھی کھڑکیاں بند کرنے کو لیکن وہ تو پہلے ہی بند کر چکی تھی ہاں یہ ٹھیک سے بند ہیں اس نے خود سے کہا اور پھر وہ دروازے کے ساتھ ہی ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔ آنسو تو خود بخود ہی بہنے لگے تھے کیا مجھے زندگی میں کبھی کوئی خوشی نہیں ملے گی رونے میں شدت آگئی تھی میں کرم سے محبت نہیں کرتی بس وہ میرا سہارا بن جائے اور مجھے کچھ نہیں چاہیئے بس اس ظالم سے میری جان چھڑا دیں میرے اللہ پاک۔۔ وہ پھر سے اٹھی تھی کیونکہ اب دروازہ باہر سے کھولا جا رہا تھا اس نے جلدی سے چٹخنی چڑھا دی

تھی لیکن باہر سے مسلسل ہینڈل کو گھمایا جا رہا تھا۔۔۔

//////////////

بھائی جی میں بڑی اماں کے ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہا ہوں تا کہ ان کو وردہ سے ملوا سکوں۔ وہ بہت خوش تھا۔۔

کیا تم اس لڑکی کے بارے میں کچھ جانتے بھی ہو کرم شاہ یا نہیں یونہی کسی کو بھی اٹھا کر اس سے شادی کا سوچ رہے ہو؟؟

ج۔ج۔جی بھائی جی میں بس اتنا جانتا ہوں کہ وہ اکیلی ہے اس دنیا میں اس کا کوئی بھی نہیں بے سہارا ہے اور۔۔۔

اور کیا کرم شاہ حد کرتے ہو تم بھی اس لڑکی کے بارے کچھ بھی نہیں جانتے ہو اور شادی کا فیصلہ کر لیا۔۔

بھائی جی وہ بہت معصوم ہے۔۔۔

محبت اندھی ہوتی ہے یہ تو سنا تھا آج دیکھ بھی لیا کبیر شاہ غصے سے بولا تھا

کیونکہ اسے کرم کے منہ سے وردہ کی تعریف بلکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔ بھائی جی میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ تھوڑا شرمندہ ہوا تھا آپ وردہ سے پوچھ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں بس یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس سے جو بھی بات کریں اس کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے کریں کہ اس کو برا نہ لگ جائے کیونکہ وہ مجھے جس طرح ملی تھی وہ بلکل بھی ٹھیک نہیں تھی وہ کسی سے چھپی ہوئی تھی بھاگ رہی تھی کسی سے اگر اس کا کوئی ہوتا تو وہ اس طرح لاوارث سڑک پر نہیں ہوتی۔

ک۔ک۔کس سے بھاگ رہی تھی وہ؟؟ کبیر شاہ کا رنگ ایک لمحے میں بدلا تھا۔۔

مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہے لیکن جو بھی ہے میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا بھائی جی۔۔ باقی آپ جیسے چاہیں وردہ سے بات کریں میں باہر جا رہا ہوں کام ہے کچھ اجازت دیں۔۔۔ لیکن تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس طرح

کہاں جاؤ گے ؟؟؟ کوئی بڑی بات نہیں ہے بھائی جی بس مجھے تھوڑی دیر کے لیے جانا ہے پھر سارا وقت گھر پر ہی ہوں۔۔۔

اچھا جاؤ اور جلدی واپس آ جانا۔۔

جی بھائی جی کہہ کر وہ باہر نکل گیا جبکہ اس کا رخ اب وردہ کے کمرے کی طرف تھا۔

ک۔ک۔کون ہے ؟؟؟ وردہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔۔ میرے ہوتے ہوئے میری جان کے پاس اور کون آسکتا ہے وہ باہر سے ہی بولا تھا۔۔۔

میں دروازہ نہیں کھولوں گی جاؤ یہاں سے۔۔

وہ اندر سے ہی چیخی تھی۔۔

یہ دروازہ تو تمہیں کھولنا ہی پڑے گا لٹل گرل۔۔۔۔

کیونکہ یہ دروازہ ضمانت ہے کرم شاہ کی زندگی کی جتنی دیر لگاؤ گی اتنی ہی اس

کی سانسیں کم ہوتی جائیں گی۔۔۔

ہاہاہا۔۔

وہ قہقہہ لگاتے تھوڑا پیچھے ہوا ہی تھا کہ وہ دروازہ کھولے سرخ آنکھوں کے ساتھ اس کے سامنے تھی۔۔ تم میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا ہو کبیر شاہ وہ ہلکی آواز سے مگر غصے سے بولی تھی۔۔

اوہ مائے لٹل گرل مائے لو وہ بات کرتا کرتا کمرے کے اندر آچکا تھا۔۔

آرام سے اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کیا اور پھر دروازہ بند کر دیا۔۔

آؤ بیٹھو یہاں اور ایک ڈیل کرو میرے ساتھ میں زندگی بخش دوں گا کرم کی تم اس سے شادی سے انکار کر دو اور اگر تم ایسا نہیں کرتی تو یقینن یہ کام بھی مجھے کرم شاہ سے کروانا پڑے گا کہ وہ خود اس شادی سے انکار کر دے اور پھر میری پیاری سی لٹل گرل کو اس حویلی سے نکال باہر کرے۔۔

نہیں وہ ایسا کبھی نہیں کریں گئے مجھے یقین ہے وہ تمہارے جیسا بلکل بھی

نہیں ہے وردہ نے ہلکا ہلکا سر ناں میں ہلایا۔۔

وہ ایسا ہی کرے گا میری جان جب اسے میں تمہارا ماضی کھول کر دکھا دوں گا اور یہ بھی کہ تم کس کے ساتھ رات گزار کر آئی تھی اور وہ یہ سننے کے بعد کہ اس کی ہونے والی بیوی اس کے بڑے بھائی کے ساتھ رات گزارنے کے بعد اس کے پاس آئی ہے تو وہ ایک لمحہ بھی نہیں لگائے گا تمہیں باہر کرنے میں۔۔

اب وہ اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا اس کا ضبط جواب دے رہا تھا اور اگلے لمحے وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر چکا تھا وردہ مسلسل خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی مجھے مت آزماؤ وردہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا بہت پیار کرتا ہوں تم سے میرے ساتھ چلو میں تمہیں ساری دنیا سے چھپا کر اپنے دل میں قید کر لوں گا کسی کو بھی تم تک نہیں پہنچنے دوں گا وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر چکا تھا وردہ

کی کوشش ناکام جا رہی تھی وہ پاگل ہو رہا تھا۔۔

چھوڑو مجھے وردہ نے اسے پوری قوت سے دھکا دیا گھٹیا انسان میں وہ ہوں جس کا تمہیں اندازہ نہیں ہے لیکن جلد بتاؤں گا۔۔

بڑے بڑے قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ وردہ وہیں نیچے بیٹھ کر رونے لگی تھی۔۔

//////////////////////

سر ہم آج واپس جا رہے ہیں رات فنکشن کے بعد آپ کی میٹنگ ہے اور آپ یہ مس نہیں کر سکتے۔۔

یس حارث تمام انتظامات مکمل کروا دو اور مجھے کوئی بھی گڑ بڑ نہیں چاہئے۔۔

سر آپ بے فکر ہو جائیں جیسے آپ کہیں گے ویسا ہی ہو گا۔۔

سر؟؟

ہہہمممم۔۔

آپ مس وردہ کو سچ کیوں نہیں بتا دیتے کہ آپ آن کے ؟؟

نہیں حارث ابھی یہ وقت ٹھیک نہیں ہے اور وہ جس حالت میں ہے وہ میری کسی بھی بات کا یقین نہیں کرے گی اس لیے وقت بہت ضروری ہے اور میں اسے یہ وقت دوں گا کیونکہ اسے آنا تو کبیر شاہ کے پاس ہے اس کی زندگی کا ہر راستہ کبیر شاہ ہے اور یہ بات وہ ابھی سمجھنا نہیں چاہتی۔۔

سر آپ سچ بول کر تو دیکھیں۔۔۔

حارث نے پھر سے ایک کوشش کی۔۔۔

آج والی لڑکی پہنچ گئی فارم ہاؤس ؟؟؟

جی باس راستے میں ہے۔۔

اوکے رات کو ملتے ہیں اس سے بھی لیکن ابھی اپنی لٹل گرل کو دیکھ لوں بہت ڈرتی ہے مجھ سے جبکہ حقیقت میں کبیر شاہ ڈرتا ہے اپنی لٹل گرل سے وہ مسکراتا ہوا اندر چلا گیا۔۔

کرم کیا آگیا؟؟اس نے کام والی سے پوچھا

نہیں بڑے صاحب ابھی نہیں آئے۔۔

اچھا جاؤ اور بی بی کو بولو کہ چائے کے لئے آجائیں۔۔جی صاحب کہہ کر وہ وردہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ صوفے پر بیٹھ گیا کیونکہ اس کا دل بے چین تھا اسے دیکھنے کے لیے۔۔

بی بی چائے کے لئے آجائیں۔۔کام والی نے آکر وردہ کو آواز لگائی تو وہ دروازہ کھول کے سامنے ہوئی اور ہلکی آواز سے بولی کیا کرم سائیں آگئے ہیں؟؟

نہیں بی بی وہ بڑے صاحب بلا رہے ہیں۔۔

تو جاؤ اور جا کے بولو کہ مجھے نہیں پینی چائے اور مجھے ایک سر درد کی گولی لا دو پلیز۔۔

جی بی بی کہہ کر وہ واپس پلٹ گئی جبکہ کبیر شاہ کو اس کا جواب دینا زرا سا بھی اچھا نہیں لگا تھا وہ پھر سے اٹھ کر اس کے کمرے کی طرف جانے لگا تھا باہر

سے کرم کی آواز آئی تو وہ رک گیا اور مسکرا کر کرم کو دیکھا جو اسی کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

وردہ کو بھی بلا لو وہ بھی ہمارے ساتھ چائے پیے کبیر نے کرم سے کہا تو وہ جی بھائی جی کہہ کر اسے بلانے چلا گیا اور دو منٹ کے بعد وہ اس کے سامنے تھی۔۔ ملازمہ نے گولی لا کر دی تو کبیر شاہ کچھ بے چین ہوا لیکن کرم کی وجہ سے وہ کچھ نہیں بولا۔

وردہ زیادہ طبیعت خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلیں ؟؟ کرم نے اسے میڈیسن کھاتے دیکھ کر کہا۔۔

ن۔ن۔ نہیں بس ہلکا سا سر درد ہے ٹیبلٹ لے لی ہے آرام آ جائے گا۔۔

رات کا فنکشن اٹینڈ کر سکو گی ؟؟؟ کبیر شاہ نے ٹوک کی۔

م۔م۔ مجھے نہیں پتہ اس نے آرام سے کہا اور نظر اٹھا کر کبیر شاہ کو دیکھا جو ہلکا ہلکا مسکرا رہا تھا۔

کرم مجھے آکر کمرے میں ملو کہتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وردہ نے چور نگاہوں سے اسے دیکھا جب وہ آنکھ مارتا اوپر چلا گیا اور وہ سر جھکا کر بس چائے پینے لگی۔۔۔۔

تو جی

کبیر شاہ پہنچ گیا وردہ کے پاس اب کیا کرے گی وردہ کیسے بچے گی کبیر شاہ سے یا کبیر شاہ اسے حاصل کر ہی لے گا؟؟؟؟

آج طبیعت خراب ہے لیکن آپ سب کی بھرپور فرمائش پر دی ہے۔۔

بھائی جی آپ نے بلایا۔۔

ہمم ہاں آؤ بیٹھو۔۔

میں رات میں فنکشن کے بعد واپسی کے لئے نکل جاؤں گا۔۔

کیوں بھائی جی کچھ دن تو رکیں۔۔

نہیں میں نہیں رک سکتا تمہیں معلوم تو ہے اماں جی کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔

بھائی جی۔۔

ہہمم۔۔

وردہ کیسی لگی آپ کو؟؟

کرم وہ بڑی ہے تم سے۔۔

کیا فرق پڑتا ہے بھائی جی آٹھ دس سال سے۔۔

پاگل نہیں بنو بہت فرق پڑتا ہے۔۔اور ویسے بھی میں کراچی میں تمہارے لئے لڑکی پسند کر چکا ہوں۔۔

نہیں بھائی جی میں صرف وردہ سے شادی کروں گا۔۔وہ غصے سے بولا۔۔

اگر ایسا نہ ہو سکا تو؟؟

ایسامت بولیں میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر۔۔

کبیر شاہ پریشانی سے بولا۔۔

سمجھنے کی کوشش کرو کرم یہ ناممکن ہے۔۔

کیوں بھائی جی کیوں ناممکن ہے؟؟

میں وضاحت نہیں دینا چاہتا۔۔

میں اماں جی سے بات کرتا ہوں جا کر تب تک تم اس سے دور رہنا بلکہ میں اسے ساتھ لے جاتا ہوں اماں بھی مل لیں گی۔۔

میں بھی ساتھ چلتا ہوں پھر۔۔

یہاں سب کون دیکھے گا؟؟

میں اسے ساتھ لے کر واپس آجاؤں گا۔۔

کرم شاہ تم بات کو سمجھتے کیوں نہیں؟؟ وہ غصے سے بولا۔۔

میں نہیں سمجھ پا رہا کہ مسئلہ کیا ہے وہ بھی غصے سے بولا۔۔

کبیر شاہ کو پہلی دفعہ کرم شاہ سے حوف محسوس ہوا تھا وہ واقعی بڑا ہو چکا

تھا۔۔

اگر اماں کو بھی اعتراض ہوا تو تم کیا کرو گے ؟؟

میں آپ کی بات مان لوں گا۔۔

اوکے جاؤ تیار کرو ورده کو ہم جا رہے ہیں لیکن میں اس نکاح کے حق میں نہیں

ہوں۔۔

جو لڑکی میں پسند کر چکا ہوں تمہاری شادی اسی سے ہو گی۔۔ میں ورده سے

شادی کروں گا بس۔۔

لگاؤں گا دو ہاتھ کان کے پیچھے تو ساری عاشقی نکل جائے گی کبیر شاہ غصے سے

دھاڑا تو کرم شاہ خاموش سے باہر نکل گیا۔۔

سیڑھیاں اترتے اسے ورده نظر آ گئی۔۔

وردہ۔۔

جی سائیں سرکار۔۔

وہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔

کہ آپ مجھ سے شادی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کے بھائی جی کو میں پسند نہیں آئی۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے وہ بس عمر کی وجہ سے نہیں مان رہے۔۔

تو کوئی مسئلہ نہیں میں آپ کا قرض ادا کرتے ہی چلی جاؤں گی۔۔

ہم کراچی جا رہے ہیں بڑی اماں سے ملنے۔۔

اگر انہیں بھی پسند نہیں آئی تو؟؟

نہیں وہ مان جائیں گی۔۔

سائیں سرکار میں کہیں نہیں جا رہی آپ میرا پیچھا چھوڑ دیں اور جہاں مرضی شادی کر لیں۔۔

پیچھے کھڑا کبیر شاہ بازو سینے سے لگا کر اسے اشارہ دے رہا تھا کہ وہ کراچی جا کر اس کے ساتھ کیا کرے گا۔ ۔

وردہ میری بات۔۔۔

لیکن وہ کچن میں جا چکی تھی۔۔

کرم شاہ غصے سے باہر نکل گیا جبکہ کبیر شاہ کچن میں چلا گیا۔ ۔

جی بڑے صاحب وسائی نے حیرانگی سے پوچھا۔ ۔۔

وسائی سائیں سرکار اور وردہ بی بی کی پیکنگ کر دیں ہم کراچی جا رہے ہیں۔۔

جی بڑے صاحب کہتی وہ باہر نکل گئی جبکہ کبیر شاہ نے باقی دو ملازماؤں کو بھی باہر بھیج دیا کہ اندر کوئی نہ آئے۔۔

وردہ کھیر میں چمچ چلائے جا رہی تھی جب کبیر شاہ نے اسے پیچھے سے پکڑ کر ساتھ لگا لیا اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر چمچ چلانے لگا۔۔

ہم جا رہے ہیں کراچی رات میں اور لٹل گرل کو کوئی اعتراض نہیں ہھمم۔۔

ہے مجھے اعتراض کیوں جاؤں میں تمہارے ساتھ میں نہیں جاؤں گی۔۔

اس کی گردن پر لب رکھتے وہ مسکراتا ہوا بولا تو کرم شاہ کو مار دیتے ہیں پھر میں آرام سے اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔

تم ایک گھٹیا انسان ہو جبکہ سائیں سرکار ایک شریف انسان ہیں۔۔

پھر تو تم کبھی نہیں چاہو گی کہ تمہاری وجہ سے ایک شریف انسان مارا جائے۔۔

میں انہیں بتا دوں گی سب کچھ۔۔ لیکن کراچی نہیں جاؤں گی۔۔

میں ابھی کہ ابھی اسے دو ماہ کے لیے بھیج دیتا ہوں اور میں یہاں ہی رک جاتا ہوں کل پرسوں شادی کریں گئے اور پھر دونوں مل کر مزے لوٹتے ہیں؟؟

وردہ لال ہوئی تھی غصے سے۔۔ تم کوئی انتہا کے بے شرم انسان ہو چھوڑو مجھے وہ چلائی جب کبیر شاہ اسے اور ساتھ لگا گیا۔۔

سارا غصہ اس کے ہونٹوں پر اتارتے وہ پیچھے ہٹا اور بولا۔۔

تیاری کر لو ڈریس رکھا ہے بیڈ پر پہن لو ہم جا رہے ہیں اور اب انکار کیا تو ایک منٹ نہیں لگاؤں گا کرم کو اوپر پہچانے میں۔۔ وردہ چولہا بند کرتے اوپر بھاگ گئی جبکہ وہ باہر نکل گیا۔ ۔

بھائی جی وہ وردہ نہیں مان رہی جانے کے لئے۔۔

وہ مان جائے گی تم مناؤ اسے جا کر کہتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ۔
وردہ کرم شاہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ فرش پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔

کیا ہوا؟؟

سائیں سرکار آپ مجھ سے شادی نہ کریں بس ملازمہ بنا کر رکھ لیں یہاں لیکن میں۔۔ ۔

چپ۔۔۔ بلکل چپ جب کہا ہے کہ بھروسہ رکھو مجھ پر پھر رو کیوں رہی ہو۔ ۔

میں تیار ہو جاؤں پھر نکلنا ہے تم بھی تیار ہو جاؤ۔۔

وردہ کبیر شاہ کالایا جوڑا نہیں پہننا چاہتی تھی لیکن کرم شاہ کی زندگی کے لیے اسے پہننا پڑا۔۔ وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو کبیر شاہ تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

سارے مردوں کا انتظام باہر تھا عورتوں میں تو صرف وردہ ہی تھی جو تیار ہو کر ہال میں بیٹھی تھی۔۔ کرم شاہ تو سب کے ساتھ مصروف تھا لیکن کبیر شاہ تو بس پاگلوں کی طرح اس موقع کی انتظار میں تھا جب وہ اسے باہوں میں بھرے گا پھر وہ آ ہی گیا اندر۔۔ وردہ تو انتظار کر کر کے تھک کے کمرے میں جا چکی تھی جب وہ اندر داخل ہوا۔۔

تم۔۔ وہ چلائی۔۔

لیکن اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اسے سینے میں بھینچ چک تھا۔۔

چھوڑو مجھے وہ مزاحمت کر رہی تھی لیکن کبیر شاہ کو ہوش کب تھا۔۔

منٹوں میں وہ اس کی ساری لپ سٹک مٹا چکا تھا۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ ڈریس میری جان پر اتنا اچھا لگے گا وہ مدہوشی سے بولتا ایک دفعہ پھر سے

اسے چپ کروا گیا تھا۔۔

کرم شاہ کو خود سے دور رکھو وردہ ورنہ پتہ نہیں مجھ سے کیا ہو جائے وہ اب بھی اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا۔۔ایسے ہی رہنا کراچی تک کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔

رات کو وہ سب کراچی کے لیے نکل چکے تھے۔۔کبیر شاہ کے ساتھ حارث تھا جبکہ کرم شاہ کے ساتھ وردہ۔۔وہ اسی ڈریس میں تھی۔۔انہیں راستے میں ایک بہت اہم مشن مکمل کرنا تھا تو وہ اپنی پوری تیاری کے ساتھ نکلے تھے اور پھر گاڑی ایک بڑے شاندار ہوٹل کے باہر آ کر رکی۔۔

کرم فورا اندر جاؤ کبیر شاہ بولا تو کرم نے کہا وہ وردہ؟

اسے میں لے آتا ہوں وقت نہیں ہے جلدی کرو۔۔ کرم اور حارث اندر چلے گئے جبکہ کبیر شاہ کرم شاہ کی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے محبت سے چور نظروں سے سوئی ہوئی وردہ کو دیکھا

جو ابھی بھی گہری نیند میں تھی۔۔اس کے لبوں پر جھکتے وہ اس کی سانسیں پیتا چلا گیا۔۔جب وردہ کی انکھ کھلی تو وہ خوفزدہ ہو گئی میں ہوں لٹل گرل کبیر شاہ۔۔

کرم کہاں ہیں وہ خوف سے بولی۔۔

وہ تب تک ٹھیک ہے جب تک تم میرے ساتھ ٹھیک ہو میری جان۔۔

انہیں کچھ نہیں کہنا پلیز وہ خوف سے بولی۔۔

نہیں کہوں گا اگر تم شادی سے انکار کر دو اور بولو کہ تمہیں کبیر شاہ پسند ہے محبت ہے کبیر شاہ سے۔۔

م۔م۔میں کہہ دوں گی آپ انہیں مت مارنا اس نے باہر کھڑے گن مینز کو دیکھ کر کہا۔۔

چلو اندر یہاں بہت خطرہ ہے۔۔وہ اسے ساتھ لیتا لفٹ میں آیا اور اوپر والی منزل پر بنے کمرے میں لے آیا۔۔

کمرے کا دروازہ کھولتے وہ مسکراتا اندر داخل ہوا۔۔ کرم کدھر ہیں؟؟ وردہ

نے خوفزدہ نظروں سے دیکھا۔۔ تو وہ اسے پکڑتے دیوار سے لگا گیا۔۔

میرے ہوتے کسی اور کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی ہے تمہیں لٹل گرل

؟؟ میں ہوں ناں تمہارے پاس مجھے محسوس کرو وہ سرگوشی سے بولا تھا

۔۔ مجھے سب سے زیادہ خوف تم سے محسوس ہوتا ہے وہ غصے سے بولی تھی۔۔

تو پھر پیار کس سے محسوس ہوتا ہے کرم شاہ سے؟؟

میں نے انہیں کبھی نہیں کہا کہ مجھے ان سے محبت ہے میں تو صرف تم سے

نجات چاہتی تھی۔۔

اچھا تو بتاؤ ناں کس سے محبت ہے؟؟

میں تمہاری جوابدہ نہیں ہوں وہ چبا چبا کر بولی۔۔

تم میری ہی تو جوابدہ ہو لٹل گرل صرف کبیر شاہ کو۔۔

میں یہ سارا ڈرامہ کرم شاہ کو ختم کرنے کیلئے ہی تو کر رہا ہوں۔۔

وردہ کی آنکھیں خوف سے بڑی ہوئیں تھیں۔۔میں تم سے بھیک مانگتی ہوں سائیں سرکار کی زندگی کی۔۔ان کی زندگی کے لیے تو میں آج یہاں ہوں تمہارے ساتھ اس کمرے میں۔۔مجھے نہیں معلوم تم نے سائیں سرکار کو کہاں بھیجا ہے لیکن تمہیں اللہ کا واسطہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچانا ۔۔

ایک شرط پر بولو منظور ہے۔۔

میں تمہاری ہوس کا نشانہ بننے والی نہیں ہوں کبیر شاہ۔۔تم مجھے صرف اس لیے کراچی واپس لے کر جا رہے ہو تاکہ جو کام اس رات مکمل نہیں ہو سکے وہ مکمل کر لو میری عزت کے ساتھ کھیل سکو۔۔

تم عزت ہو کبیر شاہ کی لٹل گرل۔۔بولو شادی کرو گی مجھ سے ؟؟

وردہ خاموش ہو گئی تھی۔۔

جب ہمت ہو گئی تب بتانا۔۔

م۔م۔میں کروں گی شادی تم سے میں تیار ہوں تم سائیں سرکار کو جانے

دو۔۔

وردہ کے گالوں پر ہلکا سا دانتوں سے کاٹتے وہ خوش ہوا تھا نہیں کرتا کچھ۔۔

جاؤ لیٹ جاؤ اور اب مجھے تمہاری آواز نہ آئے۔۔وہ لیپ ٹاپ آن کئے کچھ کرنے لگا تھا اس کی انگلیاں سپیڈ سے چل رہی تھیں۔۔بیچ بیچ میں اس کی وہ تکیوں میں منہ چھپائے لیٹی وردہ پر ڈال کر مسکرا دیتا جب اسے کان میں حارث کی آواز سنائی دی۔۔

سر ہم ریڈی ہیں سب کچھ کور کر لیا ہے اور ان کی گاڑیاں نشانے پر ہیں۔۔

کتنے دور ہیں؟؟اور روڈ کلئیر ہے؟؟

ہوٹل سے 3 کلو میٹر دور ہیں جی کلئیر ہے۔۔

اڑا دو کہتا وہ اپنی جگہ سے تیزی سے اٹھا تھا جب زوردار دھماکے کی آواز سے وردہ چیخ پڑی تھی لیکن اس کی چیخ کبیر شاہ کے ہونٹوں میں مقید ہو گئی تھی۔۔

ڈرو نہیں میں ہوں تمہارے پاس۔۔وردہ تو رو پڑی تھی۔۔د۔دد۔دھماکہ

ہوا ہے۔۔

ہاں میری جان لیکن فرق نہیں پڑتا ہم ٹھیک ہیں۔۔

جب ہوٹل کے باہر فورس کی گاڑیوں کے سائرن بجے تھے۔۔

کبیر شاہ لمحوں میں وردہ کو اپنے اوپر گراتا بیڈ کی سائیڈ پر لیٹا تھا۔۔ہوٹل کے

شیشے چکنا چور ہو کر عجیب و غریب آوازیں نکال رہے تھے۔۔برستی گولیاں

زوردار تھیں۔۔

کبیر شاہ مسلسل بول بول کر بتا رہا تھا اسے اس ہوٹل کی پوری طرح سے

معلومات تھیں۔۔

حارث کو راستے سمجھاتا وہ پروفیشنل لگ رہا تھا جبکہ وردہ ابھی بھی اس کے اوپر

تھی۔۔جب بھی وہ گولی لگنے کی آواز سے چیختی وہ اس کے لب اپنے لبوں میں

دبا لیتا۔۔

میری ڈرپوک لٹل گرل اس نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

خود تو بہت بہادر ہو یہاں نیچے چھپے ہوئے ہو۔۔ وردہ نے غصے سے کہا تو کبیر شاہ کا جاندار قہقہ گونجا۔۔

بہت احسان فراموش ہو تم لٹل گرل میں یہاں صرف تمہاری وجہ سے ہوں سمجھی۔۔

سب سمجھتی ہوں میں جب ایک اور زوردار دھماکہ ہوا اور وردہ زور سے کبیر شاہ کے ساتھ لپٹ گئی۔۔ کبیر شاہ کا دل کیا ہر دو منٹ کے بعد دھماکہ ہو۔۔

ڈر لگ رہا ہے وہ بہت پیار سے بولا۔۔

ہاں بہت وردہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

میرے ہوتے ہوئے بھی؟؟

کیوں آپ میرے چھوٹے صاحب ہو جن کے ہوتے مجھے ڈر نہیں لگتا تھا۔۔

ہاں میں ہی تو ہوں تمہارا چھوٹا صاحب وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولا۔۔

تم محبت کرتی ہو اپنے شوہر سے۔۔

وردہ خاموش رہی تھی۔۔

بتاؤ ناں۔۔

کیا تم مجھے چھوڑ دو گے پھر؟؟

ہاں میں کچھ نہیں کہوں گا بتاؤ۔۔

میں نے آج تک صرف اور صرف اپنے چھوٹے صاحب سے پیار کیا ہے۔۔

عشق کرتی ہوں۔۔

تو کرم شاہ سے شادی۔۔

مجبوری ہے میری۔۔ میرے چھوٹے صاحب نہیں رہے اور مجھے تم جیسے

انسان سے۔۔۔

یہ ناممکن ہے اپنے دماغ میں بٹھالو۔۔

ویسے تمہارا شوہر کیسا تھا۔۔

تمہارے جیسا تو بلکل بھی نہیں تھا وہ غصے سے بولی جب وہ اسے پھر سے خود میں بھینچ گیا۔۔ چھوڑو مجھے وہ چلائی۔۔

بہت شوق ہے گولی کھانے کا؟؟؟

تمہارے جیسی تو نہیں جو چھپ کر بیٹھ جائے۔۔

وہ ہلکی سی اوپر ہوئی تھی جب دوبارہ سے ایک سنسناتی گولی اوپر کسی شیشے کو لگی تھی۔۔ وردہ کی ایک دفعہ پھر سے چیخ نکل گئی تھی جبکہ کبیر شاہ کا قہقہ۔۔

ڈرپوک۔۔۔

تہہ خانہ کھولتے حارث نے اسے بتایا تھا جب وہ تیزی سے اٹھتا لیپ ٹاپ آن کئے کچھ کرنے لگا۔۔

وردہ سمجھ سکتی تھی وہ ڈائریکشن بتا رہا ہے۔۔

تم کیا کرتے ہو عورتوں کی عزت پامال کرنے کے علاوہ؟؟؟

وردہ کے سوال پر وہ مسکرا دیا۔۔۔

ایک لڑکی سے عشق۔۔

تم جیسے لوگ ایک لڑکی پر نہیں رہتے۔۔

کیوں ہم کیوں نہیں رہتے۔۔

جنہیں جگہ جگہ منہ مارنے کی عادت ہو۔۔ بات تو اس کے منہ میں ہی رہ گئی۔۔ کبیر شاہ نے تو صرف ایک ہی ذائقہ چکھا ہے آج تک لٹل گرل۔۔

پیچھے رہو مجھ سے۔۔ وہ پھر سے چلائی۔۔

کام کرنے دو کہتا وہ اسے چپ کروا گیا۔۔

رات گزر رہی تھی وردہ تو وہیں سو گئی تھی بہت کوشش کے باوجود بھی وہ جاگ نہیں پا رہی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے بی پی لو ہو۔۔۔

کبیر شاہ اپنے ساتھ بے خبر سوئی متاع جان کو دیکھ کر مسکرا کر پھر سے لوکیشن بتانے لگتا۔۔

جب اسے کرم کی آواز سنائی دی۔۔

بھائی جی وردہ ٹھیک ہے؟؟

ہمم ٹھیک ہے کہتا وہ حارث سے مخاطب ہو چکا تھا۔۔

ان کے کام میں کسی کو یوں ساتھ لانا آلو نہیں تھا لیکن مجبوری نہ ہوتی تو وہ وردہ کو ساتھ نہ لاتے۔۔

کام کرتے کرتے وہ رک کر اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تھا جب وردہ نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا لمٹ میں رہو۔۔

بتاؤں اپنی لمٹ؟؟؟؟؟

معاف کر دو مجھے پتہ نہیں وہ کونسی گھڑی تھی جب تم مجھ سے ٹکرائے۔۔

ویسے ایک بات بتاؤں؟؟؟

ہاں بتا دو۔۔

میں نے آئی جی مار دیا۔۔

وردہ کی چیخ ایک دفعہ پھر سے بلند ہوئی۔۔

جانتی ہوناں کونسا آئی جی؟؟؟

ک۔ک۔کونسا؟؟؟

جس کی وجہ سے تارا بائی نے تمہیں اس رات میرے فارم ہاؤس بھیجا تھا۔۔

ک۔ک۔ک۔کیسے مارا؟؟؟

جلادیا۔۔۔

ز۔ز۔زندہ؟؟؟

ہاں تو کیا مردہ جلاتا۔۔

تم اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہو وہ شاک میں تھی۔۔

میں اس سے بھی زیادہ ظالم ہوں وردہ کبیر شاہ۔۔

اگر تم اپنی بات سے مکر گئی تو یاد رکھنا میں۔۔۔

میں نہیں مکروں گی وہ خوف سے بولی۔۔

تو کبیر شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔میں تمہیں سچ بتانا چاہتا ہوں لیکن کیا کروں تم تو میرا اعتبار ہی نہیں کرتی۔۔اور پھر کرم؟؟؟

یا اللہ کیا کروں؟؟

وہ کام کرتے مسلسل سوچ بھی رہا تھا کہ کیسے وہ یہ سب سنبھالے گا۔۔

اس کا واحد راستہ یہی تھا کہ وردہ انکار کر دے۔۔اور وہ اس سے انکار کروا کر رہے گا۔۔

فورسز نے لوگوں کو نکالنا شروع کر دیا تھا وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا لیکن وہ سامنے نہ پہلے کبھی گیا تھا اور نہ آج ہی وہ کسی کی نظروں میں آیا تھا۔۔

اپنا پورا کام وہ کر کے دیتا تھا اور آخر تک ساتھ رہتا تھا لیکن ایسی ہی کسی جگہ پر جہاں اسے کوئی بھی دیکھ نہ سکے۔۔۔۔

ساری رات کے آپریشن کے بعد صبح کا وقت ہوا چاہتا تھا جب وہ سرخرو ہوئے تھے۔۔کبیر شاہ بھی باہر جا چکا تھا۔۔

مرد عورتوں اور بچوں سمیت انہوں نے پچاس لوگ بازیاب کروائے تھے۔۔

چودہ سالہ لڑکیاں دیکھ کر کبیر شاہ نے ایک دفعہ پھر سے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا جس نے اسے ہمت دی تھی۔۔ کرم شاہ تو وردہ کو سوئی ہوئی دیکھ کر باہر نکل گیا تھا کیونکہ اب انہیں آگے کے کام کو بھی دیکھنا تھا۔۔۔

ناشتہ کرتے وہ اوپر آگیا تھا۔۔ وردہ کو بھی ناشتہ کروا کے وہ جلد از جلد نکلنا چاہتے تھے۔۔

کرم شاہ تو کبیر شاہ کے خوف سے وردہ کی طرف دیکھ بھی نہیں تھا وہ جانتا تھا بھائی جی جو کہتے ہیں وہ کرتے بھی ہیں تو اس کا مار کھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔

صبح صادق کے بعد سے انہوں نے دوبارہ سے سفر کا آغاز کیا تھا۔۔

سر آپ میم کو سچ کیوں نہیں بتاتے ایک دفعہ پھر سے حارث نے کوشش

کی۔۔

کیسے بتاؤں جو وہ مجھے سمجھتی ہے وہ غلط فہمی کیسے دور کروں اور کرم؟؟

کرم کو کیسے سمجھاؤں؟؟

ویسے میرے پاس ایک ترکیب ہے حارث کمینگی سے مسکرا کر بولا۔۔

بتاؤ؟؟؟

حارث کے بتانے کے بعد وہ مسکرا کر بولا تم بھی بہت بڑے کمینے ہو

حارث۔۔

وہ تو میں ہوں سر۔۔۔

ویسے میم ہیں بہت پیاری۔۔

کبیر شاہ نے گھور کر حارث کو دیکھا۔۔اب اگر اسے نظر اٹھا کر دیکھا تو تیری

آنکھیں نوچ لوں گا کمینے۔۔

سر میں نے تو بڑی بہن کی حثیت سے کہا ہے۔۔

اب وہ اتنی بھی بڑی نہیں کہ تمہاری بڑی بہن بن جائے۔۔

حد ہے ویسے سر آپ تو بلکل ہی ناکارہ انسان ہیں عشق کے معاملے میں

۔۔۔

مجھے پٹیاں نہ پڑھا چل سو جا چپ کر کے ورنہ میں نے تجھے ہمیشہ کیلئے سلا دینا

ہے۔۔

میم پیاری ہیں آپ سے زیادہ۔۔ کرتا ہے بکواس بند کہ لگاؤں دو ہاتھ۔۔ کر

دی کر دی کہتے وہ دونوں مسکرا دے تھے

ڈر کیوں رہی ہو؟؟ کرم شاہ نے پوچھا۔۔

میں نے ایسا وحشت ناک ماحول پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔

معاف کرنا ہم نہیں چاہتے تھے کہ ایسا ہو لیکن وقت نہیں تھا اور بہت

سارے لوگوں کی زندگیوں کا معاملہ تھا تو ہمیں یہ کرنا پڑا۔

بھائی جی چاہتے تھے کہ تمہیں کسی اور جگہ چھوڑ دیا جائے میں نے منع کر دیا تو

اس لیے۔

میں ڈر گئی تھی بہت وہ معصومیت سے بولی۔۔

میرے ہوتے ڈرنے کی کیا ضرورت میں بھائی جی کو بول کر گیا تھا کہ تمہارا خیال رکھیں۔

ہاں بہت خیال رکھا تھا انہوں نے وردہ نے ضبط سے کہا۔۔

باقی کا راستہ پر سکون گزارا اور پھر وردہ ایک نئے گھر میں آگئی۔

ایسا شاندار ولہ بھی وہ پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔۔

سامنے ہی وہیل چیئر پر بوڑھی عورت تھی جو کہ اماں تھی۔

وہ بول نہیں سکتی تھیں لیکن بہت خوش ہو کر ملیں۔۔

ان کا خیال ایک سولہ سال کی لڑکی رکھتی ہے جس کا نام ارم ہے۔۔

کبیر شاہ اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وردہ کو ایک کمرے میں بھیج دیا تاکہ وہ فریش ہو جائے۔۔

کرم شاہ پہلی دفعہ یہاں آیا تھا تو کبیر شاہ نے اس کا کمرہ سیٹ کروا دیا تھا۔اماں تو اس کے صدقے واری جا رہی تھی جبکہ کرم شاہ مسکرا کر ان ساتھ دے رہا تھا۔

رجو کرم شاہ کو کمرے میں چھوڑ آئی تھی۔

یہاں سے ہوتی ہے ایک نئ زندگی کی شروعات۔۔

آج وہ پہلی دفعہ اس گھر میں آیا تھا۔۔نہ ماں تھی اور نا باپ وہ تب یہاں سے۔ نکالا گیا جب اس کی ماں بھی تھی اور باپ بھی۔۔

وہ رو نہیں رہا تھا لیکن وہ اداس ضرور تھا کیا کوئی اپنی سگی اولاد کے ساتھ بھی ایسا کر سکتا ہے۔۔دل چاہا جائے اس کمرے میں لیکن پھر دماغ نے کہا کیوں جائے وہ وہاں۔۔

وہ بیڈ پر لیٹا تو اسے اپنے بچپن کے وہ دن یاد آئے جب اسے ماں کا پیار چاہیئے تھا لیکن وہ وسائی کے مرہون منت تھا۔۔

اس رات جب وہ بخار میں تپ رہا تھا اس نے بار بار پکارا تھا ماما۔۔۔ماما۔۔۔

وسائی نے کبیر شاہ کو فون پر بتادیا تھا اور پھر وہ جیسے بھی تھا پہنچ گیا تھا اور اسے اپنی آغوش میں لیتے وہ ماؤں کی طرح چومتے بولا تھا مما آگئی ہے میرے بچے کی۔۔

ہاں میری ماں تھی کبیر شاہ۔۔وہ جب بھی پاس ہوا اس کے پیرنٹس میٹنگ میں کبیر شاہ ہوتا تھا اس کی ماں اور باپ کی جگہ۔۔

پھر وہ اس سے لپٹ جاتا اور بلکل ویسے ہی پیار کرتا جیسے ماں کرتی ہے۔۔

آج اس مقام پر آکر میں کیسے بھائی جی کی خواہش پر اپنی خواہش کو فوقیت دے دوں؟؟

لیکن میں محبت کرتا ہوں وردہ سے۔۔دل نے کہا

توکیا یہ محبت اس محبت سے زیادہ اہم ہے ؟؟

نہیں یہ تو نہیں ہو سکتا۔۔ کبیر شاہ کی محبت کا کوئی نعم البدل نہیں۔۔

وہ سوچتا سوچتا نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔۔

کبیر شاہ فریش ہوا تو آفس فون کیا۔۔ میں آ رہا ہوں کہہ کر وہ تیار ہوتا آفس کے لئے نکل گیا۔۔

وہ اور حارث ساتھ ہی تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حناء بیگم کو ہوش آیا تو وہ ایک کمرے میں بیڈ پر موجود تھی لیکن یہ کمرہ اس کا اور سرمد آغا کا نہیں تھا۔۔

وہ جس حالت میں تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن اس کے جسم پر نشان تھے اور تکلیف تھی پھر بھی وہ کھڑی ہوتی واش روم کی طرف چل دی۔۔

شاور لے کر وہ تھوڑی بہتر ہوئی اور باتھ ٹاول باندھ کر باہر آگئی۔۔

سرمد آغا مسکراتا کمرے میں داخل ہوا تو حناء بیگم کو اس حلیے میں دیکھ کر اس کے پاس چل آیا۔۔

کیسی ہے میری جان؟؟

ٹھیک ہوں۔۔بس جسم میں بہت درد ہے۔۔

ڈونٹ وری کھانا کھا کر آرام کر لینا۔۔

ہمم کہتی وہ اٹھنے لگی جب سرمد آغا نے گود میں گرا لیا۔۔حناء بیگم کا ٹاول جھٹکا لگنے سے کھلتا نیچے جا گرا۔۔

سرمد پلیز ابھی نہیں میں اچھا محسوس نہیں کر رہی وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

لیکن ابھی اچھا فیل کرنے لگو گی وہ اسے گود میں اٹھائے بیڈ پر آیا۔۔

سرمد پلیز وہ منمنائی۔۔

دروازہ ہلکے سے ناک ہوا تو سرمد آغا نے یس کہا۔۔حناء بیگم نے حیرانگی سے

اسے دیکھا کہ وہ کیسے کسی کو اندر آنے کی اجازت دے سکتا ہے جبکہ وہ بلکل کپڑوں کے بغیر تھی۔۔

پھر سرمد آغا نے جیب سے ایک انجکشن نکالا تو حناء بیگم نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور ساتھ کمرے میں داخل ہوتے دو دیو ہیکل لوگوں کو۔۔

میری جان تمہیں تھوڑا سکون اور مزہ دینے کے لیے یہ دونوں آئے ہیں۔۔

میم کا فل باڈی مساج کرو تاکہ یہ تھوڑا ریلکس فیل کریں اور کہتے ہوئے اس نے انجکشن حناء بیگم کے سامنے کیا۔۔

یہ کس چیز کا انجکشن ہے؟؟؟ حناء بیگم خوف سے بولی۔۔

تم پر جو رقم لگائی ہے وہ ڈبل کر کے واپس بھی تو لینی ہے میری جان۔۔

پورے دو لاکھ دیے ہیں انہوں نے آج رات تک تمہارے ساتھ گزارنے کے لیے۔۔اور اگر تم نے ان کو خوش کیا تو یہ رات بھی رک سکتے ہیں۔۔

تم یہ کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ؟؟؟ پھنسی پھنسی سی آواز نکلی تھی حلق

سے۔۔

جہاں تم اس وقت ہو ہر کمرے میں یہی ہو رہا ہے یہی تو میرا بزنس ہے اور

اب زیادہ ڈرامے مت کرو۔۔

نہیں سرمد میں تم سے محبت۔۔ لیکن یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی دم توڑ

گئے۔۔ وہ انجکشن لگا چکا تھا۔۔

وہ تینوں سامنے صوفے پر آکر بیٹھ گئے۔۔

صرف پانچ منٹ پھر یہ رات تک آپ دونوں کی۔۔

جو چاہے کرو کوئی مسئلہ نہیں سرمد آغا کمینگی سے مسکرایا تو وہ دونوں بھی

مسکرائے اور پھر تین قہقہے بلند ہوئے۔۔ جب حناء بیگم اپنا آپ بکھیرتی بیڈ پر

اٹھ کر بیٹھ گئی یقینن انجکشن نے اثر دکھادیا تھا۔۔ پھر وہ دونوں کسی گدھ کی

طرح اس پر جھپٹ پڑے اور حناء بیگم ان کے ساتھ۔۔ سرمد آغا مسکراتا باہر

نکل گیا۔۔۔

بھائی جی مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کیوں وردہ کو ناپسند کر رہے ہیں وہ کبیر شاہ کے پاؤں میں بیٹھا تھا۔۔

کبیر شاہ سٹڈی روم میں کام کر رہا تھا جب وہ اندر آیا۔۔

یہ ناممکن ہے کرم تمہاری شادی وردہ سے نہیں ہو سکتی۔۔

کیوں؟؟

وہ شادی شُدہ ہے اور پھر بڑی بھی ہے۔۔

کرم شاہ مسکرایا یقینن وہ ساری انفارمیشن نکلوا چکا ہے وردہ کی۔۔ وہ ایسا ہی تھا شروع سے کرم شاہ کی حرکت پر نظر رکھنے والا۔۔۔

اس کا شوہر مر گیا ہے بس نکاح ہوا تھا کرم شاہ نے وضاحت دی۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا جھوٹ کا فائدہ نہیں کبیر شاہ ساری انفارمیشن نکلوا چکا ہے۔۔

کرم کی بات پر کبیر شاہ کو تو کھانسی کا دورہ ہی پڑ گیا تھا جب کرم شاہ نے آ سے

پانی پلایا۔۔

تم سے کس نے کہا کہ مر چکا ہے ؟؟ وہ عجیب سی کیفیت سے بولا۔۔

جب وہ پندرہ سال سے نہیں آیا تو مر ہی گیا ہو گا کرم نے یقین سے کہا۔۔

زندہ بھی ہو سکتا ہے۔۔

میں نے سارا کچھ پوچھا ہے بھائی جی امام صاحب سے وہ نکاح کر سکتی ہے۔۔

ایسے کیسے وہ نکاح کر سکتی ہے ؟؟ شوہر کے ہوتے ؟

شوہر نہیں ہے اس کا تو وہ کر سکتی ہے۔۔

میں نہیں کرنے دوں گا بس۔۔ وہ بضد ہوا۔۔۔

بھائی جی ؟؟؟

اب اگر تم نے ضد کی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے پھر کر لینا اس سے شادی جائز ہو جائے گی۔۔ اب اس کی بس ہو گئی تھی۔

اللہ نہ کرے بھائی جی آپ کو کچھ ہو۔۔۔ کرم شاہ تڑپ ہی تو گیا تھا سن

کر۔۔

میں۔۔ کرم شاہ بولنے گا جب کبیر شاہ نے اسے روکا۔۔

کرم میں نے تمہارے لئے ارم کو پسند کیا ہے بہت پیاری بچی ہے اور مجھے یقین ہے وہ تمہیں بہت خوش رکھے گی تو تیار ہو جاؤ کل شام کو تمہارا نکاح ہے۔۔

لیکن بھائی جی؟؟؟

اگر تم نے انکار کیا تو میں گولی مار کر اپنی جان لے لوں گا۔۔ جاؤ جا کر تیاری کرو۔۔ یہ وہ آخری دھمکی تھی جس کے بعد کرم شاہ کبھی انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔

جی بھائی جی وہ بس اتنا ہی بول سکا۔۔۔

کرم شاہ باہر نکلا تو اس کا سامنا وردہ سے ہوا۔۔ وہ نظریں چرا گیا۔۔

آپ کا کوئی قصور نہیں ہے سائیں سرکار مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔

یقینن وہ ساری گفتگو سن چکی تھی۔۔

آپ کرلیں شادی پلیز۔۔اس نے منانے والے انداز میں کہا۔۔

لیکن وردہ تم؟؟؟

مجھے جو نصیب میں ہوا مل جائے گا لیکن آپ میری قسم کھائیں آپ انکار نہیں کریں گے۔۔

کرم شاہ چپ چاپ باہر نکل گیا جبکہ وردہ واپس اوپر آگئی۔۔

تھوڑی سی دیر بعد ہی اسے کبیر شاہ کا پیغام ملا کہ اسے بلا رہا ہے۔۔وردہ جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن وہ اب اس سے ڈرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

کمرے میں داخل ہوتے اس نے ہلکا سا نوک کیا۔۔

یس کم ان۔۔کبیر شاہ کی بھاری آواز آئی اور وہ اندر داخل ہو گئی۔۔

نا چاہتے بھی اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔

یہ تمہارا ڈریس ہے کل کے لئے ساتھ میچنگ سب کچھ ہے اچھی سی تیار

ہونا۔۔

کیوں؟؟

کل شام میں کرم شاہ اور ارم کا نکاح ہے اس لئے۔۔

وردہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔

اور کبیر شاہ تین قدموں میں سارا فاصلہ مٹا گیا۔۔۔

لٹل گرل میں تمہیں کسی اور کا کبھی ہونے نہیں دیتا لیکن تم بہت اچھی ہو کرم کو نکاح کے لیے راضی کرنے میں تمہارا اہم کردار ہے۔۔ ہمم اس نے اس کے چہرے پر پھونک مارتے کہا۔۔

میں اب یہاں نہیں رہوں گی واپس چلی جاؤں گی۔۔

کبیر شاہ مسکرایا۔۔

کل ہم دونوں بھی شادی کر لیتے ہیں کیا خیال ہے؟؟ ویسے بھی تو تم مان چکی ہو مجھ سے شادی کے لئے۔۔

میں کبھی تم جیسے شخص کے ساتھ شادی نہیں کروں گی۔۔وہ اٹل لہجے میں بولی۔۔

یو چیٹر۔۔کبیر شاہ مسکرا کر بولا۔۔

اب تم نے اقرار کیا ہے کہ میں کرم شاہ کو کچھ نہ کہوں تو تم مجھ سے شادی کرو گی تو؟؟؟؟؟

کرنی تو پڑے گی وہ سکون سے بولا۔۔

زبردستی کرو گے؟؟وہ بھی غصے سے لال ہو کر بولی۔۔

نہیں تمہاری رضامندی سے کروں گا۔۔اس کے چہرے پر پھونک مارتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنے بھائی کو کیا جواب دو گے؟؟

یہ میرا مسئلہ ہے۔۔۔

نفرت ہے مجھے تم سے۔۔وہ چلائی

میں عشق نا کروادوں میرا نام بدل دینا۔۔وہ سینے پر ہاتھ مارتا دھاڑا۔۔

خوش فہمی میں مبتلا ہو تم کبیر شاہ ۔۔

جبکہ تم غلط فہمی میں۔۔وہ اب بھی غصے میں تھا۔۔

میں سب کو بتاؤں گی تمہارے کالے کرتوت۔۔وہ پھر سے چیخی تھی۔۔

شوہر کو بدنام کرو گی؟؟۔اب وہ شرارت سے بولا تو وردہ کا پارہ چڑھ گیا۔۔

نہیں ہو تم میرے شوہر۔۔وہ چیخ پڑی تھی پورے زور سے ۔۔

تو بن جاؤں گا وہ پھر سے سکون سے بولا۔۔اور اپنا ضبط کھوتے وہ

اس کے گال چومتے آرام سے جاکر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

جہنم میں جاؤ تم برے انسان کہتی

وردہ دروازہ کھولنے کی پوری کوشش کر چکی لیکن وہ نہیں کھلا۔۔موٹے

موٹے آنسو گرنے لگے تھے۔۔ظالم ۔۔

دروازہ کھولو نہیں تو میں شور مچادوں گی۔۔وہ غصے سے لال ہو کر بولی۔۔

مچاؤ شور تاکہ سب کو پتہ چلے تم میرے ساتھ ہو کمرے میں۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

تم میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا ہو۔۔وہ روتے روتے بولی۔۔

احترام سیکھ لو شوہر کا ورنہ جہنم میں جاؤ گی۔۔

وہ بے بس ہو کر نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔گھٹنوں میں منہ دیے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

جب کبیر شاہ تڑپ کر اس کے پاس گیا۔۔اس کے ہونٹوں پر اپنے لبوں کا قفل لگاتے اس کے آنسو کا گلا گھونٹ دیا۔۔

کہو تم میری ہو صرف اور صرف کبیر شاہ کی۔۔

شادی تو میں تم سے کر کے دل دکھاوں گا ورنہ کبیر شاہ یاد رکھنا تمہارا اچھوٹا صاحب تو میں ہی بنوں گا ہہمم۔۔

خوف سے پڑتا سفید چہرہ وہ چومتا چلا گیا جب وہ اس سے دور ہوا اور بولا

جاؤ۔۔

وہ اٹھی تو دروازہ سیکنڈ میں کھل گیا اور وہ کمرے میں بھاگ گئی۔۔

کھانا لگ چکا تھا جب وہ باہر آیا۔۔ کرم۔شاہ بھی آ چکا تھا۔۔ کھانے کی میز پر تمام مصروف تھے حارث بھی تھا وہ آج یہیں رکنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

سربراہی کرسی پر کبیر شاہ بیٹھا تھا جبکہ ایک طرف کرم شاہ اور ساتھ حارث بیٹھے تھے۔۔

اماں کے ساتھ ارم اور تیسری کرسی پر وردہ بیٹھی تھی۔۔

کھانا کھاتے وہ کئی بار وردہ کو دیکھ چکا تھا وہ بس چمچ چلانے میں مصروف تھی۔۔

وردہ کھانا کھاؤ کبیر شاہ نے کہا تو اس نے اس کی طرف غصے سے دیکھا۔۔

میں واپس جانا چاہتی ہوں اس نے اونچی آواز میں کہا۔۔ کیونکہ وہ کمرے سے

فیصلہ کر کے آئی تھی کہ اب اسے مزید کبیر شاہ سے نہیں ڈرنا اور اپنے حق کے لیے بولنا ہے۔۔

ہم بعد میں بات کرتے ہیں پہلے کھانا کھالیں۔۔ کبیر شاہ نے کہا۔۔

کرم شاہ نے تو دکھی دل کے ساتھ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس کی وجہ سے واپس جا رہی ہے جبکہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں۔۔۔

کیوں بعد میں بات ہو گی میں ابھی بات کروں گی اور بتاؤں گی سب کو کہ تمہارا اصل چہرہ کیا ہے۔۔ وہ چیخی ۔۔

وردہ؟؟؟ کرم شاہ نے تڑپ کر کہا۔۔ جیسے بول رہا ہو کہ پلیز بھائی جی کے سامنے سوال جواب مت کرو خاموش ہو جاؤ۔۔

کیوں سائیں سرکار آپ کو برا لگا میرا یوں آپ کے بھائی جی کے سامنے بولنا ؟؟

تب کیوں برا نہیں لگتا جب یہ غیر عورتوں کے ساتھ راتیں رنگین کرتا ہے

وہ چیخی۔۔۔

وردہ کرم شاہ کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا۔۔وہ غصے سے لال ہو کر چلایا۔۔

خبردار کرم شاہ کبیر شاہ کی دھاڑ پر اس کا ہاتھ ہوا ہی میں رک گیا۔۔

وردہ نے روتے ہوئے بے یقینی سے کرم شاہ کو دیکھا۔۔

حارث فورا کبیر شاہ کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔۔

بہت تکلیف ہو رہی ہے ناں تو سنو اس رات میں تمہارے بھائی سے بھاگتی پھر رہی تھی اپنی عزت بچاتی۔۔اس شخص کے بنگلے سے بھاگی تھی میں اسی نے ماری تھی مجھے گولی۔۔۔

وہ چیختی چلاتی سب بتاتی چلی گئی۔۔

وردہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ کرم شاہ چلایا۔۔

کیوں نہیں ہمت ہو رہی سچ سننے کی؟؟؟وہ اب بھی چلائی۔۔

اگر سچ سن نہیں سکتے تھے تو پھر کیوں پوچھتے تھے مجھ سے ؟؟؟ وہ پلیٹ اٹھا کر

زمین پر مارتی چلی گئی جو ٹوٹ کر بکھر چکی تھی۔۔ ۔ ۔۔

حارث اگے بڑھا بولنے کے لئے تو کبیر شاہ نے اسے روک دیا۔ ۔۔

سر آپ چپ کیوں ہیں بتائیں میم کو کہ سچ کیا ہے۔ ۔

کبیر شاہ سکون سے کھانا کھا رہا تھا۔۔ وہ اب بھی کچھ نہیں بولا تھا۔۔

اس کے طوائفوں کے ساتھ تعلقات ہیں۔۔ جو لڑکیاں اپنی مرضی سے

آئیں وہ پسند ہیں۔۔ چک چک نہیں پسند۔ ۔۔

یہ شخص جو کہ تمہارا بھائی جی ہے یہ شادی کرنا چاہتا ہے مجھ سے۔۔ سمجھے تم

؟؟؟؟؟ وہ چلائی۔ ۔۔

کرم شاہ نے فق رنگ کے ساتھ کبیر شاہ کی طرف دیکھا۔۔

اماں تو بس روئے جا رہی تھیں اور سر ناں ناں میں ہلا رہی تھیں۔ ۔۔

کیا یہ سچ ہے بھائی جی ؟؟؟؟

کرم شاہ نے بے یقینی سے پوچھا تو کبیر شاہ نے سر اٹھا کر کرم شاہ کو دیکھا اس کی آنکھوں میں بے اعتباری تھی شک تھا جو کبیر شاہ کو تکلیف سے دوچار کر گیا۔ ۔

سر آپ بتاتے کیوں نہیں ؟؟؟ حارث نے کہا تو وہ چپ چاپ اپنے کمرے کی طرف چل دیا سب اسے جاتا دیکھتے رہے۔ ۔

یہ کیا بتائے گا سب کو بد کردار انسان ہے یہ۔ ۔۔

وردہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔خاموش۔ش۔ش۔ش۔ش۔ش۔ش۔ش

میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا اگر میرے بھائی جی کو بد کردار کہا۔۔۔میں گواہی دے سکتا ہوں ان کے کردار کی کرم شاہ اتنی زور سے چلایا کہ وردہ ڈر کر دیوار کے ساتھ جا لگی۔ ۔۔

وہ سب ہال میں کھڑے ہو گئے۔تھے۔۔بتاؤ کونسی گواہی چاہیئے تمہیں بولو وہ دھاڑا۔ ۔۔

ٹھیک کیا بھائی جی نے جو مجھے تم سے شادی نہیں کرنے دی تم اس قابل ہی ہو

نہیں۔۔ کرم شاہ چلایا۔۔ ۔۔

چٹاک۔۔۔۔ تھپڑ پڑا تھا کرم شاہ کے منہ پر۔۔۔ میں نے تمہاری ایسی

تربیت تو نہیں کی کرم؟؟؟ وہ چیخا۔ ۔۔

اور تم اس نے دیوار کے ساتھ لگی وردہ کو دیکھا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتا

صوفے پر جا کر گرایا اور اس کے سامنے دو نکاح نامے رکھے۔۔ ۔

اٹھاؤ ان کو اور پڑھو تم بیوی ہو میری۔ وہ چلایا تو وردہ نے ناں میں سر ہلایا۔۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا وہ چیخی۔۔ اور پھر وہ دیوانہ وار روتے ہوئے دونوں نکاح

نامے چیک کرنے لگی دونوں سیم تھے۔۔ وہ اس کا سامان لے آیا تھا تارا بائی

کے کوٹھے سے کیونکہ اسی میں تو تھا وہ نکاح نامہ

جبکہ کرم شاہ نے حیرانگی سے اپنے بھائی جی کو دیکھا۔۔ میں تمہیں کیسے بتاتا

کرم کہ تم جس سے دل لگا بیٹھے ہو وہ تمہاری بھابھی ہے ہمت ہی نہیں تھی

مجھ میں وہ صوفے پر بیٹھتا چلا گیا جبکہ وردہ بے یقینی سے سب دیکھ رہی تھی۔۔ نہیں یہ چھوٹے صاحب نہیں ہوسکتے وہ مسلسل سر نفی میں ہلا رہی تھی۔۔ جبکہ کرم شاہ شاک کی کیفیت میں تھا کہ کیسا کھیل زندگی نے کھیلا ہے۔۔ اچانک اماں کی سانسیں زور زور سے بولنے لگی تھی آواز اتنی شدید تھی جیسے کہ کسی جانور کو ذبح کر رہے ہوں۔۔ اماں۔۔۔ کبیر شاہ سب کچھ چھوڑ تا ان کی طرف بھاگا کرم شاہ نے بھی اماں کو پکڑا اور پھر وہ باہر کی طرف بھاگتے چلے گئے۔۔

وردہ سن سی بیٹھی تھی اسے تو یہ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ جس شخص سے وہ بھاگتی پھر رہی ہے وہ اس کا شوہر ہے اس کا چھوٹا صاحب۔۔

ارم تو ساتھ ہی چلی گئی تھی اب گھر میں صرف وہ اور رجو رہ گئے تھے۔۔ رجو نے وردہ کندھے سے پکڑا اور کمرے میں چھوڑ آئی۔۔

نہیں یہ جھوٹ ہے کبیر شاہ وہ شخص نہیں ہوسکتا وہ چلائی۔۔ پھر وہ پاگلوں کی

طرح ہر چیز زمین پر پھینکتی چلی گئی۔۔ کیوں کیا میرے ساتھ ایسا ابا؟؟

کیوں؟؟؟؟؟وہ گھٹنوں میں سر دے کر روتی چلی گئی۔۔۔

ہسپتال میں آئی سی یو کے باہر وہ پاگلوں کی طرح چکر لگا رہا تھا۔۔اماں ٹھیک نہیں ہیں وہ کرم شاہ کے کندھے سے لگا پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا وہ میری وجہ سے تکلیف میں ہیں۔۔

بھائی جی ہمت کریں کچھ نہیں ہو گا بڑی اماں کو۔۔

ڈاکٹر کیسی ہیں اماں؟؟

کبیر صاحب وردہ کون ہے؟؟

اس نے ارم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ نہیں ہیں اس نے کہا۔

تو پلیز ان کو بلائیں وہ ملنا چاہتی ہیں ان سے جتنی جلدی ہی بلائیں۔

کبیر شاہ نے باہر کی طرف دوڑ لگا دی میں لے کر آتا ہوں تم یہاں سے ہلنا بھی

نہیں کرم میں لے کر آتا ہوں کہتا وہ گاڑی بھگاتا لے گیا۔۔

وردہ؟

وردہ؟

وہ چلا رہا تھا۔۔

وہ کمرے میں ہیں صاحب۔۔رجو نے بتایا۔۔

دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا تو وردہ نے سر اٹھا کر دیکھا لیکن اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتا باہر لے گیا۔۔

وہ بہت غصے میں وردہ کو کھینچتا گاڑی تک لایا اور اگلی سیٹ پر پٹخ کر دروازہ زور سے بند کر دیا۔۔

دوسری طرف ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے وہ بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا۔وردہ سے اس نے کوئی بھی بات نہیں کی تھی اور نہ وردہ بول رہی تھی وہ تو بس روئے جا رہی تھی۔

ہسپتال میں وہ وردہ کو گھسیٹتے ہوئے آئی سی یو تک لایا تھا۔وہاں موجود سب لوگوں نے یہ منظر دیکھا تھا۔۔اندر لے جاتے وہ وردہ کو دیوار کے ساتھ لگا گیا۔۔میری اماں کو کچھ ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا یاد رکھنا۔۔

میں نے نہیں کیا کچھ بھی تمہاری اماں کو۔۔وہ چبا چبا کر بولی۔

وہ تمہارے کرتوت سن کر برداشت نہیں کر سکیں۔۔کیونکہ وہ تو تمہیں انتہائی نیک اور شریف سمجھتی تھیں بلکل میرے بابا کی طرح لیکن انہیں نہیں پتہ تھا کہ تم کیا ہو۔۔

تمہاری وجہ سے وہ آج اس حال میں ہیں۔۔میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری محبت میرا عشق مجھے اس دوراہے پر لا کھڑا کرے گا۔۔اگر مجھے میری اماں اور میری محبت میں سے۔کسی ایک کو چننا پڑے تو میں کس کو چنوں گا؟

میں آج یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں ۔۔

کیوں تم جیسے شخص کو بھی سوچنا پڑتا ہے ؟؟؟

کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے ؟؟؟

تم جیسے لوگ ۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا وہ غصے سے بولا ۔۔

یہاں کھڑے ہو کر یہ نیک شریف بننے کے ڈرامے کرنے سے بہتر ہے جا کر اپنا آپ ٹھیک کرو مسٹر کبیر شاہ ۔۔

اچھا کیا برا ہے مجھ میں ؟؟؟ بتاؤ ناں ذرا مجھے ۔۔

تم پورے کے پورے برے ہو کبیر شاہ میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ابا کا انتخاب ایسا ہو گا ۔۔

وہ یہ کہتے اندر جانے لگی جب واپس مڑی۔۔

اور۔۔۔۔

بہتر ہوگا اپنی اماں کو چن لیں کہتی وہ غصے سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کبیر شاہ تو حیران کھڑا بس اسے جاتا دیکھتا رہا تھا۔۔

جو وردہ کبیر شاہ سے ڈرتی بھاگتی پھر رہی تھی وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر گئی تھی۔

وردہ کو دیکھتے اماں نے مسکرا کر اسے پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ پاس چلی گئی جبکہ وہ کبیر شاہ کو بھی پاس بلا رہی تھیں۔۔اشارہ سمجھتے وہ پاس ہوا۔

وہ وردہ کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کر رہی تھیں جب کبیر شاہ نے مدد کرتے

پکڑا یا اور پھر انہوں نے کبیر کو ہاتھ سے اشارہ دیا کہ وہ بھی ہاتھ رکھے۔

دونوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر وہ مسکرائیں جیسے اشارہ دیا ہو کہ اس کو تھام لو۔۔

وردہ تو بس ان کو دیکھ رہی تھی۔۔

وہ ابھی ٹھیک سے سمجھ بھی نہیں پایا تھا کہ ان کا ہاتھ نیچے جا گرا۔

اماں؟ کبیر شاہ نے خوف سے کہا

ایسا ہی ہاتھ رفیق کا بھی وردہ کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا ایک دن اور پھر سب ختم ہو گیا۔۔

وردہ تو بے یقینی سے پیچھے دیوار کے ساتھ جا لگی۔ہاں وہ سمجھتی تھی کہ ہاتھ

جب ہاتھوں سے چھوٹ جائیں تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوٹ جاتے

ہیں۔۔

ڈاکٹر۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔

ڈاکٹرررررررر۔۔۔۔

۔کبیر شاہ چلایا لیکن لائن سیدھی ہو چکی تھی۔۔وردہ نے دیکھا تھا یوں

لکیروں کا سیدھا ہو جانا زندگی کے ختم ہونے کا پیغام ہے۔۔۔

اماں چلی گئی تھی۔وہ جان چکی تھی کبیر شاہ کی اماں جا چکی ہیں۔۔

ڈاکٹر نے باہر نکال دیا دونوں کو وردہ کا دل انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا وہ

قاتل قرار پائے گی اور اسے ان گناہوں کی سزا بھی سہنی ہو گی جو اس نے نہیں کیئے۔۔

کبیر شاہ کی آنکھوں میں اترا خون وہ دیکھ چکی تھی۔۔

وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اس کے ساتھ کچھ بھی۔۔

کوئی بھی تو نہیں رہا تھا اس کا جس چھوٹے صاحب کے سہارے وہ کراچی تک آگئی تھی وہ بھی تو پانی کا بلبلہ نکلا تھا۔۔

جبکہ کبیر شاہ کسی ہارے ہوئے شخص کی طرح نیچے فرش پر بیٹھا تھا۔۔

ایسا شخص جس کا سب کچھ لٹ چکا ہو اور وہ اس بھری دنیا میں تن تنہا کڑ کتی دھوپ میں کھڑا رہ گیا ہو۔۔

کرم شاہ تو اپنے بھائی جی کی حالت دیکھ کر شدید تکلیف میں مبتلا ہو چکا تھا۔۔

جبکہ وردہ کا ان کے نکاح میں ہونا اسے ایک عجیب سی آگ میں مبتلا کر گیا

تھا۔۔

ہمت کرتا وہ اگے بڑھا تھا۔۔

بھائی جی اٹھیں کرم شاہ نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ تو جیسے پتھر

ہو چکا تھا۔

نہ ہل رہا تھا نہ بول رہا تھا بس ایک زمین کو گھورتا جا رہا تھا۔۔اسے نہ تو کوئی خبر

تھی کہ وہ کہاں اور کس حل میں بیٹھا ہے اور نہ ہی کسی کی کوئی پرواہ۔۔

دل میں اٹھتا طوفان سب کچھ جلانے کے درپے پر تھا۔۔

کیوں کیا وردہ تم نے ایسا کیوں۔۔

میرا انتظار تو کرتی میں تمہیں سب بتانے والا تھا کیوں تم نے میرا تماشہ بنا

دیا۔۔۔

ڈاکٹر باہر نکلا تو سب نے اس کی طرف دیکھا سوائے کبیر شاہ کے۔۔

جیسے وہ جانتا ہو کہ ڈاکٹر باہر نکل کر کیا کہے گا۔۔

وہ جانتا ہو کہ اس کی زندگی میں واحد ہستی جو اس کے لئے اس کی ماں کے بعد

اہمیت رکھتی تھی وہ اس کی اماں تھی جواب نہیں رہی۔۔

اسے اپنا وجود جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

وہ اپنے دل کا تڑپنا سمجھ پا رہا تھا۔۔

کیوں کیا وردہ تم نے ایسا کیوں۔۔۔۔

ڈاکٹر سوری بولتا جا چکا تھا کرم اس کے گلے لگا رو رہا تھا

لیکن وہ تو جیسے یہاں تھا ہی نہیں۔۔

بھائی جی اماں چلی گئی کرم شاہ اسے ہلا رہا تھا لیکن وہ تو سن ہی نہیں رہا تھا۔

ارم بھی کرسی پر بیٹھ کر رو رہی تھی وہ بہت مانوس ہو گئی تھی ان سے

۔وردہ تو بس کبیر شاہ کو دیکھ رہی تھی لیکن آنسو بہہ رہے تھے اور پھر ایک دل

دہلا دینے والی چیخ سنی سب نے جس نے ہسپتال کے در و دیوار ہلا دے

کبیر شاہ پاگلوں کی طرح اماں کی میت کے ساتھ لپٹ گیا کوئی چھوٹا بچہ جیسے

ماں سے لپٹ جاتا ہو۔

میں نہیں جانے دوں گا اماں کو کہیں اس نے ہسپتال کے عملے کو دھکے دے کر

پیچھے کر دیا۔۔

میں نہیں جانے دؤں گا میری اماں ہیں یہ۔۔

دور ہو جاؤ ورنہ گولی مار دوں گا اس نے گن نکال لی تھی۔۔

وردہ کی تو چیخ نکل گئی تھی وہ کوئی جنونی لگ رہا تھا۔۔

بھائی جی سنبھالیں خود کو کرم روتے ہوئے بولا۔۔

نہیں جو قریب آیا میں اسے مار دوں گا۔۔۔وہ چلایا۔۔

بھائی جی ہوش کریں کرم شاہ نے اسے پکڑ کر ہلایا لیکن وہ تو کسی کے قابو ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

بڑی مشکل سے کرم شاہ نے اسے روکا تھا اور گاڑی تک لے کر گیا تھا وہ بار بار پیچھے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اماں کی میت ایمبولینس میں تھی جبکہ وہ سب کرم شاہ کے ساتھ تھے۔۔

کبیر شاہ بھی ااماں کے ساتھ تھا ایمبولینس میں۔۔

گھر میں داخل ہوا تو وہ چیخا چلایا دھاڑیں مار مار کر رویا

اماں کی جدائی اس کی جان نکال رہی تھی۔۔

وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسے کبھی اماں کے بغیر رہنا پڑے گا۔۔۔

ارم اور وردہ اندر عورتوں کے پاس تھیں اور پھر وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی اماں کو منوں مٹی تلے دبا آیا۔

قبر پر بیٹھا وہ کوئی چھوٹا سا بچہ لگ رہا تھا جو اپنی ماں کی قبر کے ساتھ لپٹ لپٹ کر رو رہا ہو واپس آنے کی دہائیاں دے رہا ہو لیکن جو ایک دفعہ چلے جاتے ہیں وہ بھلا پھر لوٹ کر کب آتے ہیں۔۔۔

کرم شاہ کی اس دن کے بعد وردہ سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی وہ جب بھی اس کو دیکھتا نظریں جھکا کر گزر جاتا۔

سختی سے حکم تھا گارڈز کو کہ کوئی بھی باہر نہ جانے پائے۔۔ وردہ نے کوشش

کی تھی کہ وہ چلی جائے لیکن جا نہیں پائی۔وہ چاہتی تھی یہ سب ختم ہو جائے لیکن اب اس

نے وہ کرنا تھا جو کبیر شاہ نے اس کے لئے پسند کرنا تھا۔۔۔

وردہ کمرے میں بند تھی جب کبیر شاہ غصے سے اندر داخل ہوا۔۔چلو میرے ساتھ۔مجھے کہیں نہیں جانا

۔کبیر شاہ وردہ کی ان سنی کرتے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچتا باہر لے گیا۔

گاڑی فارم ہاؤس کے اندر آ کر رکی۔۔

وردہ پہچان گئی تھی اس جگہ کو۔۔

تو کیا وہ اس کے ساتھ زبردستی کرنے کے لئے اسے یہاں لے کر آیا ہے

؟؟خوف اس کی رگوں میں سرایت کر گیا جب وہ گاڑی سے اتار کر پچھلی

جانب بڑھ گیا۔۔وہ اب بھی خوفزدہ تھی کہ وہ اسے کہاں لے کر جا رہا ہے۔

سیڑھیاں اترتے تہہ خانے میں عجیب سی وحشت تھی۔۔

ہلکی سرخ روشنی میں کچھ بھی ٹھیک سے دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔جب وہ ایک جگہ آکر رکا۔اس کو اندر لے کر آؤ کہتا وہ سامنے کمرے میں چلا گیا۔۔لائیٹ آن کرتے وردہ کو یہ کمرہ بھی بہت خوفناک لگا۔

سامنے دو کرسیوں کے سامنے رکھا ٹیبل کوئی ٹارچر سل لگ رہا تھا۔

بیٹھو یہاں اس نے وردہ کو ایک کرسی پر بیٹھا دیا اور خود اس کے ساتھ بیٹھ گیا جب وہ نمرہ کو کمرے میں لے کر آئے۔

سامنے رکھی کرسی پر اس کو بیٹھا کر وہ باہر نکل گئی

جبکہ وردہ کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اس کی وجہ سے اس کی دوست اتنے برے حال میں تھی جب اس نے کبیر شاہ کو خوفزدہ نظروں سے دیکھا تو وہ طنز سے مسکرا دیا۔

نمرہ بہت کمزور لگ رہی تھی۔۔بہت سے زخموں کے نشان بھی تھے چہرے پر

۔

ک۔ک۔کب سے قید ہو نمرہ تم؟؟وردہ سے تو خوف سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔

جس وقت تم ہسپتال سے گئی اسی وقت سے وہ مسکرائی۔

م۔م۔مجھے معاف کر دینا یہ سب میری وجہ سے ہوا وردہ نے ایک کاٹ

کھانے والی نظر کبیر شاہ پر ڈالی۔۔

اگر دوستیاں نبھانے سے فرست مل جائے تو کیا نمرہ خان بتانا پسند کرو گی

کیوں بھگایا تم نے وردہ کو ہسپتال سے ؟

م۔م۔م۔میں ؟؟

وہ خاموش ہو گئی۔

بولو۔۔وہ دونوں ہاتھ میز پر مارتا چیخا تو وہ نمرہ نے بولنا شروع کیا۔

میں ایک گروہ کے ساتھ کام کرتی ہوں وہ ایسی ہی لڑکیوں کو جو لاوارث ہوتی

ہیں اغواء کر کے سمگل کر دیتے ہیں۔۔اس مہینے بہت کوشش کے باوجود میں

کوئی لڑکی نہیں بھیج سکی تو وردہ کو دیکھ کر مجھے یہ خوشی ہوئی کہ یہ اکیلی ہے لاوارث ہے تو میں نے پلین بنایا۔

کیسا پلین ؟ وہ غصے سے دھاڑا

میں نے دیکھا کہ تم اس کے پیچھے زبردستی پڑے ہو تو میں نے اسے تمہارے خلاف اور بدظن کر دیا۔۔اور پھر وردہ نے میری مشکل خود ہی آسان کر دی۔۔

اس نے مجھے بتایا کہ تم اس سے زبردستی شادی کر رہے ہو تو میں نے اسے بھگانے کا پلین بنایا اور اس کو اس عورت کا ایڈریس دیا جو ہمارے ساتھ کام کرتی ہے۔۔

اگر یہ اس کے پاس چلی جاتی تو پھر اس کا واپس آنا ناممکن تھا۔۔وہ مسکرائی تو وردہ کو لگا جیسے وہ زمین میں گڑھ گئی ہو اتنا بڑا دھوکہ اتنا بڑا فراڈ؟؟؟وہ بس اتنا ہی بول سکی۔۔

کونسا فراڈ اور دھوکہ میں تو تمہاری اس شخص سے جان چھڑا رہی تھی تم ہی کسی کام کی نہیں نکلی۔۔

بکواس بند کرو۔۔

تہمینہ لے جاؤ اسے اور بھیج دو اسے آج رات جیل۔۔

نمرہ کے جاتے ہی وردہ بس سسک رہی تھی اور کبیر شاہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

کیا سمجھتی تھی تم وردہ کبیر شاہ کہ بہت چالاک ہو میری آنکھوں میں دھول جھونک کر تم نکل جاؤ گی؟؟؟

وردہ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ طنزیہ مسکرا دیا۔۔

۔ وہ جھاڑیاں جن میں تم چھپی ہوئی تھی وہ تمہیں چھپانے میں ناکافی تھیں میں نے تو تمہیں ایک سیکنڈ میں دیکھ لیا تھا لیکن تم میرے کسی آدمی کے ہاتھوں پکڑی جاؤ یہ میری غیرت کو گوارا نہیں تھا۔۔

اسی لئے ان دو آدمیوں کو دوسری طرف بھیج دیا تھا اور پھر گاڑی سے دوسری

طرف۔۔

تنگ اور تاریک گلیوں میں رکشہ ڈرائیور کھڑا تمہارا انتظار کیوں کر رہا تھا؟؟

میں۔بتاتا ہوں وہ اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ کبیر شاہ کی جان تکلیف میں ہے اور اسے سواری چاہیئے۔۔وہ کیوں بڑی سڑک تک گیا؟؟؟ باہر نکل کر پوچھو رات تو دور کی بات کوئی دن میں بھی نہیں لے کر جائے گا۔۔

کیونکہ اسے پتہ تھا اس کے پیچھے کبیر شاہ کی پوری فورس آ رہی ہے۔۔

بس میں وہ مشکوک شخص جس کو دیکھ کر تمہیں غصہ آ رہا تھا وہ تمہاری حفاظت کیلئے تھا۔۔

میں چاہتا تو تمہیں ہر جگہ سے پکڑ سکتا تھا لیکن میں نے تمہیں صرف اور صرف تمہاری وجہ سے جانے دیا۔۔

نوابشاہ پہنچ کر میرے بندے تمہیں محفوظ مقام پر لے جاتے تو میں نے آ کر سب کچھ کلیئر کر دینا تھا سب کچھ۔۔

لیکن تمہیں تو اڈونچرز کا شوق ہے راستے میں ہی اتر گئی اور زین دیکھتا رہ گیا جب وردہ نے دروازے کی طرف دیکھا تو وہی مشکوک آدمی کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔

بھابھی شکر ہے آپ صحیح سلامت مل گئی ورنہ آپ کے شوہر تو میری تکہ بوٹی

بنانے والے تھے۔۔زین کی بات پر وہ بے اختیار ہی مسکرا دی۔۔

ہم برے لوگ نہیں ہیں بھابھی بس ہمارا کام ایسا ہے ہمیں ان معصوم بچیوں کو بچانا ہوتا ہے جو کسی درندے کی وجہ سے کوٹھوں پر لا کر بیچ دی جاتی ہیں۔۔

اغواء کی جاتی ہیں۔۔

جو بچے سمگل کرنے ہوتے ہیں اور جو معصوم بچیوں کو دبئی یا اور دوسرے ملکوں میں نوکری کا جھانسا دے کر سگل کر دی جاتی ہیں ان کو بچانے کے لیے جو لڑکیاں اپنی مرضی سے آتی ہیں ان کو اپنے کام میں ملا لیتے ہیں۔۔

وہ روتی ہیں سسکتی ہیں اپنے دکھ سناتی ہیں اور پھر کسی اور معصوم کلی کو بچانے

کے لئے ہمارے ساتھ مل جاتی ہیں۔۔

ضروری نہیں کہ ہر بند کمرے میں ہوئی ملاقات غلط ہو۔۔
لیکن بندے کی سوچ بتاتی ہے کہ وہ کتنا برا سوچتا ہے۔

میں چلتا ہوں کہتا وہ باہر نکل گیا جبکہ وردہ نے کبیر شاہ کی طرف دیکھا جو اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تارا بائی تمہیں اس طرح فارم ہاؤس بھیج دے گی بس تمہیں وہاں دیکھ کر میں اپنا ضبط کھو بیٹھا۔۔

ان تھپیڑوں کے لئے معذرت۔۔

وردہ ابھی بھی شاک میں تھی۔۔

میں نے عشق کیا ہے تم سے وردہ کبھی غافل نہیں ہوا۔۔

میں ملنے آتا تھا اس رات جس رات رفیق بابا تمہارے کھانے میں نیند کی گولی ملاتے تھے تاکہ تمہیں پتہ نا چل سکے۔۔

وہ نہیں چاہتے تھے کہ تمہیں معلوم ہو کہ میں تم سے ملنے آتا ہوں کیونکہ ان کا ماننا تھا کہ اگر ان کی بیٹی نے مجھے دیکھ لیا تو وہ مجھ سے دور نہیں رہ پائے گی اور میں تو اماں کے کہنے پر مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا کہ تمہیں حناء بیگم سے دور رکھ سکوں لیکن اس سے پہلے یہ سب ہو گیا۔۔

لیکن اب میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا کیونکہ تم نے مجھ سے میری اماں کو چھین لیا۔۔

تم چاہو تو واپس جا سکتی ہو میرے دل میں اب تمہارے لیے کچھ بھی نہیں سوائے نفرت کے۔۔

میں تم سے نفرت کرتا ہوں ورده رفیق شدید نفرت۔۔

میں تمہیں اپنے گھر سے کبھی نہیں نکالوں گا جب تک چاہو رہ سکتی ہو لیکن کوشش کرنا کہ میرے سامنے نہ آؤ۔۔

گاڑی میں انتظار کررہاہوں آجانا کہتاوہ باہر نکل گیا جبکہ وردہ توخود کو کسی پاتال میں گرتاہوا محسوس کررہی تھی۔۔

جس شخص سے اس نے ساری زندگی شدید محبت کی بلکہ عشق کیا وہ جب اسے ملاتواس سے نفرت کرتا ہے۔۔۔

وہ سن دماغ کے ساتھ نجانے کتنی دیر وہاں بیٹھی رہی اسے ناتو کوئی خوف محسوس ہورہاتھااور نہ عزت کی ہی کوئی پرواہ۔۔

وہ توفناہوچکی تھی اس شخص کے قدموں میں جو ابھی کچھ دیر پہلے اس سے نفرت کااظہار کرگیا تھا۔۔

وہ بوجھل قدموں سے اٹھی تو باہر کی تمام بڑی بتیاں جلادی گئی تھیں وہ جہاں سے گزرتی وہی ٹارچر سل اسے نئی کہانی سناتا۔۔

کوئی مرد تھا تو کوئی عورت لیکن کوئی بھی اسے نہیں دیکھ سکتا تھا وہ بنائے ہی اس انداز میں گئے تھے کہ ان کے چہرے دوسری طرف تھے اور وہ اپنی جگہ بدل نہیں سکتے تھے کہ اچانک دورہ نے بھاگنا شروع کر دیا اور پھر وہ بھاگتی چلی گئی۔۔

بڑے گیٹ پر آتے وہ گاڑی میں موجود نہیں تھا تو وہ اس کے پیچھے ہی اندر چلی گئی۔۔

اس کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوئی جس کمرے میں اپنی عزت

بچاتی پھر رہی تھی۔۔

یہ کیسا کھیل قسمت اس کے ساتھ کھیل رہی ہے وہ اندر موجود نہیں تھا جبکہ وہ وہیں گرتی چلی گئی بے بس اور پھر اس کی چیخوں کی آوازیں وہ اس کمرے میں بھی سن سکتا تھا جہاں وہ موجود تھا۔۔

درد سے سینہ سہلاتے وہ تکلیف میں لگ رہا تھا جیسے خود کو اذیت دے رہا ہو۔۔

وہ روتی ہوئی وہیں کارپٹ پر لیٹ گئی۔۔

۔تکلیف جب حد سے بڑھ جاتی ہے تو پھر اللہ پاک اپنی آغوش میں لے لیا کرتا

ہے کیونکہ وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔

۔وردہ بھی ہوش سے بیگانہ ہوتی گرتی چلی گئی۔۔

وہ دیکھ سکتا تھا اسے گرتے, روتے تڑپتے لیکن وہ نہیں گیا تھا وہیں صوفے پر بیٹھ گیا تھا نجانے کتنی دیر اور نجانے کیوں؟؟؟؟؟

اماں کو گئے چار مہینے گزر گئے لیکن کبیر شاہ نے ایک دن بھی وردہ کو نہیں دیکھا۔

۔۔

کرم شاہ دو ایک بار نوابشاہ ہو کر آیا تھا لیکن زیادہ وقت کبیر شاہ کے ساتھ گزارتا۔۔

۔ارم اب بھی وہیں موجود تھی لیکن کرم شاہ نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔

وردہ تو کسی کے بھی سامنے نہیں آتی تھی یہ الگ بات تھی کہ اس نے اس گھر کو چھوڑنے کی دوبارہ کوشش نہیں کی تھی۔۔

کرم میں چاہتا ہوں اگلے ہفتے تمہاری شادی کر دوں۔ تم ارم کو لے کر نوابشاہ شفٹ ہو جاؤ میں آتا رہوں گا۔۔

آپ سے پہلے میں یہ کیسے کر سکتا ہوں بھائی جی ؟؟؟

کرم جو ممکن نہیں وہ کرنے کی کوشش مت کرو میں آج بھی وہیں کھڑا ہوں جہاں پہلے دن تھا وہ جو فیصلہ کرے مجھے منظور ہو گا چاہے وہ جانے کا ہی فیصلہ کیوں نہ ہو۔۔

بھائی جی یہ جو کچھ بھی ہوا انجانے میں ہوا بھابھی کا قصور نہیں ہے۔۔

میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا کرم۔۔

شادی کی تیاری کرو اور اپنی بھابھی کو بھی بول دو وہ ارم کی طرف سے تیاری کرے۔۔

کرم کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

بیوی مان نہیں رہے بھابھی مان رہے ہیں گھنے کہیں کے۔۔

کچھ کہا کرم؟؟؟

جی نہیں بھائی جی میں بھابھی کو بتاتا ہوں۔۔۔

-------------@-@@@@-------

کیا میں اندر آجاؤں ؟؟ کرم نے کہا۔۔

جی جی آئیں ناں سائیں سرکار۔۔

بھابھی اب تو سائیں سرکار نہ کہا کریں۔۔

آپ کا قرض اب تک چکا نہیں پائی وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

شرمندہ نہ کریں وہ جو کچھ بھی تھا بس ایک ڈرامہ تھا۔۔

جانتی ہوں کبیر نے آپ سے کہا تھا مجھے وہاں لے کر جانے کے لئے۔۔

آپ کو کس نے بتایا؟؟؟

کبیر نے وہ پھر سے مسکرائی۔۔

آئیں نا بیٹھیں۔۔

بھابھی ایسا کب تک چلے گا؟؟؟

کیسا؟؟؟

کب تک چھپ کر بیٹھی رہیں گی بھائی جی سے ؟؟؟

انہوں نے منع کیا ہے سامنے آنے سے وہ سسک پڑی تھی۔۔

توآپ منع ہو گئیں؟؟

اتنی فرمابرداری بھی اچھی نہیں ہوتی۔۔

وہ نفرت کرتے ہیں مجھ سے۔۔

کس نے کہا؟

کبیر نے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

رونا تو کسی بھی چیز کا حل نہیں ہوتا آپ نے تو بہت جلدی ہار مان لی۔۔

وہ صرف ناراض ہیں آپ سے کہ آپ نے انہیں صفائی کا موقع نہیں دیا اور جو دل میں آیا کہتی چلی گئی سب کے سامنے۔۔

گھر ملازمین سے بھرا ہوا تھا انہیں اپنے اوپر لگائے گئے بہتان بہت زیادہ تکلیف دے گئے لیکن وہ یہ بھی برداشت کر گئے۔۔

بس بڑی اماں سے بہت زیادہ اٹیچ تھے انہیں صدمہ ہے۔۔

میں شرمندہ ہوں لیکن میں انجان تھی انہوں نے بھی تو مجھے کچھ نہیں

بتایا۔۔

میرے لئے تو وہ ایک عام برے انسان تھے جو بس۔۔۔وہ بات ادھوری چھوڑ گئی۔۔

وہ مجبور تھے میری وجہ سے لیکن جو کچھ بھی ہوا وہ انجانے میں ہوا۔۔

کیا آپ اپنی زندگی کو ایک موقع بھی نہیں دیں گی؟؟

کیا مطلب؟؟؟

میری شادی ہے اگلے ہفتے۔۔وہ مسکرایا۔۔

مبارک ہو بہت۔۔ وردہ نے مسکرا کر کہا۔۔

میں چاہتا ہوں آپ میری شادی کی ساری تیاری کریں ۔۔

ارم کو ساتھ لے جائیں جو جو پسند ہو خریدیں۔۔

میں ضرور کروں گی آپ بے فکر ہو جائیں۔۔

اپنے لیے بھی بہت کچھ خریدیں وردہ بھابھی۔۔

بھائی جی عشق کرتے ہیں آپ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتے۔۔ اب یہ

آپ پر منحصر ہے کہ آپ کتنی جلدی انہیں مناتی ہیں۔۔

وہ بہت غصہ کرتے ہیں وہ منمنائی۔۔

تو پی جائیں ان کا غصہ وردہ۔

۔ لیکن خدا کے لیے اس کمرے سے نکل کر دیکھیں ایک خوبصورت زندگی آپ کی منتظر ہے۔۔

میں چلتا ہوں اور میں چاہتا ہوں اپنے بھائی جی کو آپ کی انگلیوں پر ناچتے ہوئے وہ شرارت سے بولا تو ناچاہتے ہوئے بھی وردہ قہقہ لگا گئی۔۔

خوش رہیں وردہ بھابھی آپ نے اپنے حصے کے بہت دکھ سہہ لیے اب اور نہیں۔۔

وہ دروازہ کھول کر رکا اور پھر واپس مڑ کر سنجیدگی سے بولا ویسے میں نے رات کو دیکھا تھا بھائی جی کو چوروں کی طرح آپ کے کمرے سے نکل رہے تھے۔

۔لیکن میں نے پکڑ لیا چور کو۔۔

ہوگا بہترین سیکرٹ ایجنٹ لیکن چور کسی کام کا نہیں اناڑی ہے بلکل۔۔۔

وہ شرارت سے کہتا وردہ کو حیران کر کے باہر نکل گیا۔۔

اسلام و علیکم بھائی جی۔۔

وعلیکم اسلام آ گئے؟؟

کرم شاہ جمائی لیتے ہوئے۔۔جی آگیا۔۔

کیا بات ہے تم رات کو ٹھیک سے سوئے نہیں؟؟؟

جی بھائی جی بس ایسا ہی ہے۔۔

اچھا بھائی جی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔

ہاں بولو سن رہا ہوں۔۔

بھائی جی مجھے رات میں ناں کچھ گڑ بڑ محسوس ہوئی دو تین دفعہ۔۔

میں سوچ رہا ہوں سی سی ٹی وی کیمرے چیک کروں آج۔۔

ک۔ک۔ک۔ک۔کیوں؟ک۔ک۔ک۔کیمرے کیوں چیک کرنے ہیں؟؟

مجھے لگا جیسے کوئی چور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا ہے اور پھر وہ بہت دیر کے بعد مطلب تین چار گھنٹے بعد باہر نکلا ہے۔۔

کبیر شاہ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔

ں۔ں۔ نہیں کرم ایسا کچھ نہیں تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔

اتنی سکیورٹی کے ہوتے کوئی بھی نہیں آسکتا۔۔

جی جی وہی تو چیک کرنا ہے آج۔۔۔

۔کبیر شاہ کو حیران کر کے وہ باہر نکل گیا۔۔۔

چوتھا گلاس پانی کا پیتے کبیر شاہ آخر تھک ہار کر آفس کی کرسی سے اٹھ گیا۔۔

وہ گھر جانا چاہتا تھا۔۔

وہ جلدی جلدی سے آفس سے نکلا تھا۔۔

بھائی جی کہاں جارہے ہیں آپ؟؟ کرم شاہ نے اسے پیچھے سے پکڑ کر کہا۔۔

وہ م۔م۔میری طبیعت خراب ہے گھر جارہا ہوں تم سب دیکھ لینا۔۔

جی جی آپ آرام سے جائیں وہ مسکراتا اندر چلا گیا۔۔جو بھی کام ہو وہ کر لیجیے گا

ہمم۔۔واپس مڑتے وہ ٹوک کر وا گیا تھا۔۔

پریشانی سے کبیر شاہ جلدی گھر پہنچا اور پہلا کام سکیورٹی کیمرے کلئیر کرنے کا کیا۔۔

پھر وہ کچھ سکون میں ہوا اور اندر کی طرف بڑھا۔۔

دِل دا شیشہ، صاف تے نئیں نا
تُوں فر کِیتا، معاف تے نئیں نا؟

تُوں کیوں، ہجر سزاواں دیویں
تیرے ہتھ، اِنصاف تے نئیں نا؟

کٹھیاں جینڑ دی، عادت پا کے

وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو اس کی نظر سامنے سے آتی وردہ پر پڑی۔۔

آج پورے چار مہینے کے بعد وہ اسے یوں جاگتے میں اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔

وردہ کی نظر بھی سامنے سے آتے کبیر شاہ پر پڑی تو وہ بوکھلا گئی۔۔

جبکہ کبیر شاہ تو کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

وردہ کو تو جب سے کرم شاہ نے بتایا تھا کہ رات کو کبیر شاہ کو کمرے سے نکلتے دیکھا ہے وہ تو کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔

اس نے جیسے ہی کبیر شاہ کو دیکھا وہ تو واپس کمرے میں بھاگ گئی۔۔

کبیر شاہ کی دھڑکن تیز ہوئی تھی لیکن اس کے یوں واپس بھاگ کر جانے۔

سے اسے برا لگا تھا۔۔

وہ رک بھی تو سکتی تھی پوچھ بھی سکتی تھی میرے قریب بھی تو آ سکتی تھی وہ بس سوچ کہ رہ گیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔اس کی طبیعت واقعی خراب لگ رہی تھی۔۔

بھائی جی کیا میں آ جاؤں ارم نے منہ اندر کر کے پوچھا۔۔

آ جاؤ کہتا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔چائے بھائی جی۔۔

شکریہ کہتا وہ چائے پینے لگا جبکہ ارم سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

میں نے تمہاری طرف سے سیلری بھیج دی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم جا کر اپنے گھر مل آؤ چھ مہینے ہونے والے ہیں اور ساتھ شادی کے متعلق بھی بتا دو تا کہ وہ شرکت کر سکیں۔۔

بھائی جی اپنے خود غرض بھی ہو سکتے ہیں مجھے معلوم نہیں تھا۔۔انہوں نے ایک دفعہ بھی نہیں کہا کہ ارم تم ہمیں یاد آ رہی ہو جب بھی فون کیا یہی کہتے

ہیں پیسے کب بھیجو گی ؟؟ آپا کی شادی ہو گئی اور باقی دو بہنوں کی بھی ہے جمعہ

کو لیکن کسی نے کہا ہی نہیں کہ ارم تم بھی آجاؤ۔۔ کبیر شاہ نے ہاتھ اس کے

سر پر رکھا تو وہ مسکرا دی۔۔ آنسو صاف کرتے اس کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے

بولی مجھے نہیں معلوم بھائی جی میں نے زندگی میں کونسی نیکی کی ہے جو مجھے

آپ مل گئے ورنہ تو نجانے اس وقت کہاں اور کس حال میں ہوتی۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے اللہ پاک نے سب لکھ رکھا ہے اور جو خود نیک ہوں آن کو

وہ رسوا نہیں کرتا۔۔ بے شک وہ محبت سے بولی۔۔

یہ لو۔۔ کبیر شاہ نے ایک پیکٹ پکڑاتے ہوئے کہا۔۔

یہ کیا ہے ؟؟

یہ تمہاری شادی کی تیاری کے لیے ہیں اپنی بھابھی کو ساتھ لے جاؤ اور جو جو

لینا ہو لے لو وہ پیار سے بولا۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے بھائی جی آپ تو پہلے ہی اتنے سارے پیسے گھر بھیج

چکے ہیں۔۔

یہ تو ایک بڑا بھائی اپنی بہن کو دے رہا ہے تو انکار مت کرو لے کر بھاگ جاؤ وہ شرارت سے بولا تو ارم کھلکھلا کر ہنسی۔۔ خوش رہو اس نے دل سے دعا کی۔۔

بھائی جی ایک بات کروں؟

ہہمم بولو۔۔

وہ آپ کا انتظار کرتی ہیں سارا دن۔۔

کون؟ کبیر شاہ نے حیرانگی سے پوچھا

وہی جو آپ کو رات رات بھر سونے نہیں دیتی۔۔

کبیر شاہ کو شدید کھانسی آگئی۔۔۔ م۔ م۔ میں تو پوری رات اچھے سے سوتا یوں۔۔

نہیں بھائی جی آپ بس چار یا پانچ گھنٹے سوتے ہیں اور یہ اچھی بات نہیں کہتی وہ

مسکراتی کمرے سے چلی گئی جبکہ کبیر شاہ تو کچھ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ اس

کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔ تو کیا وہ پکڑا جا چکا ہے؟؟

نہیں وہ تو سب کے سو جانے کے بعد۔۔

نہیں نہیں میں تو کبھی بھی رات کو کمرے سے باہر نہیں نکلا اس نے خود کو

تسلی دی اور سٹڈی روم کی طرف بڑھا۔۔

دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا اور اندر سے دروازہ لاک کر لیا وہ خود کو تھوڑا

وقت دینا چاہتا تھا تاکہ اسے کوئی بھی ڈسٹرب نہ کرے لیکن یہ کیا؟؟

وردہ نے خوف سے آنکھیں بڑی بڑی کر کے کبیر شاہ کو دیکھا وہ تو سوچ چکا تھا

ارم نے بتایا تھا۔۔

در۔ در۔ در۔۔

دروازہ بولتے ہیں کبیر شاہ نے وردہ کو ہکلاتے دیکھ کر کہا۔ وہ سامنے تھی

پہلے دن کی طرح ڈری سہمی ہوئی لیکن آج وہ غصہ نہیں تھا جو پہلے دن تھا ہاں

وردہ کا بھی کیا قصور تھا یہ سب تو قسمت میں لکھا تھا اور ہو کر رہنا تھا لیکن وہ

کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا۔۔

ک۔ک۔کیوں لاک کیا وہ غصے سے یا شرم سے لال ہو چکی تھی۔۔

کیونکہ یہ میرا اسٹڈی روم ہے اور یہاں کسی کو بھی آنے کی اجازت نہیں

ہے۔۔

م۔م۔میں صفائی کرنے آئی تھی۔۔

تو کرو۔۔وہ غصے سے کہتا کوئی کتاب نکالنے لگا۔۔

لاک کھولیں مجھے جانا ہے۔۔

میں ملازم نہیں ہوں کہتا وہ کتاب لے کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

وہ ابھی بھی وہیں کھڑی تھی۔۔

کبیر شاہ نے اسے پورا اگنور کیا تھا جبکہ یہ مشکل ترین کام تھا اس کے لئے۔۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نہیں کھل

رہا تھا۔۔وہ بڑے مزے سے اس کے دروازہ کھولنے کے اقدامات دیکھ رہا تھا۔۔

یہ۔۔یہ نہیں کھل رہا وہ رونے والی ہو گئی تھی۔۔

تو میں کیا کروں اپنا کام کرو اور مجھے بلانے کی کوشش بلکل بھی مت کرو۔۔

عشق میں لوگ کمزور اور ڈرپوک ہو جاتے ہیں یہ تو سنا ہی تھا لیکن وہ واقعی آج ڈر رہی تھی کمزور پڑ رہی تھی لیکن اس نے کچھ غلط نہیں کیا تو وہ کیوں معافیاں مانگے۔۔ان کا بھی تو قصور تھا مجھے بتانا چاہیے تھا وہ سوچتی پھر سے دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

کبیر شاہ تو بس پاگلوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ جانتا تھا کہ یہ کارڈ لاک ڈور ہے جو اس سے کیا کسی اور سے بھی نہیں کھلے گا۔۔

خبر دار جو مجھے بلانے کی کوشش کی وہ غصے سے چلایا تو وردہ کا بھی پارہ ہائی ہو گیا۔۔

سمجھتے کیا ہو خود کو؟؟ میں کیوں بلاؤں گی؟؟ میں وردہ ہوں کوئی۔۔اتنی دیر میں ہی اس کی ہمت جواب دے گئی اور وہ رونے لگی تھی۔۔وہ دروازہ کھولنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی باہر کرم شاہ کی آواز سنائی دی یہاں تو کبیر شاہ کی سیٹی گم ہوئی وہ فورا سے صوفے سے اٹھا تھا۔۔وردہ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی آواز کو بند کیا تھا۔۔چپ بلکل چپ وہ ہلکی آواز میں بولا۔۔

کرم کیوں آگیا اس وقت؟؟ وہ پریشانی سے بول رہا تھا جب اسے وہ یہ کہتا سنائی دیا میں سیکیورٹی روم میں ہوں رجو چائے بھجوادو۔۔

کبیر شاہ نے فورا سے دروازہ کھولا اور اپنے کمرے میں چلا گیا وہ کرم شاہ سے ایسے ڈر رہا تھا جیسے وہ اس کا باپ ہو۔۔

وردہ کے تو آنسو ہی نہیں تھم رہے تھے میں پاگل ہوں کچھ بھی نہیں ہے ان کے دل میں میرے لئے۔۔وہ سب کچھ چھوڑتی باہر نکل گئی۔۔

کبیر شاہ تو کمرے میں چکر لگا لگا کر تھک چکا تھا جب اس کا دروازہ بجا۔۔

صاحب کھانا تیار ہے آجائیں۔۔

اچھا کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔

کھانے کی میز پر کرم شاہ کو دیکھتے اس نے بناوٹی انداز میں پوچھا۔۔کب تک واپس آفس جا رہے ہو؟؟

بس بھائی جی میں تھوڑی دیر تک نکلتا ہوں تھوڑی ریکارڈنگ دیکھ لوں۔۔

تم پاگل ہو جو یوں آفس کا کام چھوڑ کر یہ فضول کام کر رہے ہو۔میں گھر ہی ہوں تو میں دیکھ لیتا ہوں تم جاؤ آفس وہ غصے سے بولا تو کرم شاہ بس جی بھائی جی ہی بول پایا۔۔

رجو وردہ بھابھی کو بھی بلاؤ۔۔

کبیر شاہ نے غصے سے دیکھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔۔

وردہ کو آج چار مہینے کے بعد سب کے ساتھ کھانا کھانے کے لیے بلایا گیا تھا۔وہ انکار کر دیتی لیکن کبیر شاہ کو بھی بتانا تھا کہ اسے پرواہ نہیں اس

کی۔۔

وہ آرام سے چلتی آکر ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی کبیر شاہ کے علاوہ وہ سب کے ساتھ ہی کھانا کھاتی تھی۔۔

کبیر شاہ کا نوالہ تو حلق میں اٹک ہی گیا تھا ایسی کھانسی لگی کہ بس۔۔

کرم شاہ نے بہت کمر سہلائی لیکن نہیں۔۔ آخر وردہ کو اٹھنا ہی پڑا اور پھر چٹاک کی آواز پورے ہال میں گونجی۔۔ وردہ نے پورے زور سے رکھ کر تھپڑ رسید کیا کبیر شاہ کی کمر میں تو چٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کبیر شاہ کی کھانسی غائب ہو گئی اور اس نے حیرت سے وردہ کی طرف سر گھما کر دیکھا جبھی وردہ نے بھی سب کو دیکھا۔۔ کرم شاہ ارم رجو اور کبیر شاہ سب ہی حیرانگی سے دیکھ رہے تھے کہ چھٹانک بھر کی لڑکی نے کبیر شاہ کو ایسا رکھ کے چماٹ لگایا کہ وہ کھانسی کا دورہ تو بھول ہی گیا تھا۔ 😂😂😂😂😂😂😂

وہ دیکھا ٹھیک ہو گئے وردہ نے اپنے دانتوں کی نمائش کی 😁 تو کرم شاہ کے لئے ہنسی دبانا مشکل ہو گیا جبکہ کبیر شاہ کو ابھی تک جلن محسوس ہو رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے کسی ہٹلر نے مارا ہو لیکن وہ بولا کچھ نہیں۔۔

وردہ بھی آرام سے آ کر ناشتہ کرنے لگی تھی کیونکہ اب کبیر شاہ کو کھانسی کا دورہ دوبارہ نہیں پڑنا تھا۔۔

اس چماٹ کا بدلہ میں نے سود سمیت نہ لیا تو کہنا وردہ کبیر شاہ اس نے سوچا اور کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔اس کو تو یہ سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر کبیر شاہ فوراً ہی کمرے میں چلا گیا تھا جبکہ وہ تینوں ہال میں بیٹھ گئے تھے۔۔

میں بھائی جی مل لوں ذرا کہتا وہ اندر چلا گیا جبکہ وردہ اور ارم شاپنگ پر جانے کی تیاری کرنے لگیں ۔

بھائی جی میں آ جاؤں ؟؟

ہ۔ہ۔ہ۔ہاں آ جاؤ کرم شاہ کو دیکھ کر کبیر شاہ کا رنگ ہی اڑ گیا تھا۔۔

بھائی جی میں جاننا چاہتا ہوں وہ سب کچھ جس کی وجہ سے ایک سگی ماں اور باپ نے اپنی اولاد کو اپنانے سے انکار کر دیا۔۔

کرم کیوں زخم تازہ کرتے ہو۔۔وہ دکھ سے بولا۔۔

میں چاہتا ہوں آپ مجھے اس عورت سے ملائیں میں پوچھنا چاہتا ہوں اس سے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔

کرم شاہ میں چاہتا تھا تم اس عورت سسے کبھی نا ملو وہ اس قابل نہیں ہے اور میں اس کو ڈھونڈ رہا ہوں لیکن ابھی تک مجھے نہیں ملی۔۔گاڑی جو وہ لے کر گئی تھی وہ افغانستان سمگل کر دی گئی ہے لیکن تمہاری ماں کا کچھ پتہ نہیں۔۔

میری ماں نہ کہیں آپ اسے۔۔کرم شاہ تڑپ کر بولا۔۔

میں نے آج تک اسے کسی بھی لقب سے نہیں پکارا حناء بیگم کہا جب بھی

کہا۔۔

آپ ابھی بھی کہہ سکتے ہیں۔۔

تو آؤ تمہیں وہاں سے بتانا شروع کرتا ہوں جہاں وہ میرے اور تمہارے باپ جلال شاہ کو ملی تھی۔۔

مجھے یہ سب اس نے خود بتایا تھا اس عمر میں جب بچہ یہ سب نہیں سن سکتا۔۔

وہ مجھے یہ بتانا چاہتی تھی کہ میری اس کے شوہر کی زندگی میں کوئی اوقات نہیں ہے اور وہ کتنی محبت کرتے ہیں اس سے۔۔اور یہ سچ بھی ثابت ہوا تھا کیونکہ وہ میری ماں کے مرنے کے تیسرے دن میری ماں کے بیڈروم میں تھی اور اس کے آنے کے بعد میرے باپ نے کبھی میرے لیے ایک لفظ نہیں بولا۔۔

جلال شاہ کی گاڑی اشارے پر آکر رکی تو بھکاریوں کی لائن لگ گئی۔۔سب ہی

چاہتے تھے کہ انہیں اس بڑی گاڑی والے سیٹھ سے پیسے ملیں۔۔

جلال شاہ تو مڈل کلاس کا عام سا انسان تھا اس کی زندگی تو میری ماں نے بدل دی۔۔ قسمت چمکنا اسے کہتے ہیں۔۔

نانا زمیندار تھے اور امیر کبیر لیکن ماما ان کی واحد اولاد تھیں۔۔ پڑھنے لکھنے کے شوق نے ماما کو کراچی پہنچا دیا۔۔ نانا کریم بخش کے پاس بہت دولت تھی تو بلکل بھی مشکل نہیں تھا اپنی اکلوتی اولاد کی خواہش پوری کرنا۔۔

ایک فلیٹ کراچی میں لے لیا جب بھی یہاں آتے دونوں باپ بیٹی وہیں رہتے ۔۔

ایک روز ماما کا ٹکراؤ جلال شاہ سے ہو گیا اور انہیں وہ پسند آ گئے۔۔ میری ماما کا نام ہما تھا۔۔ گھر جا کر نانا کو بتا دیا کہ انہیں آج یونیورسٹی میں لڑکا پسند آ گیا ہے نانا بھی بڑے دل کے مالک فوراً سے بندے بھیج کر بلوا لیا۔۔ پتہ چلا وہ تو بس خالی ہاتھ ہیں کچھ نہیں پاس۔۔ نانا نے کہا میری بیٹی سے شادی کر لو جو چاہیے

مل جائے گا۔۔ جلال شاہ کو بھلا اور کیا چاہیئے تھا۔۔ دنوں میں نانا نے کراچی ایک بنگلہ لے دیا اور ایک چھوٹا سا کاروبار سیٹ کر دیا جب تک وہ ماما سے ملے وہ امیر انسان بن چکے تھے جس پر نانا کو کوئی اعتراض نہیں تھا اور پھر شادی کے بعد ماما یہاں آگئی نوابشاہ سے۔۔ جلال شاہ نے میری ماما کو خوش رکھا پھر میں پیدا ہو گیا تو زندگی مکمل ہو گئی۔۔ لیکن بھونچال تب آیا جب میری ماما کو اچانک سے بلڈ کینسر ہو گیا اور ڈاکٹر نے کہا زیادہ وقت نہیں۔۔

میں چودہ سال کا تھا۔۔ ماما کو ہاسپٹل ایڈمٹ کروا دیا لیکن وہ بہت روتیں میرے لئے۔۔ جلال شاہ خیال رکھتے تھے پریشان تھے۔۔ نانا آئے تھے ہاسپٹل لیکن اپنی اکلوتی بیٹی کی حالت برداشت نہیں کر پائے تھے اور واپس چلے گئے۔۔

گاڑی کے ارد گرد موجود بھکاریوں میں ایک عورت بھی تھی جو خوبصورت تھی۔۔ جلال شاہ نے اس عورت کو دیکھا تو سوئے جذبات نے انہیں اس

بھکارن کو پاس بلانے پر مجبور کر دیا۔ ۔

سنو میرے ساتھ چلو گی ؟؟

وہ بھکارن مسکرا کر بولی کیا دو گے ؟؟

جو تم کہو۔۔

دس ہزار۔ ۔۔

منظور ہے کہتی وہ گاڑی میں سوار ہو گئی بد بو کی بھبھو کے اٹھ رہے تھے جب ڈرائیور کو واپس جانے کا حکم دیتے وہ خود ڈرائیور کرنے لگے۔ ۔۔

راستے میں ہی وہ اس عورت کے لیے ضرورت کا سامان خرید چکے تھے۔ ۔

جو فلیٹ میرے نانا کا تھا وہ بھی جلال شاہ کو مل گیا تھا وہ اسے وہیں لے گئے۔۔

جاؤ نہا کر تیار ہو جاؤ یہ رہے تمہارا سامان۔۔

وہ نہا کر نکلی اور تیار ہونے لگی۔جب جلال شاہ واپس آئے تو حیران رہ گئے

کیونکہ وہ تو کہیں سے بھی بھکارن نہیں لگ رہی تھی۔۔

اس دن پہلی دفعہ جلال شاہ نے میری ماما کے ساتھ خیانت کی۔۔

ماما دن بدن مزید بیمار ہوتی گئی اور جلال شاہ کا گھر انا محدود سے محدود ہوتا گیا۔۔

اماں تو یہ سمجھتی تھیں کہ وہ ماما کے پاس ہوتے ہیں لیکن وہ تو بس ماما کے پاس چند گھڑیاں گزار کر اس عورت کی آغوش میں چلے جاتے تھے جو کہ انہوں نے رکھیل بنا کر رکھی تھی۔۔۔

پھر ماما کی ڈیتھ ہو گئی اور وہ عورت تیسرے روز میری ماما کے بیڈروم میں آ گئی۔۔

نانا یہیں تھے اس روز بہت روئے۔۔بہت تڑپے اور پھر وہ کبھی یہاں واپس نہیں آئے اور نہ وہ ساری دولت واپس مانگی جو اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لئے دی تھی۔۔

حناء بیگم نے یہاں آتے ہی سب کچھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔ جلال شاہ تو پہلے ہی اس کی مٹھی میں تھے اماں کی بھی کوئی ویلیو نہیں رہی۔۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے ہو گئے جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے۔

شادی کے کچھ ہی دنوں کے بعد میں نے ان کی باتیں سن لیں۔ ۔

وہ سات مہینے کی پریگننٹ تھی مطلب میرے باپ اور حناء بیگم کا تعلق آٹھ سے نو مہینے پرانا تھا اور میری ماں کی بیماری کا دورانیہ دس مہینے اور بائیس دن تھا۔۔۔ میرا باپ دو مہینے بھی وفا نہ کر سکا تھا۔۔

وہ دونوں یہ بچہ نہیں چاہتے تھے کہ لوگ کیا کہیں گے اور پھر انہوں نے پلین کیا کہ بچہ پیدا ہوتے ہی نرس کو بول کر مروادے گی اور وہیں پھینک دے گے۔ ۔

میں نے خود سے وعدہ کیا کہ میں اس انچے کو کچھ نہیں ہونے دوں گا اور پھر میں اس کا پہرہ دینے لگا۔۔ وہ جب بھی کہیں جاتی میں پیچھے جاتا۔۔ ہاسپٹل کا

پتہ کیا ڈاکٹر اور نرس کا پتہ لگایا ان کو منہ مانگے پیسے دیے کہ وہ بچے کو کچھ نہ کریں مجھے دے دیں اور ان دونوں کو کہہ دیں مار کر پھینک دیا۔ ۔

نفرت ہو گئی مجھے ان دونوں سے۔۔ ۔

پھر وہ طوفانی رات بھی آ گئی۔۔ وہ دونوں باہر نکلے تو میں بھی نکلنے لگا لیکن رفیق بابا نے مجھے اکیلے نہیں جانے دیا وہ میری ماما کے بہت وفادار تھے۔

اور پھر میں نے طوفانی رات میں چار گھنٹے انتظار کیا اور پھر وہ نرس مجھے ایک بچہ پکڑا کر واپس بھاگ گئی اور اپنا پیکٹ لے گئی۔ ہمیں رفیق بابا اپنے گھر لے گئے وہیں میں نے وردہ کو دیکھا اور محبت کر بیٹھا۔۔ تین دن رہے وہاں بہت خیال رکھا انہوں نے اوت پھر میں تمہیں نوابشاہ لے گیا۔ ۔

وسائی کی گود میں ڈال کر واسطہ دیا کہ تمہارا خیال رکھیں اور انہوں نے رکھا بھی۔۔ پھر اکثر میں تمہارے پاس چلا جاتا تم سے پیار ہی بہت تھا تو حناء بیگم نے مجھے آوارہ بدمعاش لوفر غنڈہ اور پتہ نہیں کیا کیا لقب دے دیے لیکن

مجھے برا نہیں لگتا تھا۔۔اماں کو بھی بہت سالوں کے بعد بتایا تھا کیونکہ انہوں نے قسم دی تھی۔ ۔

پیسوں کی مجھے کمی نہیں تھی جو میں جلال شاہ سے مانگتا کیونکہ نانا سب کچھ مجھے دے گئے تھے اور ان کا خیال فضل کے باپ نے رکھا۔۔بہت ایماندار لوگ تھے۔۔۔۔

کبیر شاہ نے بات مکمل کی تو کرم شاہ رو رہا تھا پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھتا کبیر شاہ کے گلے لگ گیا۔۔کبیر شاہ نے اسے رونے دیا تھا۔۔

کافی دیر کے بعد۔۔

یہ نہیں پوچھو گئے وردہ سے نکاح کیسے ہوا اور کیوں؟؟

بتائیں کیوں وہ مسکرایا۔۔

رفیق بابا بیمار ہو گئے میں نے کہا تھا زندگی میں جب بھی میری ضرورت ہوئی

میں حاضر ہو جاؤں گا اور انہیں میری ضرورت پڑی تو وہ ہاسپٹل میں تھے بیمار

تھے اپنی بیٹی کے لئے رو رہے تھے لیکن میں تو نوابشاہ تھا کیونکہ تمہیں بخار تھا

تو میں تمہیں چھوڑ کر نہیں آسکتا تھا لیکن میں نے انہیں تسلی دی اور فون پر ہی

نکاح کر لیا۔۔ اس وقت فون عام نہیں تھے میرے پاس موبائل تھا لیکن ان

کے ہمسائے میں فون لگا ہوا تھا وہیں ہمارا نکاح ہو گیا۔۔ پھر جب تم ٹھیک ہو

گئے تب میں گیا لاہور اور نکاح نامہ بنوا کر لایا۔۔

آپ وردہ سے ملے تھے کرم شاہ نے پیار سے پوچھا۔۔

کبیر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

ہاں ملا تھا رفیق بابا نے اسے نیند کی گولی دے کر سلا دیا تھا۔ چھوٹی سی تھی

دس گیارہ سال کی وہ پیار بھرے لہجے میں بولا۔۔

میں نے دیکھا سو رہی تھی گہری نیند میں نے تھوڑا سا پیار کیا تو نیند میں ہی بولی

ابا مجھے تنگ نہ کرو سونے دو۔۔ میں تو بڑی مشکل قہقہ روک پایا کہ جاگ ہی

نہ جائے۔۔وہ محبت سے چور لہجے میں بول رہا تھا جب کرم شاہ شرارت سے بولا۔۔

اور پھر کیا کیا؟؟

کبیر شاہ گہری سوچ سے باہر نکلا اور پھر الٹے ہاتھ کی ایک لگائی کرم شاہ کو جو اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

آپ جاتے تھے ملنے؟؟

ہاں بہت دفعہ گیا لیکن کبھی بھی جاگتے میں نہیں ملا ہمیشہ ہی وہ سو رہی ہوتی اور میں پیار کرتے واپس آ جاتا۔۔

اماں جی کو بتایا تھا چھ سات سال بعد لیکن انہوں نے سختی سے منع کر دیا کہ جب تک پندرہ سال نہیں گزر جاتے میں تب تک کسی کو بھی نہیں بتاؤں مجبوراً بات ماننی پڑی اور پندرہ سال پورے ہونے میں ابھی دو ماہ باقی ہیں۔۔

تو دو ماہ میں تیاری کر لیں اور پندرہ سال پورے ہوتے اسے لے آئیں اپنے

کمرے میں کیونکہ دل میں تو صرف وہ ہی وہ ہے۔۔

نہیں میں اسے معاف نہیں کروں گا وہ غصے سے بولا۔۔

جبھی کرم شاہ جلدی سے اٹھا۔۔افففففف بھول گیا مجھے کیمرے چیک کرنے تھے آپ نے باتوں میں لگا لیا جبکہ یہیں کبیر شاہ کی بولتی بند ہوئی تھی اور کرم شاہ باہر نکل گیا۔۔

ہیلو امتیاز۔۔

جی صاحب۔۔

سارا ریکارڈ صاف کر دو کسی کو کچھ نہیں پتہ چلنا چاہیے وہ رازداری سے بولا۔۔

لیکن صاحب وہ چھوٹے صاحب نے سارا ریکارڈ نکالنے کو بولا ہے۔۔

جو بولا ہے وہ کرو کہہ دینا ریکارڈ ڈیلیٹ ہو گیا آئی سمجھ۔۔

صاحب۔۔

ہھمم۔۔

بندہ وہ کام ہی نہ کرے جس سے پکڑے جانے کا خوف ہو۔۔

بکواس بند کر بتاتا ہوں تجھے۔۔

معافی صاحب۔۔

چل کر بند فون۔۔

جبکہ دوسری طرف کرم شاہ بمشکل اپنی ہنسی روک پا رہا تھا۔۔

چل نکال سارا ریکارڈ۔۔ کہتا وہ مصروف ہو گیا۔۔

جوں جوں وہ پچھلی ریکارڈنگ دیکھ رہا تھا اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے کہ اس کے بظاہر شریف نظر آنے والے بھائی جی نے کوئی ایک رات بھی مس نہیں کی جس دن دیدار یار نہ کیا ہو۔۔

بھائی جی حد ہو گئی لاپرواہی کی پچھلے چار مہینے سے کیمرے خراب ہیں اور یہ گارڈز ہمیں بتا ہی نہیں رہا اس کو تو میں آج نکال باہر کروں گا۔۔

کیا؟؟ کوئی ریکارڈنگ نہیں ہے ؟؟ کبیر شاہ خوشی سے بولا جیسے وہ کسی بڑے حادثے سے بال بال بچ گیا ہو۔۔

جی میں اس کی چمڑی ادھیڑ دوں گا وہ گارڈ کو پکڑتے ہوئے بولا۔۔

صاحب بچاؤ ہم کو گارڈ چیخا تو کبیر شاہ نے سیکیورٹی روم کی طرف دوڑ لگا دی۔۔

کرم شاہ گارڈ کو نیچے گرائے اس کا گلہ دبوچے ہوئے تھا۔۔ چھوڑو اس کو کرم کبیر شاہ نے غصے سے کہا تو وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

میں دیکھ لوں گا سب جاؤ یہاں سے کہتا وہ ریکارڈنگز چیک کرنے لگا جبکہ کرم شاہ مسکرا کر ہزار کا نوٹ گارڈ کو پکڑا کر باہر نکل گیا۔۔

آج تو کرم شاہ یوں اترا کر چل رہا تھا جیسے اس نے کوئی معرکہ مارا ہو۔۔ تو بنا دیا نہ کرم شاہ نے آئی ایس آئی کے سیکرٹ ایجنٹ کو بیوقوف۔۔ اس نے اپنے موبائل میں وہ رکارڈنگز دیکھتے ہوئے کہا اور اندر چلا گیا۔۔

کیا آپ دونوں تیار ہو؟؟

وہ دونوں ہی مسکراتی ہوئی آرہی تھیں جیسے کہہ رہی ہوں ہم تیار ہیں۔۔

چلیں؟؟ جی چلیں ارم نے کہا تو وہ تینوں باہر نکل گئے۔۔ مین گیٹ کھلا ہونے کے باوجود وہ گاڑی میں بیٹھا زور زور سے ہارن بجا رہا تھا جب وہ دونوں آکر پیچھے بیٹھ گئیں۔۔

ایک منٹ میں ڈرائیور ہوں کیا آپ دونوں کا؟؟

ن۔ن۔ نہیں ارم نے کہا۔۔

تو ایک آگے آؤ۔۔

بھابھی آپ آگے چلی جائیں ارم نے شرماتے ہوئے کہا۔۔

پاگل ہو یہ بیویوں کی جگہ ہوتی ہے تم جاؤ۔۔ تو مجبوراً ارم کو آگے آنا پڑا۔۔

کرم شاہ کا ہاتھ ابھی بھی ہارن پر تھا۔۔

کرم چلو وردہ نے ہارن کے شور سے تنگ آکر کہا۔۔ چلتے ہیں بھابھی کہتا وہ پھر

سے ہارن پر ہاتھ رکھ گیا۔۔

پھر وہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔

یہ سب کہاں گئے ہیں کبیر شاہ نے پوچھا۔۔

صاحب شاپنگ کرنے گئے ہیں رجو نے بتایا تو وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

گاڑی نکالو کہتا وہ اندر چلا گیا جبکہ پانچ منٹ کے بعد وہ ان کے پیچھے تھا۔۔

کرم شاہ جانتا تھا کہ وہ آئیں گے تبھی تو ہارن بجا بجا کر اس کو بتایا تھا کہ ہم جا

رہے ہیں۔۔

راستے میں کرم شاہ نے درمیان والے مرر سے وردہ کو دیکھا جو اپنے دھیان

بیٹھی تھی پریشان سی مرجھائی ہوئی کلی کی طرح۔۔میں تمہارے لئے ساری

دنیا کی خوشیاں اکٹھی کروں گا وردہ۔۔ کرم شاہ نے سوچا اور پھر ایک نظر

ساتھ بیٹھی چھوٹی سی کنفیوز سی لڑکی پر ڈالی جس میں اسے کوئی دلچسپی نہیں

تھی۔۔ محبت تو اس وجود سے تھی جو پیچھے بیٹھی اس کے بھائی جی کی محبت میں

پاگل ہو چکی ہے پور پور بھیگ چکی ہے اس کے عشق میں۔۔نہ ہنستی ہے نہ خوش ہوتی ہے اور نہ اپنا خیال رکھتی ہے۔۔کبیر شاہ بھی تو اتنی ہی محبت کرتے ہیں وردہ سے۔۔ساری زندگی میری محبت میں اس عورت سے ذلیل ہوتے رہے اگر آج میں ان کے لئے اپنی محبت سے دستبردار ہو جاؤں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ مسکرایا۔۔ہاں جو میرے بھائی جی کی خوشی وہی میری خوشی اور پھر محبت قربانی مانگتی ہے اور کرم شاہ اپنے بھائی جی کی محبت میں خوشی خوشی یہ قربانی دے گا۔۔

گاڑی مال کے باہر آکر رکی تو کرم شاہ نے جلدی سے دائیں بائیں دیکھا کبیر شاہ کی گاڑی نظر نہیں آرہی تھی کرم شاہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی اب بھائی جی اتنے بھی کچے کھلاڑی نہیں ہیں کیونکہ مال کی سکیورٹی بڑھادی گئی تھی مین انٹرنس پر چار گارڈز کھڑے تھے۔۔اور پارکنگ ایریا بھی ہائی سیکورٹی میں تھا۔۔کرم شاہ سب سمجھ چکا تھا۔۔

وہ تینوں اندر داخل ہوئے تو تینوں ہی ایک دوسرے سے ہچکچا رہے تھے۔۔

پھر کرم نے ہی ان کی پریشانی کم کرتے انہیں کپڑوں کی طرف جانے کا اشارہ کیا اور پھر وہ کپڑے دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔۔

کبیر شاہ کی گاڑی مال سے دور کھڑی تھی لیکن وہ خود وہیں موجود تھا۔۔ شیشے سے نظر آتے اس کے مرجھائے چہرے کو دیکھتے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

وہ کپڑے دیکھتی اور واپس رکھ دیتی جبکہ ارم نے تین چار سوٹ لے لیے تھے۔۔

وہ باہر نکلے تو کبیر شاہ نے اس شاپ کا رخ کیا اور جو جو کپڑے وہ ساتھ لگا رہی تھی وہ لے لئے۔۔ پھر وہ برائیڈل ڈریسز کی طرف بڑھے۔۔ ارم اور کرم شاہ نے وردہ کی پسند کے ہی جوڑے لیے تھے جبکہ کرم شاہ کے بہت کہنے پر بھی اس نے ایک بھی جوڑا اپنے لیے نہیں لیا تھا۔۔

وہ ارم کی پوری مدد کر رہی تھی لیکن اپنے لیے اٹھا کر دیکھتی اور واپس رکھ دیتی کرم شاہ اس کی حالت سے انجان نہیں تھا وہ جانتا تھا کہ سامنے کھڑی پیاری سی لڑکی بھیگ چکی ہے عشق میں اس کے بھائی جی کے۔۔

اس نے بہت کوشش کی تھی کہ اسے کبیر شاہ نظر آجائے لیکن باپ تو باپ ہی ہوتا ہے۔۔

پارٹی ویئر ہاؤس میں ارم اور وردہ ہی تھیں کیونکہ ارم کو ڈریس چیک کرنے تھے تو کرم شاہ کا کیا کام تبھی وہ اپنے لیے شاپنگ کرنے دوسری طرف چلا گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا انہیں کوئی خطرہ نہیں کیونکہ پہرے دار ان کے ساتھ ہے۔۔

ارم بھاری بھرکم جوڑا لے کر ٹرائے روم میں گھس چکی تھی اور اسے ادھر کافی سارا ٹائم لگنا تھا۔۔

جب کبیر شاہ وہاں داخل ہوا اور لمحے میں وہ وردہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے

کپڑوں کے پیچھے چھپا چکا تھا اس کے لب اس کی بیک نیک پر لمس بکھیر رہے تھے۔۔ک۔ک۔کون ہو تم؟؟

وردہ تو خوف سے کانپنے لگی تھی کیونکہ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کبیر شاہ وہاں آسکتا ہے۔۔

تمہاری موت۔۔اس نے سرگوشی کی۔۔

م۔م۔مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو؟؟

کیونکہ تم نے قتل کیا ہے۔۔

م۔م۔میں نے کسی کا قتل نہیں کیا وہ روہانسی ہوئی۔۔

کسی کے دل کی قاتل ہو تم۔۔

د۔د۔دیکھو مجھے کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ لینا میں وردہ کبیر شاہ ہوں اور میرے کبیر تمہارا بہت برا حال کریں گے۔۔وردہ نے پوری ہمت سے دھمکی دی تھی۔۔

کیا کر سکتا ہے تمہارا کبیر؟؟ بولو۔۔

وہ وہ بندہ مار سکتے ہیں۔۔ وردہ کی اس بات پر کبیر شاہ کو بہت ہنسی آئی تھی۔۔

تو میں بھی تو بندہ ہی مار رہا ہوں۔۔

مجھے مت مارنا میرے کبیر بہت سخت سزا دیں گے تمہیں۔۔

کبیر شاہ تو مر مٹا تھا وردہ کے میرے کبیر کہنے پر۔۔

کہاں ہے تمہارا کبیر؟؟

وہ۔۔ وہ ادھر ہی ہیں میرے پاس۔۔ وردہ نے اسے ڈرانے کو پورا جھوٹ بولا تھا۔۔

اچھا میں تمہیں نہیں مارتا لیکن ابھی جو ڈریس باہر لڑکی لے کر آئے گی وہ پہن کر چیک کر لو ورنہ میں۔۔

نہیں نہیں میں کرتی ہوں وہ جلدی سے بولی۔ ۔۔

ہمم گڈ گرل وہ کہتا اسے چھوڑ چکا تھا۔۔

آنکھیں بند کر کے سیدھی باہر چلی جاؤ ورنہ۔۔

نہیں نہیں میں جاتی ہوں کہتی وہ فوراً آنکھیں بند کر چکی تھی جب کبیر شاہ اس کے ہونٹوں پر لب رکھتے شدت سے چوم گیا۔۔

جاؤ۔۔

وہ فوراً سے غائب ہو گئی جبکہ کبیر شاہ تو پاگل ہی ہو گیا تھا یہ سنتے کہ میرے کبیر۔۔۔وہ مسکراتا باہر نکل گیا۔۔

آپ کہاں چلی گئی تھیں ارم نے پریشانی سے کہا۔۔

وہ م۔م۔میں کہیں نہیں یہیں تھی بس یہ ڈریس لینے گئی تھی اس نے سامنے پڑے ڈریس کو دیکھ کر کہا جو ابھی لیڈی ورکر رکھ کر گئی تھی۔۔

واؤ یہ بہت خوبصورت ہے اور آپ کی پسند بہت ہی اچھی ہے۔۔

آپ ٹرائے کریں۔۔میں تو یہ ذرا سیٹ کر لوں اس نے اپنا ڈریس ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔

وردہ خاموشی سے وہ بھاری بھر کم ڈریس اٹھا کر چینجنگ روم۔میں گھس گئی۔۔ارم نے اپناڈریس پسند کر لیا تھا تو وردہ کا انتظار کرنے لگی۔۔وردہ تو کوئی پندرہ منٹ لگا کر باہر نکلی۔۔لیکن جب نکلی تو ارم تو دیکھ کر شاکڈ رہ گئی وہ تو بغیر میک اپ کے بھی حسین لگ رہی تھیں۔۔

ہائے اللہ وردہ بھابھی آپ تو بہت حسین لگ رہی ہیں بھائی جی تو پاگل ہو جائیں گے دیکھ کے۔۔

وردہ نے خود کو آئینے میں دیکھا اور پھر مسکرادی۔۔

وہ دونوں باہر نکلیں تو کرم شاہ انہی کے انتظار میں تھا

اتنی دیر؟؟؟بھوک سے برا حال ہے گیا ہے میرا۔۔

میں پیمنٹ کر کے آتا ہوں پھر کچھ کھانے چلتے ہیں۔۔

جی ٹھیک ارم نے کہا۔۔

سر یہ پنک ڈریس کی پیمنٹ ہو چکی ہے لڑکی نے بتایا۔۔

جی کس ڈریس کی؟؟

سر یہ والے ڈریس کی۔۔اس نے حیرانگی سے دیکھا اور پھر او کے کہتا باہر نکل گیا۔۔

سارا سامان ملازم گاڑی میں رکھ چکا تھا تو وہ تینوں کھانا کھانے نکل گئے۔۔

مجھے دو محبت کرنے والوں میں گھس کر نہیں بیٹھنا چاہیے وردہ نے ان دونوں کو چھیڑتے ہوئے کہا۔۔

ارے نہیں بھابھی ایسا کچھ نہیں۔۔ارم نے کہا جبکہ کرم شاہ تو بس وردہ کو دیکھ کر رہ گیا۔۔

رات وہ دیر سے گھر پہنچے تو کبیر شاہ ہال میں بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔

اتنی دیر کرم؟؟وہ کافی غصے میں لگ رہا تھا۔۔

بھائی جی ان دو لڑکیوں نے دیر کی ہے میں نے تو نہیں کی۔۔اتنے میں ملازم سارا سامان لا کر رکھ چکا تھا۔۔

کبیر شاہ محبت سے بولا تھا گڑیاد کھاؤ کیا لے کر آئی ہو تو وہ خوشی خوشی سب دکھانے لگی جبکہ وردہ کی طرف ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا اور نہ پوچھا۔۔

یہ والا ڈریس بھابھی کا ہے ارم نے پنک ڈریس نکال کر دکھایا۔۔

کبیر شاہ نے کوئی کمنٹ نہیں دیا۔۔وردہ کی آنکھوں میں آئی نمی کرم شاہ نے بغور دیکھی تھی جبکہ کبیر شاہ نظرانداز کر گیا تھا۔۔

میں تھک چکی ہوں آرام کروں گی کہتی وہ کمرے میں چلی گئی جبکہ وہ تینوں کافی دیر تک بیٹھے رہے تھے۔۔

وردہ نے ایک دفعہ بھی وہ ڈریس کھول کر نہیں دیکھا تھا نہ جانے وہ کون تھا بس وہ سوچ کر رہ گئی۔۔

یااللہ مجھے اور کسی مصیبت میں مت ڈالنا میں نے تیری بنائی حدود میں شکر کر لیا ہے۔۔وہ نفرت کرتے ہیں مجھ سے لیکن میں نے اس پر بھی صبر کر لیا ہے۔۔وہ روپڑی تھی جب آکر لیٹ گئی۔۔آج اسے نیند نہیں آرہی تھی وہ

سوچ کی گہرائیوں میں تھی۔۔

سر ایک اہم بات بتانی تھی حارث نے کہا۔۔

ہمم سن رہا ہوں بولو۔۔

ہاشم کی کال آئی تھی وہ۔۔۔

کیا وہ؟؟

حناء بیگم سرمد آغا کے پاس ہیں۔۔

مجھے معلوم تھا وہ گھٹیا عورت ایسی ہی کسی جگہ سے ملے گی۔۔

سر وہ بہت بری حالت میں ہے۔۔

میں اس کی حالت اور بری کر دوں گا حارث وہ قاتل ہے میرے باپ کی اور میری اماں کی۔۔

یہ دنیا مکافات عمل ہے سر۔۔ وہ سرمد آغا کے گھر نہیں ہے۔۔

کہاں ہے پھر؟؟

اس کی کوٹھی جہاں وہ دھندا کرواتا ہے۔۔

کیا؟؟؟

یس سر سرمد آغا نے انہیں دھندے پر بٹھا دیا ہے اور انہیں دن رات نشے کے انجکشن لگائے جاتے ہیں۔۔ بہت چیختی ہے روتی ہے لیکن وہ ظالم لوگ۔۔

ایسی عورت کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے حارث۔۔ کوشش کرنا کرم شاہ کو پتہ نہ چلے اسے دکھ ہوگا۔۔ جو بھی ہے آخر وہ اس کی ماں تو ہے۔۔

سر کیا آپ ان کے لئے کچھ نہیں کریں گئے؟؟

نہیں میں اسے کبھی بچانے کی کوشش نہیں کروں گا لیکن مجھے ان باقی کی تمام لڑکیوں اور عورتوں کو بچانا ہے جو وہاں پر لائی گئی ہیں خود نہیں آئیں۔۔

اوکے سر کہتا وہ کال کاٹ گیا۔

کبیر شاہ اپنے کمرے میں چکر لگا رہا تھا کبھی ادھر تو کبھی ادھر پھر وہ باہر نکلا اور پانی پینے کے بہانے اس نے سارے گھر کا جائزہ لیا سبھی سو رہے تھے کوئی ملازم بھی نہیں جاگ رہا تھا وہ اطمینان سے کمرے میں گیا اور پھر گارڈ کو کال کی کہ اندر کی طرف کا کیمرہ آف کر دے۔۔ آرام آرام سے قدم اٹھا کر وہ وردہ کے کمرے میں داخل ہوا۔۔

تمہاری سب سے اچھی عادت ہے یہ لٹل گرل کہ تم صرف سنگل لاک لگاتی ہو جو میں سیکنڈ میں کھول سکتا ہوں۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔

وردہ کو مشکل سے تھوڑی دیر پہلے نیند آئی تھی روتے روتے کب وہ نیند میں ڈوب گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

ہلکی روشنی میں اس کا چہرہ پیلاہٹ زدہ لگ رہا تھا۔۔ آنسوؤں کی لکیر بھی

تھی چہرے پر۔۔ میں تمہیں خود سے دور جانے نہیں دے سکتا لیکن میں تمہیں اتنی آسانی سے معاف بھی نہیں کر سکتا۔۔اس کے نقش چھوتے وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

کاش میں بتا سکتا کہ میں کتنی محبت کرتا ہوں تم سے۔۔ کیوں کیا یہ سب۔۔ میرا انتظار کرنا تھا کیوں سوچا نکاح کا وہ تڑپ گیا تھا۔۔ کسی طرح یہ آگ کم نہیں ہو رہی کہ تم کرم شاہ سے شادی کا فیصلہ کر چکی تھی۔۔ تمہیں صرف اور صرف اپنے چھوٹے صاحب سے محبت کرنا تھی پھر کیوں نام لیا کسی اور کا۔۔

وہ آج بہت آہستہ آہستہ سے اسے چھو رہا تھا کہ وہ جاگ نہ جائے۔۔

میں جس دن بھول گیا سب اس دن تم میری بانہوں میں ہو گی لیکن اس سے پہلے نہیں۔۔

تمہیں تڑپنا ہو گا لٹل گرل جیسے کبیر شاہ تڑپ رہا ہے۔۔ وہ اس کے لبوں پر

جھکتے آہستہ سے چوم گیا۔۔ پھر وہ آرام سے واپس چلا گیا اور جیسے لاک تھا ویسے ہی لاک کر دیا۔۔

ہاں آن کر دو کیمرہ کہتے وہ بیڈ پر لیٹ چکا تھا کیونکہ آب آسانی سے نیند آجانی تھی۔۔

ہیلو سر۔۔

ہمم ہاشم بولو وہ آفس میں بیٹھا تھا جب اس کی کال آئی تھی۔۔

سر وہ سب لڑکیاں واپس پہنچ چکی ہیں۔۔

ہاشم کسی کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے انہیں کسی محفوظ مقام پر منتقل کرواؤ جلدی۔۔

جی سر کہتا وہ فون رکھ چکا تھا۔۔

حارث اندر آؤ۔۔

یس سر وہ فوراً سے اندر آیا تھا۔۔

وہ تمام لڑکیوں کو جو واپس آئی ہیں اپنی نگرانی میں ان کے گھروں تک پہنچا دو

اور ان کا مکمل ریکارڈ رکھنا اپنے پاس۔

جی سر آپ پریشان نہیں ہوں میں پورا خیال رکھوں گا۔۔۔

کرم کیا تم اس شادی سے خوش نہیں ہو،؟

آپ کو ایسا کیوں لگا بھائی جی؟؟

تمہارے چہرے پر مجھے وہ خوشی کیوں نظر نہیں آرہی جو ہونی چاہئے۔۔

بھائی جی آپ بھی حد کرتے ہیں اب اگر ہر وقت چہچہاتا پھروں گا تو آپ ہی

بولیں گے کہ زیادہ ہی خوش نہیں ہو رہے تم۔۔ وہ بات کو ہنسی میں اڑا گیا

تھا۔۔

کرم میں بچہ نہیں ہوں جو مجھے تم بہلا سکو لیکن میں کچھ نہیں کر سکتا اگر میں

نے یہ نکاح نہ کیا ہوتا تو۔۔

بھائی جی میرے دل میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔میں سچ میں بہت خوش ہوں۔۔

تو دکھاؤ مجھے اپنی خوشی مجھ سے پیسے مانگو کم پڑ جائیں پھر سے مانگو پھر سے کم پڑ جائیں تو کہو اور دیں بھائی جی۔۔جو جو پسند آتا ہے خریدو۔۔ارم کو ساتھ لے جا کر شاپنگ کرو۔۔گھومنے جاؤ کھانا کھانے جاؤ۔۔اس کے ساتھ وقت گزارو ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔وہ پریشان لگ رہا تھا۔۔

میں پوری کوشش کروں گا بھائی جی یہ سب کرنے کی وہ ہلکا سا مسکرا دیا تھا۔۔

کرم؟؟

جی بھائی جی۔۔

میں نے آج تک وردہ سے کوئی تعلق نہیں بنایا پتہ نہیں کیوں لیکن اگر تم

خوش نہیں تو میں اسے چھوڑ۔۔

بھائی جی یہ بات آپ نے سوچی بھی کیسے ؟؟

وہ میری بھابھی ہے اور ہمیشہ بھابھی ہی رہے گی میں اپنے بھائی جی کی زندگی کی واحد خوشی ان سے کبھی نہیں چھیننا چاہوں گا۔۔

مجھے تو خود ارم بہت پسند آئی ہے۔۔وہ جو کہہ رہا تھا اس کی آنکھیں اس بات کی تصدیق نہیں کر رہی تھیں۔۔

مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر کہ تمہیں ارم پسند آئی ہے۔۔کبیر شاہ واقعی خوش ہوا تھا۔۔

بھائی جی ؟؟؟

ہہمم۔۔۔

آپ کب اپنی زندگی کا آغاز کریں گے ؟؟

کیا مطلب ؟؟

اب آپ کو ورده بھابھی کو معاف کر دینا چاہیے اور ان کو اپنے کمرے میں شفٹ کر لینا چاہیے۔۔

میں اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا کرم۔۔

اگر آپ انہیں معاف نہیں کر سکتے تو انہیں طلاق دے دیں تاکہ وہ اپنی زندگی خوشی خوشی گزار سکیں۔۔

کرم شاہ۔۔ کبیر شاہ غصے سے لال ہو کر چلایا اور اس کا ہاتھ ہوا ہی میں رک گیا۔۔

رک کیوں گئے بھائی جی ماریں نا۔۔ میں نے آج تک آپ کو مارنے سے کبھی نہیں روکا۔۔

اگر ان کے نام کے ساتھ بھی کسی کا نام برداشت نہیں تو پھر کس بات کی ناراضگی؟؟؟

محبت میں انا نہیں ہوتی۔۔

جاؤ یہاں سے کرم۔۔

نہیں جاؤں گا جب تک مجھے یہ نہیں بتا دیتے کہ رات کو چھپ چھپ کر ملنا جائز ہے لیکن ان کے سامنے ہار ماننا جائز نہیں۔۔

م۔م

میں کب گیا اس سے ملنے۔۔وہ نظریں چرا گیا تھا۔۔بھائی جی یہ کس سے نظریں چرا رہے ہیں مجھ سے یا خود سے؟؟

کرم میں تمہیں کچھ بھی بتانا نہیں چاہتا۔۔کس بات کی سزا دے رہے ہیں آپ اسے مجھ سے نکاح کرنے کی خامی بھرنے کے لئے؟؟

میں نے ایسا کب کہا کبیر شاہ برہم ہوا۔۔

میں جانتا ہوں بچہ نہیں ہوں کہ کیوں آپ کو میری شادی کی اتنی جلدی کیوں ہے جبکہ شادی کی عمر آپ کی نکلی جا رہی ہے۔۔پتہ نہیں بڑی اماں نے آپ کو پندرہ سال کیوں دور رہنے کو کہا؟؟ جبکہ آپ اتنے بھی چھوٹے نہیں

تھے پندرہ سولہ سال عمر کم نہیں ہوتی اور پھر اوپر سے اور پندرہ سال آپ کی عمر پینتیس چھتیس سال ہو چکی ہے اور کتنا بوڑھا ہونا ہے آپ نے ؟؟ ستائیس اٹھائیس کی تو بھابھی بھی ہو چکی ہوں گی ۔۔ وہ آٹھ سال کی تھی کرم تب ۔۔ اور میں ابھی مشکل سے بائیس سال کا ہوں لیکن آپ کو میری شادی کی جلدی ہو گئی ہے ۔۔

تمہاری شادی تمہارے کہنے پر کر رہا ہوں اور کہاں سے لگتا ہوں میں چھتیس کا ؟؟؟ زیادہ بھی کرو تو اٹھائیس یا تیس کا لگتا ہوں ۔۔

ہاں یہ تو ٹھیک ہے لیکن میں جو کہہ رہا ہوں اس کا جواب دیں نا مجھے ۔۔

کرم شاہ میں جو کر رہا ہوں سوچ سمجھ کر کر رہا ہوں تم دور رہو ان معاملات سے ۔۔

بھائی جی پلیز اس نے پھر سے کوشش کی ۔۔

جاتے ہوئے دروازہ بند کر دینا کرم ۔۔

یہ واضع اشارہ تھا جو وہ دے چکا تھا اسے جانے کے لئے وہ چپ چاپ باہر نکل گیا۔۔

ارم سے ٹکراؤ ہوا تو وہ بہت کوشش کے باوجود اس سے کوئی بات نہیں کر سکا اور باہر نکل گیا۔۔

آفس میں سربراہی کرسی پر کبیر شاہ بیٹھا کام کرنے میں مصروف تھا جب حارث اندر داخل ہوا۔۔

سر وہ کچھ بات کرنی ہے۔۔

آجاؤ ۔۔

سر وہ کچھ لڑکیوں کے والدین ان کو گھر واپس آنے پر قبول نہیں کر رہے ان کا کہنا ہے کہ وہ سب بہت پیسے لگا کر بھیجی گئی تھیں اور اب خالی ہاتھ واپس آ گئی ہیں۔۔

حارث سن جاہل لوگوں کو کون سمجھائے کہ ان کی بیٹیاں صحیح سلامت

عزت سے گھر واپس آگئی ہیں اس پر شکر کریں ورنہ ترس جاتے ان کی شکلیں

دیکھنے کو۔۔

میٹنگ ارینج کروان کے ساتھ میری۔۔

سر آپ نے جلدی واپس بھجوادی ہیں لڑکیاں۔۔

سرمد آغا کو سب پتہ چل جائے گا۔۔

میں چاہتا ہوں حارث کہ اب اس کو پتہ چل جائے کہ اس کے گرد گھیرا تنگ

کر دیا گیا ہے۔۔

اور اس کی بیٹی سے تمہاری ملاقات کب ہے؟؟

سر کل شام کو۔۔ حارث شرما کر بولا۔۔

یہ آفیشل ڈیٹ ہے تمہاری۔۔ کوئی عاشقی معشوقی والی نہیں۔ سر ویسے میں

اتنا بھی برا نہیں کہ ایک لڑکی کو نہ پھنسا سکوں حارث نے مسکین سی شکل بنائی

تھی جب کبیر شاہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور حارث غائب۔۔۔

بیوقوف سمجھتا ہے مجھے ؟؟؟ سرمد آغا تہہ خانے میں بیٹھا اپنے خاص آدمی سے بات کرنے میں مصروف تھا جب ہاشم اندر داخل ہوا۔۔

بوس بڑی پکی خبر لے کر آیا ہوں۔۔

مجھے یقین تھا ہاشم تم خالی ہاتھ کبھی واپس نہیں لوٹتے۔۔

سر وہ آج رات ملیر کے راستے اپنے فارم ہاؤس پر جائے گا اور ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ ہمیں آج رات اچھا شکار ملے گا۔۔

ہاہاہا دل خوش کر دیا تم نے ہاشم لیکن میں اس کا سب سے خاص دوست ہوں اس بات کا خیال رکھنا۔۔

یس بوس کہتا وہ خوشی سے باہر نکل گیا۔۔

یس جیکی کیا مال پہنچ چکا ہے ؟؟

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مال ابھی تک نہ پہنچے۔۔وہ پریشانی سے سیدھا ہوا تھا۔۔

ہاں میں پتہ کرتا ہوں یہ ڈیل کہیں نہیں جانی چاہیے میرا کروڑوں کا نقصان ہو جائے گا۔۔

جانتا ہوں جیکی تم فکر مت کرو میں جیسے بھی ہو یہ مال تم تک ضرور پہنچے گا۔۔

فون بند کرتا وہ غصے سے پاگل ہوا تھا شمس۔۔۔شناسائی وہ چلایا جب شمس بھاگتا ہوا اندر آیا جی بوس؟؟

جلدی کرو پتہ کرو اس دفعہ یہ مال ہر حالت میں جیکی کے پاس پہنچنا چاہیئے۔۔

قہ ٹیبل سے چیزیں اٹھاتا نیچے پھینک چکا تھا۔۔

جبکہ شمس باہر نکل گیا تھا۔۔

اگر اس دفعہ تم میرے راستے میں آئے کبیر شاہ تو میں تمہیں تباہ کر دوں گا جلا

کر راکھ کر دوں گا تمہیں۔۔ تم ابھی تک واقف نہیں ہو کہ سرمد آغا کیا چیز ہے ۔۔

تم نے دوست بن کر مجھے دھوکہ دیا ہے میں اس کے لیے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔

یس سر کہتا ایک اور شخص اندر داخل ہوا۔۔

آؤ آؤ میرے ہیرے میں تمہارے ہی انتظار میں تھا۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔مجھے کبیر شاہ کی ایک ایک خبر چاہیئے اس کے گھر کون کون ہے کیا کیا کرتا ہے وہ؟؟ کہاں کہاں جاتا ہے اور وہ کون ہے جس کی مٹھی میں کبیر شاہ کی جان ہے۔۔۔

اوکے بوس میں جلدی بتاؤں گا کہتا وہ باہر نکل گیا جبکہ سرمد آغا جلے پیر کی بلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔۔

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا کبیر شاہ۔۔ کوئی تمہیں مجھ سے نہیں بچا سکتا

کوئی بھی نہیں۔۔

کیا گاڑیاں تیار ہیں حارث ؟؟؟

سر ہم نہیں جا رہے۔۔ وہ سکون سے بولا۔۔

جانتا ہوں یہ بتاؤ گاڑیاں تیار ہیں۔۔

کہاں جانے کا ارادہ ہے سر؟؟

حارث نے مشکوک نظروں سے گھورا۔۔

تمہیں اکیلے ڈیٹ پر کیسے جانے دیں تمہارا کوئی اعتبار نہیں ہے تو میں تمہاری رکھوالی کے لئے ساتھ جا رہا ہوں۔۔

پچھلے پانچ مہینے اور چھبیس دن لگا کر میں نے لڑکی پٹائی ہے اب جا کر ملنے کے لیے راضی ہوئی ہے لیکن نہیں برداشت ہو رہا۔۔

حارث ڈیوٹی ٹائم سٹارٹ ہو گیا تمہارا۔۔

اوکے سر کہتا وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چلیں سر کہتا باہر نکل گیا۔۔

ہوٹل کے ریزروڈ ٹیبل پر بیٹھ کر وہ اس کا انتظار کرنے لگا جب وہ سفید شرٹ

کے ساتھ کالی پینٹ۔۔پونی ٹیل بنائے ساتھ بڑی بڑی گول بالیاں کانوں

میں پہنے جاگرز شوز میں کوئی حسین پری ہی لگ رہی تھی۔۔

ہیلو کیا تم عامر ہو؟؟؟؟ حارث کے پاس آتے اس نے پوچھا۔۔

تم لیزا ہو؟؟؟

یسسسسس وہ خوشی سے بولی۔۔

جی میں حار۔۔عامر ہوں حارث تو اپنا نام بتاتے بتاتے رکا۔۔

جب لیزا بے باکی سے حارث کے گلے لگ گئی۔۔

تم مجھے پسند آئے ہو کہتی وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔۔

جبکہ حارث کے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمک گئی تھیں اس نے

شرما کر کبیر شاہ کی طرف دیکھا جو ہلکا سا مسکرا رہا تھا۔۔

پسینہ صاف کرتے وہ مسکرا کر لیزا سے باتیں کرنے لگا۔۔

لیزا تو اس سے ملنے کے بعد کافی خوش نظر آ رہی تھی۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ جانے کے لئے اٹھی جب حارث نے پوچھا لیزا۔۔

یس مائے لو وہ مسکرائی۔۔

میں تمہیں کیسا لگا ہوں؟

بہت اچھے وہ مسکرائی۔۔

کیا ہم شادی کریں گے؟؟؟

زیادہ جلدی نہیں چل رہے تم اتنی بھی کیا جلدی ہے شادی کی۔۔

میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا لیزا۔۔ حارث محبت پاش لہجے میں بولا۔۔

سچ کہوں عامر تو تم بھی مجھے بہت اچھے لگے ہو ان چھ ماہ میں تم نے کبھی مجھے کسی بھی قسم کی کوئی بری حرکت کے لئے نہیں کہا۔۔ یقینن میرا انتخاب بابا کو بھی پسند آئے گا۔۔

مطلب تم راضی ہو ؟؟؟

یسسسسس وہ مسکرائی جب حارث نے اسے زور سے ہگ کیا۔۔

شکریہ میری جان کہتے وہ دونوں باہر نکل گئے جبکہ کبیر شاہ وہیں بیٹھ کر حارث کا انتظار کرنے لگا کیونکہ وہ جو ڈرامے کر رہا تھا اس کا بھی تو حساب لینا تھا۔۔۔

بوس میں آجاؤں ؟؟؟

ہاں ہیرے آجاؤ۔۔

بوس یہ ساری انفارمیشن ہے جو کبیر شاہ ہے۔۔

مجھے یقین ہے ہیرے تم ضرور کچھ اچھا پتہ کر کے لائے ہو گے۔۔۔

سر سب کچھ لکھا ہے اس میں آپ دیکھ لیں کہتا وہ باہر نکل گیا جبکہ سرمد آغا نے جلدی سے فائل کھولی۔۔

جلال شاہ۔۔

حناء بیگم۔۔۔

اماں۔۔۔

اماں کا انتقال۔۔۔

کبیر شاہ۔۔۔

منہ بولا بھائی جو کچھ عرصے سے اس کے ساتھ نظر آرہا ہے ۔۔

سرمد آغا سے لی گئی لڑکی ارم۔۔۔ جو کہ ان کی اماں کی خدمت کرتی تھی اور اب بھی اس کے ساتھ ہے اس کا نکاح منہ بولے بھائی سے کروایا جارہا ہے اگلے اتوار شام سات بجے تقریب رکھی گئی ہے۔۔

ایک انجان لڑکی جو کہ منہ بولے بھائی کے ساتھ آئی ہے نوابشاہ سے۔۔۔

ساتھ وردہ کی باقاعدہ تصویر موجود تھی۔۔

واؤ بیوٹی فل۔۔ سرمد آغا نے مسکرا کر وردہ کی تصویر کو دیکھا۔۔

کون ہو تم فیری؟؟

کبیر شاہ کے پاس کیا کر رہی ہو تمہیں تو سرمد آغا کے پاس ہونا چاہیے۔۔

وہ اس تصویر کو دیکھتا چلا گیا جب اس نے ہیرے کو دوبارہ سے اندر بلایا۔۔

یس بوس۔۔۔

یہ لڑکی کون ہے وہاں کیوں ہے مجھے ساری انفارمیشن چاہیئے ۔۔

اوکے بوس کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔

جبکہ سرمد آغا کی سوچ دوبارہ سے وہیں آکر رک گئی کیوں ہو تم وہاں؟؟

کیا رشتہ ہے تم سے کبیر شاہ کا؟؟؟

یا پھر تم بھی اس کی کوئی رکھیل ہو؟؟؟

اور وہ لڑکی تو وہ اپنے لیے لے کر گیا تھا پھر اپنے منہ بولے بھائی سے شادی؟؟

یا پھر اس کا دل بھر گیا اس سے اور اب اپنے کسی عزیز کو نواز رہا ہے ؟؟

کبیر شاہ کا منہ بولا بھائی ؟؟ کہیں یہ حناء بیگم کا بیٹا تو نہیں ؟؟

نہیں اگر ہوتا تو وہ مجھے ضرور بتاتی ۔۔

لیکن یہ اچانک سے آ کہاں سے گیا ؟ چلو حناء بیگم سے ہی پوچھ لیتے ہیں کہتا وہ باہر نکل گیا ۔۔

نیم بہوش حناء بیگم خود سے بے نیاز پڑی تھی جب وہ کمرے میں داخل ہوا ۔۔

اس کو دیکھتے حناء اٹھ کر بیٹھ گئی میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی ذلیل انسان وہ چیخی ۔۔

چٹاک ۔۔ تھپڑ پڑنے سے حناء بیڈ پر اوندھے منہ گر گئی ۔۔ خبر دار جو تم نے آواز بھی نکالی ۔۔ میں نہیں آیا تھا تمہارے پیچھے تم ہی مر رہی تھی میرے لیے ۔۔

ویسے آج ایک اہم بات کرنے کے لئے آیا ہوں۔۔

میں تمہیں کسی بات کا کوئی جواب نہیں دوں گی کمینے۔۔

ہاہاہا تم جتنا کمینہ نہیں ہوں میں حناء بیگم۔۔۔

میں تمہیں۔۔

چپ ایک دم چپ اس نے حناء کا گلا دبوچ کر کہا۔۔

جب سانس کی کمی کی وجہ سے اس کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔۔ جب وہ

اسے زور سے چھوڑتا صوفے پر جا بیٹھا۔۔

سنا ہے کبیر شاہ اپنے کسی منہ بولے بھائی کو گھر لے آیا ہے۔۔ کہیں وہ تمہارا

بیٹا تو نہیں؟؟

اس کی بات سنتے حناء بیگم سیدھی ہوئی تھی۔۔ کاش میرا بیٹا آج زندہ ہوتا تو

تمہاری چمڑی ادھیڑ دیتا وہ نفرت سے پھنکاری۔۔

شکر ہے مر گیا اس نے ڈرنے کی خوب ایکٹنگ کی۔۔

کون ہے وہ بتاؤ مجھے ؟؟ حناء بیگم کو بالوں سے دبوچتے وہ چلایا تو اس کی چیخ نکل گئی۔۔

چھوڑو مجھے ذلیل انسان۔۔

بہت درد ہو رہا ہے ؟؟؟

اس سے زیادہ درد مجھے ہو رہا ہے۔۔اس کبیر شاہ کی وجہ سے میرا اعربوں کا نقصان ہو چکا ہے۔۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ چلایا۔۔

در۔۔در۔۔درد ہو رہا ہے حناء بیگم رو پڑی تھی۔۔

ابھی تو بہت سارے درد سہنے ہیں تم نے ابھی سے ہی بس ہو گئی؟؟؟

نہیں۔۔مجھے یہ سزا مت دو۔۔دور رہو مجھ سے۔۔دور رہو وہ حوف سے چلاتے بولی لیکن وہ انسان نما جانور کب کسی کی سنتے ہیں۔۔

بھیج دو کسٹمر کہتا وہ کوٹھی سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

بھابھی۔۔۔

ہہمم۔۔

کیا بنا رہی ہیں؟؟؟

قیمہ ۔۔

اچھا فارغ ہو کر کیا کرنا ہے آپ نے؟؟؟ارم نے پیار سے کہا۔۔

کچھ نہیں آرام کروں گی۔۔ کیوں؟؟؟

وہ مجھے کچھ لینا ہے مارکیٹ سے تو چلیں؟؟

اچھا تم پوچھ لو اپنے بھائی جی سے ۔۔

اوکے میں پوچھ کر آتی ہوں کہتی وہ باہر نکل گئی جبکہ وردہ جلدی جلدی سے

اپنا سارا کام سمیٹنے لگی۔۔

تین بجے کے قریب وہ دونوں مارکیٹ کے لئے نکل گئیں آج کرم شاہ ان

کے ساتھ نہیں تھا لیکن کبیر شاہ کے کہنے پر وہ گارڈز کے ساتھ تھیں۔۔

مال میں گھومتے انہیں جو جو پسند آیا وہ لے رہی تھیں جب ارم نے کہا۔۔

بھابھی آپ بھی اپنے لیے لیں نہ کچھ ؟؟

نہیں ارم میں کچھ نہیں لوں گی تم بھی جلدی کرو مجھے نہ عجیب سا ڈر لگ رہا

ہے۔۔

کس بات کا ڈر ؟؟

ارم جب سے ہم مال آئے ہیں ایک آدمی ہمارے پیچھے ہی ہے اور وہ مجھے

ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔

ک۔ک۔کون ؟؟

وہ پیچھے سیاہ سوٹ میں۔۔

اچھا میں بھائی جی کو بتاؤں ؟؟؟

نہیں پریشان نہیں ہو گارڈز تو ساتھ ہی ہیں لیکن جلدی کرو۔۔

اچھا کہتی وہ سامان پیک کرانے لگیں۔۔

وردہ نے پورا نوٹ کیا تھا وہ آدمی باہر گاڑی تک ان کے پیچھے آیا تھا اور پھر گارڈز کو دیکھتے واپس مڑ گیا تھا۔۔

گھر آکر انہوں نے اس بات کا ذکر کسی سے بھی نہیں کیا تھا کیونکہ اانہوں نے اس کے بعد کونسا باہر جانا تھا۔۔

کھانے کی میز پر وہ چاروں موجود تھے جب کبیر شاہ بولا۔۔

کرم میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے باہر لان میں ہی تقریب ہو گی اور میں بزنس سرکل میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تم میرے چھوٹے بھائی ہو۔۔

اس کی کیا ضرورت ہے بھائی جی؟؟

ہے ضرورت بلکل ہے لیکن اب تمہیں اور بھی زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہمارے دشمن کمزور نہیں ہیں۔۔

ہم بھی کمزور نہیں ہیں بھائی جی آپ فکر نہ کریں۔۔

ارم تمہاری ساری شاپنگ مکمل ہو گئی؟؟

جی بھائی جی وہ شرما کر بولی۔۔

ٹھیک ہے باقی سب تہمینہ دیکھ لے گی کہتا وہ کمرے میں چلا گیا جبکہ وردہ کو اپنا آپ بہت حقیر لگا اس وقت۔۔ کیا وہ اتنی غیر اہم ہے کہ وہ اس کے بارے بات بھی نہ کرے؟؟ آنکھوں میں آنسو اس نے بے دردی سے رگڑ دیے تھے اور کمرے میں چلی گئی۔۔

کبیر شاہ کی بے رخی اسے تکلیف دینے لگی تھی لیکن کیوں؟؟

کیا صرف یہ پتہ چل جانے سے کہ کبیر شاہ میرے چھوٹے صاحب ہیں میں ان سے محبت کرنے لگوں گی؟؟

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں کبیر شاہ سے کبھی محبت نہیں کروں گی۔۔

پاگل ہو تم لڑکی۔۔ اس کے دل نے کہا۔۔

محبت چھوڑ تمہیں تو عشق ہو گیا اس سے۔۔

وہ اچھا انسان نہیں ہے کتنا رولایا ہے مجھے تھپڑ مارے بغیر مجھ سے پوچھے کہ میں وہاں کیوں آئی ہوں۔۔۔اس نے خود کو کہا۔۔

تو کیا وہ تمہاری حفاظت نہیں کر رہا تھا؟؟؟

نہیں کر رہا تھا وہ میری حفاظت۔۔۔وہ خود غرض انسان ہے اب بس بہت ہو گیا میں اب یہاں اور نہیں رہوں گی اس نے پکا ارادہ کرتے ہوئے کہا۔۔

لیکن وہ ایک دفعہ پھر سے یہ بھول گئی تھی کہ ضروری نہیں اس کا ٹکراؤ ہر دفعہ کرم شاہ جیسے انسان سے ہو۔۔

ارے ارے کون ہو تم لوگ اور کہاں گھسے چلے آ رہے ہو؟؟

تارا بائی چلائی جب ایک آدمی نے اس کے سر پر بندوق رکھ کر تھپڑ رسید کیا اس کے منہ پر۔۔

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے لڑکیوں کو مارنا شروع کیا۔۔

تارا بائی چلائی لیکن وہ لوگ پوری تیاری سے آئے تھے۔۔

انہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے جتنی لڑکیاں موجود تھیں سب کو مار دیا اور پھر باری آئی تارا بائی کی۔۔

نہیں مجھے مت مارنا وہ گڑگڑاتے ہوئے بولی۔۔

جب ایک نے آگے بڑھتے اس کو بالوں سے پکڑ لیا۔۔

میرا نام عمار ہے۔۔ جس آئی جی کو لاوارث سمجھ کر مار ڈالا تھا تم نے اسی کا بدلہ لیا ہے تم سے۔۔ لیکن تمہیں نہیں ماروں گا کیونکہ تمہیں تو تڑپا کر مارنا ہے ہم نے۔۔

تارا بائی کی دونوں ٹانگیں اس نے گولیوں سے چھلنی کر دی تھیں۔۔ ساری زندگی چل نہیں پاؤ گی تم تارا بائی۔۔

سڑکوں پر بھیک نہ منگوائی تو میرا نام بدل لینا وہ اپنے بندے سے بولا۔۔

اسے کسی سرکاری ہسپتال لے جا اور بول دے کاٹ دیں اس کی ٹانگیں۔۔

تارا ابائی تو کب سے بہوش پڑی تھی۔۔وہ سب کام کرتے جیسے آئے تھے

ویسے ہی واپس چلے گئے۔۔

جبکہ تارا ابائی کو انہوں نے ایک سرکاری ہسپتال منتقل کر دیا تھا۔۔

بوس مجھے نہیں لگتا کہ کبیر شاہ آپ کے خلاف کارروائی کروا سکتا ہے جبکہ اس

کا خود کا بھی کروڑوں کا نقصان ہو چکا ہے۔۔

وہ بہت پریشان ہے۔۔

شمس نہیں کچھ تو ایسا ہے جس سے میں واقف نہیں۔۔

آج میری میٹنگ ارینج کرو کبیر شاہ سے۔۔میں بہت کچھ سمجھ رہا ہوں باقی مل

کر بات کرتا ہوں اس سے۔۔

بوس نئی لڑکیاں پہنچ گئی ہیں بنگلے۔۔

ہاں ہاں ان کا خیال رکھو اچھے سے آج شام میں ملتا ہوں ان سب سے۔۔

کبیر شاہ کے آفس میں داخل ہوتے وہ چہرے پر مصنوعی خوشی سجا چکا تھا۔۔

کبیر شاہ سرمد آغا کو دیکھتے فوراً سے اپنی کرسی سے اٹھتا اس کی طرف بڑھا تھا۔۔

آغا جی آپ نے کیوں زحمت کی مجھے بلا لیا ہوتا وہ اس کے گلے ملتے بولا ۔۔

ارے شاہ جی کیوں بیگانہ کرتے ہیں آپ ائے ہم آئے ایک ہی بات ہے۔۔

کیوں ہے ناں؟؟؟

جی جی آغا جی ایک ہی بات ہے۔۔

کبیر شاہ کے آفس کا جائزہ لیتے وہ کچھ تلاش کرنے کی کوشش میں تھا۔۔

آئیں بیٹھیں کبیر شاہ اسے صوفوں کی طرف لے گیا تھا۔۔

سیکرٹری کو کال کرتے وہ کسی کو بھی اندر آنے سے منع کر چکا تھا۔۔

پر تکلف چائے پیتے وہ سرمد آغا سے شکوہ کر گیا۔۔آغا جی آپ نے کہا تھا کہ کام پکا ہے لیکن ایک بھی دفعہ مال ٹھکانے پر نہیں پہنچ پایا۔۔میرا کروڑوں کا نقصان ہو چکا ہے آپ کچھ کرتے کیوں نہیں۔۔

شاہ جی سچ پوچھیں تو یہی بات کرنے میں آیا ہوں۔۔میں خود بہت پریشان ہوں کہ کون ہے وہ شخص جو ہمارے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔میں جلد پتہ لگوا لوں گا اور اس کو بھیانک انجام سے دوچار کروں گا۔۔

آپ فکر نہ کریں میں آئندہ خود سارے معاملے کی تحقیقات کروں گا۔۔

یہ کیا بات ہوئی آغا جی میں پریشان ہوں بہت سمجھنے کی کوشش کریں۔۔

کیا کرنا چاہیے ہمیں آپ ہی بتا دیں۔۔

اگلے مال کے ساتھ ہم دونوں بھی ساتھ چلیں گے جب تک سب کچھ ٹھیک سے ہو نہیں جاتا۔۔مجھے لگتا ہے کہ ہم دونوں کو ساتھ جانا چاہیے۔۔

کیا مطلب شاہ جی ساتھ ؟؟

ہم خود نگرانی کریں گے سارے کام کی اور مال کی۔۔

بلکہ آپ ایسا کریں مال ڈبل کر دیں ہم خود ساتھ ہوں گے تو کوئی خطرہ بھی نہیں ہو گا۔۔

شاہ جی میں تو کبھی نہیں گیا ساتھ سرمد آغا تو پریشان ہو چکا تھا۔۔

یہی تو وجہ ہے کہ انہیں معلوم ہے آپ ساتھ نہیں لیکن اس دفعہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔۔

بات تو آپ کی ٹھیک ہے شاہ جی اس طرح تو نقصان پورا ہو سکتا ہے۔۔

بلکل آغا جی اب سمجھے ناں آپ میری بات۔۔

میں آج ہی آغا درانی سے بات کرتا ہوں کہ اس کے پاس جو بھی مال ہے بھیج دے۔۔

واہ آغا جی خوش کر دیا اسی خوشی میں مٹھائی کھائیں۔۔اس نے گلاب جامن کی

طرف اشارہ کیا تو آغا نے مسکرا کر لے لیا۔۔

رنگ اڑا اڑا سا لگ رہا تھا اس کا۔۔

اتنے میں کرم شاہ اندر داخل ہوا۔۔

اوہ سوری بھائی جی میں بعد۔۔

ارے نہیں کبیر شاہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔۔

ادھر آؤ ملوان سے یہ سرمد آغا ہیں جیسے تم میرے چھوٹے بھائی ہو اسی طرح

سرمد آغا میرے بڑے بھائی ہیں۔۔

کرم شاہ سرمد آغا کے گلے ملتے مسکرایا۔۔بہت ذکر سنا ہے بھائی جی سے آپ

کا۔۔آج مل کر خوشی ہوئی۔۔

شاہ جی یہ یوں اچانک بیٹھے بٹھائے آپ کا جوان بھائی کہاں سے آ گیا کچھ

بتائیں۔۔

ہاہاہا۔۔۔

آغا جی یہ سوال تو سب کر رہے ہیں۔۔ میری والدہ جنم دیتے ہی وفات پا گئی تھیں تو کرم شاہ کو نانا کے پاس بھیج دیا تھا گاؤں۔۔

وہیں رہا ہے اور پھر حناء بیگم سے تو واقف ہی ہیں ناں؟؟؟؟ کبیر شاہ نے چوٹ لگائی تو سرمد آغا کے رنگ فق ہوا تھا۔۔ ج۔ ج۔ جی ایک آدھ ملاقات ہوئی تھی بھابھی سے شاہ جی کے ساتھ۔۔

جی۔ جی۔ بس سوتیلی ماں جیسا سلوک کوئی سہہ سکتا ہے کوئی نہیں تو اس لیے ابھی ہی واپس لے کر آیا ہوں۔۔

جی جی شاہ جی سنا ہے کہ آپ پارٹی ارینج کر رہے ہیں کرم شاہ کو بزنس میں انٹروڈیوس کروانے والے ہیں۔۔

بلکل ٹھیک سنا آپ نے آغا جی کل شام میں ہوتی ہے آپ سے ملاقات سی ویو پر میں۔۔

بہت خوب تو اجازت دیں کل ملتے ہیں۔۔

آغا جی شیور کہتا وہ اس کے ساتھ دروازے تک آیا۔۔

بغلگیر ہوتے وہ باہر نکل گیا جبکہ کبیر شاہ کرم شاہ کے سامنے آبیٹھا۔۔

اس پر نظر رکھواؤ کرم۔۔

اس کا یوں آفس آنا ٹھیک نہیں۔۔ کل پارٹی میں اس کے ہر بندے پر حاص نظر ہو ہماری۔۔

جی بھائی جی کہتا وہ اپنے آفس چلا گیا۔۔۔

شام میں کبیر شاہ جلدی گھر آ گیا تھا۔۔

ارادہ تھا کچھ دیر سٹڈی میں بیٹھ کر سارے معاملات دیکھنے کا۔۔۔

وہ اپنے کمرے سے فریش ہوتا باہر نکلا غیر معمولی خاموشی سے وہ رکا۔۔

رجو۔۔۔

رجو۔۔۔

جی صاحب۔۔

میم کدھر ہیں؟؟

صاحب کونسی میم؟؟؟آپ کی میم یا چھوٹی میم۔۔

ارم کو تم ارم باجی بولتی ہو ناں؟؟؟

جی صاحب رجو نے مسکرا کر کہا۔۔

تو کون ہے میم؟؟؟

وردہ میم۔۔۔رجو نے کہا

تو کہاں ہیں تمہاری میم؟؟؟

کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟؟؟

اس بات کا مطلب؟؟؟

بڑے صاحب آپ ناں بہت ظالم ہو۔۔

رجو تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟؟؟

جی صاحب ٹھیک ہے لیکن میم نہیں ٹھیک۔۔

کیا ہوا اسے ؟؟؟وہ جلدی سے بولا۔۔

پتہ نہیں صاحب بخار تو کل سے ہے رو بھی بہت رہی تھیں لیکن ابھی تو یوں لگ رہا ہے جیسے بہوش ہوں۔۔

مجھے تو کوئی۔۔۔

اچھا بولنا بند کرو اور جا کر سوپ بناؤ میم کے لئے میں دیکھتا ہوں کہتا وہ بے دھڑک وردہ کے کمرے کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا لیکن اندر کا منظر دیکھتے تو وہ ساکن ہی ہو گیا تھا۔۔شدید شرمندگی ہو رہی تھی وہ نا تو واپس جا سکتا تھا اور نہ ہی رک سکتا تھا۔۔

وردہ جو کافی دن سے وہ ڈریس پہن کر چیک نہیں کر رہی تھی ارم کے مجبور کرنے پر ابھی پہن کر باہر نکلی تھی جبکہ ابھی سیٹ نہیں کیا تھا ڈوریاں کھلیں ہوئیں تھیں اور ڈوپٹہ تو پتہ نہیں کدھر تھا۔۔

لیکن وہ ایسا لباس نہیں تھا کہ اس کے جسم کی نمائش ہو بہت خوبصورتی سے بنایا گیا مکمل لباس تھا۔۔

وردہ نے بڑی بڑی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کبیر شاہ کو گھورا تھا جو بنا نوک کئے سیدھا اندر گھس آیا تھا اور پھر ارم بھی موجود تھی۔۔

میں چلتی ہوں کہتی ارم غائب ہو چکی تھی جبکہ وردہ تو پورے کمرے میں ڈوپٹہ تلاش کر رہی تھی۔۔

جبھی اس نے واپس واش روم میں گھسنے کا ارادہ کیا اور۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس پر عمل درآمد کرتی کبیر شاہ اس تک پہنچ چکا تھا۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے لباس میں وہ اتنی خوبصورت لگے گی۔۔

کبیر شاہ کی بے خود ہوتی حالت اسے وردہ کے قریب لے گئی تھی وہ اسے کندھوں سے پکڑے بس یک ٹک دیکھے جا رہا تھا جب وہ اسے اپنے اندر بھینچ گیا بہت حسین لگ رہی ہو میری جان۔۔

اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے وہ گھمبیر آواز میں بول رہا تھا۔۔

پھر وہ وردہ کو اپنے ساتھ ہواؤں میں دور اڑا لے گیا۔۔اس کے لب جا بجا اپنا لمس چھوڑ رہے تھے جب کبیر شاہ بولا۔۔تم میری ہو لٹل گرل صرف کبیر شاہ کی۔۔

میں تم سے دور نہیں رہ سکتا۔۔

میں عشق کرتا ہوں تم سے عشق۔۔

وہ بولتا جا رہا تھا جب وردہ نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔

کیوں کر رہی ہے ہو یہ؟؟

اس کے لبوں پر جھکتے وہ آہستہ سے بولا۔۔

وردہ تو اب واقعی گھبرا گئی تھی اس شخص کا غصہ ایسے کیسے دور ہو گیا؟؟؟

جب وہ اسے زور زور سے پیچھے کرنے لگی تھی۔۔

کبیر شاہ تو کسی ٹرانس کی کیفیت میں تھا جب وردہ کا ہاتھ لگنے سے وہ دور

ہوا۔۔

س۔س۔سوری غ۔غ۔ غلطی سے لگ گیا جبکہ کبیر شاہ تو بس غصے سے باہر نکلتا چلا گیا اور وردہ وہ تو پریشان سی وہیں کھڑی سوچتی رہ گئی کہ ہوا کیا ہے اس کے ساتھ۔۔

ہاتھ تو زور سے بھی نہیں لگا۔۔ پھر موٹے موٹے آنسو وہ بہاتی واش روم میں گھس گئی۔۔

نہیں کر سکتے مجھے معاف تو کیوں آئے تھے یہاں؟؟ وہ صوفے پر بیٹھ کر بس سوچتی چلی گئی۔۔

-کبیر شاہ تو روم میں ہی واپس آگیا تھا۔۔

اس کو تو خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وردہ کو یوں دیکھ کر وہ خود پر ضبط کیوں

نہیں رکھ سکا۔۔

میں کیسے بہک سکتا ہوں وہ پانی پیتے کرسی پر بیٹھ گیا ۔

پتہ نہیں کیا سوچ رہی ہو گی پہلے ہی بہت اچھے القابات سے نوازا ہے مجھے۔۔

دل پر ہاتھ مارتے وہ بولا۔۔ابے تو تو رک جا تو نے کونسی میراتھن میں حصہ لے لیا ہے۔۔۔

وہ کرسی پر بیٹھا اور پھر سے کھڑا ہو گیا۔۔بیوی ہے میری جو مرضی سمجھے اب کشش تو ہو گی۔۔

نہیں ایسے کیسے وہ سمجھے گی میں مر رہا ہوں اس کے لئے۔۔

وہ پھر سے بیٹھ گیا۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا بیوی پر مرنے سے ثواب ملتا ہے۔۔۔

وہ پھر سے کھڑا ہو گیا تھا یہ کیسی مصیبت ہے میں کیوں ڈر رہا ہوں اس سے۔۔

ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے پڑ رہے ہیں۔۔

جو بھی سوچنا ہے سوچے اب نہیں رہ سکتا اس کو اتنا سجا دیکھ کر تو۔۔ خود کلامی کرتے وہ تھوڑا ریلکس ہوا تھا۔۔

رجو۔۔ یہ رجو کدھر ہے؟؟

یہ سب کیا ہوا اسی کا ہے اس کو تو سیدھا کروں جھوٹ بول کر بھیج دیا مجھے اس کے کمرے میں۔۔

وہ باہر نکل کر زور چلا یا رجووووووووو۔۔۔۔

جی صاحب رجو تو ایک سیکنڈ میں حاضر ہو گئی۔۔

اندر آؤ کہتا وہ کمرے میں چلا گیا کیا پتہ پھر سے ہی سامنے نہ آجائے۔۔ وہ ورد ہ سے ڈرتا اندر چلا گیا۔۔

دیکھیں صاحب پہلے میری بات سن لیں میں نے جھوٹ نہیں بولا میں نے تو سچ بولا ہے کہ وہ آپ کے بغیر بلکل بھی ٹھیک نہیں ہیں اور۔۔

رجوووووحاموشششش۔۔۔

رجو کی چلتی زبان کو بریک لگا تھا۔۔ج۔ج۔جی صاحب؟؟

کس نے بولا تھا ایسے کرنے کو؟؟؟

وہ اس کے پاس آکر بولا۔۔

ک

ک۔کسی نے بھی نہیں۔۔رجو احترام سے بولی۔۔

جب کبیر شاہ نے اپنی قیمتی ریوالور نکال کر رجو کے سامنے صاف کیا انگلی

سے۔۔

یقین کریں صاحب میں نے کچھ نہیں کیا۔۔اللہ پاک کی قسم میرا کوئی قصور

نہیں وہ تو چھوٹے صاحب نے بولا تھا کہ جیسے ہی بڑے صاحب گھر آئیں

انہیں یہ سب بولنا ہے۔۔

اچھا اور کیا کیا بولا تھا؟؟

کچھ نہیں جی بس یہی کہ باقی وہ خود نظر رکھ رہے ہیں۔۔ رجو نے انتہا کی

معصوم بنتے کہا۔۔

کیا؟؟؟ن۔ن۔ن۔ نظر؟؟؟؟

جی صاحب۔۔ میں جاؤں؟؟؟

آئندہ اگر کرم کی باتوں میں آکر کچھ کیا تو سیدھا اماں کے پاس پہنچاؤں گا یاد

رکھنا۔۔

او کے صاحب۔۔

کیا او کے؟؟؟

نہی کرتی صاحب اب بس کریں ڈرانا کوئی کمزور دل بھی تو ہوتا ہے۔۔

جب رجو کی بات پر کبیر شاہ مسکرا دیا۔۔ جاؤ۔۔

اور رجو صاحبہ غائب۔۔۔

کرم کے گھر آتے کھانا لگ چکا تھا لیکن وہ دونوں ہی موجود نہیں تھے۔۔

بھائی جی اور بھابھی کہاں ہیں رجو؟؟ کرم شاہ نے پوچھا۔۔

چھوٹے صاحب وہ دونوں ایک دوسرے سے چھپ رہے ہیں۔۔
ہہمم۔۔تو کام ہو گیا؟؟

پتہ نہیں جی دروازہ بند تھا 😁😁😁😁😁 رجو نے معصومیت سے کہا۔۔

حد ہو گئی رجو کچھ بھی بول دیتی ہو کرم شاہ نے شرمندگی سے کہا۔۔

صاحب آپ کو نہ اللہ کا واسطہ مجھے آئندہ ایسا کچھ کرنے کو نہیں کہنا بڑی مشکل سے جان بچی ہے میری۔۔ بڑے صاحب نے گولی مار دینی تھی اگر سب سچ نہ بتاتی۔۔

کرم شاہ کے منہ سے پانی شتر مرغ کرتا باہر نکلا جب ارم نے گھبرا کر اسے

دیکھا۔۔

ک۔ک۔کیا کہہ رہی ہو سب بتا دیا؟؟

جی چھوٹے صاحب اور اب کھانے کے بعد آپ کی پیشی ہے تو حاضر ہوں بڑے صاحب کے کمرے میں۔۔

رجو کہتی کچن میں چلی گئی جبکہ کرم شاہ تو بس پریشانی سے سوچتا ہی رہ گیا کہ اب کیا ہو گا۔۔

کھانے کے بعد وہ جلدی سے سونے کمرے میں چلا گیا اب شیر کے منہ میں ہاتھ خود کون دیتا ہے لیکن کبھی کبھی شیر خود چل کر آجاتا ہے جیسے کبیر شاہ خود کرم شاہ کے کمرے میں پہنچ چکا تھا۔۔۔

ب۔ب۔بھائی جی آپ خیریت؟؟

کرم شاہ تو بیڈ سے چھلانگ لگاتا حاضر ہو گیا تھا۔۔

کرم کل کی پارٹی بہت خاص ہے تو اچھی تیاری کرنا گھر جلدی آجانا۔۔

باقی سب میں دیکھ لوں گا اور کچھ چاہیئے تو بتاؤ؟؟

ن۔ن

ن۔ن۔ نہیں بھائی جی کچھ نہیں۔۔

ہہمم میں چلتا ہوں کہتا وہ جانے لگا اور پھر کچھ سوچ کر بولا یہ چیپ حرکتیں بند کر دو ورنہ بری طرح سے پٹو گے۔۔

سمجھ گئے؟؟؟

ج۔ج۔جی جی سمجھ گیا۔۔

گڈ کہتا وہ باہر نکل گیا جبکہ کرم شاہ نے بڑی سی سانس باہر نکال کر خود کو تھوڑا ریلکس کیا۔۔

پارٹی اپنے عروج پر تھی۔۔

کبیر شاہ نے جلال شاہ کے ساتھ۔ مل کر کام کرنے والے سبھی لوگوں کو بلایا

تھا جن میں سرمد آغا بھی شامل تھا۔۔۔

کبیر شاہ نے سکیورٹی کیمرے بدلوا کر جدید ٹیکنالوجی کے نئے نصب کروا

دئے تھے۔۔ وہ سرگوشی میں کی گئی بات میں ہلتے ہونٹوں کو اتنے قریب

سے دیکھ سکتا تھا کہ اسے ایک ایک لفظ کی سمجھ آئے جیسے وہ اس سے بات کر

رہا ہے۔۔

سرمد آغا کی ملاقات جس جس شخص سے ہو رہی تھی خاص طور پر مانیٹر کی جا

رہی تھی۔۔

مائک سے کبیر شاہ کی آواز ابھری۔۔۔

میرے آنے والے عزیز اور قابل احترام دوستو۔۔

آج اس پارٹی کا ایک خاص مقصد ہے۔۔ میں آپ سب کو اپنے چھوٹے بھائی

جو مجھے بچوں کی طرح عزیز ہے اس سے ملوانا چاہتا ہوں۔۔ جو اب اس بزنس

کا مالک ہے۔۔

پلیز ویلکم کرم جلال شاہ۔ ہہہہ ۔۔۔۔۔۔۔۔

ہال تالیوں سے گونج اٹھا جب سپاٹ لائیٹ کرم شاہ پر آ کر پڑی ۔۔۔

وہ چلتا چلتا کبیر شاہ کے پاس آیا اور بہت ہی احترام سے اس کا ہاتھ چوم۔۔

اور پھر مائک میں بولنا شروع کیا۔۔

میں آج یہاں پر کھڑا ہوں تو صرف اور صرف اپنے بھائی جی کی وجہ سے

ہوں۔۔ میرے لئے میری ماما میرے بابا میرے دوست سب کچھ میرے

بھائی جی ہیں۔۔۔

اتنے میں سرمد آغا کو کوئی کال آنے لگی اور وہ باہر نکل گیا۔۔۔

اس بزنس پر صرف اور صرف میرے بھائی جی کا حق ہے وہ پیار سے کبیر شاہ

کو دیکھ کر مسکرایا۔۔ لیکن ان کی ضد کے آگے میں کچھ بول نہیں سکتا کیونکہ

ان کی کہی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی میرے لئے حکم کا درجہ رکھتی ہے۔۔

میں بس اتنا کہنا چاہوں گا۔۔

I love you kabir shah۔۔۔۔

I love you Mary bhai G۔۔۔

I love you۔۔۔۔

اسی کے ساتھ ہی ہال ایک دفعہ پھر سے تالیوں سے گونج اٹھا اور کبیر شاہ نے

کرم شاہ کو گلے لگا کر کہا آئی لو یو ٹو میرے بچے۔۔۔

آنکھوں میں آئی نمی وہ صاف کرتے مسکرا دیا۔۔

بھائی جی آنسو؟؟؟

خوشی کے ہیں کرم۔۔ آج میری محبت کا میری محنت کا میری ریاضتوں کا

پھل میرے پاس ہے اور وہ تم ہو۔۔

پھر سب ہی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔۔

سرمد آغا نے مسکرا کر کرم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے مبارکباد دی اور

ساتھ ڈائمنڈ واچ گفٹ کی جسکی مالیت کروڑوں میں تھی۔۔

کبیر شاہ کے کہنے پر اس نے وہ گھڑی رکھ لی اور شکریہ بولتا باقی سب سے بھی

ملنے لگا۔۔

کبیر شاہ نے اس کو ہر ایک کے ساتھ ملوایا تھا۔اس کے متعلق سب کچھ بتایا

تھا تاکہ وہ اچھے سے یہ سب سمجھ سکے۔۔

پھر ان دونوں نے سٹیج کا رخ کیا جہاں ان کے لئے میوزک کا انتظام کیا گیا

تھا۔۔

وہ دونوں اس طرح سے کھڑے ہوئے کہ پیچھے کبیر شاہ تھا تو اس کے آگے

چہرے کے دائیں طرف کرم شاہ اپنا چہرہ اس کے کندھے کے ساتھ لگائے

ہوئے تھا۔۔

گانا بجنا شروع ہوا تو ان دونوں نے موومنٹ شروع کی۔۔

کرم شاہ نے کبیر شاہ کی طرف دیکھتے بولنا شروع کیا۔۔۔

وے میں جینی واری دنیا تے آواں۔۔

تیرے ورگا یار ہی پاواں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

وے میں جینی واری دنیا تے آواں۔۔

تیرے ورگا یار ہی پاواں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا بھائی میرا یار میری جان توں۔۔۔۔

تیرے پیچھے کسے توں وی لڑ جاواں۔۔

بس تو ہی میرا یار۔۔بس تو ہی میرا پیار۔۔۔

تیرے او توں واری دنیا میں ساری۔۔۔۔

تیری یاری تیری یاری تیری یاری۔۔۔

تیری یاری تیری یاری تیری یاری۔۔۔ ۔۔۔

میری جان سے بھی زیادہ مجھے پیاری۔۔۔

تیری یاری تیری یاری تیری یاری۔۔۔

تیری یاری تیری یاری تیری یاری۔۔۔

تیری یاری تیری یاری تیری یاری۔۔۔

۔۔۔

میری جان سے بھی زیادہ مجھے پیاری۔۔۔

تیری یاری تیری یاری تیری یاری اوئے۔ ۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کا بازو بنے کبھی بازو پھیلاتے تو کبھی نیچے سے اوپر کرتے۔۔

وہاں موجود سب ہی لوگوں نے یہ منظر بڑی خوشی سے دیکھا جب سرمد آغا سٹیج پر چڑھا اس کے ہاتھ میں ہزار ہزار روپے کے نوٹوں کی گھڈیاں تھیں جو وہ دونوں بھائیوں کے اوپر سے وار وار کر اڑا رہا تھا جیسے سب سے زیادہ وہی خوش ہو۔۔

آخر میں دونوں بھائی سٹیج پر گلے ملے تو ہال تالیوں کے ساتھ سیٹیوں اور نعروں

سے بھی گونج اٹھا۔۔

واقعی بھائی بھائیوں کے بازو ہوتے ہیں کبیر شاہ کو جو محسوس آج ہو رہا تھا وہ زندگی میں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔

کبیر صاحب یقین کریں آپ دونوں مل کر یہ بزنس دنوں میں آسمان کی بلندیوں پر لے جائیں گے۔۔ سراج صاحب نے کہا۔۔ لیکن جلال صاحب تو ہمیشہ آپ سے ناراض ہی نظر آتے تھے کیا وجہ ہے ؟؟

سراج صاحب اصل میں یہ سارا بزنس اور روپیہ پیسہ ہمارے نانا کا ہے لیکن ماما کے بعد ہم کٹ سے گئے بابا سے تو کبھی موقع ہی نہیں مل سکا۔۔ ویسے بھی گھر کی مرغی دال برابر ہوتی ہے آپ کو تو پتہ ہی ہے۔۔

یہ تو ٹھیک کہا آپ نے۔۔

خوشگوار ماحول میں بہت ہی اچھی بزنس پارٹی اختتام پذیر ہوئی تو کرم شاہ بس مسکرا کر کبیر شاہ کو دیکھتا اور پھر سے منہ نیچے کر لیتا۔۔

کیا کہنا چاہتے ہو کرم ؟؟ مجھ سے بات کرنے کے لئے سوچنا کیوں پڑ رہا ہے ؟؟

ارے بھائی جی سوچ نہیں رہا بس خوش ہو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کتنا پیارا بھائی دیا ہے۔۔ میں واقعی خوش قسمت ہوں۔۔

میں بھی کبیر شاہ نے اسے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر دونوں بھائی اندر چلے گئے۔۔

ہاں جی کام ہو گیا؟؟ کبیر شاہ نے حارث سے پوچھا۔۔

سر وہ چار لوگوں سے ملا ہے بہت خوش ہو کر جیسے بہت زیادہ اٹیچ ہو ان سے لیکن۔۔

لیکن؟؟؟

جس سے اس کا تعلق ہے اس سے صرف سلام لی اور پھر اشاروں میں کچھ کہا اور موقع دیکھ کر وہ باہر نکل گئے۔۔

اچھا وہ چلاؤ جہاں باہر کھڑے ہیں۔۔

زوم کرو زوم کبیر شاہ نے کہا تو حارث نے ویڈیو زوم کی۔۔

یہ بول رہا ہے مال تیار ہے آج رات پہنچ جائے گا۔۔

سرمد آغا کیا بول رہا ہے؟؟؟

سمجھ نہیں آئی کچھ۔۔

زوم کرو بار بار آجائے گی سمجھ۔۔

مجھے یقین ہے یہ وردہ بول رہا ہے کرم شاہ نے قریب ہوتے پورے یقین سے کہا جب کبیر شاہ نے کہا زوم کرو۔۔

بار بار دیکھنے پر بھی انہیں جو سمجھ آئی وہ یہ تھی کہ جلد از جلد وردہ میرے پاس ہونی چاہیئے۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہا ہے کبیر شاہ غصے سے چلایا۔۔

بھائی جی ہو سکتا ہے کوئی اور ہو کیونکہ بھابھی کو تو یہ جانتا تک نہیں نہ اسے

معلوم ہے کہ کوئی وردہ ہمارے ولہ میں ہے۔۔

نہیں کرم شاہ کچھ تو ایسا ہے جس کا ہمیں اندازہ نہیں۔۔

حارث نظر رکھو خاص طور پر ان لوگوں کو ٹریک کرو۔۔

کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے وردہ خطرے میں ہے۔۔

آپ میم کا خیال رکھیں باقی ہم سب سنبھال لیں گے سر۔۔

گڈ کہتے وہ گھر لے کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔

ناشتے پر سبھی موجود تھے۔۔

جب کبیر شاہ ارم سے مخاطب ہوا۔۔

گڑیا تم لوگ کہیں گئے تھے کیا باہر؟؟

بھائی جی کون؟؟

تم اور وردہ؟؟؟

کبیر شاہ کی بات پر وردہ نے بس ہلکا سا سر اٹھا کر دیکھا اور پھر سے ناشتہ کرنے لگی۔۔

جی بھائی جی ہم تین چار دفعہ شاپنگ کے لئے گئے تھے پھر پارلر گئے تھے سروسسز کے لئے جو آپ نے ہی کہا تھا اور آپ نے ہی اپوائنٹ منٹ لے کر دی تھی۔۔

ہہمم۔۔

اچھا پارلر کیسا رہا سب ؟؟؟

بہت اچھا وہ خوشی سے بولی۔۔

مال میں سب کیسا رہا؟؟؟

مال میں بھی سب بہت اچھا رہا۔۔

ہم نے بہت ساری شاپنگ کی کھانا کھایا اور پھر واپس آ گئے۔۔

گارڈز ساتھ تھے ؟؟

جی بھائی جی ساتھ ہی تھے۔۔

اتنے میں وردہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔

گڑیا مال میں یا پارلر آتے جاتے کہیں بھی راستے میں کوئی ایسی بات تو نہیں ہوئی جو غیر معمولی ہو؟؟؟

کسی نے چھیڑا ہو تنگ کیا ہو کوئی پیچھے آیا ہو؟؟؟

نہیں بھائی جی کسی نے تنگ نہیں کیا۔۔

اوکے ناشتہ کرو۔۔

پھر تقریباً وہ خاموش ہی رہے جب ارم نے کہا۔۔

بھائی جی ایک بات یاد آئی ہے۔۔

کیا؟؟؟؟

اس دن جب ہم مال گئے تھے تو وردہ بھابھی بہت زیادہ ڈر رہی تھی۔۔

کیوں؟؟؟

انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی ہمارا پیچھا کر رہے ؟؟

کون مطلب کون تھا تم نے دیکھا؟؟؟

جی میں نے دیکھا عجیب سا انسان تھا مشکوک سا لیکن اس نے کچھ بولا نہیں

بس بھابھی کو ہی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ہمارے پیچھے ہے مجھے تو ایسا کچھ محسوس

نہیں ہوا تھا ۔۔

پھر۔۔۔

پھر کیا ہوا تھا؟؟؟

ہم جلدی واپسی کیلئے نکل آئی تھیں اور گارڈز تھے تو وہ دور ہی رہا تھا۔۔

اگر تصویر دکھاؤں تو پہچان لو۔گی؟؟

ہہمم کوشش کر سکتی ہوں۔۔

تم دونوں نے یہ بات کیوں چھپائی؟؟

بھابھی کو لگا کہ اتنی ضروری بات نہیں ہے کہ سب کو بتائی جائے ۔۔

یہ بہت ضروری بات ہے ارم۔۔ معمولی بات نہیں ہے۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا وہ گھبرا کر بولی تو کبیر شاہ کچھ نارمل ہوا۔۔

وردہ سے ذکر نہ کرنا پریشان ہو جائے گی۔۔

جی بھائی جی کہتی وہ بھی اٹھ کر کچن میں چلی گئ۔۔

کرم پتہ کرو کون تھا وہ؟؟

یقینن سرمد آغا مجھے وردہ کے ذریعے گھنٹے ٹیکنے پر مجبور کرنے کا سوچ رہا ہے

اور وہ لاعلم نہیں ہے جانتا ہے سب۔۔

مجھے بھی یہیں لگتا ہے بھائی جی جیسے دوستی کا ڈھونگ رچا رہا ہو۔۔

ہمم۔۔

چلو میں چلتا ہوں تم پہلے مال جانا سی ٹی وی چیک کرنے کے بعد آفس

آنا۔۔

جی ٹھیک بھائی جی۔۔

وردہ دوبارہ باہر نہیں آئی تھی کبیر شاہ نے دو تین دفعہ کچن کی طرف دیکھا پھر وہ خود ہی کچن کی طرف چل دیا۔۔

سامنے ہی وہ کرسی پر بیٹھ کر چائے پی رہی تھی یقینن وہ اسی کی وجہ سے کچن میں آئی تھی۔۔

جی بھائی جی ارم نے کہا جبکہ وردہ نے سر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔

کبیر شاہ نے غصے سے وردہ کی طرف دیکھا لیکن اسے تو کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔

تو کیا مجھے اگنور کر رہی ہے؟؟ یہ سوچ ذہن میں آتے ہی کبیر شاہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔

جی بھائی جی کچھ چاہیئے،؟؟ ارم نے اسے یوں کھڑا دیکھ کر پھر سے پوچھا۔۔

ہہمم نہیں کچھ نئ وہ تیز آواز میں بولا۔۔

پھر آپ کچن میں ؟؟؟

وہ میں کہنے آیا تھا کہ آج بلکل بھی باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

جی بھائی جی۔۔

ارم اپنے بھائی جی کو بتا دو آج تمہاری پارلر اپئٹمنٹ ہے تو تین بجے جانا

ہے۔۔

ارم میں خود آؤں تو جانا ہے ورنہ نہیں۔۔

کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔

بھائی جی۔۔

کرم شاہ نے اسے پکارا۔۔

وہ مجھے دیر ہو جائے گی یا شاید شام کو آؤں۔۔

کیوں کیا ہوا؟؟

وہ وسائی اور فضل آ رہے ہیں تو ان کو لینے جانا ہے۔۔

کبیر شاہ مسکرایا۔۔ بلکل وسائی اور فضل کو لینے خود جانا چاہئے۔۔

جی بھائی جی۔۔ کرم مسکراتا باہر نکل گیا جبکہ کبیر شاہ نے ایک نظر پھر سے کچن کو دیکھا وہ ابھی تک باہر نہیں نکلی تھی۔۔

بڑا ایٹیٹوڈ ہے محترمہ میں اس نے غصے سے کہا اور پھر باہر نکلتا چلا گیا۔۔

---_---------

مال کے سی سی ٹی وی کیمرے چیک کرتا وہ خوبرو جوان کرم شاہ کسی کو بھی اپنے سحر میں مبتلا کر سکتا تھا۔۔

کافی دیر کے بعد اسے اپنی مطلوبہ چیز مل گئی تھی۔۔

ساری ریکارڈنگ وہ محفوظ کر چکا تو واپسی کی راہ لی۔۔

وہ باہر نکلتے ہوئے چلتا چلتا ادھر ادھر بھی دیکھ رہا تھا۔۔

جب ایک بہت ہی خوبصورت لباس پر پڑی جو کہ ڈمی گرل پر بہت اچھا لگ رہا

تھا وہ چلتا چلتار کا اور بوتیک میں چلا گیا۔۔

ایکسکیوزمی مجھے یہ لباس پیک کر دیں اس نے اندر آتے ہی کہا۔۔

سوری سر یہ ڈریس سیل ہو چکی ہے۔۔

واٹ ؟؟ نہیں یہ ابھی تک ڈسپلے پر لگی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں سیل ہوئی۔۔مجھے یہ لینی ہے تو لینی ہے پیک کریں اور قیمت بتائیں۔۔

سوری سر ہم نہیں دے سکتے۔۔لڑکی نے پریشانی سے کہا۔۔

کیوں ؟؟ وہ غصے سے بولا تھا جبکہ وہ ایسا تو نہیں تھا بس اسے یہ لباس لینا ہی لینا تھا۔۔

سر۔۔۔

کس نے لیا ہے یہ بتائیں مجھے ,؟؟؟

وہ غصے سے بولا۔۔

میں نے۔۔ایک لڑکی کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے ایک اٹھارہ بیس

سال کی لڑکی کھڑی تھی۔۔

کافی بولڈ لباس میں تھی۔۔

آپ کی تعریف؟؟؟لڑکی نے کہا۔۔

مجھے کرم شاہ کہتے ہیں۔۔ کرم شاہ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔۔۔

آپ کی تعریف؟؟؟

وہ لڑکی مسکرائی اور پھر کرم شاہ کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔

مجھے سومہ ملک کہتے ہیں۔۔ سابق آئی جی سندھ اعجاز سومرو کی بیٹی ہوں

میں۔۔اور ہونے والی اے سی صاحبہ۔۔وہ مغروریت سے بولی۔۔

اوہ مائی پلئیر مجھے ہونے والی اے سی صاحبہ سے ملاقات کا شرف حاصل

ہوا۔۔

تو اب یہ لباس میں لے لوں کیونکہ آپ کو تو یہ بلکل بھی سوٹ نہیں کرے

گا۔۔

وہ مسکرائی پھر بولی۔جتنے خوبصورت ہو اتنے ہی تیز بھی ہو۔۔لیکن یہ ڈریس

میرا ہے۔۔

پیک کرو اس نے لڑکی کو کہا۔۔

نہیں یہ میں لوں گا وہ بضد ہوا۔۔

میں لوں گی۔۔وہ غصے سے بولی۔۔

میں نے کہا میں لوں گا۔۔وہ بھی غصے سے لال ہو کر بولا۔۔

اے مسٹر مجھ سے پنگا مت لو ورنہ پچھتائے پڑے گا وہ انگلی اٹھا کر بولی۔۔

میں نے تو لے لیا پنگا۔۔جو مرضی کر لو یہ ڈریس تو تمہیں نہیں ملے گا۔۔

میں بھی دیکھتی ہوں یہ ڈریس کیسے لیتے ہو تم وہ چلائی۔۔

مس آپ یہ پیک کریں ان کو چیخنے چلانے دیں۔۔

سر یہ پیمنٹ کر چکی ہیں۔۔

سومہ اکڑ کر مسکرائی۔۔

تو واپس کر دیں۔۔

اے لڑکی پیک کرو میرا ڈریس۔۔ وہ انتہائی غلط طریقے سے چلائی۔۔

رکیں مس۔۔ کرم شاہ نے اس لڑکی کو روکا اور اندر آفس میں چلا گیا۔۔

سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھتے اس نے اپنا تعارف کروایا تو وہ اٹھ کر کھڑا

ہو گیا۔۔

مجھے وہ ڈریس چاہیئے اور ساتھ ہی سن مس کی معافی بھی۔۔

اگر وہ معافی نہیں مانگتی تو جتنی قیمت اس نے ادا کی ہے وہ ہرجانے کے طور پر

آپ کی ورکر کو ملے گی۔۔

پلیز

جی سر ایسا ہی ہو گا۔۔ کہتا وہ انٹر کام پر ڈریس پیک کر کے اندر لانے کا کہہ چکا

تھا جبکہ سومہ تو غصے سے پاگل ہوتی آفس میں آچکی تھی۔۔

مسٹر میں نے اس ڈریس کی قیمت ادا کی ہے کیسے تم کسی اور کو دے سکتے

ہو۔۔

سوری میم آپ یہ نہیں لے سکتی اور ہماری ورکر اور آنر ایبل کسٹمر کے ساتھ بدتمیزی کرنے کے لیے آپ کو معافی مانگنا ہو گی۔۔

کیا پاگل ہو گئے ہو؟؟ میں سومہ ملک ہوں جانتے نہیں ہو تم مجھے۔۔ منٹوں میں بند کروا سکتی ہوں میں یہ بوتیک۔۔

آپ کی تمام اماؤنٹ ہماری ورکر کو ہرجانے کے طور پر ادا کر دی گئی ہے آپ جا سکتی ہیں۔۔

ایسے کیسے میں جا سکتی ہوں؟؟

کرم شاہ تو ڈریس لے کر باہر نکل آیا تھا اور پھر وہ گاڑی کے باہر کھڑا تھا جب سومہ باہر نکلی۔۔

وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔۔ میں تمہیں دیکھ لوں گی مسٹر۔۔

میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا وہ کیا ہے ناں مجھے بدتمیز لوگ بہت برے لگتے

ہیں تو میں چاہوں گا ہم آئندہ کبھی نہ ملیں۔۔

مجھے بھی تمہارے جیسے لوگ بہت برے لگتے ہیں کہتی وہ بغیر کرم شاہ کی سنے اپنی گاڑی میں بیٹھ کر وہ گئی جبکہ کرم شاہ نے مسکرا کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور بیٹھتے رخ لاری اڈے کی طرف کر لیا۔۔

ہائے فضل یہاں تو کتنی بڑی بڑی گاڑیاں ہیں۔۔

وسائی اور فضل بس سے اترے تو وسائی جو پہلی دفعہ شہر آئی تھی وہ تو گاڑیاں دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔

وہ دیکھ لگتا ہے کسی کی موت ہو گئی ہے وسائی نے سامنے کھڑے ہجوم کو دیکھتے کہا۔۔

ارے وسائی یہ بسوں کا اڈہ ہے اس لئے لوگ جمع ہیں تم بھی پتہ نہیں کیا کیا بول رہی ہو۔۔

ہیں اتنے لوگ ؟؟؟

گاؤں تو جب کسی کی موت ہوتی ہے تبھی اتنے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں یا پھر کسی کی ودائی پر۔۔

وسائی یہ شہر ہے شہر۔۔ کراچی۔۔ بہت بڑا شہر۔۔

وسائی تو کبھی ادھر دیکھتی تو کبھی ادھر۔۔ جب انہیں کرم شاہ نظر آیا۔۔

سائیں سرکار اسلام و علیکم۔۔

و علیکم السلام کیسی ہیں وسائی ؟؟ اور فضل تم ؟؟

ہم ٹھیک سائیں سرکار۔۔ آپ کی بہت یاد آتی ہے وسائی رو پڑی تھی۔۔

وسائی میں جلدی واپس حویلی آجاؤں گا آپ پریشان نہیں ہوں۔۔ چلیں وہ ان کو گاڑی میں بٹھا کر خود بھی بیٹھ گیا۔۔

اور سب ٹھیک ہے فضل گاؤں میں ؟؟

جی جی سائیں سرکار سب ٹھیک ہے بس آپ کو بہت یاد کرتے ہیں سب۔۔

سب نے سلام بھیجا ہے آپ کے لئے۔۔

وعلیکم السلام۔۔وہ مسکرایا تھا اور پھر اسی طرح کی باتوں میں وہ ولہ پہنچ گئے۔۔

وردہ تو وسائی سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی اور وسائی بھی۔۔

ارم کو دیکھ کر تو صدقے واری جا رہی تھی۔۔بہت سوہنی ہے ہماری بی بی سائین۔۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ دونوں ہال میں ہی بیٹھ گئی تھیں کہ کبیر آئے تو وہ پارلر جائیں۔۔

وسائی تو آج سے ڈھولک بجانا چاہتی تھی۔۔ماں بن کر پالا ہے سائیں سرکار کو۔۔میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ مجھے یہ دن دیکھنا نصیب ہو گا۔۔

وہ دونوں ہی وسائی کی بات پر مسکرا دیں۔۔

میں جان سے مار دوں گی اس کو۔۔

کس کو آئی جی کی بیوہ امینہ بولیں۔۔

وہی جس نے مجھ سے میرا اڈریس چھین لیا ہے۔۔ سومہ چلائی۔۔۔

تو کیا ہوا میں ہوں ناں میں لے آیا ہوں۔۔ آواز سن کر وہ پیچھے مڑی اور پھر چلائی کبیییییییییر رررر۔۔۔

وہ اس سے ملتے اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔

تم کب آئے؟؟

جب میری پیاری دوست کو میری ضرورت تھی۔۔

اور ایک سرپرائز بھی ہے۔۔

کیا؟؟؟ وہ خوش ہوتے بولی۔۔

کبیر شاہ نے اسے گفٹ پیک پکڑایا تو اس نے جلدی سے کھولا۔۔

اوہ مائے گاڈ کببیر ررر۔۔وہ شاکڈ رہ گئی۔۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی میری پیاری سی دوست کا پسندیدہ ڈریس لے جائے

اور مجھے پتہ نہ چلے اور میں اسے جانے دوں؟؟؟

خوب دھلائی کی ہے میں نے اس کی۔۔

واقعی؟؟؟

ہمم۔۔

یو آر مائے بیسٹ فرینڈ۔۔۔

یو آر آل سو۔۔۔

صبح مال میں۔۔

کرم باہر نکلو سیدھے ہاتھ جو بوتیک ہے وہاں جو ڈریس ڈسپلے پر لگا ہے وہ لے

لو۔۔

جیسے بھی لینا ہے تمہیں پتہ ہے۔۔

جی بھائی جی کہتا وہ اس طرف چل دیا۔۔۔

مال سے باہر۔نکل کر اس نے کبیر شاہ کو بتایا تو وہ مسکرایا۔۔

آرام سے میری گاڑی میں آکر رکھ دو۔۔

لیکن میں یہ گھر۔۔۔

خبر دار جو کہا ہے بس وہ کرو۔۔راستے سے پھول بھی لیتے آنا جلدی ہے مجھے۔۔

جی اچھا بھائی جی کہتا وہ مسکرا دیا۔۔۔

زیادہ تو نہیں مارا اسے ؟؟سومہ نے پوچھا۔۔

بس زیادہ ہی تھا۔۔

شادی کب کر رہی ہو کبیر مسکرایا۔۔

اب تو لگتا ہے جلدی ہو جائے گی۔۔

اچھا وہ کیسے ؟؟

سچ بتاؤں ؟؟

ہاں بتاؤ۔۔۔

وہ لڑکا مجھے پسند آگیا ہے ۔۔

کونسا لڑکا کبیر شاہ نے چائے کا کپ لیتے ہوئے پوچھا۔۔

یار جس نے آج مال میں لڑائی کی ہے مجھ سے۔۔

اتنا سننا تھا کہ کبیر شاہ کے ہاتھ سے چائے کا کپ پھسلتا اس کے کپڑے خراب کرتا چلا گیا جبکہ کبیر شاہ کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا یہ سن کر۔۔

اوہ یہ کیا۔۔۔ کیسے۔۔۔ جاؤ واش کرواسے سومہ چلائی تو وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

باہر نکل کر وہ بس مشکل سے ہی مسکرایا تھا جبکہ دماغ میں وہ بہت کچھ سوچ چکا تھا۔۔

اچھا سومہ میں چلتا ہوں۔۔

نہیں تم نہیں جاسکتے کیونکہ ہم کھانے پر جارہے ہیں۔۔

نہیں مجھے کہیں جانا ہے۔۔اس نے ٹالنا چاہا۔۔

کبیر میں نے کہا چلو تو چلو۔۔

تو وہ چپ چاپ چل دیا۔۔

مجھے نہیں لگتا تمہارے بھائی جی آئیں گے ارم۔۔۔

مجھے تو بولا تھا کہ آئیں گے۔۔

کل مہندی ہے آج اگر سروسز نہیں لیں تو کل تو وہ نہیں کریں گے۔۔

جی لیکن اب کیا کریں؟

چلو ہم خود چلتی ہیں۔۔

نہیں بھابھی ہم نہیں جا سکتے ۔۔

کیوں؟؟؟؟

میں کال کرتی ہوں کہتی وہ کمرے میں چلی گئی۔۔

جبکہ وردہ کو تو کبیر شاہ پر حد سے زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔

جی بھابھی وہ کال نہیں اٹھا رہے۔۔

میں گاڑی میں ہوں جلدی آؤ کہتی وہ باہر نکل گئی تو ارم کو بھی ساتھ جانا

پڑا۔۔

وہ بار بار کبیر شاہ کو کال کر رہی تھی لیکن وہی کوئی جواب نہیں۔۔

پارلر پہنچ کر وہ دونوں ہی مصروف ہو چکی تھیں۔۔

فارغ ہوتے تین چار گھنٹے لگ گئے تو بھوک نے برا حال کر دیا۔۔

چلو کچھ کھا لیتے ہیں وہ وہیں رک گئیں ریسٹورنٹ میں۔۔

کھانا آرڈر کیا تو ارم نے ایک دفعہ پھر سے کال ملائی کبیر شاہ کو۔۔

جب فون کی گھنٹی ان کے عقب سے سنائی دی اور پھر دونوں نے مڑ کر دیکھا جہاں وہ سومہ کے ساتھ انتہائی خوشگوار موڈ میں کھانا تناول فرما رہا تھا۔۔

وردہ کے تو آنسو ہی نکل آئے تھے جبکہ ارم تو حیران ہی رہ گئی تھی۔۔

اب یہ کیا ہے نظر کا دھوکہ سمجھ نہیں آ رہا ارم کبیر شاہ کے کام سے واقف تھی تو کچھ کچھ سمجھ چکی تھی لیکن وردہ تو آگ کا گولہ بن گئی تھی۔۔

دل میں تکلیف محسوس ہوئی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔غصے سے کبیر شاہ پر نظر ڈالتی وہ شیشے کا گلاس زمین پر مارتی چکنا چور کر چکی تھی جب کبیر شاہ نے اس کی طرف دیکھا۔۔

لیکن وہ دوسرے ہی لمحے انجان بنتا مسکرایا اور پھر سے کھانے میں مصروف ہو گیا۔۔

وردہ تو سرخ ہو چکی تھی۔۔اگنور کرنے کے انداز سے اسے اور بھی تکلیف

ہوئی تھی۔۔دل چاہا زمین پھٹے تو وہ اس میں گڑ جائے۔۔وہ بغیر کسی کو دیکھتے باہر نکلتی چلی گئی۔۔

کبیر شاہ کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا اور وہ دل سے مسکرایا تھا

میری لٹل گرل جیلس ہو گئی۔۔وہ عجیب سی خوشی میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔

کھانے کا بل دیتے وہ سامنے والے ٹیبل کا اعلان آرڈر پیک کروانا نہیں بھولا تھا۔۔

سومہ کو گھر چھوڑتے وہ جلد سے جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا۔۔

وردہ تیز تیز چلتی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی تھی۔۔

بھابھی پلیز غصہ نہ کریں یہ ان کی کوئی ڈیل ہو گی۔۔

ارم پلیز اپنے بھائی جی کی صفائیاں دینا بند کرو۔۔

تم نے دیکھا نہیں ان کی سمائل ؟؟؟ کیا وہ بھی ڈیل ہے ؟؟؟

ارم تو بیچاری چپ ہی ہو گئی تھی ۔۔

بھوک سے جان نکل رہی تھی لیکن اب گھر جا کر کچھ کھا سکتی تھی ۔۔

آپ کی تو خیر نہیں بھائی جی ۔۔ آپ کی بیگم آپ کو دن میں تارے دکھا دیں گی یاد رکھنا وہ سوچ کر مسکرا دی ۔۔۔

گھر آتے ہی وردہ کمرے میں چلی گئی جبکہ ارم کچن میں ۔۔

ابھی تو وہ کھانا ڈال کر باہر لائی تھی جب اسے کبیر شاہ آتا دکھائی دیا وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا ۔۔

پیچھے ملازم کھانا لے کر آ گیا ۔۔

چھوڑو اسے اور یہ کھاؤ میں لے آیا ہوں وہ سکون سے بولا اور پھر ادھر ادھر دیکھتے شرارت سے بولا ۔۔

کہاں ہے وہ آگ کا شعلہ ؟؟؟

ارم کی تو ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔

کمرے میں بند ہیں اور اپنی خیر منائیں اگ بھڑکی ہوئی ہے پوری۔۔

ہاہاہا ہم تو اس آگ میں جلنے کے لئے تیار ہیں گڑیا وہ بہترین اداکار تھا۔۔

بھائی جی بھابھی کا رو رو کر برا حال ہو گیا ہے۔۔

اس بات پر کبیر شاہ کو بڑی خوشی ہوئی تھی وہ اس کے لئے رو رہی ہے یہ

احساس بہت خوبصورت تھا۔۔

جاؤ بلا کر لاؤ کھانا کھالیں ورنہ بھوکی ہی سو جائے گی۔۔

نہیں بھائی جی میں نہیں جا رہی پہلے ہی راستے میں ڈانٹ پلائی ہے مجھے۔۔

ہاہاہا میری شعلہ لٹل گرل۔۔۔

آپ جائیں ارم نے مشورہ دیا۔۔

مجھے جلا کر بھسم کرنا چاہتی ہو لڑکی؟؟؟

تو ٹھیک ہے پھر وہ بھوکی ہی سو جائیں ارم نے لاپرواہی سے کہا۔۔

لڑکی میری مدد کرو۔۔

جس کا کام اسی کو ساجھے کہتی وہ کچن میں چلی گئی جبکہ کبیر شاہ کو تو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کیسے جائے۔۔

نوک کی آواز پر وردہ آرام سے ہی بولی کہ ارم جاؤ پلیز۔۔

دستک تیز ہوئی تو وہ پھر سے بولی جاؤ ارم یہاں سے۔۔۔

دستک شدید ہوئی تو وہ غصے سے دروازہ کھول کر بولی بولا نہ جاؤ یہاں سے تو کیوں نہیں جا رہے۔۔

کبیر شاہ کو یہ کھولتا لاوا اُبلتے دیکھ سب کچھ ہی بھول گیا۔۔

وردہ تو کبیر شاہ کو دیکھ کر اور بھی لال ہو گئی۔۔

جب کبیر شاہ اندر داخل ہوتے دروازہ بند کر گیا اور وردہ کی بولتی بند ہو گئی۔۔

وردہ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ باہر کبیر شاہ ہو گا۔۔

کیوں رو رہی ہو؟؟ وہ آرام سے بولا۔۔

میری مرضی میں ہنسوں یا روؤں آپ سے مطلب؟؟

کھانا کھائے بغیر ہی کیوں واپس آگئی تھی؟؟؟

اور جب میں نے منع کیا تھا کہ باہر اکیلے نہیں جانا تو کیوں گئی تھی؟؟؟

اسی لیے منع کیا تھا تا کہ آپ کے کرتوت نہ دیکھ لوں وہ اونچی آواز میں بولی۔۔۔

تو پھر کیا دیکھا تم نے لٹل گرل۔؟؟؟

وہی جو سرے عام کر رہے تھے۔۔ چبا چبا کر بولی۔۔

ہہمم تو پھر کیسا لگا؟؟ برا لگا؟؟؟

کیوں مجھے کیوں برا لگے گا مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ چیخی۔۔

تو پھر کھانا کھائے بغیر واپس کیوں چلی آئی؟؟؟

میری مرضی نہیں تھی بھوک۔۔وہ اب بھی لال بھبھوکا بنی ہوئی تھی۔۔

اگر بھوک نہیں تھی تو ریسٹورنٹ کیوں گئی؟؟

میری مرضی میں جو مرضی کروں۔۔تم ہوتے کون ہو سوال جواب کرنے والے۔۔

تعلق کیا ہے تمہارا مجھ سے؟؟وہ ہذیانی ہو کر چلائی۔۔

اس پل کبیر شاہ کو وہ کوئی اور ہی وردہ لگی۔پاگل سی دیوانی سی۔۔عشق میں بھیگی ہوئی۔۔

تعلق تو بہت گہرا ہے میری جان۔۔

نہیں۔۔ہمارا کوئی تعلق نہیں اور نہ میں بنانا چاہتی ہوں۔۔

تم جو چاہو کرو مجھے پرواہ نہیں وہ چبا کر بولی۔۔

میں واپس چلی جاؤں گی کبھی نہ واپس آنے کیلئے۔۔

بھول ہے تمہاری لٹل گرل ۔۔

کبیر شاہ نے تو تمہیں تب کہیں جانے نہیں دیا جب تم لا علم تھی اب تو سب کچھ جانتی ہو ۔۔

میں فیصلہ کر چکی ہوں کبیر شاہ وہ غصے سے لال ہو کر بڑے بڑے سانس لے رہی تھی۔۔

کبیر شاہ کے ضبط نے جواب دے دیا تھا وہ اسے کھینچتا دروازے کے ساتھ زور سے پٹخ چکا تھا۔۔

تکلیف سے وردہ کی چیخ نکل گئی تھی۔۔ تم نے سوچا بھی کیسے یہاں سے جانے کا وہ غصے سے دھاڑا۔۔

تعلق بنانا کونسا مشکل ہے ابھی رخصتی کرتے ہیں اور تعلق بنا لیتے ہیں۔۔۔

پاگل ہو چکے ہو تم۔۔ وردہ ہلکی آواز میں غرائی۔۔

ہاں میں ہو چکا ہوں پاگل تم نے کر دیا ہے مجھے پاگل۔۔

یہ دل آگ میں جل رہا ہے کہ کیسے تم کسی اور سے نکاح کا سوچ سکتی ہو۔۔

عزت ہو تم میری تمہیں مرنا بھی کبیر شاہ کی بانہوں میں ہو گا یاد رکھنا۔۔

وردہ کو اس کی آنکھوں میں لالی دیکھ کر خوف سا محسوس ہوا تھا۔۔

وہ ڈری سہمی سی اسے گھور رہی تھی جب وہ اس پر جھکتا چلا گیا۔۔اس کے

لبوں پر شدت لٹاتے وہ اپنی ناراضگی اس پر ظاہر کر رہا تھا۔۔

وردہ تو اسے پیچھے کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو چکی تھی۔۔

وہ سومہ ہے دوست ہے میری۔۔کام کرتی ہے میرے ساتھ۔۔آج اس کو

اس کا پسندیدہ لباس واپس لے کر دیا ہے تو اس نے خوشی سے ڈنر کروایا

ہے۔۔

بس تھوڑا سا اعتبار زیادہ کرنا تھا اس کا خود پر اسی لئے اتنی زیادہ خوشی کا اظہار

کر رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ سے اسے سب بتاتا چلا گیا۔۔

مجھے کیوں بتا رہے ہو؟؟

تاکہ تم یہ رونا دھونا چھوڑ کر باہر ڈنر کے لئے آجاؤ۔۔

اگر اگلے پانچ منٹ میں تم فریش ہو کر نیچے ٹیبل پر نہ آئی تو میں سچ کہہ رہا ہوں آج کی رات تمہاری شادی کی رات مطلب سہاگ رات ہو گی۔۔

اب تمہارا سہاگ تو کبیر شاہ ہی ہے تو کبیر شاہ نائٹ ہو گی۔۔ ہھمم۔۔

اس کے گال تھپتھپاتا وہ باہر نکل گیا جبکہ وردہ نے ایک دفعہ پھر سے دل کا غبار ہلکا کیا تھا۔۔

پھر وہ فریش ہونے واش روم میں گھس گئی وہ جانتی تھی اس کے لئے رخصتی کرنا مشکل نہیں ہے۔۔

وہ سب کھانا ٹیبل پر رکھ کر وردہ کا انتظار کر رہے تھے کرم شاہ بھی آچکا تھا۔۔

وہی سب کچھ تھا جو وہ ریسٹورنٹ میں آرڈر کر کے چھوڑ آئی تھی۔۔

اس کے آتے ہی سب نے کھانا شروع کیا لیکن کبیر شاہ کی مسکراہٹ گہری تھی۔۔

میری پاگل لٹل گرل کہتا وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

ارم پیلے لہنگے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

کبیر شاہ نے سارا گھر پھولوں اور بتیوں سے سجوایا تھا۔۔

لان کو پیلے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔

یہ کبیر ولہ کی پہلی خوشی تھی جس میں اس گھر کے بڑوں میں سے کوئی بھی شامل نہیں تھا۔۔

کبیر شاہ سفید کرتا شلوار میں بہترین دکھ رہا تھا جبکہ دولہا صاحب نے سفید سوٹ کے اوپر پیلی واسکٹ پہنی تھی جو وسائی خاص طور پر اس کے لئے لائی تھی۔۔

وسائی رجو فضل سب ہی اپنے مالکوں کی خوشی میں خوش تھے۔۔

ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈالتے گھر کے ملازم ان کے خاندان کا ہی حصہ

تھے۔۔

سب ہی ملازمین کے گھر والے مدعو تھے۔۔ بہترین کھانا بن رہا تھا تکہ بوٹی ,ملائی بوٹی, سیخ کباب, پوریاں, حلوے, مٹن, چکن, میٹھے پکوان, چاولوں کی بہت ساری ڈشیں تھیں۔۔

کبیر شاہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا کہ اس کے کرم شاہ کی شادی ہے۔۔

ارم کو لا کر سٹیج پر بیٹھایا گیا تو ساتھ کرم شاہ کو بھی بیٹھایا ۔۔

وہ دونوں ہی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔

لیکن وہ کہاں ہے کبیر شاہ کے دل نے دہائی دی۔۔ ابھی تک نظر نہیں آ رہی۔۔

وہ اسے دیکھنے اندر چلا گیا۔۔ اس کے کمرے کا دروازہ کھولتے دیکھا تو وہ موجود نہیں تھی۔۔ پھر تو وہ اوپر باری باری سارے کمرے چیک کر چکا لیکن وہ وہاں

بھی نہیں تھی۔۔وہ نیچے آیا تو کچن میں دیکھا وہ بھی خالی باقی نیچے کے کمرے بھی بلکل خالی۔۔

اس نے جلدی سے گارڈز کو فون کیا تو انہوں نے بتایا باہر تو کوئی نہیں گیا۔۔

کبیر شاہ کا دل تو مانو تڑپ ہی اٹھا تھا۔۔جب اس نے سکیورٹی روم میں کال کی تو پتہ چلا محترمہ کہاں ہے۔۔

تمہاری خیر نہیں لٹل گرل۔۔کبیر شاہ غصے سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر چھت پر آیا تو وہ ایک کونے میں کرسی پر بیٹھی تھی۔۔

گم صم سی پریشان سی۔۔وہ تیار تھی ہلکی سی لپ سٹک لگا کر۔۔بس ڈریس بھی سادہ ہی تھا۔۔

یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟؟

دل نہیں کر رہا۔۔وہ اداس تھی یا رو رہی تھی۔۔

کیوں؟؟

پتہ نہیں۔۔۔

کیوں کیا کرم کی شادی کا دکھ ہے؟؟ سوچ اس کے ذہن میں آئی۔۔

نہیں وہ صرف اپنے چھوٹے صاحب سے محبت کرتی ہے دل نے فورا کہا۔۔۔

کیا بات ہے؟؟

وہ چاہتے ہوئے بھی غصہ نہیں کر پا رہا تھا آہستہ سے اس کے پاس بیٹھ کر وہ پوچھ رہا تھا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔ایسا لگتا ہے جیسے کوئی اپنا میرا اپنا تکلیف میں ہے لیکن کون مجھے نہیں معلوم۔۔

تم تیار بھی نہیں ہوئی اور وہ جوڑا کہاں ہے جو اس دن لے کے آئی تھی سبز اور پیلا غرارہ؟؟؟

وردہ نے حیرانگی سے کبیر شاہ کی طرف دیکھا اس نے کب دکھایا تھا اسے وہ جوڑا؟؟؟اور غرارہ یہ لفظ تو وہ آج تک کبیر شاہ کے سامنے نہیں بولی۔۔

ک۔ک۔کونسا ڈریس؟؟؟

جو عرب بوتیک سے لیا تھا وہ والا۔۔

عرب بوتیک وردہ کو تو ابھی پتہ چلا کہ اس بوتیک کا نام عرب بوتیک

ہے۔۔

آپ کو کیسے پتہ ؟؟ آخر وہ پوچھ ہی چکی۔۔

کیونکہ وہ جوڑا میں نے ہی پسند کیا ہے میری جان وہ۔اسے بانہوں میں بھرتا

سچ بتا ہی چکا۔۔

وردہ پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے کوئی بہت ہی گھنا اور میسنا ہے یہ

شخص وہ سوچ کر رہ گئی۔۔

چھوڑیں مجھے تیار ہونا ہے وہ بیزار سی بولی۔۔

جب کبیر شاہ اپنی محبتوں کو اس پر انڈیلتے بولا۔۔

میں انتظار کر رہا ہوں اچھی سی تیار ہو کر آنا جلدی سے۔۔

پھر ہم نے رسم بھی کرنی ہے۔۔

وردہ تو بس جی ہی بول سکی۔۔پتہ نہیں یہ اتنا اچھا کیسے ہو گیا پہلے تو بولا تھا

نفرت ہے معاف نہیں کروں گا اور اب ؟؟

بہتر تھا وہ پنگانہ لے کر جو وہ کہہ رہا تھا وہ کرتی تو وہ تیار ہونے چلی گئی۔۔

کبیر شاہ نیچے آیا تو ڈاکٹر محمد بھی پہنچ چکا تھا۔۔وہ خوش ہو کر ملے تھے۔۔

بھائی جی آپ کم از کم ہمیں تو بتاتے۔۔

بس محمد شاید یہ سب ایسے ہی ہونا تھا۔۔

یہ تو ہے۔۔

چلو کھانا کھاتے ہیں کہتے وہ لان میں آ گئے۔۔

وسائی کرم شاہ کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔

یہ سب مہمان ؟؟؟

محمد یہ ہی ہماری فیملی ہے ہمارے سارے ملازمین اور ان کے اہل خانہ۔۔

مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی بھائی جی پھر وہ کرم شاہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

مبارک ہو جگر۔۔۔

خیر مبارک کرم شاہ مسکرایا۔۔۔

بھابھی بہت پیاری ہے ماشاءاللہ۔۔

ہہمم نظر مت لگانا۔۔۔

نہیں لگاتا کمینے۔۔۔۔

سبھی خوش تھے لیکن انتظار تھا کبیر شاہ کو بس اپنی لٹل گرل کو دیکھنے کا۔۔وہ اسے کیسے بتاتا اس کے دل میں جو درد ہے وہ اس کی ماں کے لیے ہے جو اس وقت تڑپ رہی ہے۔۔اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دی گئی ہیں۔۔

کبیر شاہ سے ہاتھ جوڑ کر معافیاں مانگتے وہ صرف ایک دفعہ وردہ سے ملنا چاہتی تھی لیکن کبیر شاہ نہیں چاہتا تھا کہ وردہ اس سے ملے۔۔

ان ساری لڑکیوں کو وہ کوٹھے کے صحن میں دفنا چکا تھا۔۔

اور اس کوٹھے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔۔

جبھی وہ سبز اور پیلے غرارے میں آتی دکھائی دی۔۔ سلیقے سے ڈوپٹہ اوڑھے وہ واقعی وردہ کبیر شاہ لگ رہی تھی۔۔

کبیر شاہ تو بے ساختہ ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ وہ اب یہ دوریاں مٹانا چاہتا تھا لیکن شاید زندگی امتحان لیتی ہے جان لیوا۔۔

وہ اس کی طرف مسکراتا ہوا بڑھا اور پھر وہ گجرے جو وہ تھوڑی دیر پہلے لایا تھا اس کے لئے اسے پہنا دے۔۔

وردہ تو شرم سے سر ہی جھکا گئی تھی۔۔ وسائی نے بے ساختہ ان کی نظر اتاری تھی۔۔

کرم شاہ نے مسکرا کر اپنے بھائی کو دیکھا جو شاید اپنی محبت کے آگے اپنی ضد اور انا قربان کر چکا تھا۔۔

وہ دونوں چلتے ہوئے بہت ہی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔

پھر رسم کا آغاز ان دونوں نے کیا۔۔

وردہ اور کبیر نے مل کر کپل رسم کی اور کرم شاہ کے ساتھ ارم کا بھی منہ میٹھا کروایا۔۔

ں کے بعد باقی سب نے بھی باری باری رسم کی۔۔

بچیوں نے لوڈی ڈال کر محفل کو چار چاند لگا دیے۔۔

وردہ سارے فنکشن میں خود پر کبیر شاہ کی نظروں کی گرمائش محسوس کرتی رہی تھی۔۔

رات گیارہ بجے وہ سب فارغ ہو کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔

حارث نے لان کی مکمل صفائی شروع کروادی تھی وہ رات بھر ادھر ہی تھا۔۔

ارم کو اپنے کمرے میں چھوڑتے وہ کہہ آئی تھی فریش ہو کر نیچے آ جاؤ پھر چائے پیتے ہیں اور خود بھی چینج کرنے کمرے میں چلی گئی۔۔

دروازہ اندر سے لاک کرتے وہ اپنے دھیان چینجنگ روم میں گھس گئی۔۔

ڈوپٹہ اتارتے وہ اپنے بال کھول چکی تھی۔

شرٹ کی بیک ڈوریاں وہ مشکل سے ہی کھول رہی تھی جب کسی نے مدد کرتے آسانی سے کھول دیں۔۔وردہ نے جلدی سے آئینے میں نظر ڈالی تو وہ بڑی شان سے اس کے پیچھے موجود تھا۔۔یقینن وردہ کی چیخ نکل جاتی اگر وہ منہ پر ہاتھ نہ رکھتا۔۔

وردہ کی شرٹ کی ڈوریاں کھلتے ہی بیک کے بڑے سے گلے سے نمایاں ہوتی گردن کبیر شاہ کے ضبط کا گہرا امتحان لے رہی تھی۔۔

ایسی بے باکیاں تو وہ اس سے کئی دفعہ کرچکا تھا لیکن تب وہ ڈرتی تھی اس سے جانتی نہیں تھی کہ کیا رشتہ ہے ان میں لیکن آج معاملہ کچھ اور تھا وہ جانتا تھا وردہ کا عشق ہے وہ اور وردہ جانتی تھی کبیر شاہ کا عشق ہے وردہ۔۔۔

وہ اپنے لب رکھتا وردہ کو لرزا گیا تھا۔۔

آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟؟

اتنی دیر سے تیار ہوئی تھی پھر دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا اور اب آئی ہو کمرے میں۔۔ پورے پینتالیس منٹ سے انتظار کر رہا ہوں۔۔

حد ہے ویسے۔۔

جائیں کوئی دیکھ لے گا۔۔

تو دیکھ لے بیوی میری قہ مسکرایا۔۔

وردہ کو اس کا یوں اچانک بدل جانا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی اس کے لب کبیر شاہ کی قید میں آ چکے تھے۔۔

وہ اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تھا۔۔ پھر تو اس کے بے لگام لب گردن سے تک پہنچ گئے۔۔

وردہ کی مزاحمت تو کسی کام ہی نہیں آ رہی تھی۔۔

وہ اسے جی بھر کر پیار کرتا مسکراتا باہر نکل گیا جبکہ وردہ نے تو بس خاموشی

سے اس کا جانا ہی غنیمت

سمجھا۔۔

دن دیر سے سب جاگے تھے۔ ناشتے کے بعد وہ دونوں تو پارلر جانے کی تیاری کرنے لگی تھیں جبکہ دونوں بھائیوں نے گھر ہی تیار ہونا تھا۔۔

گارڈز کی گاڑی ان دونوں کے ساتھ تھی۔۔

بارات کا فنکشن رات دس بجے رکھا گیا تھا تو وہ آرام سے تیار ہو کر واپس آسکتی تھیں ۔۔

کبیر شاہ کسی بھی معاملے سے غافل نہیں تھا۔۔ لیکن آج وہ سب سے ہٹ کر صرف اپنے بھائی کی شادی انجوائے کرنا چاہتا تھا۔۔

رات آٹھ بجے وہ دونوں بھی تیار تھے لیکن دلہن ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔

کبیر شاہ باہر کھڑا سارے مہمانوں کو رسیو کر رہا تھا جو ان کے خاص بزنس کے دوست تھے۔۔ باقی کسی کو بلایا نہیں گیا تھا۔۔

وردہ اور ارم بھی پہنچ چکی تھیں وہ دونوں کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔

ارم ڈیپ ریڈ لہنگے میں گڑیا لگ رہی تھی جبکہ وردہ کبیر شاہ کے دیے پنک ڈریس میں غضب ڈھا رہی تھی۔۔

دلہا بلیک شیروانی میں شہزادہ لگ رہا تھا جبکہ کبیر شاہ نے تھری پیس پہنا تھا لیکن شرٹ پنک تھی۔۔

دس بجے تک سبھی مہمان آچکے تو ان لوگوں نے باقاعدہ بارات لانے کا اہتمام کیا۔۔

بینڈ باجوں کے ساتھ وہ ڈھیروں پیسہ وار وار کر پھینک رہے تھے۔۔

بارات کا استقبال کرنے والوں میں ارم کے ماں باپ اور گھر والے شامل تھے جن کے بارے صرف کبیر شاہ جانتا تھا۔۔

ارم کو ابھی تک ان کی آمد کی خبر نہیں تھی۔۔

وردہ نے ساری بارات ہال کے دروازے میں کھڑی ہو کر دیکھی تھی۔۔

سبھی اپنی اپنی جگہ بیٹھ چکے تھے لیکن کبیر شاہ داخلی دروازے کے سامنے ہی کھڑا تھا جب وردہ یہ پوچھنے کے لئے کہ ارم کو لے آئے باہر اس تک چلتی ہوئی آئی اور یہی وہ وقت تھا جب سرمد آغا مین گیٹ سے اندر داخل ہوا۔۔

وہ مسکراتا ہوا کبیر شاہ کے پاس آکر بولا یہ کیا شاہ جی بھائی کی شادی اور وہ بھی اکیلے اکیلے ہمیں بلایا بھی نہیں جب پیچھے سے وردہ کو دیکھ کر وہ بات کرنا بھول گیا۔۔

کبیر شاہ نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں وردہ اس تک پہنچ چکی تھی کبیر شاہ نے فوراً اسے اپنے پیچھے چھپایا تھا۔۔

آپ بیٹھیں آغا جی۔ میں آتا ہوں کہتا وہ وردہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف لے گیا جبکہ سرمد آغا کی ہوس زدہ آنکھوں نے اوجھل ہو جانے تک اس کا

پیچھا کیا۔۔

آف آف اف اتنا حُسن ؟؟ تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا فیری۔۔

یہ کبیر شاہ بھی نہیں۔۔اپنے بندے کو اشارہ کرتا وہ سٹیج کی طرف بڑھ گیا۔۔

تم کیوں آئی باہر کبیر شاہ وردہ کا ہاتھ چھوڑتا چلایا۔۔

وردہ تو اس کے غصے کو دیکھتے گھبرا ہی گئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنا غصہ کیوں کر رہا ہے۔۔

م

م۔میں ارم کو باہر لانے کا پوچھنے آئی تھی۔۔

نہیں کوئی باہر نہیں آئے گا اور جاؤ تم اندر کچھ بھی ہو وردہ کبیر شاہ تم باہر نہیں نکلو گی سمجھی؟؟

وردہ تو بس آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔
بجھجھجھجھبییییی؟؟؟؟ وہ دھاڑا تو وردہ اپنے موٹے موٹے آنسو صاف
کرتی اوپر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔۔۔
وہ پھولے پھولے سانس کے ساتھ ہال میں چکر لگا کر رہ گیا۔۔اس کے وہم و
گمان میں بھی نہیں تھا کہ سرمد آغا یوں منہ اٹھا کر چلا آئے گا۔۔
سکیورٹی روم میں وہ ہائی الرٹ کے آرڈر دے چکا تھا۔۔
باہر سب مہمان موجود تھے جب مولوی عبدالصمد تشریف لائے۔۔
کبیر شاہ نے اندر ہی ارم کا نکاح کرایا پھر کرم شاہ نے قبول ہے کہا تو وہ کرم شاہ
کے گلے لگ کر مسکرا دیا۔۔
سرمد آغا بھی آگے بڑھتے ملا تھا اور ایک لفافہ کرم شاہ کی طرف بڑھا دیا جسے
اس نے شکریہ کے ساتھ رکھ لیا۔۔
سرمد آغا تو پاگل کتے کی طرح بار بار وردہ کا انتظار کر رہا تھا کہ کہیں سے اس کی

بو سونگھ سکے۔۔جب کبیر شاہ آس کے پاس آکر کھڑا ہوا۔۔

آغا جی وہ بیوی ہے میری۔۔

کبیر شاہ کی عزت۔۔

تو اپنی نظریں جھکا کر رکھیں ورنہ کبیر شاہ کو وہ آنکھیں جلانی آتی ہیں جن سے اسے دیکھا گیا ہو۔۔

شاہ جی ہم جانتے ہیں آئی جی کی کیا حالت کی تھی آپ نے اور پیاری بھابھی جی کا بیک گراونڈ کیا ہے لیکن یقین کریں میں دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہوں آپ تو ہمارے دوست ہیں۔۔

او کے اجازت دیں چلتا ہوں۔۔

شیور کہتا کبیر شاہ اسے گیٹ تک دفعہ کرنے آیا تھا۔۔اس کے جاتے ہی اس نے وردہ کے کمرے کا رخ کیا جو لاک نہیں تھا۔۔

ہر چیز بکھری ہوئی اور وہ بھی تو اجڑی حالت میں بیڈ پر گری شاید سو گئی

تھی۔۔

کبیر شاہ کو اپنی غلطی کا بری طرح احساس ہوا تھا لیکن اس وقت وہ سب کچھ بھول چکا تھا۔۔

وردہ۔۔۔

وردہ۔۔۔

پیار سے کہتے وہ بیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھ چکا تھا۔۔

معاف کر دو مجھے۔۔

دیکھو نیچے سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔ پلیز اٹھو اور انا حلیہ درست کر و پلیز۔۔

وہ ابھی بھی کچھ نہیں بولی تھی۔۔

وردہ اٹھو پلیز۔۔

جاؤ چلے جاؤ یہاں سے میں کہیں جانا نہیں چاہتی۔۔ وہ غصے سے بولی تو کبیر شاہ

مسکرا دیا۔۔

سوری میری جان۔۔ معاف کر دو مجھے میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی پلیت نظریں میرا دماغ خراب کر گئی تھیں۔۔

میں تمہیں سات پردوں میں چھپا لینا چاہتا ہوں میرا کام ایسا ہی ہے جہاں ہر وقت خان ہتھیلی پر رکھ کر چلنا پڑتا ہے پلیز مجھے غلط مت سمجھو۔۔

میں نے کہا نہ جائیں نہیں ہے میرا کوئی بھی۔۔

نہ میں کسی کے لیے تیار ہونا چاہتی ہوں اور نہ میں یہاں رہنا چاہتی ہوں مجھے طلاق دے دو کبیر شاہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی جو میری عزت نہ کر سکے۔۔

میں کوئی چیز نہیں جو تم چھپا لو مجھے۔۔ جہاں چاہتے ہو بے عزت کرتے ہو اور کہتے ہو محبت کرتا ہوں؟؟؟

میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا اور آج تو تمہاری زبان پر طلاق کا لفظ آیا ہے آئندہ

کبھی آیا تو زبان کاٹ کر رکھ دوں گا۔۔

اٹھو فریش ہو رخصتی کا وقت ہو گیا ہے۔۔

جب سب کچھ میرے بغیر ہو گیا تو رخصتی بھی ہو جائے گی۔۔

کیوں چاہتی ہو میں بھی آج کی رات ہی۔۔

بس کرو مجھے ڈرانا دھمکانا کبیر شاہ۔۔

محبت ایسی نہیں ہوتی۔۔۔

یہ محبت نہیں ہے یہ صرف ایک احسان کا بدلہ ہے جو تم چکا رہے ہو۔۔

وردہ میں لڑنا نہیں چاہتا پلیز اٹھو بہت لوگ ہیں باہر پلیز۔۔

وردہ کا ہاتھ پکڑ کر وہ منتیں کر رہا تھا۔۔

آخر وہ ضد چھوڑ کر راضی ہو گئی۔۔

پندرہ منٹ کے بعد وہ پنک لباس میں پونی کیے بغیر میک اپ بس لپ اسٹک لگا کر آ گئی تھی۔۔

آنکھیں رونے سے لال ہو چکی تھیں۔۔ کبیر شاہ شرمندہ ہوا تھا اسے گدھ

سے بچانے کے لئے اسی کا دل دکھا بیٹھا تھا۔۔

وردہ ارم کو ساتھ لے کر باہر آئی تو کرم شاہ نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا وہ

محرم تھی اس کی۔۔

ارم کے ہوش تو تب اڑے جب اس نے اپنے گھر والوں کو دیکھا۔۔

آنسو تو نکل ہی آئے تھے ۔۔

رسموں کے بعد رخصتی انجام پائی اور ارم کو کرم شاہ کے سجے سجائے کمرے

میں بیٹھا دیا۔۔۔

ارم کے گھر والے رخصتی کے بعد واپس چلے گئے جبکہ وسائی اور فضل کچھ

دن رہنے کا ارداہ رکھتے تھے۔۔

کرم شاہ کمرے میں آیا تو وہ نارمل سا تھا عام شخص کی طرح جسکے چہرے پر

مسکراہٹ تو تھی لیکن خوشی نہیں تھی۔۔

اس نے وردہ کی سرخ آنکھیں دیکھ لی تھیں اور وہ کبیر شاہ سے دوٹوک بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

ارم کو منہ دکھائی دیتے وہ اتنا ہی بولا تھا کہ آپ ابھی بہت چھوٹی ہیں میں چاہتا ہوں ہم اپنی ازدواجی زندگی آپ کے اٹھارہ سال کے ہو جانے پر شروع کریں۔۔آپ چینج کر کے آرام کریں اور وہ واش روم میں گھس گیا۔۔

وقت لگتا ہے کسی کو بھلانے میں اور وہ خود کو وقت دینا چاہتا تھا کہ وہ پورے خلوص کے ساتھ ارم کو اپنی زندگی میں شامل کرے۔۔

وہ اپنے بھائی کی خوشی کے لیے پیچھے تو ہٹ گیا تھا لیکن بھولنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔

ارم اپنے شوہر کی ہر بات ماننا فرض سمجھتی تھی اسے کوئی اعتراض نہیں تھا اپنے شوہر کی بات پر۔۔وہ آرام سے اٹھتی چینجنگ روم میں گھس گئی اور تھوڑی دیر کے بعد وہ آرام دہ لباس میں باہر آئی تھی۔۔

ارم میں یہ کبھی نہیں چاہوں گا کہ ہمارے کمرے کی کوئی بات باہر جائے تو خیال رکھیئے گا۔۔

میں خیال رکھوں گی ارم نے آہستہ سے کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔ارم کی فرمانبرداری جلد اس کا دل جیت لے گی وہ جانتا تھا۔۔۔۔

وردہ تو کمرے میں آتے ہی ڈریس چینج کر چکی تھی۔

کبیر شاہ کے آنے پر وہ بس سو جانے کی ایکٹنگ ہی کر سکتی تھی جو اس نے کی تھی اور کبیر شاہ اپنا پیار لوٹا کر واپس جا چکا تھا۔۔

لیکن وہ خوش نہیں تھی اسے کبیر شاہ کا دھوپ چھاؤں سا مزاج سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کب غصہ ہو جائے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔

وہ کیا تھا وردہ کی سمجھ سے بالا تھا۔۔۔

ایک پل عشق میں بھگوتا چلا جاتا اور دوسرے ہی پل اسے کڑکتی دھوپ میں کھڑا کر دینے والا۔۔۔۔۔

ناول اختتام کی طرف جا رہا ہے بہت اچھا رسپانس دیں بیتبہت دکھی ہیں پچھ اقساط۔۔کیا

پتہ وردہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کبیر شاہ سے دور رہنا پڑ جائے۔۔

لیزا یہ کیا بچپنا ہے سرمد آغا نے مسکرا کر کہا۔۔

ڈیڈ ہم دوست صرف پندرہ دن کے لئے جا رہے ہیں تو آپ پریشان نہیں ہوں۔۔

لیزا آپ کو پتہ ہے ڈیڈ آپ کے بغیر نہیں رہتے تو؟؟

آئی نو ڈیڈ بٹ ٹرپ پلان کر چکے ہیں۔۔

اوکے جاؤ بھئی کتنے پیسے چاہیئے ؟؟؟

صرف بیس لاکھ اگر کم پڑ گئے تو آپ ہیں ناں میں کال کر لوں گی۔۔

نہیں تم پریشان نہیں ہونا اگر کم پڑے تو اگلے دس منٹ میں میری بیٹی کو پیسے مل جائیں گے۔۔

ویسے جا کہاں رہے ہو تم لوگ ؟؟

ترکی۔۔۔

اچھی جگہ ہے لیکن تم وہاں پہلے جا چکی ہو۔۔

ابھی تو دوستوں کے ساتھ جا رہے ہیں ۔۔

ہہمم یہ تو ہے تو جاؤ۔۔انجوائے کرو۔۔

یس میرے پاپا بیسٹ ہیں وہ گال چومتی اندر چلی گئی جبکہ سرمد آغا باہر نکل گیا۔۔

کرم شاہ اور ارم ناشتے کی میز پر بیٹھ چکے تھے۔۔

کبیر شاہ بھی آ چکا تھا۔۔

وردہ کچن سے چائے لے کر آئی تو ارم مسکرا کر اسے ملی۔۔وردہ بھی خوش ہوئی تھی مل کر۔۔

اس کی سوجھی سوجھی آنکھیں اس کے رونے کا پتہ دے رہی تھیں۔۔

ناشتہ پر تکلف تھا شادی کی پہلی صبح تھی تو حلوہ پوری چنے کے ساتھ پائے نان بھی منگوائے گئے تھے۔۔

سب نے خاموشی سے ناشتہ کیا جن کرم شاہ نے دس ہزار وردہ کی پلیٹ میں رکھے۔۔

یہ کیا ہے؟؟

وسائی نے بتایا جب شادی کی اگلی صبح بہن یا بھابھی ناشتہ لے کر آئے تو نیگ دیتے ہیں۔۔

وردہ مسکرائی اور پھر کچن میں چلی گئی اس مسکراہٹ کے لئے تو وہ ترس گیا تھا۔۔ کیا تھا ایسا جو بھائی جی نے اس کے چہرے کی مسکراہٹ چھین لی تھی۔۔

ناشتے کے بعد وہ کبیر شاہ کے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔ بھائی جی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔

میں جانتا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو؟؟

تو بتائیں وجہ؟؟

پتہ نہیں یار میں کرنا نہیں چاہتا بس ہو جاتا ہے۔۔

اس پر کسی کی نظر بھی برداشت نہیں ہوتی اور پھر اس سرمد آغا کی ہوس زدہ نظروں نے مجھے پاگل کر دیا تھا۔۔

تو اس میں بھابھی کا کیا قصور؟؟

جانتا ہوں یار نہیں کوئی قصور لیکن؟؟؟؟

بھائی جی میری ماں کو دیکھ دیکھ کر کہہ جیسے وہ کرتی تھیں آپ بھابھی کو بھی ویسی ہی سمجھ رہے ہیں۔۔آپ تو عجیب سے ہو گئے ہیں وہ بیوی ہے آپ کی غلام نہیں ہے۔۔

اعتماد کریں ان پر محبت کافی نہیں ہوتی اعتبار زیادہ ضروری ہے۔۔

میں کوشش کر رہا ہوں یار۔۔کبیر شاہ شرمندگی سے بولا۔۔

معذرت بھائی جی کل رات آپ کا رویہ بہت برا تھا۔۔اس طرح تو بہت مشکل ہے یہ سب چل سکے۔۔

میں آئندہ خیال رکھوں گا یار لیکن اسے بھی تو بولو طلاق کی بات نہ کرے۔۔

آپ خود کو ٹھیک کریں بھائی وہ سوچیں گی بھی نہیں۔۔ہر عورت حناء بیگم نہیں ہوتی کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وردہ کمرے میں آئی تو اداس تھی۔۔

اس کے باپ کا انتخاب بار بار غلط ثابت ہو رہا تھا۔۔وہ بھری محفل میں اسے ذلیل کر سکتا ہے تو کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔میں نے تو نہیں کہا تھا اس آدمی سے کہ وہ مجھے دیکھے۔۔

ساری رات جاگنے کی وجہ سے وہ جلدی سو گئی تھی۔۔

جب کبیر شاہ اندر داخل ہوا۔۔ابھی بھی آنسو کی لکیر بنی ہوئی تھی اس کے گال پر۔۔

مجھے معاف کر دو لٹل گرل میں نے تمہیں ہرٹ کیا۔۔لیکن میرا ایسا ارادہ نہیں تھا بس میں تمہیں اس سے بچانا چاہتا ہوں دور رکھنا چاہتا ہوں۔۔

جا بجا اس کے چہرے کو چومتے وہ آہستہ سے بول رہا تھا۔۔

کافی دیر بعد وہ اٹھ کر چلا گیا تو وردہ نے آنکھیں کھالیں۔۔آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔وہ چپ چاپ بس یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی دور بہت دور

جہاں کبیر شاہ کا سایہ بھی نہ ہو۔۔

وہ اتنا تو جان چکی تھی وہ اس پر اعتماد نہیں کرتا اعتبار نہیں اسے۔۔وہ اسے ابھی تک وہیں سے لائی عورت سمجھ رہا ہے جہاں جانا صرف اس کی مجبوری تھی۔۔

آفس کی میز پر کرم شاہ اور کبیر شاہ حارث کے ساتھ موجود تھے۔۔

حارث کل تم اور لیزا اتر کی پہنچ جاؤ گے تو سارے معاملات پر نظر رکھنا۔۔لیزا کو تب تک کچھ نہیں کہنا جب تک سرمد آغا کچھ غلط نہیں کرتا۔۔

میں اور سرمد آغا کل شام کو نکل رہے ہیں پورے راستے کچھ غلط نہیں ہو گا ہم خیریت سے وہاں پہنچ جائیں گے۔۔

پھر اٹیک ہو گا۔۔

کرم تم یہاں سب کچھ سنبھالو گے۔۔جی بھائی جی۔۔

حارث تم نکلو یہاں سے پیکنگ کرو اور لیزا کو اس کے باپ کی حدود سے دور لے جاؤ۔۔

کرم تم سارے انتظامات آج ہی دیکھ لو رات کو ڈنر ہے تم دونوں کا ہماری طرف سے۔۔۔

اس کی کیا ضرورت ہے؟؟

ضرورت ہے لیکن تم یہ دیکھو پہلے۔۔

جی بھائی جی کہتا وہ اپنے آفس چلا گیا۔۔

سومہ۔۔۔

یس فرینڈ۔۔

آج رات اس کی ہر ہر حرکت پر نظر رکھو وہ ضرور ایسا کچھ کرے گا جو چھپا ہوا ہے اور آج ہی کرنا لازمی ہے۔۔

ویڈیو بنانے کے لیے اپنا فون چارج رکھنا پلیز۔۔۔۔

اوکے اب ایسی بھی بات نہیں کہتی وہ مسکراتی فون رکھ چکی تھی۔۔

پورا دن ایک لمحے کی بھی فرصت نہیں ملی تھی انہیں ہر کوئی اپنا اپنا کام بخوبی کرنا جانتا تھا کہ اس دوران رات کے دس بج گئے تھے۔۔

کرم شاہ تم جاؤ گھر میں نہیں آپاؤں گا۔۔

لیکن اتنا سارا کام۔۔

تم کل جلدی آفس آنا پھر کر لینا جاؤ۔۔ آج دوسرا دن ہے شادی کو تو جاؤ پلیز۔۔

جی بھائی جی کہتا وہ جانے لگا تو بولا۔۔ بھابھی کو بتا کر جایئے گا کیونکہ کافی دن لگ جائیں گے۔۔

ہمم ہاں میں بتا کر جاؤں گا۔۔۔

کرم شاہ گھر کے لئے نکل چکا تھا جبکہ کبیر شاہ وہیں کام میں مصروف ہو گیا۔۔

جب سومہ کی کال آئی۔۔

میں جا رہی ہوں چاچا کے پیچھے۔۔

اوکے کہتا وہ لوکیشن ٹریس کر رہا تھا۔۔

تین گھنٹے وہ دونوں اپنی جگہ کام پر لگے رہے تھے۔۔ سومہ نے پوری رات اس کا پیچھا کیا تھا جب رات 1:26 منٹ پر عمار اس کوٹھی میں داخل ہوا جس کی لوکیشن معلوم کرنے کے لئے وہ دن رات محنت کر رہے تھے۔۔

عمار کے ساتھ سرمد آغا کے تعلقات سومہ جانتی تھی کیونکہ اپنے باپ کے آخری دنوں میں وہ اپنے باپ کے کالے کرتوتوں سے بھی واقف ہو چکی تھی کیونکہ کبیر شاہ اسے سب دکھا چکا تھا۔۔

وہ بہت قریب سے ہر ایک چیز کا جائزہ لے چکی تھی۔۔

واپس مڑتے اس نے دیکھا تھا کہ کچھ لڑکیاں باہر بھیجی گئی ہیں۔۔

اب وہ ان کے پیچھے تھی۔۔۔

کبیر شاہ حارث کو سب سمجھاتا سومہ کے پیچھے گیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ

وہ کسی مصیبت میں پھنسے۔۔

وہ شہر سے باہر والی سڑک پر آ چکے تھے سومہ اور کبیر شاہ ان کے پیچھے ہی تھے جب ایک کالی گاڑی تیزی سے آکر رکی اور اس میں سے نکلا اس سارے خفیہ کام کا سربراہ۔۔

کبیر شاہ کے باپ جلال شاہ کا بہترین دوست سراج درانی۔۔۔

کبیر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی فاتح قرار پائے جانے کی مسکراہٹ۔۔آخر کب تک تم مجھ سے چھپ سکتے تھے سراج درانی۔۔

سومہ باقاعدہ ویڈیو بنا رہی تھی۔۔وہ کچھ دیر کی میٹنگ کے بعد واپس چلے گئے جبکہ لڑکیاں وہ اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔

ان کے جانے کے بعد وہ تھوڑی دیر رکے رہے اور پھر واپس مڑ گئے۔۔

اگلی صبح وہ گھر آیا تو بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا۔۔ناشتہ کرتے ہی سو گیا۔۔

جب اٹھا تو اس کے پاس وقت کم تھا۔۔اپنی تیاری مکمل کرتا وہ وردہ کے

کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

وردہ الماری سے کپڑے نکال رہی تھی جب وہ اندر آیا۔۔وہ پہلے بھی وردہ

کے کمرے میں نوک کر کے نہیں آتا تھا۔۔

اس کے پیچھے کھڑے ہوتے وہ چہرہ اس کے کندھے پر ٹکا گیا۔۔

معافی مل جائے گی محترمہ؟؟؟

بہت ہو گئی ناراضگی اب اور نہیں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔۔پکا وعدہ۔۔

آپ بھول جاتے ہیں وعدے وہ غصے سے بولی۔۔

اب نہیں بھولوں گا اور اب بہت ہو گئی دوری میں خاص مشن پر جا رہا ہوں

دعا کرنا۔۔

ہو سکتا ہے شہادت ہو نصیب میں اور ہو سکتا ہے واپس آ جاؤں۔۔

وردہ تو تڑپ ہی گئی تھی اس کی بات پر۔۔

ایسامت بولیں میں نے کر دیا معاف۔۔

وردہ میں اپنے ملک کی بچیوں کو رسوا نہیں ہونے دوں گا ان غداروں کو کتے کی موت ماروں گا۔۔

میں وعدہ نہیں کرتا لیکن اگر واپس آگیا تو ہم آتے ہی شادی کر لیں گے۔۔

وعدہ اس لئے نہیں کرتا کہ کیا پتہ واپس نہ آسکوں۔۔

اگر میری میت گھر آجائے تو رونا مت بہادر بننا کیونکہ شہید کبھی مرتا نہیں۔۔ پھر تمہیں اجازت ہو گی دوسرے نکاح کی۔۔

وردہ تو پھوٹ کر رو پڑی تھی میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر۔۔ یہ الفاظ کبیر شاہ کے دل کو راحت پہنچا گئے تھے۔۔

میں بھی نہیں رہ سکتا وہ اسے زور سے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔

وردہ کے رونے میں شدت آگئی تھی۔۔

کچھ بھی ہو جائے اکیلے گھر سے باہر مت نکلنا۔۔ آئی سمجھ؟؟

وردہ بس ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔۔

وہ اس کے لبوں پر شدت لٹاتے جلدی آؤں گا کہتے چلا گیا جبکہ وردہ کا دل تو سمجھو جیسے کسی نے قید کر لیا ہو اتنی تڑپ پہلے تو نہیں تھی آج کیوں یہ خوف تھا جیسے وہ واپس نہیں آئے گا۔۔

وردہ اکیلی رہ جائے گی۔۔

یا اللہ پاک ان کی حفاظت فرمانا آمین ثم آمین۔۔۔

کرم شاہ آفس میں موجود ہر چیز پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔ سومہ سے وہ آفیشل پیج پر بات کر رہا تھا لیکن سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔

کبیر شاہ سرمد آغا کے پاس پہنچ چکا تھا۔

زندگی اور موت کا کھیل شروع ہو چکا تھا۔۔

لیزا کو حارث پہلے ہی ترکی لے جا چکا تھا اور اب آگے وہ اسے نامعلوم مقام پر

حلد از جلد منتقل کر دینا چاہتا تھا جہاں سر مد آغا کو اس کے ساتھ رابطہ نا ہو سکے۔۔

مال کنٹینرز میں منتقل ہو چکا تھا۔۔ میرے دیس کی ڈھائی سو لڑکیاں دوسرے ملک منتقل کی جارہی تھیں جن کے والدین غربت کے ہاتھوں مجبور بغیر کچھ سمجھے انہیں باہر بھیج رہے تھے۔۔

کبیر شاہ نے اپنے وطن عزیز کی سرزمین پر آخری سجدہ ادا کیا تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا واپس آنا ہے کہ نہیں۔۔

سفر شروع ہوا سر مد آغا اور کبیر شاہ آگے گاڑی میں بیٹھ گئے تھے جبکہ مال پیچھے آرہا تھا۔۔

پورا دن اور پوری رات سفر کرنے کے بعد وہ ایک سنسان جگہ پہنچ چکے تھے۔۔

ہوٹل میں قیام کے لئے وہ نیچے اتر گئے۔۔ پر تکلف کھانے کا انتظام کیا گیا

تھا۔۔

بظاہر ہوٹل نظر آنے والا یہ گناہوں کا اڈہ تھا۔۔

کچھ لڑکیاں یہیں اتار دی گئی تھیں۔۔ کبیر شاہ نے دکھتے دل کے ساتھ یہ نظارہ دیکھا تھا۔۔

ابھی تک وہ پاکستان میں موجود تھے۔۔ یہ لوگ ہیں غدار ان کو نہیں چھوڑنا۔۔

مزید چودہ گھنٹے کے سفر کے بعد وہ

پاکستان کی حدود سے باہر نکلتے ہی لڑکیوں کی منتقلی شروع کر چکے تھے۔۔

اتنے خفیہ ٹھکانے کہ سمجھ سے باہر تھا۔۔

ریت ہی ریت تھی وہاں گرمی بھی کافی زیادہ تھی جب ادھی لڑکیوں کو دوسرے کنٹینرز میں منتقل کیا جانے لگا۔۔

وہ دوسرے ملکوں میں بیچی جاتی تھیں۔۔

ان ہی لڑکیوں میں موجود تھی سومہ۔۔اب دوراستے تھے ایک پر سومہ تھی تو دوسرے پر کبیر شاہ۔۔

کرم شاہ کے ساتھ حفیہ اداروں نے مکمل کنٹرول سنبھال رکھا تھا ۔۔

آؤ آؤ۔۔

یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو عامر؟؟لیزا نے کہا۔۔

کہیں نہیں چلو اب کھولو آنکھیں۔۔اس نے لیزا کی آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔۔

یہ کیا ہے ایک بڑی سکرین سامنے دیکھتے اس نے کہا۔۔

کیا ہم کوئی فلم دیکھنے لگے ہیں؟؟رومینٹک سی۔۔

یہاں بیٹھو لیزا اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔۔

وہ بیٹھتے ہوئے بولی اب بتا بھی دو۔۔

لیزا میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں اور ساتھ دکھانا بھی چاہتا ہوں۔۔

میں چاہتا ہوں تم میرا ساتھ دو ایک غدار۔ بیٹیوں کو بیچنے والے۔ سمگلر۔ اور نجانے کیا کیا برائیاں ہیں اس انسان میں اس کو پکڑنے میں میری مدد کرو۔۔ بولو کرو گی؟؟

کیوں نہیں عامر میں ہر جگہ تمہارا ساتھ دوں گی۔۔ وہ مسکرائی۔۔

میں عامر نہیں حارث ہوں۔۔ اور زندگی میں پہلی دفعہ مجھے کوئی انسان اتنا پیارا لگا ہے کہ جس کے بنا میں رہ نہیں سکتا۔۔

یہ ہماری ملاقات بزنس ڈیل ہے مجھے صرف تمہیں سرمد آغا سے دور لے جانے کا حکم تھا باقی پھر تمہیں خیریت سے گھر پہنچا دیا جاتا لیکن میں تم سے سچی محبت کرنے لگا ہوں لیزا۔۔

لیزا کی حوف سے آنکھیں بڑی ہوئیں۔۔ک۔ک۔ک۔کون ہو تم ؟؟؟

میں حارث ہوں۔۔ سیکرٹ فورس میں سیکرٹری ہوں کبیر شاہ کا۔۔ان کے

ساتھ مل کر ملک دشمن عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے میں مدد کرتا

ہوں۔۔

م۔م۔مجھے کیوں لائے ہو ؟؟ وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔۔

یہ دکھانے کہ تمہارے باپ کا اصل روپ کونسا ہے ؟ وہ درندہ ہے درندہ۔۔

غدار لوگوں کی بیٹیوں کو بیرون ملک بیچنے والا۔۔زناکار ہے وہ۔۔۔

اور وہاں پتہ ان بچیوں کے ساتھ کیا کیا ہوتا؟؟

جسمانی تشدد, ذہنی تشدد, ان کی عزت پامال کی جاتی ہے اور اانہیں نشہ دیا جاتا

ہے بھیک مانگوائی جاتی ہے اور نجانے کون کون سے ظلم ہیں جو ہوتے ہیں ان

پر۔۔

نہیں میرے ڈیڈا ایسے نہیں ہیں تم جھوٹ بولتے ہو ۔۔

میں یہ سب تمہیں دکھانے والا ہوں یہ کہتے وہ سکرین چلا چکا تھا۔۔ سرمد آغا کے تعلقات سامنے دکھائی دینے لگے تھے۔۔ وہ ادھی سے زیادہ ننگی عورتوں کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا شراب پی رہا تھا۔۔

لیزا تو حیران پریشان سی دیکھ رہی تھی۔۔ پھر وہ اس عورت کو کندھوں پر ڈال کر اوپر لے گیا۔۔ لیزا بچی نہیں تھی جو وہ سمجھ نہ سکتی کہ اوپر کیوں لے کر گیا ہے۔۔

پھر دوسری ویڈیو چلی وہ لڑکیوں کی ڈیل کر رہا تھا۔۔

ہوٹل کی ویڈیو چلی جہاں وہ عورتوں کے جسم چھو رہا تھا۔۔

جیسے جیسے ویڈیو چل رہی تھی لیزا کے آنسو بڑھ رہے تھے جب اگلی ویڈیو میں اس نے ایک برہنہ لڑکی کے جسم پر چاقو سے وار کر کر کے اسے قتل کر دیا تھا وہیں لیزا گرتی بیہوش ہو گئی۔۔

اس کے لئے تو اس کا باپ نیک شریف انسان تھا۔۔ لیکن یہ روپ تو وہ پہلی

دفعہ دیکھ رہی تھی۔۔

کافی دیر کے بعد لیزا کو ہوش آیا تو حارث اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

کیسی ہو لیکن کوئی بھی جواب دینے کی بجائے وہ زور زور سے رونے لگی تھی۔۔

مت رو پلیز اس نے پیار سے کہا۔۔

میں کیسے یہ سب سچ مان لوں؟؟؟ تم نے ویڈیو ایڈٹ کی ہے تو بتا دو پلیز۔۔ وہ التجا کر رہی تھی۔۔

نہیں یہ سچ ہے اور اب میں تمہیں سب لائیو دکھاؤں گا تاکہ تمہیں پتہ چلے میں جھوٹ نہیں بول رہا۔۔

مجھے کچھ نہیں دیکھنا پلیز چلے جاؤ یہاں سے۔۔

نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گا تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا۔۔

نہیں میں نہیں ہوں کچھ بھی۔۔ جاوووووو وہ چلائی

تو حارث نے اسے زور سے ساتھ لگا لیا۔۔وہ بھی سہارے کی تلاش میں تھی۔۔حارث کے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

اسے وقت چاہیئے تھا اور حارث کو کوئی جلدی نہیں تھی۔۔

آج کبیر شاہ کو گئے تین دن ہو چکے تھے۔۔وردہ بہت زیادہ پریشان تھی۔۔

کرم شاہ بھی بہت مصروف تھا گھر نہیں آ پا رہا تھا یا بہت لیٹ آتا اور صبح ہوتے ہی واپس چلا جاتا۔۔

ارم تو تقریباً سوئی ہی ہوتی تھی جب وہ آتا جاتا تھا۔۔

یہ کام بہت مشکل تھا کبیر شاہ نے وہاں پہنچ کر واپس نکلنا تھا تو کاروائی شروع ہونی تھی۔۔

ہر کوئی اپنے حصے کے کام میں مصروف تھے۔۔

لیکن جن کے خلاف وہ کام کر رہے تھے وہ بھی موقع کی تلاش میں تھے۔۔

بھابھی مجھے شاپنگ پر جانا ہے پلیز چلیں۔۔

وسائی اور فضل واپس جا چکے تھے تو بس رجو ہی تھی ۔

رجو کو لے جاؤ پلیز۔۔

نہیں بھابھی آپ بھی دیکھیں کتنی پریشان ہیں تو چلیں موڈ اچھا ہو جائے

گا۔۔

نہیں ارم دل نہیں کر رہا۔۔ پتہ نہیں کبیر کیسے ہوں گے کوئی کال بھی نہیں

کی۔۔

آجائے گی کال انشاءاللہ۔۔

وہ زبردستی وردہ کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے گئی۔۔

شاپنگ سینٹر میں بھی وردہ کا دھیان بس کبیر شاہ کی طرف ہی تھا۔۔

ارم بولی چلیں اوپر سے دیکھتے ہیں۔۔

نہیں ارم تم دیکھ اؤ میں یہیں پر بیٹھ کر تمہارا انتظار کرتی ہوں۔۔

اچھا آپ یہیں رکیں میں آتی ہوں کہتی اوپر چلی گئی جبکہ وردہ وہیں کرسی پر بیٹھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

جب اس کے پاس بھاگتا ہوا گارڈ آیا اور بولا

میم سر کو گولی لگ گئی ہے حالت بہت خراب ہے آپ کو بلایا ہے۔۔

وردہ کی تو چیخ نکل گئی تھی وہ رونے لگی تھی

پلیز میم جلدی چلیں

میں ارم کو بلا لوں۔۔۔

میم وہ دوسرے گارڈز کے ساتھ آجائیں گی آپ چلیں جلدی تو وردہ پاگلوں کی طرح بھاگتی چلی گئی اس گارڈ کے پیچھے ۔۔

جب وہ اسے بیسمنٹ میں لے کر آیا لیکن اس سے پہلے کہ وردہ کو کچھ سمجھ آتا

یا وہ چیختی چلاتی

وہ اسے بیہوش کر چکا تھا۔۔

لمحوں میں وہاں گاڑیوں کی لمبی قطار لگ گئی اور وہ وردہ کو لے کر نکلتے چلے گئے۔۔

ارم شاپنگ کر کے واپس آئی تو وردہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔

اس نے سوچا یہیں ہوں گی تو وہ وہیں بیٹھ کر انتظار کرنے لگی۔۔

کافی دیر تک جب وردہ نہیں آئی تو اس نے ڈھونڈنا شروع کیا اور پھر تو وہ پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈنے لگی تھی کیونکہ وہ کہیں نہیں تھی۔۔

ارم باہر بھاگی جہاں گارڈز کھڑے تھے۔۔

میم کہاں ہیں؟؟

کیا مطلب مس؟؟

میم تو آپ کے ساتھ ہیں۔۔

نہیں وہ اندر نہیں ہیں ارم رونے لگی تھی۔۔

میم باہر نہیں آئیں۔۔وہ چاروں اندر کی طرف بھاگے۔۔

پورے مال میں افرا تفری پھیل گئی لیکن وہ وہاں ہوتی تو کسی کو ملتی۔۔۔

ارم نے جلدی سے کرم شاہ کا نمبر ملایا اور اسے ساری بات بتادی۔۔

وہ آفس میں انتہائی مصروف تھا باہر نہیں جا سکتا تھا لیکن اس وقت وہ سب کچھ چھوڑتا مال کی طرف بھاگ گیا۔۔

کبیر شاہ سارا کام مکمل کر کے آج رات واپس آ رہا تھا۔۔۔

ارم کا تو رو رو کر برا حال ہو چکا تھا جب کرم بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔

ارم۔۔

کہاں گئی ہیں بھابھی؟

م۔م۔م۔مجھے نہیں پتہ وہ ی۔ی۔یہاں ہی بیٹھی تھیں جب میں واپس آئی تو وہ موجود نہیں تھیں۔۔وہ زار و قطار روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

تم لوگ گھر سے بغیر پرمیشن کیوں باہر نکلے؟؟

کیوں۔ں۔ں۔ن۔ن۔ن۔ن۔ن؟؟؟؟؟

وہ دھاڑا تو ارم ڈر کر فورا کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

چیک کرو سارا امال چپا چپا چھان مارو وہ چلایا تو گارڈز ہر طرف دوڑ دوڑ کر دیکھنے لگے۔۔

سر میم نہیں ہیں وہ سب جگہ دیکھ کر بولے تھے۔۔

سی سی ٹی وی کیمرے چیک کرو جلدی جب وہ اوپر کی طرف بھاگتے چلے گئے۔۔سکیورٹی روم سے ویڈیو نکالتے وہ دھنگ ہوئے تھے وردہ پیچھے کی طرف بھاگتی جا رہی تھی۔۔

نہ اس کے آگے کوئی تھا نہ پیچھے۔۔

اور جہاں وہ نیچے بیٹھی تھی کرسی پر وہاں کوئی ویڈیو موجود نہیں تھی۔۔

مطلب وہ گئی ہے جہاں بھی گئی ہے اپنی مرضی سے۔۔

وہ ویڈیو موبائل میں محفوظ کرتا باہر نکل آیا تھا۔۔

ان میں سے کوئی ملا ہوا ہے ان لوگوں کے ساتھ کیونکہ صرف اتنی ویڈیو ہی کیوں ہے ؟؟ باقی ٹائم کیوں نہیں ویڈیو محفوظ ہوئی۔۔

وہ اپنے دو بندوں کو وہیں چھوڑتا نیچے بیس منٹ کی طرف بھاگا تھا۔۔

سب کچھ نارمل تھا۔۔ کوئی مزاحمت کے اثرات نہیں تھے۔۔ بیسمنٹ خالی تھی۔۔

چور جتنا بھی شاطر ہو کوئی نہ کوئی غلطی لازمی کرتا ہے ایسی ہی ایک غلطی وہ بھی کر گئے تھے۔۔ وردہ کی ایک چپل پڑی تھی وہاں ۔۔

یہ کمیرہ اسی کی ویڈیو چاہیئے۔۔ اس نے گارڈز کو بولا جو اوپر موجود تھے۔۔

وہ ویڈیو بھی ریموو تھی۔۔ آپ کے عملے میں کون کون شامل ہے وہ آرام سے

بولا۔۔

ہم ہی ہیں سر وہ تین لڑکے بولے۔۔ڈیوٹی ٹائمنگ کیا ہیں؟؟

سر ہم دن گیارہ سو رات تک یہیں ہوتے ہیں۔۔اور کوئی جو آج ڈیوٹی پر آیا ہو

یا مالک یا کوئی بھی۔۔

نہیں سر کوئی بھی نہیں۔۔

لے چلو ان تینوں کو فر فر طوطے کی طرح بولیں گے۔۔

سر ہم نے کچھ نہیں کیا وہ چلائے لیکن اس کے گارڈز ان کو گھسیٹتے ہوئے

لے جا چکے تھے جب وہ ارم کے پاس آیا وہ ابھی بھی وہیں بیٹھ کر رو رہی

تھی۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر وہ چیخ پڑا تھا کیوں آئی تم ورنہ بھابھی کو لے کر بولو۔۔۔

ارم تو دروازے سے چپک ہی گئی تھی۔۔

بولو۔۔۔وہ دھاڑا اس وقت اس کا دل چاہ رہا تھا ارم کا گلا دبا دے۔۔

وہ بہت پریشان تھیں تو م۔م۔میں ان کا موڈ اچھا کرنے کے لیے لائی تھی۔۔

توحفاظت کرنی تھی ناں ان کی۔۔

کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں گا میں؟؟

ان کو کچھ ہو گیا تو؟؟؟

میری بھائی جی کی زندگی کی واحد خوشی ہیں وہ۔۔ہ۔ہ۔ہ۔اس کے چلانے پر ارم کی سانس رکنا شروع ہوئی تھی۔۔

یہ مجھ سے کیا ہو گیا مجھے بھائی جی نے بتایا بھی تھا کہ بھابھی خطرے میں ہیں وہ زاروقطار روتے ہوئے بس سوچ کہ رہ گئی۔۔

ارم کو ولہ چھوڑتے وہ سپیڈ سے گاڑی بھگا لے گیا جبکہ تمام گارڈز کو وہ الرٹ کر چکا تھا۔۔

جو گارڈز ساتھ تھے وہ بھی پکڑ لیے گئے تھے۔۔

اس کی فورس کے لوگ پہنچ چکے تھے۔۔

مسئلہ گھمبیر صورت اختیار کر چکا تھا کیونکہ کبیر شاہ کے نکلتے ہی فورسز کی کاروائیاں شروع ہو چکی تھی۔۔

دوسرے ممالک کی مدد سے سمگلنگ روکنے کے اقدامات پر اتفاق پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔

کبیر شاہ نے جیسے ہی وہاں سے قدم باہر نکالا تھا چھاپے شروع ہو چکے تھے

۔۔

سرمد آغا بچہ نہیں تھا وہ جانتا تھا سب کچھ اسی لئے وہ کبیر شاہ کے نکلتے ہی خفیہ رستوں سے بھاگ نکلا تھا اس کے پاس کئی ٹھکانے تھے۔۔

جتنے ہوٹل یا گیسٹ ہاؤس ملوث تھے فورسز نے تباہ کر دیے تھے۔۔

لیکن جب تک کبیر شاہ سب کلئیر کر کے واپس آتا سرمد آغا اپنے خفیہ ٹھکانے پر پہنچ چکا تھا۔۔

وردہ کی انکھ کھلی تو وہ ایک انجان سے کمرے میں موجود تھی۔۔

اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بھی دیکھ نہیں پا رہی تھی۔۔

ک۔ک۔کوئی ہے۔م۔م۔میں کہاں ہوں؟؟؟

پھر اسے یاد آیا کبیر کو گولی لگی تھی گارڈ نے آکر بتایا تھا تو وہ نیچے بیسمنٹ میں گئی تھی پھر کسی نے اس کے منہ پر کپڑا رکھا تھا آگے اسے کچھ یاد نہیں آ رہا تھا۔۔

لیکن اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ کسی مصیبت میں چکی ہے۔۔

کچھ بھی ہو جائے وردہ گھر سے قدم باہر مت نکالنا اسے کبیر شاہ کے الفاظ یاد آئے۔۔

میں کیوں گئی ماں آنسو سے چہرہ تر ہو چکا تھا۔۔

پھر وہ آہستہ آہستہ سے اٹھتی دروازے تک گئی تھی۔۔زور زور سے بجاتے وہ کوئی ہے کھولو مجھے۔۔مجھے میرے کبیر کے پاس جانا ہے۔۔

کوئی تو نکالو مجھے۔۔

کافی دیر دروازہ بجانے کے باوجود اسے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔۔

وہ وہیں بیٹھ کر روتی چلی گئی پھوٹ پھوٹ کر۔۔

باہر بیٹھا سرمد آغا اور عمار سومرو اس کی چیخوں کی آوازیں سن کر مسکرا رہے تھے۔۔اس سے کہیں زیادہ تڑپا تڑپا کر مارنا ہے تجھے کمینی۔۔

سرمد آغا نفرت سے پھنکارتا بولا۔۔

میں جاؤں اس ظالم حسینہ کے پاس؟؟؟

نہیں ابھی نہیں پہلے اس کتے کو تو آنے دو۔۔

جب وہ یہاں پہنچے تو اس کی بیوی اسے لٹی پھٹی حالت میں ملے جیسے دیکھتے کبیر شاہ کتے کی موت مر جائے۔۔

ہاہاہا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔

حرام مشروب پیتے وہ قہقہے لگا رہے تھے۔۔

وردہ کو قہقہوں کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن باتوں کی آواز وہ سن نہیں پائی تھی۔۔ایک دفعہ پھر سے اس نے دروازہ بجانا شروع کر دیا تھا۔۔

میں تمہاری مدد کروں گی عامر۔۔۔ سوری۔۔ حارث۔۔اس نے نام کی درستگی کی۔۔

حارث مسکرایا۔۔۔

بس مدد کرو گی؟؟؟

میری محبت قبول نہیں کرو گی؟؟؟؟

میں اس بارے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔

ہیلو حارث؟؟؟

جی سر؟؟؟

وردہ بھابھی کیڈ نیپ ہو گئی ہیں۔۔ کرم شاہ نے بتایا

کیا؟؟؟؟؟؟

کب؟؟؟؟؟؟ کیسے؟؟؟

مال سے پلیز لیزا سے بات کرو۔۔

میری بات ہو چکی ہے وہ ہماری مدد کرے گی حارث نے کہا۔۔۔

پلیز اس کی بات کرواؤ اس کے باپ سے مجھے یقین ہے اس کے پیچھے وہی

ہے۔۔

میں کرتا ہوں سر۔۔ فون رکھتے وہ لیزا کی طرف دیکھا جس نے اپنا موبائل

نکالتے سرمد آغا کو کال ملائی تھی۔۔

ہیلو میری لیڈی گرل۔۔۔ کیسی ہو سرمد آغا نے مسکرا کر کہا۔۔

فائن ڈیڈ۔۔۔

آپ کیسے ہیں ؟؟

بلکل ٹھیک۔۔

کیسی جا رہی ہیں وکیشنز ؟؟؟

بہت اچھی۔۔

وردہ مسلسل دروازہ بجا رہی تھی جسکی آواز وہ دونوں سن پا رہے تھے۔۔

ڈیڈ یہ دروازہ کون بجا رہا ہے ؟؟

کوئی نہیں لیز املازمہ چوری کرتے پکڑی گئی ہے سزا کے طور پر کمرے میں

لاک کر دیا ہے اب دروازہ بجا بجا کر معافیاں مانگ رہی ہے۔۔

یو نو میں کتنا رحم دل ہوں پولیس کے حوالے نہیں کیا۔۔

یس ڈیڈ آپ بہت اچھے ہیں کہتے وہ فون رکھ چکی تھی۔۔

چپ کرواؤ اسے ورنہ گولی مار دوں گا سرمد آغا چلایا۔۔

جب ڈر کے مارے وردہ دروازہ بجانا بند کر چکی تھی۔۔

لیزا کے فون بند کرتے حارث نے اس کی طرف دیکھا آنسو تھے اس کی آنکھوں میں۔۔

سر وہ سرمد آغا کے پاس ہے لوکیشن بھیج دی ہے لیزا کے نمبر سے۔۔۔

کرم شاہ فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

اوکے کہتا وہ فورس کی گاڑیوں کو تیاری کا آرڈر دے چکا تھا جب کبیر شاہ غصے سے لال اندر داخل ہوا۔۔

کہاں ہے وہ؟؟؟

میں تمہارے حوالے کر کے گیا تھا اسے کرم شاہ۔۔

کہاں ہے وہ؟؟؟ کبیر شاہ کی دھاڑ پر کرم شاہ نے سر جھکا لیا تھا۔۔

میں معافی چاہتا ہوں مجھے بغیر بتائے وہ مال چلی گئیں اور یہ سب ہو گیا۔

کہاں ہیں وہ لڑکے؟؟؟

ان کی چمڑی ادھیڑ دی ہے بھائی جی لیکن ان کا قصور نہیں کیونکہ وہ مال سراج درانی کا ہے اور اسی کے کہنے پر ہوا ہے سب۔۔۔

کون لے کر گیا ہے اسے۔۔

عمار سومرو لے کر گیا تھا یہ بتا کر کہ آپ کو گولی لگی ہے اور۔۔۔

چٹاک۔۔۔ تھپڑ پڑا تھا کرم شاہ کے منہ پر۔۔

کیسے لے گیا وہ کمینہ تمہارے ہوتے میری عزت کو۔۔۔

مجھے معاف کر دیں بھائی جی میں تو ان کے مال خانے سے ہی لا علم تھا۔۔

لیکن مجھے ان کا پتہ مل گیا ہے فورس تیار ہے ہم جا رہے ہیں کاروائی کرنے۔۔

میں ساتھ جاؤں گا۔۔

نہیں آپ کیسے بہتر یونیفارم جا سکتے ہیں وہاں بہت خطرہ ہے۔۔

کتنا خطرہ ہے میری عزت کے لٹ جانے سے زیادہ خطرہ ہے؟؟ وہ دھاڑا تو

مجبوراً اکرم شاہ کو ساتھ لے جانا پڑا۔۔

ان کو اجازت نہیں ہوتی لیکن یہاں معاملہ اور تھا۔۔۔

کراچی کو ہائی الرٹ کر دیا گیا تھا۔۔

سب سے پہلے سراج درانی کو گرفتار کر کے خفیہ جگہ منتقل کیا گیا تھا۔۔

پھر جو نشاندہی ہوئی تھی وہاں پر چھاپے مارے جا رہے تھے۔۔

کئی ہوٹل۔ گیسٹ ہاؤس۔۔ کوٹھیاں تھیں جہاں سے بچوں۔ عورتوں سمیت

اسلحے اور منشیات کی بھاری مقدار برآمد ہوئی تھی۔۔۔

سرمد آغا کے فارم ہاؤس کے تہہ خانے سے نئی جانے والی چالیس لڑکیوں کو

بحفاظت نکال کر فارم ہاؤس مسمار کر دیا گیا تھا۔۔۔

صبح کے پانچ بجے بھاری نفری کے ساتھ سرمد آغا کی کوٹھی پر چھاپہ مارا گیا

جہاں درجنوں عورتیں برہنہ حالت میں نشے سے بےہوش پڑی ملیں تھیں جن

میں ایک حناء بیگم بھی تھی۔۔

لٹی پٹی حالت میں اجڑی ہوئی جو پچاس سال کی ہو کر بھی اٹھارہ کی لگتی تھی

آج پچاس کی ہو کر سو سال کی بڑھیا لگ رہی تھی۔۔

ان تمام کو سکیورٹی اداروں کی لیڈیز پولیس نے کپڑے پہنائے تھے۔۔

پھر سب کو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا تھا۔۔

زیادہ تر کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔

جو جو عاشق موجود تھے انہیں پکڑ کر پولیس نے لاٹھی چارج شروع کیا تو

منٹوں میں عاشقی دفعان ہو گئی۔اب ان کی چیخیں تھیں اور پولیس کی

لاٹھیاں۔۔۔

سرمد آغا ساری صورتحال سے آگاہ تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا

پارہ بھی چڑھ رہا تھا۔۔

جب وہ کبیر شاہ کی عزت کو خاک میں ملانے کا سوچ کر اٹھ کر اندر کی جانب

بڑھا تھا۔۔

تم نے مجھے تباہ کر دیا کبیر شاہ غصے سے اس نے ہر چیز اٹھا اٹھا کر زمین پر مار کر چکنا چور کر دی تھیں۔۔

جب اس کا فون بج اٹھا تھا۔۔ وہ اس وقت جتنے غصے میں تھا کسی کا فون کبھی رسیو نہ کرتا اگر دوسری طرف لیزا نہ ہوتی ۔۔

چاچا۔۔۔

چاچا۔۔۔

چاچا مجھے بچا لو یہ لوگ مجھے مار دیں گے فون پر سومہ کی آواز گونجی تھی۔۔

منٹوں میں عمار کا نشہ اترا تھا۔

سومی کیا ہوا؟؟؟

چاچا میں نے کو لیشن بھیجی ہے مجھے بچا لو۔۔

کیا ہوا ہے؟؟

یہ لوگ چاچا۔۔۔

آہ۔۔۔

آہ۔۔۔

چیخوں کی آوازوں کے ساتھ ہی فون بند ہو چکا تھا ۔۔

عمار نے ایک پاؤں پر دوڑ لگا دی تھیں۔۔

وہ بغیر گارڈز کے جتنی جلدی ہو سکتا تھا سومہ کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچا تھا۔۔

سومہ۔۔۔۔

سومہ۔۔۔۔

سومی۔۔۔۔

سومی۔۔۔۔

وہ چلا رہا تھا اس سنسان جگہ پر۔۔۔

جب اسے چاروں اطراف سے لوگوں کی آوازیں آنا شروع ہوئیں سر اٹھا کر

دیکھا تو وہ چاروں طرف سے گھیرا جا چکا تھا۔۔

سومہ سامنے فورس کے یونیفارم میں ملبوس کھڑی تھی۔۔

چاچا وقت ہوا اپنے اعمال کے حساب کتاب کا۔۔

تم نے مجھے دھوکہ دیا سومی؟؟؟

نہیں چاچا میں نے آپ کو بتایا کہ جیسے دھوکہ دے کر آپ اور اعجاز سومرو

لڑکیوں کو پامال کرتے تھے وہ اپنے ساتھ ہو تو کیا ہوتا ہے۔۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا یاد رکھنا میں واپس آتے تمہیں اس کا سبق سکھاؤں

گا۔۔

واپس آئے تو ناں چاچا۔۔

میں کبھی تمہیں موت سے کم سزا نہیں دلواؤں گی یہ کہتے وہ آسے گرفتار کر

چکے تھے۔۔

میں تمہیں دیکھ لوں گا سومی میں زیادہ دیر اندر رہنے والا نہیں وہ چلایا جب منہ پر پڑنے والے زوردار تھپڑ نے اس کی بولتی بند کی تھی۔۔

ہم تم جیسوں کو زیادہ دیر اندر رکھتے بھی نہیں ہیں۔۔

اس کو پکڑ کر لے جاتے وہ بس کچھ آنسو ہی گرا پائی تھی کیونکہ جیسا اس کا باپ تھا ویسا ہی اس کا چاچا تھا اور اکثر باپ چاچا کے کیئے کی سزا اولاد کو سہنی پڑتی ہے۔۔۔

لوکیشن ٹریس کرتے وہ بہت قریب پہنچ چکے تھے۔۔

کرم شاہ اور اس کی فورس مکمل یونیفارم میں تھی لیکن کبیر شاہ عام سادہ کپڑوں میں تھا۔۔

سچ کہتے ہیں جب عزت پر بنی ہو تو کسی چیز کی پرواہ نہیں رہتی۔۔

سارے علاقے کو گھیرے میں لیتے وہ الرٹ تھے۔۔

لوکیشن تقریباً قریب کی ہی تھی۔۔

وہ اِرد گرد کا علاقہ چیک کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔۔یقینن وہ لوگ چوکنا ہوں گے انہیں اندازہ تھا اس بات کا۔۔

گھری جھاڑیوں میں انہیں کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔۔یہ جنگل کا علاقہ تھا کراچی شہر سے دور۔۔

دن شروع ہو جانے کے باوجود انہیں روشنی کی کمی کا سامنا تھا۔۔

صبح سویرے ہونے والی کارروائیوں میں بہت سے نامی گرامی لوگ اس دھندے میں ملوث پکڑے جا چکے تھے۔۔اچانک ہونے والی کارروائیوں

میں انہیں اندازہ نہیں تھا کہ وہ بھی سامنے آ چکے ہیں۔۔

کیونکہ سرمد آغا کے یہ بتاتے ہی کہ اس کے پیچھے فورسز پڑ گئی ہیں اور مکمل

اس پر نظر رکھ رہے ہیں انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ سرمد آغا سے فلفور ساری

ڈیلز کینسل کر دی جائیں گی اور اسے بلکل تنہا ثابت کیا جائے گا۔۔

اسی پر عمل درآمد کے لیے سراج درانی نے پچھلی سڑک پر اس سے آخری

ملاقات کی تھی اور بتایا تھا کہ وہ ان کے لئے اب کچھ نہیں تمام ڈیلز ختم۔۔

نہ آج سے وہ سرمد آغا کو جانتے ہیں اور نہ سرمد آغا ان کو۔۔۔

ارد گرد کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔وہ لوگ آگے بڑھ رہے تھے انہیں یہیں زیر

زمین وہ جگہ تلاش کرنی تھی ججہاں سرمد آغا موجود تھا۔۔

درختوں کی اوٹ میں چھپے سرمد آغا کے لوگوں نے فائر کھول دیے تھے۔۔

فورسز نے بھی جوابی کارروائی شروع کر دی تھی۔۔۔

کبیر شاہ ایک بڑے درخت کی اوٹ میں چھپ چکا تھا جبکہ باقی فائرنگ

کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔۔

ڈیڈ۔۔۔

مجھے بچالیں ڈیڈ۔۔۔

لیزا کے چلانے کی آوازیں سرمد آغا کو سنائی دیں تو وہ حواس باختہ دروازے

سے پیچھے ہٹا۔۔

لیزا۔۔ ۔

لیزا۔۔۔

کیا تم ٹھیک ہو؟؟؟

نو ڈیڈ یہ لوگ مجھے مار دیں گے ڈیڈ۔۔۔

نہیں میری بیٹی سے دور رہو وہ چلایا جب حارث کی آواز سنائی دی۔۔

تم نے جو کچھ کیا ہے وہی تمہاری بیٹی کے ساتھ ہو گا سرمد آغا۔۔

نہیں میں نے کچھ نہیں کیا میں نے اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا وہ چیخا۔۔

ڈیڈ۔۔لیزا کے چیخنے کی آواز ایک دفعہ پھر سے گونجی۔۔

لیزاااا۔۔

وہ کبھی ادھر بھاگتا تو کبھی ادھر۔۔

چھوڑ دو میری لیزا کو ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔

ڈیڈ۔۔

ڈیڈ۔۔۔

لیزا مسلسل چلا رہی تھی۔۔

جبکہ باہر سے گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو چکی تھی۔۔

سرمد آغا بری طرح سے پھنس چکا تھا۔۔

لیزا۔۔۔

لیکن اس وقت اسے صرف اور صرف اپنی بیٹی کی ٹینشن تھی۔۔

جب فورسز نے اندر داخل ہونا شروع کیا۔۔

وہ فون ایک طرف پھینکتا دروازہ کھول کر وردہ کو بالوں سے پکڑ چکا تھا۔۔

دور رہنا کرم شاہ مجھ سے ممیں قتل کر دوں گا اس لڑکی کو۔۔

سرمد آغا ہاتھ بھی لگا یا تو خان سے جائے گا۔۔

میں نے کہا دور رہو وہ چلایا۔۔۔

اور وردہ کے بالوں کو جھٹکا دیا تو وہ تکلیف سے چلا آٹھی۔۔۔

اتنے میں کبیر شاہ بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔

آئو۔ آئو کبیر شاہ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا سرمد آغا کو چاروں شانے چت

کر دیا ہے تم نے وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔۔

بکواس بند کر سرمد آغا چھوڑو میری بیوی کو۔۔

وردہ کو اس کی گرفت میں دیکھتے وہ سب اپنی جگہ سٹل ہوئے تھے۔۔

اگر اپنی بیوی کی زندگی چاہتے ہو تو ان سب کو باہر بھیجو اس نے فورس کے اہلکاروں کو اشارہ کرتے کہا۔۔

ہاں ۔۔

ہاں۔۔

یہ جا رہے ہیں۔۔

سب باہر جائیں وہ چلایا تو تمام فورس اہلکار ایک ایک کر کے باہر نکلتے چلے گئے۔۔

اب چھوڑ دو میری بیوی کو۔۔ کبیر شاہ نے منت کرتے ہوئے کہا۔۔

چھوڑ دوں گا پہلے اپنے بھائی کو تو بتا دو جس کوٹھی سے آج عورتیں برآمد کی ہیں اس میں اس کی ماں بھی تھی۔۔

کرم شاہ نے حیرانگی سے کبیر شاہ کی طرف دیکھا۔۔

کبیر شاہ نے بھی دکھ سے کرم شاہ کی طرف دیکھا اور نہ میں سر ہلایا۔۔

بتاؤنہ کبیر شاہ اپنے بھائی کو تمہارے باپ کو قتل کرنے کے بعد وہ میرے ہی پاس آئی تھی۔۔

اور ابھی بھی میرے ہی پاس تھی رکھیل بن کر۔۔

ہاہاہا۔۔

شادی کرنا چاہتی تھی لیکن سرمد آغا ایسی بازارو عورت کو اپنی عورت نہیں بناتا۔۔

سرمددددددداغاااااااااا۔۔۔

کرم شاہ چلایا۔۔۔

ہاہاہا تکلیف ہو رہی ہے بہت ؟

تکلیف ہو رہی ہے ناجائز اولاد کو؟؟؟؟

سسسسسسسررررمددددد۔۔۔ کرم شاہ نے اپنی رائفل اس کی طرف سیدھی کی تو سرمد آغا نے مسکرا کر دیکھا۔۔

مجھ سے پہلے یہ مرے گی۔۔

پھر ایک لمحے کا کھیل تھا سرمد آغا نے کرم شاہ پر فائر کر دیا تھا ۔۔

لیکن اس ایک لمحے میں کبیر شاہ کرم شاہ کو دھکا دیتے اس کے آگے آگیا تھا اور وہ گولی سیدھی کبیر شاہ کو جا لگی تھی۔۔۔

کرم شاہ نے کبیر شاہ کی طرف دیکھا تھا لیکن اس سے پہلے کہ سرمد آغا اور کچھ کرتا وہ اپنی رائفل کا بلٹ اس پر کھول چکا تھا۔۔

سرمد آغا کے نیچے گرتے ہی کرم شاہ کبیر شاہ کی طرف بھاگا تھا بھائی

جیییییییییییییییییی۔۔۔۔

وردہ نے خون میں لت پت کبیر شاہ کو دیکھا تھا۔ ۔

۔

اگر تم نے شادی سے انکار کیا تو میں کرم شاہ کو مار دوں گا اس کے کانوں میں کبیر شاہ کے الفاظ گونجے۔۔

کرم شاہ کو مرنا ہو گا۔۔۔

میں کرم شاہ کو مار دوں گا۔۔۔

لیکن جب آج ضرورت پڑی تو کرم شاہ کے حصے کی گولی وہ خود کھا چکا تھا۔۔

وردہ نے کبیر کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ نہیں تھا۔۔۔

ک۔ک۔کب۔ب۔ب۔ی۔ی۔یو۔ر۔ر۔ر

ر۔ر

ر

ر

ر

ر۔ر۔ر

ایک دل دہلا دینے والی چیخ اس کے حلق سے نکل تھی وہ پاگلوں کی طرح اٹھی تھی اپنی جگہ سے ک۔ک۔ک۔ک۔ب۔ب۔ب

ب

ی

یی۔ر۔ر۔ر۔ر۔۔۔

ڈوپٹہ تو وہیں گرارہ گیا تھا وہ پاگلوں کی طرح اس کی طرف دوڑ رہی تھی لیکن سانسوں نے مہلت نہیں دی تھی ک۔ک۔ک۔۔ب۔۔ی۔ی۔

یرررررر۔۔۔وہ درمیان میں ہی گرتی چلی گئی۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔کرم شاہ چلایا لیکن وہ کہاں تھی اس کا دل تو بند ہو چکا تھا کبیر شاہ کے ساتھ ہی۔۔۔۔

ایس توں ڈاڈا دکھ ناں کوئی۔۔۔۔

ایس توں ڈاڈا دکھ ناں کوئی۔۔۔۔۔

پیار نہ وچھڑے۔۔ ۔۔۔

کسے دا یار نہ وچھڑے۔۔۔

۔۔۔

کسے دا یار نہ وچھڑے۔۔۔

روگ ہجر دا مار مکاوے۔ ۔۔

سکھ دا کوئی سان نہ آوئے۔۔۔۔

دکھ لانے نے دل وچ ڈیرے۔۔۔

چارے پاسے دسدے نیرے۔۔۔

دنیا وچھڑے نہیں پرواہ۔۔

دلدار نہ وچھڑے۔ ۔۔

کسے دا یار نہ وچھڑے۔۔۔

کسے دا یار نہ وچھڑے۔۔۔

کرم شاہ خون میں لت پت کبیر شاہ کو اٹھائے باہر بھاگا تھا۔۔

جبکہ وردہ کو سٹریچر پر ڈال کر باہر لایا گیا تھا۔۔۔

آرمی ہیلی کاپٹر حادثے کی جگہ پہنچ چکا تھا۔۔۔

دو سٹریچر آمنے سامنے رکھے گئے تھے۔۔

ایک پر کبیر شاہ پڑا تھا تو دوسرے پر وردہ۔۔۔

دونوں کی سانسیں رک رہی تھیں۔۔

ہیلی کاپٹر نے اڑان بھری تھی۔۔

کرم شاہ ان کے ساتھ تھا۔۔

باقی علاقہ فورسز نے کلیئر کرنا تھا۔۔۔

کرم شاہ کبیر شاہ کا خون آلود ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگا تا زار و قطار رو رہا تھا

۔۔

مصنوعی سانسیں دی جا رہی تھیں۔۔۔

دو عشق میں بھیگے راہی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔۔

آپ کو اللہ کا واسطہ بھائی جی مجھے اکیلا چھوڑ کر نہ جانا۔۔

مجھے اپنے سے جدا نہ کرنا۔۔

میں مر جاؤں گا بھائی جی۔۔۔

وردہ آنکھیں کھول کر دیکھو نہ میرے بھائی جی کو۔۔

وردہ۔ہ۔ہ

ہ۔ہ۔ہ۔ہ

وہ کبھی ایک کو چھوتا تو کبھی دوسرے کو۔۔۔

وہ بھی تو پاگل ہو رہا تھا جب ہیلی کاپٹر نے لینڈ کیا۔۔۔

دونوں کو اتار کر آپریشن تھیٹر منتقل کر دیا گیا۔۔

ایک طرف ایک کا اپریشن چل رہا تھا تو دوسری طرف وردہ کے دل کو دبا دبا

کر پمپ کیا جا رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ دونوں تھے کہ ساتھ ہی جانا چاہتے تھے۔۔

لیزاااااااا۔۔۔

میرے کبیر بھائی۔۔۔۔

میرے سر کو مار دیا۔۔۔۔

حارث کسی پاگل شخص کی طرح دیوار سے ٹکریں مار رہا تھا۔۔

میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا میرے محسن کو مار دیا ۔۔۔۔

لیزا نے جلدی سے سارا سامان پیک کیا تھا۔۔

پہلی فلائٹ سے وہ پاکستان آرہے تھے۔۔

سرمد آغا کی موت کی خبر نہیں تھی لیزا کو۔۔

ایئرپورٹ پہنچ کر انہیں چار گھنٹے بعد کی فلائٹ مل گئی تھی۔۔

حارث تو بن آب مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا وہ رو رو ہلکان ہو چکا تھا۔۔

امیگریشن کروانے کے بعد وہ لوگ لاؤنج میں آ بیٹھے تھے۔۔

حارث پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تھا۔۔۔

بہت محبت کرتے ہو اپنے بوس سے؟؟؟

لیزا وہ شخص محسن ہے میرا میں آج زندہ بھی اسی کی وجہ سے ہو۔ں اس مقام

پر انہی کی وجہ سے ہوں۔۔

میرا بس چلے تو میں اپنی سانسیں دے کر کبیر سر کی زندگی خرید لوں۔۔۔

وہ پھر سے رونے لگا تھا۔۔

میں بھی ڈیڈ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔۔

مام تو میں نے دیکھی بھی نہیں۔۔

اور ڈیڈ نے تو معلوم ہی نہیں ہونے دیا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔۔

میں ڈیڈ کو لے کر دور چلی جاؤں گی۔۔

کینڈا شفٹ ہو جائیں گے ہم۔۔ کبھی واپس نہیں آئیں گے بس کوشش کرنا

ان کو کم سے کم سزا ہو۔۔

حارث نے نظر اٹھا کر لیزا کو دیکھا وہ رو رہی تھی ۔۔

پچھتا رہی ہو ہماری مدد کر کے ؟؟؟

نہیں میں بس ڈیڈ سے زیادہ دیر دور نہیں رہ سکتی ناں اس لیے۔۔اور پھر وہ

پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔ کاش ڈیڈ ایسا نہ کرتے۔۔ وہ حارث کے

کندھے پر سر رکھے شدت سے رو دی تھی۔۔

لیزا اگر تمہارے ڈیڈ کو موت کی سزا ہو گئی تو؟؟

ایسا نہ کہو حارث۔۔

لیزا نہیں رہ سکتی ڈیڈ کے بغیر۔۔۔ وہ شدید رو رہی تھی۔۔

جب حاث نے اسے ساتھ لگا لیا تھا۔۔ پھر فلائیٹ اناؤنس ہوئی تو وہ جہاز کی طرف چل دیے۔۔۔

دونوں میں کوئی ایک بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

وردہ کے دل نے تو مان لیا تھا کہ کبیر شاہ مر گیا ہے انجکشن اور ڈرپس لگا لگا کر بھی حرکت نہیں ہو رہی تھی۔۔

کبیر شاہ کے دل کے پاس گولی لگی تھی۔۔ موت کے چانسز اٹھانوے پرسنٹ تھے۔۔ بہت مشکل آپریشن تھا۔۔۔

ڈاکٹر دونوں کی جان بچانے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔۔۔

جب کبیر شاہ کی گولی نکال لی گئی اور وردہ کو بجلی کا پہلا جھٹکا لگایا گیا۔۔ وردہ بیڈ

پر اچھلی تھی۔۔ پھر دوسرا اجھٹکا۔۔۔اور پھر تیسرا اجھٹکا جب وردہ نے ایک زور

کا سانس لیا تھا۔۔

ڈاکٹر نے جلدی سے ہاتھ سے پمپ کیا تھا دل جو حرکت کر رہا تھا۔۔۔

شکر الحمدللہ۔۔۔۔

کرم شاہ نے ہسپتال کی دیوار کے ساتھ سر لگا لیا تھا۔۔

ابھی کچھ دیر تک اسے دولاشیں مل جانی تھیں۔۔وہ کیسے لے کر جائے گا دو

لاشوں کو گھر۔۔۔

وہ کیسے جئیے گا اب۔۔

وہ دیوار سے ٹکریں مارتا دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔۔

لیزا حارث کے ساتھ ہی ہاسپٹل آئی تھی۔۔وہ دیوانہ وار بھاگتا اوپر آیا تھا

جہاں کرم شاہ دیوار کے ساتھ ٹکریں مار مار کر رو رہا تھا۔۔

میرے کبیر سر کہتا وہ بھاگتا ہوا کرم شاہ کے گلے سے لگا تھا اور پھر وہ اس قدر

شدید رو رہے تھے کہ ڈاکٹر نے خود آکر حوصلہ دیا تھا۔۔

بھابھی کہاں ہیں؟؟؟

اندر۔۔۔

کیوں؟؟؟

وہ پاگل بھائی جی کے عشق میں بھیگ چکی ہے اسے کہاں گوارا ہے بھائی جی کے بغیر رہنا۔۔

کیا مطلب؟؟؟

سانس نہیں آرہی دل کام نہیں کر رہا۔۔ڈاکٹر شاکس لگا رہے ہیں۔۔

اور میرے سر؟؟؟

وہ بھی ٹھیک نہیں ہیں۔۔

اتنا کہنا تھا کہ کرم شاہ نے شدت سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔

یہ کیا ہو گیا حارث یہ کیا ہو گیا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔۔۔

ایک طویل جان لیوا انتظار کے بعد ڈاکٹر نے آکر کہا تھا۔۔

۔۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔

۔۔۔

۔۔۔

۔۔

۔۔

۔۔

۔۔۔

۔۔آپریشن کامیاب رہا ہے۔۔۔

سر کو انڈر ابزرویشن رکھا جائے گا دو دن بہت ضروری ہیں۔۔۔

اور میری بھابھی؟؟؟؟

وہ اب خطرے سے باہر ہیں مبارک ہو۔۔۔

یہ الفاظ سننا تھے کہ وہ دونوں وہیں فرش پر سجدہ ریز ہوتے روتے چلے گئے

تھے۔۔

لیزا ابھی بھی وہیں موجود تھی۔۔۔۔

اگلی پوری رات گزر گئی تھی وہ تینوں وہیں تھے جب کرم شاہ نے کہا۔۔

لیزا آپ گھر جاؤ۔۔۔

حارث جاؤ چھوڑ کر آؤ کیونکہ باڈی گھر پہنچ چکی ہے۔۔

باڈی؟؟؟؟لیزا نے شاک سے کہا۔۔

آپ کے پاپا کی باڈی لیزا۔۔۔

وہ اس سارے معاملے میں جانبحق ہو چکے ہیں۔۔پورسٹ مارٹم کے بعد آج صبح گھر بھیج دی ہے باڈی۔۔

لیزا نے بے یقینی سے حارث کی طرف دیکھا۔۔

جس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔

م

م۔م۔میرے ڈیڈ؟؟؟اس نے انگلی اپنی طرف کرتے پوچھا۔۔

جی لیزا میں سرمد آغا کی بات کر رہا ہوں۔۔

لیزا نے سر ناں میں ہلایا تھا۔۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔

میرے ڈیڈ مر نہیں سکتے۔۔

اور پھر وہ پیچھے کی طرف بھاگتی چلی گئی۔۔

لیزا۔۔۔

لیزا۔۔

حارث اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔

اپنوں کو کھونے کا غم کیا ہوتا ہے یہ کرم شاہ سمجھ چکا تھا۔۔

گھر میں داخل ہوتے اسے بہت سے لوگوں کا رش ملا لیکن وہ تو بھاگتی اندر جا رہی تھی۔۔

حارث ہی اسے اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔۔۔

سامنے لاؤنج میں سرمد آغا کی میت تابوت میں بند پڑی تھی۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ سے چلتی پاس گئی تھی۔۔

ڈیڈ۔۔۔

اٹھیں ڈیڈ پلیز۔۔۔

دیکھیں آپ کی لیڈی گرل لیزا آگئی ہے۔۔

جب اس کی نظر سرمد آغا کے مسخ شدہ چہرے پر پڑی۔۔

پورا چہرہ پٹیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔

لیزا کے منہ سے چیخ نکلی تھی ۔۔

اور پھر وہ پاگلوں اور دیوانوں کی طرح چیختی چلاتی چلی گئی اور سرمد آغا کو حارث اور محلے کے کچھ لوگوں نے سپرد خاک کر دیا۔۔ آج اس کے پیچھے کتوں کی طرح چلنے والے لوگوں کی قطار میں سے ایک بھی شخص موجود نہیں تھا۔۔

تمام گارڈز اور ملازم فرار ہو چکے تھے۔۔۔

لیزا اتنے بڑے گھر میں اکیلی روتی رہ گئی تھی۔۔

جس گھر میں ہر وقت نوکروں کی فوج ہوتی تھی آج اس کا جنازہ پڑھنے کے لیے ایک بھی نہیں تھا۔۔۔

لیزا اس بڑے سے بنگلے میں تنہا بیٹھی رو رہی تھی۔۔

اسے کیوں سمجھ نہیں آیا آج تک کہ اس کا باپ کیا کرتا ہے وہ راتوں کو غائب کیوں رہتا ہے ایسا کونسا کام ہے اسے جو وہ رات دیر تک باہر رہتا ہے۔۔

اسے آج تک شریک حیات کی ضرورت کیوں محسوس نہیں ہوئی؟؟؟

اسے سرمد کی ہر بات یاد کرتے رونا آرہا تھا جب حارث اس کے پاس آکر بیٹھ

گیا۔۔

ہم یہ نہیں چاہتے تھے لیکن انہوں نے پہلے کبیر سر پر حملہ کیا تو جوابی کارروائی

میں ہلاک ہو گئے۔۔

تم صفائیاں کیوں دے رہے ہو برے کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔۔

یہ گھر خالی کرنا ہو گا کیونکہ یہ ضبط کیا جائے گا۔۔

لیزا مسکرائی۔۔

ہہمم جانتی ہوں میں۔۔۔

ڈیڈ نے یہ سب میرے لیے بنایا تھا اور دیکھو مجھے ایک ٹکا بھی نہیں لینا اس

حرام کی کمائی سے۔۔

میں کل صبح یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔

کہاں جاؤ گی؟؟؟

اپنی خالہ کے پاس۔۔

کیونکہ ساری زندگی انہوں نے مجھے کہا تمہارے باپ نے تمہاری ماں کا قتل کیا ہے لیکن میں یہ بات نہیں مانی۔۔

اب ایک دفعہ چاہتی ہوں ان سے ملوں اور پوچھوں حقیقت کیا ہے۔۔

یقینن وہ سچ ہی کہتی ہوں گی۔۔

ہمم۔۔

لیزا۔۔۔

بولو۔۔۔

میں منتظر ہوں تمہارے جواب کا اور طلبگار ہوں تمہارے ساتھ کا۔۔۔

میں کوشش کروں گی کہ پاکستان چھوڑ دوں۔۔

تم چھوڑ سکتے ہو؟؟؟

حارث پریشان ہو گیا تھا۔۔

میں نہیں چھوڑ سکتا اپنے کبیر سر کو۔۔

پھر مجھے بھول جاؤ حارث۔۔

ہمارا ساتھ اتنا ہی تھا اب کچھ بھی باقی نہیں بچا۔۔

میں دو چار دن تک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلی جاؤں گی۔۔

بس ایک ملاقات اپنی خالہ سے کرنی ہے اور بس۔۔

اب تم بھی جاؤ مجھے پیکنگ کرنی ہے کہتی وہ اوپر چلی گئی جبکہ حارث ایک نظر اس پر ڈالتے باہر نکل گیا۔۔

لیزا سیدھی سرمد آغا کے کمرے میں آئی تھی۔۔

الماری کھول کر اس نے ہر چیز بکھیر دی تھی۔۔

اس کے کاغذات نکال کر ایک جگہ جمع کئے تھے۔۔

وہ پاگلوں کی طرح روتی کانپتی سرمد آغا کے کمرے کی ہر چیز چھور ہی تھی۔۔

میرے ڈیڈ مر گئے۔۔۔

میرے ڈیڈ مر گے۔۔

وہ بس یہی بولتی جارہی تھی۔۔

اپنے کمرے میں جاتے کچھ کپڑوں کے جوڑے ساتھ لے کر وہ باہر نکل آئی۔۔

حارث نیچے ہی تھا گیا نہیں تھا ابھی۔۔

لیزا اس وقت کہاں جارہی ہو وہ پریشانی سے بول رہا تھا۔۔

میں نے ڈیڈ کے تمام ضروری کاغذات اوپر رکھ دیئے ہیں شاید تم لوگوں کو فائدہ دے سکیں۔۔

میری تلاشی لے لو میں جارہی ہوں۔۔

صرف میرے ڈاکومنٹس ہیں اور کچھ کپڑے۔۔

لیزا۔۔حارث دکھ سے بولا۔۔

بائے کہتی وہ باہر نکلتی چلی گئی۔۔

جب تک حارث گھر لاک کر کے باہر نکلا وہ جا چکی تھی۔۔۔

آنسو ٹوٹ کر گرے تھے حارث کی گال پر پھر وہ ہاسپٹل کے لئے نکل گیا۔۔

ارم بھی ہاسپٹل آ گئی تھی۔۔

رجو بھی ساتھ تھی۔۔

آج رجو کچھ نہیں بول رہی تھی بس تسبیح پکڑے کبھی ہلکا تو کبھی زور زور سے رونے لگتی۔۔

ارم تو بس سر جھکائے بیٹھی تھی اس سب کی ذمہ دار وہ خود کو سمجھ رہی تھی۔۔

جب ڈاکٹر نے آ کر بتایا کبیر شاہ کو ہوش آ چکی ہے۔۔

کرم شاہ تو فوراً اندر بھاگا تھا۔۔

پٹیوں میں جکڑا مشینوں کے ساتھ سانس لیتا وہ کبیر شاہ تھا۔۔

ہر طرف مشینیں لگی تھی۔۔

ب۔ب۔ب۔بھائی جی۔۔ کرم شاہ بھرائی آواز میں بولا۔۔

جب کبیر شاہ نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔

آنسو کبیر شاہ کی انکھ سے نکل کر تکیہ میں جذب ہو گیا۔۔

م۔م۔مجھے معاف کر دیں۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔

م۔م۔م۔میں ٹھیک ہوں کر۔کرم۔۔ کبیر شاہ بمشکل ہی بولا تھا وہ بہت

زیادہ تکلیف میں تھا۔۔

و۔ور۔وردہ کہاں؟؟؟؟

وہ ٹھیک ہیں گھر ہیں ابھی بھیجا ہے زبردستی دو دن سے آپ کے پاس تھی۔۔

سچ۔سچ۔اچھا کیا۔۔۔

پر۔پر۔پیشا۔پریشان ہو گی۔۔

کبیر شاہ کی بات پر کرم شاہ نے بڑی مشکل اپنے آنسو روکے تھے اب کیا بتاتا

پریشان نہیں ہے بلکہ مر رہی ہے۔۔

کبیر شاہ کے بغیر سانس نہیں لے پا رہی ۔۔۔

مصنوعی سانسیں دے رہے ہیں ابھی تک۔۔

کچھ دیر پہلے ہوش آیا تھا وہ ہوش میں آتے ہی کبیر۔۔

کبیر چلانا شروع ہو گئی تھی کہ ڈاکٹر کو اسے دوبارہ انجکشن لگانا پڑا تھا۔۔۔

آپ آرام کریں میں ادھر ہی ہوں۔۔۔ کرم شاہ کہتا باہر نکل گیا تھا۔۔

ارم کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا اسے بہت غصہ تھا ارم پر اگر وہ

وردہ کو باہر لے کر نہ جاتی تو آج یہ سب کچھ نہ ہوا ہوتا۔۔

آج اس کے بھائی جی اتنی تکلیف میں نہ ہوتے۔۔

سرمد آغا کو اتنی آسان موت نہیں دی جا سکتی تھی اسے بہت سارے راز

بتانے تھے جو اس کے ساتھ ہی دفن ہو چکے تھے۔۔

گھر جاؤ۔۔غصے سے کہتا وہ دور جا بیٹھا تھا جب ارم اٹھ کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔

دونوں ہاتھ جوڑ کر وہ روتی چلی گئی مجھے معاف کر دیں پلیز میں صرف انہیں تھوڑی دیر فریش کرنے کے لیے ساتھ لے کر گئی تھی۔۔میرا یقین کریں۔۔

اس طرح سے ارم کے جڑے ہاتھ دیکھ کر وہ بس خاموش رہا تھا۔۔پھر کچھ سوچتے وہ ارم کو ساتھ لگا گیا تھا۔۔

کرم شاہ کا کندھا ملتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

اچھا اب بس کرو تمہارا کوئی قصور نہیں۔۔

ہمارے نصیب میں یہ لکھا تھا۔۔

چپ کرو بھابھی سے ملنے کی اجازت نہیں ہے یہاں بیٹھنا فضول ہے جاؤ گھر۔۔

آپ میرے سے اب ناراض نہیں ہیں؟ وہ معصومیت سے بولی۔۔

تو کرم شاہ ہلکا سا مسکرا دیا نہیں میں نہیں ہوں ناراض۔۔ یہ کہتے وہ لب ارم کے ماتھے پر رکھ گیا تھا۔۔

یہ پہلا لمس تھا جو محرم کے ماتھے پر اس نے چھوڑا تھا۔۔ارم تو شرما ہی گئی تھی۔۔

چلو جاؤ گھر میں یہیں ہوں۔۔

اچھا کہتی وہ باہر کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ گارڈز اس کے ساتھ ہی تھے۔۔

رجو بھی ساتھ ہی تھی۔۔

سراج درانی کی تواضع کی جا رہی تھی۔۔

اسی کے بتانے پر جگہ جگہ چھاپے مارے جا رہے تھے۔۔

بچیوں کی بڑی تعداد سمگلنگ سی بچائی گئی تھی۔۔

نشہ آور ادویات بنانے والی فیکٹری پر چھاپہ مار کر اسے مسمار کر دیا گیا تھا۔۔

دو نمبر ادویات بنانے و والی فیکٹریوں کی بڑی تعداد پکڑی گئی تھی جس کی سربراہی سراج درانی کے ساتھ ساتھ جو لوگ کر رہے تھے پکڑے جا رہے تھے۔۔

بنک اکاؤنٹس تو باہر ممالک میں بھرے ہوئے تھے یہاں کے تو کچھ بھی نہیں تھے جو فریز کر دیے گئے تھے۔۔

کئی تو فورا ملک سے فرار ہو گئے جبکہ باقیوں کو پکڑا جا رہا تھا۔۔

سومہ تو جس دن سے واپس آئی تھی کبیر شاہ کو کالز کر کر کے تھک چکی تھی۔۔

اور کسی سے اس کا رابطہ نہیں تھا۔۔ پھر اس نے بڑی مشکل سے حارث کا نمبر ٹریس کیا تھا۔۔

اور جو خبر اس کو ملی تھی وہ دل دہلا دینے والی تھی۔۔

وہ تو فوراً ہاسپٹل پہنچ چکی تھی۔۔

حارث کیسا ہے کبیر اب؟؟؟

وہ حارث سے ملتی پوچھ رہی تھی کیونکہ وہی نیچے اسے لینے گیا تھا۔۔

بس کچھ بہتر ہیں۔۔

اتنے میں کرم شاہ واپس آگیا تھا۔۔

تم؟؟؟؟

کرم شاہ نے بھی اسے پہچان لیا تھا اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ کبیر شاہ کی واقعی

دوست ہے وہ تو بس بزنس ڈیل سمجھتا تھا۔۔۔

۔تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟

جو آپ کر رہی ہیں تیمارداری۔۔۔ کرم شاہ غصے سے بولا۔۔

مسر کھا کر کون تیمارداری کرتا ہے؟؟

یہ بھائی ہیں کبیر سر کے۔۔۔حارث نے بتایا تو سومہ نے حیرانگی سے دیکھا۔۔

وہ اتنی معصوم نہیں تھی کہ کبیر شاہ کا کھیل سمجھ نہ سکتی لیکن فلحال وہ کسی لڑائی کے لیے نہیں آئی تھی تو وہ سب کچھ اگنور کرتی اندر کبیر شاہ کو دیکھنے چلی گئی۔۔

کیسے ہو کبیر ؟؟؟ وہ پاس آتے بولی۔۔

کبیر شاہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔ٹھیک ہوں۔۔

سومہ تو اس کی حالت دیکھ کر رو پڑی تھی جب کبیر شاہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ کروایا۔۔

میں ٹھیک ہوں سومہ پریشان نہیں ہو۔۔

اپنے آنسو صاف کرتی وہ وہیں اس کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کبیر شاہ کافی بہتر تھا کھانا پینا بھی شروع کر دیا تھا۔۔

لیکن ہر روز کی طرح اس کا ایک سوال وردہ کہاں ہے کیوں نہیں آ رہی مجھ سے ملنے۔۔

اسے بتاؤ نہ جا کر میں یاد کر رہا ہوں کیوں مجھے تڑپا رہی ہے۔۔

بھائی جی ڈاکٹر نے آپ کو پاؤں بھی زمیں پر رکھنے سے منع کیا ہے اور آپ ہیں کہ مانتے ہی نہیں۔۔ کرم شاہ نے بات بدلنا چاہی۔۔

پچھلے دس دن سے وہ یہی تو کر رہا تھا۔۔

آب تو کچھ دن تک اس کی چھٹی بھی ہو جانی تھی۔۔

دس دن میں جس قدر ممکن تھا صفایا کیا جا چکا تھا انسان نما حیوانوں کا۔۔

باقی ان کے قبضے میں تھے لہذا ان کا فیصلہ بھی ہو جانا تھا۔۔۔

کرم شاہ مجھے بتاؤ کہاں ہے وردہ؟؟؟

بھائی جی میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔۔

رکو کرم ۔۔

کرم شاہ جاتا جاتا رکا۔۔۔

کہاں ہے وہ؟؟؟

کرم شاہ واپس آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

کیا وہ چلی گئی مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر؟؟

میں ذہنی طور پر تیار ہوں بتاؤ مجھے۔۔

بھائی جی وہ ۔۔۔

ہاں بولو کیا وہ؟؟

کہاں ہے بتاؤ مجھے ۔۔

وہ ٹھیک نہیں ہیں بھائی جی۔۔

کیا ہوا ہے اسے؟؟

انہیں جب آپ کو گولی لگی تو ہارٹ اٹیک ہو گیا بہت سئیریس قسم کا۔۔ بہت

مشکلوں سے ڈاکٹرز نے جان بچائی ہے ان کی۔۔

تم مجھے سچ کیوں نہیں بتاتے کیسی ہے وہ کہاں ہے وہ؟؟؟

بھائی جی وہ ہوش میں آتی ہیں تو چیختی چلاتی ہیں ان کو یقین ہو چلا ہے کہ آپ

اب نہیں رہے۔۔

کیا مطلب؟؟؟

بھابھی کو فٹس آ رہے ہیں۔۔

کیا؟؟؟

وردہ کو دورے پڑنے شروع ہو چکے ہیں؟؟؟

جی بھائی جی کرم شاہ نے دکھ سے کہا ۔۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔

وہ بھیگی آواز میں بولا جب کرم شاہ نے اسے دیکھا وہ رو رہا تھا۔۔؟؟

ہاں وہ مضبوط شخص آئی ایس آئی کا سیکرٹ ایجنٹ اپنی جان سے پیاری بیوی کی

حالت کا سن کر رو پڑا تھا۔۔

اسے پتہ تھا وہ صرف اور صرف اپنے چھوٹے صاحب سے محبت کرتی ہے لیکن اس کے عشق کا اندازہ تو اسے اب ہو رہا تھا وہ جی نہیں سکتی اپنے چھوٹے صاحب کے بغیر۔۔۔

بھائی جی آپ چل نہیں سکتے۔۔ کرم نے کبیر شاہ کو ڈریپس اتارتے دیکھ کر کہا۔۔

وہ جلدی سے کبیر شاہ کے ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔

مجھے جانا ہے کرم۔۔۔مجھے اپنی وردہ کے پاس جانا ہے وہ اپنے کبیر کو دیکھ کر ٹھیک ہو جائے گی مجھے یقین ہے۔۔

آپ کی بات ٹھیک ہے بھائی جی لیکن آپ کو اجازت نہیں چلنے کی۔۔ میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔۔

نہیں میں چل سکتا ہوں دیکھو وہ بیڈ سے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھنے کی کوشش

کرنے لگا۔۔

کسی بچے کی طرح۔۔

کرم شاہ نے پکڑنے کی کوشش کی۔۔

بھائی جی پلیز ایسا نہ کریں۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آرہی کرم میری جان تکلیف میں ہے مجھے جانا ہے اس کے پاس۔۔وہ چلایا۔۔

آپ غصہ نہ کریں پلیز طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔

کبیر شاہ بڑے بڑے سانس لینے لگا تھا۔۔

کرم شاہ تو پھر سے رونے لگا تھا اس کی حالت دیکھ کر۔۔

وہ تکلیف میں ہے مجھے جانا اس کے پاس وہ بیڈ پر گرتا بس اتنا ہی بول پایا تھا۔۔

بھائی جی کرم شاہ چلایا۔۔

ڈاکٹر۔۔

ڈاکٹر باہر کی طرف بھاگتے وہ چلا رہا تھا۔۔۔

وردہ کی انکھ کھلی تو وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔

کبیر۔۔۔

کبیر ۔۔۔

کببببیییرررر۔۔۔۔

مار دیا میرے کبیر کو۔۔

کبیر کو مار دیا۔۔۔

گولی مار دی میرے کبیر کو۔۔۔

میں نہیں مرنے دوں گی ۔۔

کبیر۔۔۔

کبیر۔۔۔

اس کی چیخیں سن کر نرس فورا اندر داخل ہوئی تھی۔۔

وردہ کو پھر سے دورہ پڑا تھا۔۔

کبیییر۔۔۔

میرے کبیر کو گولی مار دی۔۔

مار دیا۔۔

وردہ بھی مر جائے گی۔۔

کببببیییر رررر۔۔۔

کببببیییر رررر۔۔

اس کے چلانے میں اضافہ ہو گیا تھا۔۔

جب کرم شاہ اندر داخل ہوا۔۔

تم نے مارا ہے کبیر کو ۔۔

تم نے گولی ماری۔۔۔

کبببببیییر رررر۔۔۔

کبببببیییر رررر۔۔۔

نرس نے انجکشن لگانے کی کوشش کی جب کرم شاہ نے منع کر دیا۔۔

وہ وردہ کے پاس آیا اور پھر آرام سے بولا۔۔

وردہ کبیر زندہ ہے۔۔۔

لیکن وہ تو پاگلوں کی طرح بس ایک ہی راگ الاپ رہی تھی

کبببببیییر رررر۔۔۔

کبببببیییر رررر۔۔

وردہ۔۔۔

وردہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ کرم شاہ چلایا تو وردہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا ۔۔

زندہ ہے کبیر شاہ۔۔

کسی نے نہیں مارا انہیں۔۔

کبیر شاہ زندہ ہے۔۔

سر پلیز ایسے مت کریں ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا۔۔

آہستہ آہستہ وہ اس بات کو سمجھیں گی۔۔۔

ان کے دماغ میں صرف وہ ہی سین ہے جب سر کو گولی لگی تھی ۔۔

وردہ نے چیخنا چلانا بند کر دیا تھا۔۔

وہ حیرانگی سے اب کرم شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

کبیر کو کچھ نہیں ہوا وردہ وہ بلکل ٹھیک ہے۔۔ آرام سے وردہ کے بالوں کو پیچھے کرتے وہ پیار سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔

جب وردہ نے بولنا شروع کیا۔۔

کبیر۔۔

میرے کبیر۔۔

ہاں وردہ تمہارے کبیر ٹھیک ہیں۔۔

وہ پیار سے بولا تھا۔۔

مار دیا میرے کبیر کو۔۔

گولی مار دی میرے کبیر کو۔۔۔

کبببببییییر رررر۔۔

کبببببییییر رررر

کبببببییییر رررر۔۔۔۔

وہ پھر سے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چلانے لگی تھی جب مجبوراً نرس کو انجکشن لگانا

پڑا۔۔

کرم شاہ پھوٹ پھوٹ کر روتا باہر نکل گیا۔۔۔

حارث کیا کہا ڈاکٹر نے؟؟؟

کرم شاہ نے اوپر آتے پوچھا۔۔

ٹینشن سے یہ حالت ہوئی ہے۔۔

میم کیسی ہیں؟؟؟

پاگل ہو گئی ہے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے حارث کے گلے لگ گیا۔۔

ٹھیک ہو جائیں گی انشاءاللہ ۔۔۔

انشاءاللہ۔۔۔

ارم کھانا لے کر ہاسپٹل آئی تھی۔۔

کرم شاہ کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں۔۔

ارم تو ہر لمحہ یہ سوچتی تھی کہ کاش وہ اس دن وردہ کو باہر لے کر نہ جاتی تو آج یہ سب کچھ نہیں ہوتا۔۔

وردہ کے کمرے میں داخل ہوتے وہ زور سے رو پڑی تھی۔۔

آنسو کی مٹی مٹی لکیریں اور زرد چہرے کے ساتھ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہسپتال کے بستر پر پڑی تھی۔۔

بھابھی مجھے معاف کر دیں۔۔ارم وردہ کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

میں نے یہ تو نہیں چاہا تھا۔۔

مجھے کیا پتہ تھا ایسا ہو جائے گا۔۔

آپ اٹھیں ناں دیکھیں کبیر بھائی ٹھیک ہیں۔۔

یہ کیا حالت بنالی ہے آپ نے۔۔

ارم زار و قطار روتے بس بولی جا رہی تھی۔۔۔

دو مہینے بعد۔۔۔

کرم شاہ میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں حویلی شفٹ ہو جاؤ۔۔

نہیں میں ایسا ہر گز نہیں کروں گا۔۔

میں بھی جانا نہیں چاہتی بھائی جی۔۔ بھابھی کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جاؤں؟؟؟

گڑیا کیا پتہ اسے ٹھیک ہونے میں کتنا وقت لگے تو سارا کام رکا ہوا ہے جاؤ

حویلی سنبھالو اپنی ذمہ داریوں کو۔۔

بھائی جی لیکن۔۔۔

جب کہہ دیا کرم تو بحث کیوں؟؟؟

اچھا بھائی جی کہتا وہ غصے سے باہر نکل گیا۔۔۔

رجو میم کا ناشتہ لے آؤ کہتا وہ اوپر چلا گیا۔۔

لٹل گرل۔۔۔

لٹل گرل۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوتے اسے پیار سے آوازیں دے رہا تھا جب وردہ کے

بچوں کی طرح ہنسنے کی آواز سنائی دی وہ پیچھے مڑا تو وہ دروازے کے پیچھے

چھپ کر ہنس رہی تھی۔۔

لٹل گرل ناشتہ کریں۔۔کسی چھوٹے بچے کی طرح وہ اسے پکار رہا تھا۔۔

ہہمم لٹل بوائے۔۔وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔۔

تم کبیر ہو ناں؟؟وہ مسکرائی

ہاں میں کبیر ہوں۔۔اپنی وردہ کا کبیر۔۔

تم میرے کبیر ہو بس وہ غصے سے بولی۔۔

ہاں ناں میں بس اپنی لٹل گرل کو کبیر ہوں۔۔

اس کی بات پر وردہ نے خوش ہو کر تالیاں بجائیں۔۔

میں اپنی لٹل گرل کو لے کر جہاز میں بیٹھ کر باہر جاؤں گا۔۔

چلو گی ناں؟؟؟

وردہ مسکرائی ہاں چلوں گی۔۔

ادھر کبیر ہو گا؟؟؟

مجھے ناں اپنے کبیر کے پاس جانا ہے وہ رازداری سے بولی۔۔

وہ۔۔

اس نے۔۔

اس نے ناں میرے کبیر کو گولی ماردی۔۔

تم جھوٹ بولتے ہو تم کبیر نہیں ہو۔۔

میرا کبیر مر گیا۔۔

وردہ نے اب رونا شروع کر دیا تھا۔۔

کبیر شاہ نے بڑی مشکل اپنے آنسو روکے تھے۔۔

میں ہوں تمہارا کبیر لٹل گرل۔۔

وہ پھر سے مسکرایا تو وردہ پھر سے ہسنے لگی تھی۔۔

اسے ناشتہ مکمل کرواتے وہ میڈیسن دے کر باہر نکلا جہاں ارم اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

گڑیا وردہ کی ساری

پیکنگ کردو کل صبح کی فلائیٹ ہے ہماری۔۔

اچھا بھائی جی کہتی وہ رونے لگی تھی۔۔

مجھے معاف کردیں میری غلطی کی وجہ سے وہ آج اس حال میں ہیں۔۔

کبیر شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر خاموش کروایا تھا نہیں گڑیا یہ تو میرا نصیب ہے۔۔

مجھے اس کی حفاظت کرنی چاہیے تھی لیکن میں ناکام رہا۔۔

پھر آپ کا ملک آپ سے قربانی مانگتا ہے اتنا آسان نہیں ان دشمنوں کو پکڑنا۔۔

بس یہی حقیقت ہے۔۔ کہتا وہ تیز تیز قدموں سے باہر نکل گیا جبکہ ارم

کمرے میں چلی گئی۔۔

تم کیوں آئی ہو چھوٹی لڑکی۔۔ وردہ نے ارم کو دیکھ کر غصے سے لال ہو کر

کہا۔۔

میں آپ کے کپڑے پیک کرنے آئی ہوں آپ کو کبیر کے پاس لے کر جانا

ہے۔۔

اس کی بات سن کر وردہ بیڈ سے فورا نیچے اترتی اس تک آئی تھی۔۔

وہاں کبیر ہوں گے؟؟؟

جی ضرور ہوں گے۔۔

میرے کبیر اس نے انگلی اپنی طرف کرتے پوچھا۔۔

جی آپ کے کبیر۔۔ ارم مسکرائی۔۔

ہاں مجھے بہت یاد آتے ہیں میرے کبیر۔۔

وردہ کی بات پر ارم بے اختیار اس کے گلے سے لگ کر رو دی تھی۔۔

کیوں رو رہی ہو؟؟؟ کس نے مارا ہے؟؟

وردہ نے پریشانی سے کہا۔۔

ارم آنسو صاف کرتی باہر نکل گئی۔۔

آفس میں داخل ہوتے وہ سارے ورکرز کے پاس جا کھڑا ہوا تھا۔۔

سب اس کی طرف متوجہ تھے ۔۔

آج سے یہاں کا سارا کام حارث دیکھے گا وہ میری جگہ پر ہو گا۔۔مجھے امید ہے

آپ سب مل کر کام کریں گے۔۔

یس سر سب نے بیک وقت کہا۔۔

مجھے کافی عرصے تک باہر رہنا پڑے گا تو کرم شاہ سر آتے رہیں گے

یہاں۔۔۔

کسی کو کوئی مسئلہ ہو تو مجھ سے رابطہ کر سکتا ہے۔۔

یس سر۔۔

میری وائف کے لئے دعا کیجئے گا آپریشن کامیاب رہے۔۔

ضرور سر۔۔۔

اللہ حافظ کہتا وہ باہر نکل آیا کچھ اور بھی تھا جو اس نے جانے سے پہلے کرنا تھا۔۔۔

وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا تو وہ نیچے فرش پر بیٹھی تھی۔۔

بہت زیادہ بیمار تھی۔۔

کبیر شاہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔

میں جا رہا ہوں پتہ نہیں کب واپس آؤں میں چاہتا ہوں آپ اپنے بیٹے کے ساتھ نواب شاہ شفٹ ہو جائیں۔۔

حناء بیگم نے سر اٹھایا اور آنسو صاف کرتی ہاتھ جوڑ گئی۔۔

مجھے معاف کر دو کبیر۔۔۔

تمہیں اللہ کا واسطہ مجھے معاف کر دو۔۔

میں نے کرم شاہ کو بلایا ہے یہاں آتا ہو گا اس سے معافی مانگیں سب سے زیادہ تو اس کی گنہگار ہیں آپ۔۔

میں نے تم پر بہت ظلم کیے ہیں کبیر لیکن تم میری اولاد کو سینے سے لگا کر پیار کرتے رہے۔۔

میں بہت بری عورت ہوں بہت بری عورت ہوں میں وہ روتے ہوئے بولی۔۔

جب کرم شاہ اندر داخل ہوا۔۔

کبیر شاہ کو کسی اجنبی عورت کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر وہ بس سمجھی سے بولا۔۔

جی بھائی جی بس خیر ہے؟؟

کرم شاہ کی آواز سن کر حناء بیگم نے اس کی طرف دیکھا۔۔

اس کی آنکھیں کھل گئی دیکھ کر ایک حسین خوبرو جوان سامنے کھڑا تھا۔۔

اور یہ عورت کون ہے وہ اشارہ کرتے بولا۔۔

بیٹھ جاؤ کرم شاہ۔۔

کبیر شاہ کے کہنے پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گیا۔۔

میں تمہیں اسی لئے نوابشاہ شفٹ ہونے کے لیے کہہ رہا ہوں تاکہ تم کراچی

سے چلے جاؤ۔۔

جی میں جانتا ہوں۔۔

کرم شاہ ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔

میں چاہتا ہوں تم جاتے ہوئے اپنی ماں کو بھی ساتھ لے جاؤ یہ بیمار ہیں

بہت۔۔

کبیر شاہ کی بات سن کر کرم شاہ تو فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

ماں؟؟؟؟

میری کوئی ماں نہیں ہے بھائی جی۔۔اس نے حناء بیگم کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔۔

کرم شاہ بیٹھ جاؤ۔۔۔

نہیں میں نہیں بیٹھوں گا۔۔میری ماں اور میرے باپ کا نام ہے کبیر شاہ۔۔۔اس کے علاوہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں۔۔

کرم شاہ کی بات پر حناء بیگم پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔۔

کرم ماں جیسی بھی ہو اللہ پاک نے اجازت نہیں دی اس کی بے حرمتی کی۔۔ گستاخی کی اجازت پھر بھی نہیں۔۔

لیکن بھائی جی یہ عورت ماں کہلانے کے قابل نہیں ہے۔۔

اگر اس رات آپ نے نرس کو پیسے نہ دیے ہوتے تو یہ تو اپنا ناجائز بچہ مار چکی ہوتی۔۔

حناء بیگم تو اس کی بات پر تڑپ اٹھی تھی۔۔

نہیں میرا بچہ ناجائز نہیں تھا۔۔

ہم نے نکاح کیا تھا میرا بچہ پاک ہے جائز اولاد ہے جلال شاہ کی۔۔

پھر کیوں مارنا چاہتی تھی مجھے بولو۔۔ کرم شاہ چلایا۔۔

تو حناء بیگم زار و قطار رو دی۔۔

جب مار دیا تو مر گیا ناں وہ بچہ۔۔

یہ جو آج تمہارے سامنے کھڑا ہے یہ کبیر شاہ کا بچہ ہے تمہارا نہیں۔۔ وہ پھر سے چلایا۔۔

کبیر شاہ تو سر جھکائے بس بیٹھا ہوا تھا۔۔

وہ چاہتا تھا کرم اپنے دل کی بھڑاس نکال لے۔۔

تم جیسی عورت میری ماں نہیں ہو سکتی۔۔۔ وہ پیچھے مڑتا بولا۔۔

ان کو کینسر ہو گیا ہے کرم شاہ۔۔ بس کچھ مہینوں کی مہمان ہے آج زندگی نے موقع دیا ہے تو منہ نہ موڑو۔۔

مجھے معاف کر دو میرے بچے حناء بیگم روتے ہوئے بولی۔۔

کرم شاہ واپس آؤ تمہاری ماں ہے پلیز۔۔

کرم شاہ نے کبیر شاہ کی طرف دیکھا جس نے اشارہ کیا کہ معاف کر دو اسے اس کے کیے کی سزا مل چکی ہے۔۔

کرم شاہ نے مڑ کر دیکھا جہاں حناء بیگم کمزور سی بیمار کھڑی تھی۔۔

پھر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کے گلے لگ گیا۔۔مجھے معاف کر دو۔۔

مجھے معاف کر دو حناء بیگم کے منہ سے زار و قطار روتے بس یہی الفاظ نکل رہے تھے۔۔

کبیر شاہ آن دونوں کو چھوڑتا باہر نکل گیا تھا کیونکہ وہ اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔۔

گھر آتے وہ ارم سے اپنی پیکنگ کرنے کا کہہ چکا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اب کرم شاہ نوابشاہ شفٹ ضرور ہو جائے گا۔۔

وردہ کی پیکنگ وہ کر چکی تھی۔۔

کبیر شاہ اپنے کمرے میں موجود تھا جب کرم شاہ اندر داخل ہوا۔۔

کبیر شاہ کی طرف دیکھتے وہ بنا کچھ بھی بولے بس اس کے گلے لگ کر رو دیا تھا۔۔

میں نہیں رہ سکتا آپ کے بغیر۔۔۔ کرم شاہ کبیر شاہ کا ہاتھ لبوں کو لگاتا بولا تھا۔۔

پاگل ہم دور تھوڑی ہو رہے ہیں بس اپنی ماں کی خدمت کر لو جنت کما لو۔۔

انہیں دل سے معاف کر دو بہت سزا کاٹ لی انہوں نے۔۔

میں کوشش کروں گا کہتا وہ باہر نکل آیا۔۔

ارم وردہ کو ملتے باہر نکل گئی تھی۔۔

ارم ان کا خیال رکھنا بہت کم وقت ہے ان کے پاس۔۔

میں پورا خیال رکھوں گی کہتی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

کبیر شاہ نے مسکرا کر الوداع کیا لیکن کرم شاہ کے باہر نکلتے ہی وہ اپنے آنسو روک نہیں سکا تھا۔۔

رات تین بجے وہ وردہ کو ساتھ لے کر ایئرپورٹ کے لئے نکل گیا تھا۔۔

گھر اور بزنس حارث کے حوالے کر چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ اس کا خیال رکھے گا۔۔

ایئرپورٹ لاونج میں اس نے کرم شاہ کو کال کی تھی وہ بس قریب ہی تھے دو گھنٹے بعد پہنچ جاتے حویلی۔۔

اپنا خیال رکھنا کہتے وہ فون رکھ چکا تھا۔۔

فضل وہ دو گھنٹے بعد حویلی ہوں گے ساری تیاری مکمل کر لو کہتا وہ وردہ کے ساتھ امریکہ کے لیے اڑان بھر گیا۔۔ ۔

گاڑی حویلی کے اندر آ کر رکی تو حناء بیگم نے باہر دیکھا صبح کی تازگی میں ڈوبی شفاف حویلی۔۔

ارم کو تو یقین ہی نہیں آیا تھا اتنی بڑی حویلی دیکھ کر کہ اس کی قسمت اس پر اتنی مہربان ہے کہ اسے مالکن بنا دیا۔۔

سارے ملازمین لائین میں کھڑے تھے پھول لے کر پھر ان کے باہر نکلتے ہی ان پر پھولوں کی بارش کر دی۔۔

پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔۔اور اپنی مالکن کا شاندار استقبال کیا۔۔

کرم شاہ نے حناء بیگم کو ان کے کمرے میں چھوڑ جو وہ سیٹ کر و چکا تھا۔۔

جب وہ باہر نکلا تو ارم لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی۔۔

یہاں کیوں بیٹھی ہو کمرے میں جا کر آرام کرو۔۔

مجھے نہیں پتہ کمرہ کونسا ہے۔۔

اوا چھا آؤ کہتا وہ اسے لے کر اوپر چڑھ گیا۔۔ سامنے سے دائیں طرف کمرہ ہے میرا۔۔

وہ جیسے ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ دونوں حیران رہ گئے۔۔

کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔

سائیڈ پر کینڈلز جل رہی تھیں۔۔

وہ تو پریشان ہی ہو گیا تھا جب فضل نے اسے فون کیا اور کہا۔۔

کیسا لگا سرپرائز۔۔ کیوں کیا یہ سب ؟؟

بڑے صاحب کے حکم پر۔۔

کرم بغیر جواب دیے فون رکھ چکا تھا جب اسے حارث کے نمبر سے پیغام موصول ہوا۔۔

کرم میں چاہتا ہوں اب تم ماضی بھول کر اپنی نئی زندگی کی شروعات کرو اور

مجھے یقین ہے کہ تم میری یہ خواہش ضرور پوری کرو گے۔۔

کرم شاہ کبیر شاہ کا پیغام سنا تو مسکرا دیا۔۔۔

ہم رات سے شروعات کریں گے کیا خیال ہے؟؟

جی میں؟؟؟؟

ابھی دوسرے کمرے میں چل کر آرام کر لیتے ہیں۔۔وہ ارم کو ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔۔

جی جو آپ کہیں۔۔ارم مسکراتی اس کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔۔

رات کی ساری تیاری مکمل تھی۔۔

ارم کا جوڑا تک کبیر شاہ سے کر گیا تھا۔۔

پارلر کی لڑکیوں نے دلہن بنایا تھا۔۔

گاؤں کی عورتیں بچے مرد جوک در جوک آرہے تھے۔۔

حویلی کے باہر سامنے کھلے میدان میں انتظام کیا گیا تھا۔۔

حناء بیگم بھی ارم کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔

عورتیں تو ارم کے صدقے واری جا رہی تھیں۔۔

ان کی نئی سردارنی تھی وہ۔۔

کھانے کا پر تکلف انتظام کیا گیا تھا۔۔

وسائی کے تو پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔دعوت کے بعد دلہن کو

کرم شاہ کے بڑے سے کمرے میں بیٹھا دیا گیا۔۔

حناء بیگم کو بھی ان کے کمرے میں چھوڑ دیا گیا۔۔

کرم شاہ کمرے میں داخل ہوا تو ارم گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھی۔۔

کرم شاہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔وہ ہلکا سا مسکرا کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

میں تو تمہیں دیکھ چکا ہوں۔۔پھر یہ گھونگھٹ کیوں؟؟وہ دیکھنا اور ہوتا ہے یہ تو منہ دکھائی کے لئے ہے۔۔

ارم کی بات پر کرم شاہ بے ساختہ مسکرا دیا تھا۔۔

لیکن میں تو لایا ہی نہیں منہ دکھائی۔۔

کیوں؟؟

مجھے معلوم نہیں تھا۔۔

چلیں کوئی بات نہیں کل لا دینا کہتی وہ گھونگھٹ اٹھانے لگی تھی جب کرم شاہ نے جلدی سے اس کا ہاتھ پیچھے کیا۔۔

یہ گھونگھٹ تو میں اٹھاؤں گا۔۔

پھر وہ ارم کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگاتا بولا ۔۔

میں تو تنگ کر رہا تھا لے کر آیا ہوں تحفہ کہتے اس نے ایک خوبصورت سا پینڈنٹ نکالا تھا۔۔

اس کا گھونگھٹ اٹھاتے وہ ٹھٹھک گیا تھا وہ واقعی حسین لگ رہی تھی۔۔

بے ساختہ اس کے ہونٹوں پر جھکتے وہ آہستہ سے بولا تھا بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

ارم تو شرما ہی گئی تھی۔۔

پھر اس کا دوپٹہ اتارتے وہ سائیڈ پر رکھتے اس کی گردن میں وہ لاکٹ پہنا چکا تھا ۔۔

لاکٹ پہناتے وہ اس کی گردن پر اپنا لمس بکھیرنے لگا تھا۔۔اپنے ہونٹوں سے اسے معتبر کرتا وہ اپنی محبت میں پور پور بھگو رہا تھا۔۔

ارم نے بھی اپنا آپ اسے سونپ دیا تھا۔۔

گزرتی رات کے ساتھ وہ ارم کو مکمل طور پر اپنا بنا گیا تھا۔۔کیونکہ وہ اس کی

محرم تھی اور کرم شاہ اس کا محرم۔۔۔

امریکہ کے ایئرپورٹ پر اترتے وردہ نے خوش ہو کر وہاں کے لوگوں کو دیکھا تھا۔۔

وہ جہاں سے گزرتی ہاتھ ہلا ہلا کر لوگوں کو ہیلو ہائے بولتی۔۔

کافی سارے لوگوں نے اسے بھی جواباً ہیلو ہائے بولا اور ہاتھ ہلایا تو وہ تالیاں بجاتے کبیر شاہ سے لپٹ گئی۔۔

کبیر شاہ تو اس کی مسکراہٹ میں گم ہی ہو گیا تھا۔۔

اس کے لبوں پر لب رکھتے وہ مسکرا دیا تھا۔۔

ہوٹل پہنچ کر بھی وہ ایسے ہی کرتی رہی تھی۔۔

اگلے دن کبیر شاہ ایک اپارٹمنٹ کا انتظام کر چکا تھا۔۔ کیونکہ وہ یہاں لمبے عرصے کے لیے رہنے والے تھے تو ہوٹل تو نہیں رہ سکتے تھے۔۔

ویسے بھی دو دن۔ بعد وردہ کو اس نے ہاسپٹل ایڈمٹ کروا دینا تھا۔۔

۔۔۔۔

ڈاکٹر نے صاف بتا دیا تھا آپریشن میں رسک ہے یا تو ٹھیک ہو جائیں گی یا پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاگل ہو جائیں۔ گی اور پھر ان کا علاج ناممکن ہے اور پاگل خانے داخل کروانا پڑے گا۔۔

کبیر شاہ کو یہ منظور نہیں تھا تو دوائیوں سے ہی علاج شروع ہوا۔۔۔

ہیلو کسی ہو وردہ ڈاکٹر نے سوال کیا۔۔

وردہ نے کبیر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کون وردہ؟؟

آپ ہیں وردہ کبیر شاہ۔۔

وردہ نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔

کبیر کو مار دیا۔۔۔

گولی مار دی۔۔

رازداری سے بولی۔۔

کس نے مارا؟؟

وہ۔۔

وہ والے۔۔ہاتھوں کے اشارے سے وہ سمجھانے کی کوشش کر رہی

تھی۔۔

یہ کون ہے؟؟

ڈاکٹر نے کبیر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

یہ لٹل بوائے ہے۔۔

یہ کبیر شاہ ہیں۔۔ڈاکٹر نے کہا۔۔

ہاہاہا۔۔

ہاہاہا۔۔

وردہ ہنستی ہوئی بولی۔۔

یہ کبیر نہیں ہے۔۔

میں کبیر ہوں۔۔۔اس نے پھر سے رازداری والے انداز میں کہا۔۔

ڈاکٹر مسکرائی۔۔

آپ تو وردہ ہیں۔۔

نہیں میں وردہ نہیں ہوں۔۔وہ چیخی۔۔

اوکے تو کبیر صاحب۔۔اس نے وعدہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وردہ نے خوشی سے تالیاں بجاتے کہا۔۔

میں کبیر ہوں۔۔

کبیر میرا ہے۔۔

ماردیا میرے کبیر کو۔۔

گولی ماردی۔۔

میں نے دیکھا ماردیا۔۔

اچانک سے وہ چیخنے چلانے لگی تھی مار دیا میرے کبیر کو۔۔

مار دیا۔۔۔

جب کبیر شاہ نے اسے گلے سے لگا لیا۔۔

لٹل گرل میں ہوں۔۔۔

لٹل گرل۔۔۔چپ چپ رہ اس کی کمر پر ہلکے ہلکے ہاتھ سے تھپتھپا رہا تھا۔۔

آہستہ آہستہ وہ نارمل ہو رہی تھی۔۔

ڈاکٹر کے اشارے پر وہ اسے کرسی پر بیٹھا چکا تھا۔۔۔

پھر وہ اسے ساتھ ہی وارڈ میں لے گئے تھے جہاں وردہ نے ٹھیک ہونے تک

رہنا تھا۔۔۔

کبیر شاہ وردہ کو وہاں چھوڑ کر واپس جانے لگا تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

میں تمہیں نہیں جانے دوں گی۔۔۔وہ رو رہی تھی ضد کر رہی تھی۔۔

کبیر شاہ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔۔

لٹل گرل میں ابھی آجاتا ہوں۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگاتا بولا تھا۔۔

وردہ تو کسی صورت اس کو جانے نہیں دے رہی تھی لیکن اس کی مجبوری تھی

وہ تو خود بھی جانا نہیں چاہتا تھا۔۔

پاس رکنے کی اجازت نہیں تھی۔۔اور پھر سٹاف نے وردہ کو پکڑ لیا تھا۔۔

وردہ تو ان کے قابو ہی نہیں آرہی تھی۔۔

مجھے جانا ہے۔۔

مجھے نہیں رہنا۔۔

لٹل بوائے۔۔۔

لٹل بوائے۔۔۔

میرے کبیر کو مار دیا۔۔۔

میرا کبیر مر گیا۔۔ یہ آخری الفاظ تھے پھر وہ ہوش سے بیگانہ ہو گئی کیونکہ نرس اسے انجکشن لگا چکی تھی۔۔

اب ایک طویل انتظار شروع ہوا تھا جان لیوا انتظار۔۔۔

کبیر شاہ تو اب واقعی رونے لگا تھا وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا وردہ کی تکلیف لیکن اس کی صحت کے لئے اسے یہ پتھر دل پر رکھنا تھا اور وہ تیز تیز قدموں سے ہسپتال سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔

فٹ پاتھ پر چلتے چلتے وہ وردہ کے ساتھ گزرے لمحات کو یاد کر رہا تھا اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک دن وہ خود اسے اپنے سے دور چھوڑ آئے گا۔۔

ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی جبکہ کبیر شاہ کے دل میں آگ بھڑک رہی تھی۔۔

اس کے لئے وردہ کی جدائی خان لیوا تھی۔۔

اپارٹمنٹ پہنچتے وہ اندر داخل ہوا۔۔

کوٹ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھا اور جلدی سے اپنا لیپ ٹاپ آن کیا۔۔

نہ جانے وہ اب اور کن لوگوں سے لڑنے کی تیاری کر رہا تھا کیونکہ جب تک اس کی جان میں جان تھی وہ اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔۔۔

حارث سے بات کرتے وہ مطمئن ہو گیا تھا جب اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی۔۔

وردہ پلیز ٹھیک ہو جاؤ کیونکہ تمہارے بغیر کبیر شاہ سانس نہیں لے پا رہا۔۔۔آنسو اب بھی اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔۔

ارم صبح مسکراتی ہوئی اٹھی تھی۔۔اپنے ساتھ سوئے خوبصورت شوہر کے ماتھے پر لب رکھتے وہ اپنے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔ ۔

میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں اتار پاؤں گی بھائی جی۔ ۔۔

مجھے معاف کر دینا پلیز۔ ۔۔

حناء بیگم کو ناشتے کے بعد دوائیں دیتے وہ کرم شاہ کو ناشتے کے لئے بلانے آ گئی تھی۔ ۔۔

۔اٹھیں۔ ۔۔

آپ کو دیر ہو رہی ہے فضل بھائی دو دفعہ بلانے آ چکے ہیں۔ ۔۔

کرم اٹھ جائیں۔۔۔وہ اسے کندھے سے پکڑ کر ہلاتی آوازیں دے رہی تھی۔ ۔۔

جب کرم شاہ نے اسے جھٹکا دیتے اپنے اوپر گرایا تھا۔ ۔۔

میرا تو اٹھنے کا ارادہ نہیں ہے وہ مدہوشی سے بولا تو ارم شرما کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔ ۔۔

یہ کیا ہے ؟؟؟ کرم نے اس کا چہرہ اوپر کرتے پوچھا۔ ۔۔

مجھے شرم آ رہی ہے۔۔۔ارم نے پھر سے منہ چھپاتے کہا۔۔

اچھا جی جب میرے سوتے ہوئے مجھے پیار کرتی ہو تب شرم نہیں آتی ؟؟

ہائے اللہ آپ کو پتہ ہے ؟؟

نہیں میں بچہ ہوں کہتا وہ اس کی گردن میں منہ چھپا گیا تھا۔۔

ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔ارم نے کہا۔۔

کوئی بات نہیں کہتا وہ اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا جبکہ ارم تو بس اس کے آگے ہار ہی مان سکتی تھی جو اس نے آسانی سے مان لی تھی۔۔

تین مہینے بعد۔۔۔۔

کرم کیا بات ہے تم رو کیوں رہے ہو ؟؟؟

کبیر شاہ نے پریشانی سے کہا۔۔

ماما کا انتقال ہو گیا آج صبح۔۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔

ظہر کے بعد جنازہ ہے۔۔

یہاں تو اس وقت رات ہے۔۔

بھابھی کیسی ہیں کوئی فرق پڑا؟؟؟

انشاءاللہ۔۔

بہتر لگ رہی ہے اب چیختی چلاتی نہیں ہے زیادہ وقت سوئی ہوتی ہے۔۔

اب دو دن بعد پہلا کورس ختم ہو رہا ہے تو پتہ چلے گا۔۔

انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

انشاءاللہ۔۔ کہتا وہ فون رکھ چکا تھا۔۔

اللہ پاک آپ پر رحم کرے حناء بیگم اور اگلی منزلیں آسان بنائے۔۔ آمین ثم آمین۔۔۔

وردہ کی آنکھ کھلی تو وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔

آج اس کے سوئے ہوئے دماغ کو تین مہینے بعد جگایا گیا تھا تا کہ اس کی حالت کا اندازہ ہو سکے۔۔

وردہ لاشعور سے شعور کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اور نہ ہی کچھ یاد آ رہا تھا کہ وہ کہاں ہے کیوں ہے یہ جگہ کونسی ہے۔۔

کبیر شاہ کی طرف دیکھتے وہ سوچنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ کون ہے کیا وہ اسے جانتی ہے۔۔

اسے کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا ۔۔

وردہ کیسی ہیں آپ۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔

آپ کون ہیں؟؟

میں کہاں ہوں ؟؟؟

میں آپ کی ڈاکٹر ہوں۔۔

آپ امریکہ میں ہیں۔۔

امریکہ کا نام سنتے وہ جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔۔

لیکن پھر سے لیٹ گئی تھی مطلب اسے پتہ ہی نہیں تھا امریکہ میں رہتی تھی

یا پاکستان۔۔

وردہ یہ کون ہیں آپ کے ؟؟؟ڈاکٹر نے کبیر شاہ کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔۔

وردہ نے غور سے کبیر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں نہیں جانتی یہ کون ہے۔۔

لیکن۔۔۔وردہ نے کہا۔۔

لیکن ؟؟؟ڈاکٹر نے پوچھا۔۔

یہ مجھے اچھا لگ رہا ہے شاید میرا دوست ہے۔۔

کبیر شاہ ہلکا سا مسکرا دیا تھا مطلب وہ اس کے دل میں اس قدر ہے کہ اسے زاد وقت بھی وہ اچھا لگ رہا ہے جب اسے کچھ بھی یاد نہیں۔۔

ہاں یہ آپ کے دوست ہیں کبیر شاہ۔۔ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔۔

کبیر۔۔۔۔۔۔شاہ۔۔۔وردہ نے نام دہرایا

کیا آپ کو یہ نام یاد ہے؟؟؟

نہیں۔۔

بس لگ رہا ہے کہ میں نے سنا ہوا ہے میرے دماغ میں گھوم رہا ہے کبیر۔۔۔

شاہ۔۔۔

کبیر۔۔۔۔شاہ۔۔۔۔

کبیر۔۔۔شاہ۔۔۔

وردہ نام دہراتی جا رہی تھی۔۔۔

جب کبیر شاہ اس کے لبوں پر جھکتے بولا میں ہوں کبیر شاہ تم وردہ ۔۔۔

میں وردہ۔۔۔

تم کبیر شاہ۔۔۔

میں وردہ۔۔۔۔

تم کبیر شاہ۔۔۔

وہ مسکرائی تو کبیر شاہ ایک دفعہ پھر سے اسے چوم گیا۔۔

میں خوش ہوں کہ ہم نے ان کے دماغ سے وہ برا حادثہ مٹا دیا ہے لیکن ابھی کچھ دن ہم انتظار کریں گے انہیں کوئی میڈیسن نہیں دی جائیگی تا کہ پتہ چل سکے کہ کیا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹ گیا حادثہ آن کے دماغ سے یا وقتی

ہے۔۔

کیا میں انہیں ساتھ لے جا سکتا ہوں ؟؟

ہاں کیوں نہیں آپ انہیں گھمائیں تا کہ وہ فریش ہوں۔۔

او کے کہتا وہ وردہ کی طرف بڑھ گیا۔۔

اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے وہ ادھر ادھر دیکھتی چلتی جارہی تھی۔۔

ہم کہاں آئے ہیں؟؟

اپنے اپارٹمنٹ۔۔

یہاں کیوں؟؟؟

ہم رہتے ہیں یہاں۔۔

بھوک لگی ہے؟؟ کبیر شاہ نے پوچھا۔۔

ہاں۔۔

کیا کھاؤ گی؟؟

پتہ نہیں مجھے یاد نہیں میں کیا کھا سکتی ہوں۔۔

اچھا آؤ کچن میں چلتے ہیں۔۔ وہ اسے پکڑ کر ساتھ ہی کچن میں لے آیا۔۔

وردہ کو کمر سے پکڑے شیلف پر بیٹھاتا اس کے لبوں پہ لب رکھتے پیچھے ہوا۔۔

بریانی کھاؤ گی؟؟

ہاں میں کھاؤں گی۔۔

چلو پھر میں بناتا ہوں۔۔

کبیر شاہ مصالحہ بنا رہا تھا اور وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔

تم میرے کیا لگتے ہو؟؟؟

وردہ کے سوال پر کبیر شاہ مسکرا دیا۔۔

میں اپنی جان کی جان ہوں۔۔

تم کبیر شاہ ہو 🤔🤔🤔

ہہمم۔۔

مجھے یہ نام آتا ہے۔۔

کبیر شاہ دل سے خوش ہوا تھا۔۔

اور کونسے نام یاد ہیں؟؟؟

مجھے کچھ کچھ یاد آتا ہے لیکن پھر سے بھول جاتا ہے۔۔

کیا یاد آتا ہے؟؟؟ وہ چاولوں پر دم لگاتے بولا۔۔

پاکستان۔۔۔

مجھے یاد ہے پاکستان۔۔۔

پاکستان کیا ہے؟؟؟ وردہ نے معصومیت سے پوچھا۔۔

پاکستان ہماری جان ہے۔۔ ہمارا وطن ہے ہمارا دیس ہے۔۔

اچھا وردہ نے بیزار ہوتے کہا۔۔

چلو میں کھانا لگاتا ہوں آجاو۔۔

ٹیبل پر کھانا کھاتے وہ خاموش رہی تھی۔۔

اچھا بنی ہے بریانی؟؟

اچھی ہے۔۔۔

کھانے کے برتن دھونے کے بعد وہ اسے کمرے میں لے آیا تھا۔۔

فلم دیکھنے کو دل کر رہا ہے ؟؟

نہیں سونا ہے۔۔ وہ عجیب سا بیہیو کر رہی تھی۔۔

اچھا آجاو یہاں میرے پاس۔۔

کیوں ؟؟؟

کیا مطلب کیوں ؟؟

تم میرے ساتھ کیوں سو گے ؟؟

وردہ کی بات پر کبیر شاہ قہقہ لگا گیا تھا۔۔

کیونکہ میں آپ کا شوہر ہوں۔۔ وردہ کو گود میں اٹھائے وہ بیڈ پر لے آیا

تھا۔۔

وردہ اب خاموش رہی تھی۔۔

اپنے ساتھ لٹاتے وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تھا۔۔

ایک بات جو وہ نوٹ کر رہا تھا وہ یہ تھا کہ جس بات کی وردہ کو سمجھ نہیں آرہی

تھی وہ اس بات پر بحث نہیں کر رہی تھی۔۔

تھوڑی دیر میں وہ سو گئی تھی۔۔

آج کتنے دنوں کے بعد کبیر شاہ کے دل کو سکون ملا تھا اس کی جان اس کی باہوں میں تھی۔۔

وہ اسے بے اختیار چومے گیا تھا۔۔

کبھی گال چومتا تو کبھی ہونٹوں پر لب رکھتا۔۔ کبھی ہاتھوں پر لب رکھتا تو کبھی بالوں پر پیار کرتا۔۔

مجھے یقین ہے میری جان میری لٹل گرل بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔

وردہ کو زور سے خود میں بھینچتے وہ سکون سے سو گیا تھا۔۔

صبح وہ جلدی جاگ گیا تھا۔۔ نماز پڑھتے وہ خوشی سے رو دیا تھا۔۔

سب کچھ ٹھیک لگ رہا تھا۔۔ امید کی ڈوری اور مضبوط ہو گئی تھی۔۔

ناشتہ بناتے وہ وردہ کو گود میں اٹھائے باہر لے آیا تھا۔۔

اس کو فریش کرتے وہ مطمئن سا تھا۔۔

پھر اسے نیا ڈریس دیا تھا تاکہ وہ پہن کر تیار ہو جائے۔۔

کبیر شاہ اپنی پیاری سی بیوی کے بالوں کو کنگھی کرتے گنگنا رہا تھا۔۔

پھر وہ اسے ساتھ لئے باہر نکل گیا۔۔

آج اس کا ارادہ اسے گھمانے کا تھا تاکہ وہ مزید بہتر ہو سکے۔۔

ڈاکٹر کے مطابق اگر اس آن دنوں میں دورہ نہ پڑا تو اگلا کورس مکمل کرتے وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔

اور اگر دوبارہ سے دورے پڑنے شروع ہو گئے تو آخری حل آپریشن ہو گا۔۔

وہ دونوں چلتے چلتے دور تک آ گئے تھے۔۔

ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ ریلوے اسٹیشن پر اترے تھے۔۔

آگے کا سفر وہ ٹرین پر کرنے والے تھے۔۔ساحل سمندر پر چلتے وہ اسے دور تک لے گیا تھا۔۔دوپہر کا کھانا اسے ریسٹورنٹ میں کھلایا تھا اور پھر وہ زوو چلے گئے تھے۔۔

وردہ جانوروں اور پرندوں کو بہت شوق سے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ جب بھی اگلے پنجرے پر جاتی تو خوش ہو کر چلاتی یہ نیو اینیمل ہے۔۔

کبیر شاہ اس پاگل سی دیوانی سی لڑکی کے ساتھ چلتا مسکرا رہا تھا۔۔

وہ بہت خوش تھا کیونکہ آج دو دن ہو گئے تھے اور وردہ کو دورہ نہیں پڑا تھا مطلب وہ ٹھیک تھی۔۔

اپنے موبائل ممیں اس کی ڈھیر ساری تصویریں بناتا وہ اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

وردہ کو کبیر شاہ کا ساتھ اچھا لگ رہا تھا وہ محفوظ تصور کر رہی تھی۔۔

کبیر شاہ اس کا شوہر ہے تو سچ ہی ہو گا۔۔وردہ آن فکروں سے آزاد کھلی فضا

میں سانس لے رہی تھی۔۔

ہسپتال سے آنے کے بعد وہ کافی فریش سا محسوس کر رہی تھی۔۔

اسے سکون سا آ رہا تھا۔۔

وہ بار بار کبیر شاہ کی طرف دیکھتی اور مسکرا دیتی۔۔

کبیر شاہ بھی اس کا پورا ساتھ دے رہا تھا۔۔

زندگی خوبصورت ترین لگ رہی تھی۔۔

وہ رات دیر سے گھر پہنچے تھے تو آتے ہی سو گئے تھے

رات کبیر شاہ کی آنکھ وردہ کے بہت زیادہ ہلنے کی وجہ سے کھلی تھی۔۔

وہ شاید کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہی تھی جبھی وردہ زوردار چیخ کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

کبیر شاہ نے فوراً اسے لائیٹ آن کی تو وہ ڈری سہمی ہوئی کبیر شاہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

وردہ کیا ہوا کبیر شاہ نے اسے ساتھ لگاتے پوچھا۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی وہ کبیر شاہ کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔۔

وردہ۔۔

وردہ۔۔

کبیر شاہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے اسے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔

پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پر مارتے وہ اسے ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ تو ہل بھی نہیں رہی تھی۔۔

کبیر شاہ نے وقت ضائع کئے بغیر فوراً ہسپتال فون کر کے ایمبولینس کال کی تھی۔۔

وقت ضائع کیے بغیر ایمبولینس سروس کال کی تھی۔۔

اگلے 10 منٹ میں وہ اسے لے کر ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔۔
ڈاکٹر ایمرجنسی میں موجود تھی۔۔

وردہ کو فوراً اسے دوبارہ سے ہاسپٹل ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔۔
کبیر شاہ کو نہیں معلوم تھا کہ اس کی زندگی میں اب اور کونسا طوفان آنے والا ہے۔۔

بس ایمرجنسی کے باہر بیٹھے وہ یہی دعا کر رہا تھا کہ اسے اللہ پاک کسی اور آزمائش میں نہ ڈالے۔۔

آج کے پورے دن میں ہی تو اسے پہلی دفعہ لگا تھا وہ ٹھیک ہو گئی ہے۔۔

وہ نارمل بیہیو کر رہی تھی ۔۔

آنسو زار و قطار بہہ رہے تھے وہ بازوں کی مدد سے بار بار آنکھیں رگڑ رہا تھا۔۔

جب اس کا فون بجا تھا۔۔ پاکستان سے کرم شاہ تھا ان کے دن کا وقت تھا۔۔

ہاں کرم۔۔ کبیر شاہ نے اپنی آواز پر قابو پانے کی پوری کوشش کی۔۔

بھائی جی وہ میں۔۔

میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ آپ دادا بننے والے ہیں۔۔ یہ وہ وقت تھا جب کبیر شاہ اپنے دکھ کو چھپاتے قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

میرا پوتا آنے والا ہے۔۔

وہ پھر سے قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

گڑیا کا بہت خیال رکھنا میں بہت جلد تمہاری بھابھی کے ساتھ واپس آؤں گا۔۔

بعد وہ کال کرتا ہوں کہتا وہ فون رکھ چکا تھا اور پھر ضبط کا بندھن ٹوٹا تھا۔۔

کبیر شاہ کرسی پر گرتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔۔

مسٹر کبیر وہ ٹھیک نہیں ہیں ان کا فوراً آپریشن کرنا ہو گا۔۔

لیکن آپ نے تو کہا تھا۔۔

کہ۔۔

بلکل میں نے کہا تھا کہ اگر میڈیسن کام کر جائے تو آپریشن کرنا نہیں پڑے گا

لیکن مجھے نہیں معلوم ایسا کیا ہوا ہے کہ وہ۔۔

وہ؟؟؟؟

وقت نہیں ہے مسٹر کبیر ہمیں پرمیشن دیں پلیز۔۔

مجھے بتائیں کیا ہوا ہے؟؟

چلیں اندر۔۔

ڈاکٹر کبیر شاہ کو لے کر اندر داخل ہوئی تو کبیر شاہ نے دیکھا وردہ بہوش پڑی ہے لیکن وہ پھر بھی سر کو اٹھا اٹھا کر مار رہی تھی۔۔

یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو۔۔

اور اس وقت کبیر شاہ کو بھی لگا اس کی جان نکل جائے گی۔۔

۔۔۔۔!۔۔۔۔۔

سرخ بتی جل چکی تھی۔۔

آج کبیر شاہ وردہ کے موت کے پروانے پر دستخط کر آیا تھا۔۔۔

آپریشن کامیاب ہو جائے تو کبیر شاہ کی قسمت ورنہ باقی کی ساری زندگی پاگل خانے میں کٹ جانی تھی۔۔

آپریشن ناکام ہونے کا مطلب تھا وردہ کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاگل ہو

جانا۔۔۔

آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

وہ اس وقت اکیلا تھا بلکل اکیلا جب اسے کسی کے کندھے کی ضرورت تھی جس پر سر رکھ کر وہ رو سکتا تھا۔۔

لیکن کوئی بھی تو نہیں تھا جس کے ساتھ وہ دکھ بانٹ سکے جب کسی نے اس کے کندھے پر آ کر لب رکھے تھے۔۔

کرم شاہ وہ اس لمس کو کروڑوں میں پہچان سکتا تھا لیکن وہ تو پاکستان ہے ابھی ایک گھنٹہ پہلے تو بات ہوئی ہے میری۔۔

پھر اس کے کانوں نے سسکیوں کی آواز سنی۔۔

میر اکرم شاہ اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ لال آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ رونے سے سسکیاں نکل رہی تھیں۔۔

پھر وہ کبیر شاہ کے گلے لگتا زور سے رو دیا تھا۔۔

آپ نے کیسے سوچا میں آپ کو اکیلا چھوڑ دوں گا میں پل پل واقف ہوں بھائی جی۔۔

کبیر شاہ کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے وہ اسے سہارا دے گیا تھا۔۔

وہ ٹھیک نہیں ہے کرم۔۔

مجھے لگتا قسمت چھین لے گی اسے مجھ سے۔۔

اللہ پر بھروسہ رکھیں وہ ہمارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔

کرم شاہ کا کندھا ملتے وہ اس پر سر رکھ کر بری طرح سے رو دیا تھا اپنا دل ہلکا کیا تھا۔۔

میں کبھی نہ واپس آنے کیلئے جا رہی ہوں خالہ۔۔

میرے باپ کے کالے کرتوتوں کی لمبی فہرست ہے اب جس میں وہ میری ماما کا قاتل بھی قرار پایا ہے۔۔

ہو سکے تو معاف کر دینا پلیز۔۔

روتے روتے وہ گاڑی میں سوار ہو گئی۔۔

لیزا اپنی خالہ کے گھر تین ماہ رہی تھی جب تک اس کے سارے ڈاکومنٹس کلیئر ہو چکے تھے۔۔

ایئرپورٹ کی پارکنگ میں وہ کیب سے نیچے اتری تو نجانے کیوں آنکھیں بھر

آئیں۔۔

میں جا رہی ہوں ڈیڈ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔۔

لیکن دل تھا کہ تڑپ رہا تھا۔۔

نہیں جانا چاہئے مجھے۔۔

لیکن یہاں رکوں تو کس کے سہارے؟؟؟

وہ چلتی چلتی اندرونی داخلی دروازے تک آ گئی تھی۔۔

جب وہ اپنے دل کی مانتے ایک دفعہ پھر سے مڑ کر دیکھنا چاہتی تھی پاکستان کو۔۔

لیکن وہ تو اس ایک نظر میں پتھر ہو گئی تھی۔۔

حارث اپنے پورے سٹاف کے ساتھ کھڑا تھا پھول لے کر۔۔

اس کے ہاتھ میں مائیک تھا۔۔

جب اس نے لیزا کو دیکھتے بولنا شروع کیا۔۔

ایئرپورٹ پر آئے لوگوں کا رش لگ گیا۔۔

مس لیزا

Will you Merry me,????

اس کی مائیک پر آواز گونج رہی تھی۔۔

---I really love you

Believe me i never ever live with out

---you

Trust me I'm your true lover and true

--Father of your childrens

My daughter liyana really miss her

---Mom

حارث کی بات پر تو لیزا لال ہو چکی تھی۔۔

جب سارے لوگ شور مچانے لگے اپنے بچوں کے باپ کو معاف کرو۔۔

اپنی بیٹی کے لئے مت جاؤ۔۔

تمہاری بیٹی تمہاری راہ تک رہی ہے۔۔

جبکہ لیزا تو یہ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ اس نے شادی کب کی جو اس کی بیٹی آ سے مس کر رہی ہے؟؟؟

پھر ہر طرف سے لیزا پر پھول گرنے لگے تھے۔۔

جب حارث نے دونوں بازو پھیلا کر اسے دعوت دی تھی اور لیزا نے وہ دعوت قبول کر لی تھی۔۔

وہ بھاگتی ہوئی آئی اور حارث کی بانہوں میں سما گئی۔۔

شکریہ لیزا۔۔

شکریہ۔۔

لیزا کے ہونٹوں پر جھکتے وہ آہستہ آہستہ سے اسے قیمتی ہونے کا احساس دلا رہا

تھا۔۔

چلو گھر چلتے ہیں۔۔

چلو کہتی وہ اس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔

ہم شادی بھائی جی اور میم کے آنے پر کریں گے۔۔

او کے وہ مسکرائی۔۔

کیسی ہیں میم ؟؟؟

گاڑی چلاتے وہ بس اتنا ہی بول پایا تھا وہ ٹھیک نہیں ہیں ان کے لئے دعا کرو لیزا۔۔۔

ہہمم کہتی وہ باہر دیکھنے میں مصروف ہوگئی

کیا بات ہے ارم تمہاری طبیعت کو کیا ہوا ہے ؟؟

پتہ نہیں کرم بس چکر آرہے ہیں اور الٹی ہو رہی ہے۔۔

ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔

وسائی۔۔

وسائی۔۔

جی سائیں سرکار۔۔

بی بی کی طبیعت خراب ہے ہم ہاسپٹل جا رہے ہیں۔۔

سائیں سرکار بی بی ٹھیک ہیں ایسی حالت میں ہو جاتا ہے ایسا۔۔

آپ پریشان نہ ہو۔۔

کیسی حالت وسائی؟؟

مجھے لگتا ہے چھوٹے سائیں سرکار کے آنے کا وقت ہو گیا ہے وسائی خوشی سے بولی۔۔

کیا؟؟

جی سائیں سرکار آپ پھر بھی ڈاکٹرنی کو دکھالیں۔۔

ارم تو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ وسائی کہہ کیا رہی ہے۔۔

ہسپتال کے باہر وہ پاگلوں کی طرح چلا رہا تھا۔۔

فضل بھی خوشی سے جھوم جھوم جا رہا تھا۔۔

بھائی جی کو بتاتا ہوں۔۔

نہیں۔۔

ارم جلدی سے بولی۔۔

آپ ان کے پاس جا کر بتایئے گا کہ جاتو رہے ہیں اپ۔۔

ہاں یہ تو ہے کہتا وہ خوشی خوشی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔

امریکہ ایئرپورٹ پر اترنے تک وہ بہت خوش تھا جب اسے ایک کال موصول ہوئی اور وردہ کی حالت بتائی گئی۔۔

وہ جلد از جلد ہسپتال پہنچا تھا۔۔

وہاں شیشے کے پار اس نے کبیر شاہ کو روتے دیکھا تھا۔

فون کیا تو وہ خوشی سے قہقہے لگانے لگا۔۔۔

کرم شاہ کے دل پر ہاتھ پڑا تھا جب کبیر شاہ کرسی پر بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔

وہ خود کو سنبھال نہیں پایا اور باہر نکل گیا گھنٹے بعد وہ ہمت کرتا واپس آیا تھا اور کبیر شاہ سے ملا تھا۔۔

دونوں بھائی سانسیں روکے ہسپتال کی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔۔

ایک سوچ رہا تھا اس کی زندگی چھن جانے والی ہے تو دوسرا سوچ رہا تھا کہ اپنے کے بھائی جی کو کیسے سمجھاؤں گا کیسے سنبھالوں گا؟؟؟

تبھی ایک لڑکی وضو کرتی ہے اور ڈوپٹہ سر پر نماز کی صورت باندھ کر کہتی

ہے

اللہ اکبر۔۔۔۔۔

رکوع جاتی ہے پھر سجدہ کرتی ہے۔۔۔۔

پوری نماز پڑھنے کے بعد وہ اللہ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہے۔۔۔

اور کہتی ہے۔۔

اے اللہ میں بڑی گنہگار ہوں لیکن میرا قصور نہیں آپ جانتے ہیں میں مجبور

تھی قید میں تھی وہ لوگ مجھ سے زبردستی غلط کام کرواتے تھے۔۔

اے اللہ مجھے معاف فرما دے

اور جس شخص نے جان ہتھیلی پر رکھ کر ہمیں ان شیطانوں سے بچایا نجات دلائی

اے اللہ پاک اپنے محمد حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقے اس نیک شخص کی ہر پریشانی دور فرما دے۔۔۔

اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیے۔۔

اے اللہ پاک اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہے تو اس کی مصیبت دور فرما آمین

ثم آمین۔۔۔

ایک ماں اپنی بیٹی کو دیکھتی ہے تو آسمان کی طرف منہ کر کے کہتی ہے اے اللہ تباہ کر ان کو جنہوں نے میری بیٹی پر ظلم کیا۔۔

اور اس شخص پر اپنی رحمتیں نازل فرما جس نے ہماری مدد کی اور میری بیٹی کو ان درندوں سے نجات دلائی۔۔

ایک باپ اپنے جوان بیٹے کو ٹھیک ہوتا دیکھ کہہ رہا ہے اے اللہ اس شخص کو زندگی دے صحت دے اس کی پریشانیوں کو دور کر دے جس نے میرا بچہ بچا لیا۔۔

ہسپتال کے پلنگ پر لیٹے ایک لڑکی سوچ رہی ہے کہ اب اسے اس زہر کی ضرورت نہیں ہے۔۔اب اس کے جسم میں سوئیاں نہیں چھبتیں۔۔اب اسے نہیں لگتا اگر اسے نشہ نہ ملا تو وہ مر جائے گی۔۔

سے اللہ اس شخص کے جسم سے ہر زہر نکال پھینک جس نے مجھے اس زہر سے نجات دلائی۔۔

اور پھر جو سن رہا ہے سب کی وہ تو اللہ پاک ہے۔۔

جو شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے پھر وہ کیسے نہ سنے۔۔

ڈاکٹر پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہیں۔۔آج تک ایسا

کیس نہیں سامنے آیا۔۔

دماغ کی نسیں الجھ چکی ہیں اگر کسی ایک کو چھیڑا تو باقی بھی ڈیمج ہو جائیں گی۔۔

بہت مشکل ہے یہ آپریشن کامیاب ہو۔۔

انتہائی مشکل ترین حالات ہیں اور وہ سب اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔۔

امریکہ کی مسجد میں سر سجدے میں رکھے کبیر شاہ روتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے کہہ رہا ہے اے اللہ میں نے آج تک کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔۔

آن گنت بچیوں بچوں لڑکوں مردوں کو تیری رضا کی خاطر بچا چکا ہوں۔۔

آج مجھے بچالے۔۔۔

آج مجھے بچالے میرے مولا۔۔۔۔

سر سجدے میں رکھے وہ روتے روتے روتے بس اپنا آپ بچانے کی دعا کر رہا ہے۔۔

ڈاکٹر پریشانی سے دوچار ہیں لیکن پھر ایک معجزہ ہوتا ہے دماغ کی تمام نسیں

خود بخود اپنی جگہ آ رہی ہیں۔۔

ڈیمج وین الگ ہو گئی ہے باقی دماغ سو فیصد کام کر رہا ہے۔۔اس ایک نس کو ٹھیک کر دیا گیا۔۔

آپریشن مکمل ہوا۔۔۔

سبز بتی جل چکی ہے۔۔

کبیر شاہ کے آنسو بھی بڑھ گئے ہیں۔۔

ڈاکٹرز جی پوری ٹیم باہر نکلتی ہے اور کہتی ہے ناممکن تھا ان کا بچ جانا لیکن یہ

معجزہ ہے ہماری سمجھ سے باہر ہے۔۔

وہ بلکل ٹھیک ہیں آپریشن کامیاب ہو گیا ہے جلد ہوش آجائے گا۔۔

ان کی بات سنتے کبیر شاہ سجدے میں گر گیا تھا۔۔

کرم شاہ نے ان کا شکریہ ادا کیا جب ایک ڈاکٹر بولی۔۔

کس مذہب سے ہو؟؟؟

اسلام۔۔

وہ مسکرائی اور پھر بولی بے شک اسلام ایک سچا دین ہے۔۔۔

آپ؟؟؟

میں بھی مسلم ہوں کہتی وہ مسکراتی کمرے میں چلی گئی۔۔

پاکستان فون کر کے بتایا گیا۔۔ غریبوں کو کھانے کھلائے گئے۔۔

یتیم خانوں میں کھانے پینے کی اشیاء بھیجی گئی۔۔

یہ ایک معجزہ تھا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سن کر معجزے دکھاتا ہے

کبیر شاہ بے صبری سے وردہ کی آنکھیں کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

جب آس نے ہلکی ہلکی سی آنکھیں کھول کر کبیر شاہ کو دیکھا

۔۔

وہ اس کا کبیر شاہ ہی ہے۔۔

اس کا آنسو بہا تھا۔۔

ک

ک۔کب۔ب۔بیر۔۔

وہ آہستہ آہستہ سے بولی تو کبیر شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ چوم لیا تھا۔۔

سائیں سرکار آپ کیسے ہو؟؟؟

میں بلکل ٹھیک بھابھی۔۔

آپ کیسی ہیں؟؟

بہتر ہوں سر میں درد ہے میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔۔

ارم۔۔۔

وہ پاکستان ہے۔۔

پاکستان ؟؟

ہم امریکہ ہیں محترمہ بہت پریشان کیا ہے مجھے اب دیکھنا سارے بدلے گن گن کر لوں گا وہ مسکراتے اس کے لب چوم گیا تھا۔۔

آج تین مہینے اور تیرہ دن کے بعد وہ اسے کبیر کہہ رہی تھی وہ ٹھیک ہو چکی تھی۔۔

ڈاکٹر نے آکر چیک اپ کیا تو مسکرا کر بولی یہ بلکل ٹھیک ہیں۔۔

کبیر شاہ مسکرایا تھا جبکہ کرم شاہ مسکرا کر کبیر شاہ کے گلے لگا تھا۔۔

میں یہیں ہوں تو بھابھی سے ڈور رہنا۔۔

اوئے چھوٹا ہے تو چھوٹا رہ میری بیوی سے دور رہ سمجھا۔۔

بھائی جی آپ ناں بس ہی کر دیں۔۔

کرم شاہ تم بھی بس کر دو۔۔

وردہ تو ان کی لڑائی دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی جبکہ وہ دونوں اسے ہنستا دیکھ کر دل سے خوش ہوئے تھے۔۔

یہ دیکھنے کے لیے تو وہ ترس ہی گئے تھے۔۔

اٹھو جلدی یہ فروٹس ختم کرو۔۔

میں نہیں کر رہی۔۔

وہ ضدی ہو کر لیٹی رہی تھی۔۔

وردہ مجھے تنگ مت کرو جب تک تم اچھے سے چلو گی نہیں ہاسپٹل سے گھر نہیں جانے دیں گے یہ ڈاکٹر۔۔

مجھے گھر جانا ہے تو جانا ہے۔۔

بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔

کہہ دیاناں وہ غصے سے بولی تو کبیر شاہ چپ ہو گیا۔۔

کرم شاہ نے مسکرا کر دیکھا کبیر شاہ کی طرف۔۔

اب کرو ناں زبردستی ظالم انسان جب میں چھوٹے ہوتے میڈیسن نہیں کھاتا تھا تو مجھے ڈانٹتے بھی تھے مارتے بھی تھے۔۔

تم تو تیلیاں لگانی بند کرو کرم شاہ۔۔

اس کی بات پر کرم شاہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

او کے بھابھی میری فلائیٹ ہے تو اجازت دیں ہم سب آپ کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔۔

وردہ نے مسکرا کر ہاں کہا تو وہ کبیر شاہ کو ملتے باہر نکل گیا۔۔۔

میں ڈاکٹر سے پوچھتا ہوں۔۔

ہاں جلدی سے کہتی وہ مسکراتی دوبارہ سے لیٹ گئی تھی۔۔

اپارٹمنٹ میں پہنچتے وہ کافی فریش لگ رہی تھی۔۔

اب تو چلتی بھی تھی۔۔

بولتی بھی تھی ہنستی بھی تھی اور کبیر شاہ کو چھیڑتی بھی تھی۔۔

ڈاکٹر نے چھ ماہ کے لیے روکا تھا اس کے بعد وہ پاکستان جا سکتی تھی۔۔

لیکن ابھی احتیاط کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔۔۔

کبیر شاہ اج ساڑھے تین ماہ کے بعد خوش تھا۔۔

وردہ بھی اسے دیکھ کر شرما رہی تھی۔۔

کپڑے بدلتے وہ کمبل میں گھس گئی تھی کیونکہ سردی بہت زیادہ تھی۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد کبیر شاہ چائے لے آیا تھا۔۔

ساتھ سینڈوچ بنائے تھے۔۔

آپ نے کب سیکھا یہ سب وردہ نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔

۔

جناب ہم تو ہر کام میں ماہر ہیں بس آپ نے ہی توجہ نہیں دی۔۔

میں کچھ کہنا چاہتی ہوں آپ سے کبیر۔۔

ہمم بولو میری جان۔۔

آپ یہ جاننا چاہتے ہوں گے کہ میرے ساتھ وہاں کیا کیا ہوا؟؟؟

کہاں؟؟؟

جہاں وہ لوگ مجھے لے کر گئے تھے۔۔

نہیں میں بلکل نہیں جاننا چاہتا کہ وہاں کیا ہوا کیونکہ کبیر شاہ اتنا گھٹیا نہیں کہ اپنی عزت پر شک کرے۔۔

لیکن میں بتانا چاہتی ہوں۔

میں جانتا ہوں سب کچھ وردہ وہ مسکرایا۔۔

بتاؤ چائے کیسی بنی ہے ؟؟؟

بہت اچھی وردہ نے مسکرا کر کہا جب کبیر شاہ اس کے لبوں پر جھکتے بولا بتاؤ میرا پیار کیسا لگا وہ سرگوشی کے انداز میں بول رہا تھا۔۔

وردہ تو گھبرا ہی گئی تھی۔۔

میری طبیعت خراب ہے مجھے تو نہیں پتہ تھا کہ بیمار بندے کو بھی یہ بتانا پڑے گا۔۔

بڑی چالاک ہو تم ویسے۔۔

کبیر شاہ کی بات پر وردہ کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔آپ بھی کم نہیں ہیں۔۔

بتاؤں تمہیں کہتا وہ اس پر جھکتا چلا گیا۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔

وردہ ہلکی آواز میں بولی۔۔

بس ہو چکی بولتی بند۔۔

وردہ کا لال رنگ اسے راحت دے رہا تھا ۔۔

کتنے عرصے کے بعد وہ اسے شرماتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

وہ اسے تنگ کر رہا تھا جبکہ وہ بیمار ہے اس بات کا بھی پورا خیال رکھا تھا اس نے۔۔

آپ روتے رہے ہیں وردہ نے سوال کیا۔۔

ہہہمم نہیں کس نے کہا۔۔

نرس نے بتایا کہ تمہارا شوہر تمہارے لئے بہت زیادہ روتا رہا ہے۔

مجھے یاد نہیں جب آپ کو گولی لگی اس کے بعد کیا ہوا تھا؟؟

مجھے تو گولی چھو کر گزر گئی تھی لیکن محترمہ نے پورے ناز نخرے اٹھوائے ہیں وہ اس کے گال چومتے بولا۔۔

واقعی نہیں لگی تھی۔۔

یااللہ تیرا شکر ہے۔۔

میں تو ڈر گئی تھی بہت۔

کبیر شاہ کے دل پر ہاتھ رکھتے وہ مسکرادی تھی۔۔

اگر آپ کو گولی لگ جاتی نہ تو پتہ نہیں میرا کیا ہوتا وہ ہنسی۔

جبکہ کبیر شاہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا کہ اسے گولی لگی تو کیا ہوا وہ تو لمحہ لمحہ سہہ چکا تھا۔۔

تم ہو ناں میرے پاس پھر بھلا مجھے کیا ہو سکتا تھا ہمم۔

وردہ نے مسکرا کر سر اس کے سینے میں چھپا لیا تھا۔۔

اللہ پاک میری زندگی بھی آپ کو لگا دے آمین۔۔

لال لہنگا جسکی چولی ڈوپٹہ سب لال رنگ کا تھا۔۔دبکے کندن اور سٹون کے کام سے سخاوی بیش قیمت لباس زیب تن کئے کسی ریاست کی حور لگ رہی تھی۔۔

پارلر والی نے اتنا پیارا میک اور کیا تھا کہ وہ بدل سی گئی تھی۔۔

کبیر شاہ اس کے لئے خاص طور پر نیلی آنکھوں والے لینز لے کر آیا تھا۔۔

کیونکہ امریکہ میں اسے نیلی آنکھوں والی گوریاں بڑی پسند تھیں۔۔

بارات کا اہتمام ایک بہت بڑے ہوٹل میں کیا گیا تھا۔۔

کرم شاہ وردہ اور ارم کو پارلر سے لینے آیا تھا۔۔

ارم نے کھلی سی فراک پہن رکھی تھی تا کہ اس کا جسم نمایاں نہ ہو تھوڑا ہی وقت رہ گیا تھا آخری مہینہ چل رہا تھا۔۔

وہ دونوں ہال میں آکر اتریں تو وسائی اور رجو نے انہیں اندر پہنچایا۔۔

سکیورٹی ہائی الرٹ تھی کیونکہ اب کبیر شاہ کسی قسم کا کوئی رسک لینا نہیں

چاہتا تھا۔۔

بارات تو بھگی پر آئی تھی۔۔

حارث, کرم, محمد, اور باقی سب نے دل کھول کر آتش بازی کی تھی۔۔

کبیر شاہ تو بے تاب ہو رہا تھا کب وردہ کو دیکھے گا۔۔

لڑکے تو باقاعدہ ڈانس کر رہے تھے آگے آگے۔۔

کرم شاہ نے ایک گاڑی کی چھت پر چڑھ کر نوٹوں کی بارش شروع کر دی تھی۔۔

چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ بڑے بڑے لڑکوں نے بھی خوب جیبیں بھر لی تھیں۔۔

کبیر شاہ تو تنگ ہی پڑ گیا تھا لیکن آرڈر تھا کہ دلہا بول نہیں سکتا تو وہ بھی آج گونگا ہی بنا ہوا تھا۔۔

آخر کوئی دو گھنٹے بعد لڑکوں نے اندر کا رخ کیا تھا۔۔

سٹیج پر بیٹھ کر وہ مسکراتا ہوا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔۔

جب دوبارہ سے نکاح کروایا گیا۔۔

ایجاب و قبول کے بعد ارم نے دلہن کو ساتھ لایا تو کبیر شاہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔

وہ تو وردہ لگ ہی نہیں رہی تھی۔۔

کبیر شاہ وردہ کا ہاتھ تھام کر سٹیج پر لایا تھا۔
پھر باری آئی دودھ پلائی کی۔۔

ارم نے رسم کی ساتھ وسائی کی بیٹی بھی تھی۔۔

دونوں کو کبیر شاہ نے پچاس ہزار روپے دیے تھے۔۔

رخصتی ہوئی تو گھر میں ویلکم کرنے کے لیے کرم شاہ

ارم

ڈاکٹر محمد

حارث

لیزا

سومہ

اور کچھ دوست موجود تھے۔۔

پورا گھر پھولوں سے بھر دیا گیا تھا۔۔

باہر گاڑی کے ٹائروں تک پھول بچھے ہوئے تھے۔۔

وردہ کے پہلے قدم کے ساتھ ہی آتش بازی کا مظاہرہ کیا گیا۔۔
چھت سے پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔۔

وردہ تو اس وقت دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تصور کر رہی تھی۔۔

دروازے پر محترمہ ارم صاحبہ پھر سے کھڑی تھیں۔۔

ارے کتنے پیسے لو گی گڑیا دل نہیں بھرا؟؟

بھائی جی دو لاکھ سے ایک روپیہ کم نہیں

بولیں منظور؟؟؟ ۔۔

ارے بابا منظور کہتے خالی چیک اس کے ہاتھ میں تھما کر جان چھڑوائی تھی اپنی۔۔

وردہ کو لا کر باہر ہال میں بیٹھا دیا گیا تھا۔۔

سارے ملازمین کو وردہ نے اپنے ہاتھوں سے نیگ دیے تھے۔۔

پھر وہ اسے ساتھ لیتا اماں کے کمرے میں داخل ہوا۔۔

اماں۔۔

میری پیاری اماں۔۔

آوازیں دیتے اس کی آواز بھرائی تھی۔۔

دیکھیں آج لے آیا ہوں میں آپ کی بہو کو۔۔

پیاری ہے ناں؟؟

وردہ کے تو اپنے آنسو نکل آ

ئے تھے۔۔

نہ ماں تھی اور نہ باپ۔۔۔

ارم وردہ کو کبیر شاہ کے کمرے میں چھوڑ آئی تھی۔۔

کبیر شاہ تو پاگل ہی ہوا جا رہا تھا۔۔

ساری زندگی اسے ڈراتا آیا تھا اب خود ڈر رہا تھا۔۔

کمرے میں داخل ہوا تو وردہ نے بہت ہی بڑا سارا گھونگھٹ نکالا ہوا تھا۔۔

اسلام و علیکم۔۔

وردہ خاموش۔۔

وہ اس کے پاس جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

یقین کرو وردہ میں اتنا کبھی نہیں ڈرا جتنا آج مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔

ویسے سچ ہی کہتے ہیں بیوی سے ہر بندے کو ڈر لگتا ہے۔۔

وردہ خاموش۔۔۔

آج میں بہت بہت خوش ہوں یقین کرو یہ میری زندگی کا سب سے بڑا خواب تھا تم یوں اتنی ہی تیار ہو کر یہاں میرے بیڈ پر میرے انتظار میں بیٹھی ہو۔۔۔

لاؤ ہاتھ دو میں تمہیں گفٹ دوں۔۔

وردہ نے ہاتھ بھی آگے نہیں بڑھایا۔۔

شرما رہی ہو؟؟؟

وردہ نے سر زور زور سے ہاں میں ہلا یا۔۔

میری جان اب نہ شرماؤ ۔۔

میں کبیر ہوں تمہارا کبیر۔۔

جب وہ اس پر جھکنے لگا تھا کہ اس کی نظر سامنے کھڑکی کے پردے سے سر نکال کر ہنستی ہوئی وردہ پر پڑی۔۔

کبیر شاہ تو کرنٹ کھا کر بیڈ سے اٹھا تھا اور پھر وہ بہت زیادہ بڑا سا گھونگھٹ اٹھا کر دیکھا تو وہاں کرم شاہ بیٹھا

ہی ہی ہی۔۔۔ 😁😁😁😁😁😁😁😁😁

دانت نکال رہا تھا۔۔

تیری تو۔۔

کبیر شاہ اس کی طرف بڑھا۔۔

لیکن اس سے پہلے وہ دوسری طرف سے نیچے اتر گیا۔۔

رک جاو ادھر ہی میں کہہ رہا ہوں۔۔

کیوں میں نے مار کھانی ہے۔۔

بھابھی سے تو بڑا ڈرتے ہو۔۔

مجھے مارتے ہو وہ آگے آگے بھاگتے بول رہا تھا جبکہ وردہ کا تو ہنس ہنس کر برا حال ہو چکا تھا۔۔

شرم تو نہیں آتی۔۔

کبیر شاہ غصے سے لال ہو کر چلایا ۔۔

کیوں ہم نے کونسا غلط کام کیا؟؟؟

رک جا کرم شاہ۔۔۔

وہ پھر سے اسے پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ وہ دروازہ کھول کر بھاگ گیا تھا۔۔

وردہ تو لال ہو چکی تھی ہنس ہنس کر۔۔

پھر تو کبیر شاہ نے سارا کمرہ چیک کیا تھا کوئی اور تو نہیں۔۔

وردہ کبیر شاہ کی حرکتوں پر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی تھی جب وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچ کر اس کی ہنسی کو بریک لگا چکا تھا۔۔

بڑی ہنسی آ رہی ہے مجھ پر؟؟

اتنے میں کبیر شاہ کا فون بج اٹھا تھا۔۔

کرم شاہ کا وائس میسج تھا۔۔

مسٹر کبیر شاہ آپ کو شادی کی پہلی رات بہت بہت مبارک ہو۔۔

لیکن کچھ بھی کرنے سے پہلے احتیاط کیجئیے گا کیونکہ کیمرے کی آنکھ آپ کو دیکھ رہی ہے۔۔۔

اس کا میسج سن کر کبیر شاہ حیران رہ گیا تھا کیمرے کی آنکھ ؟؟؟

سارے کمرے میں ادھر سے ادھر اور پھر ادھر سے ادھر وہ ہر جگہ کیمرے تلاش کر چکا تھا لیکن اسے کچھ نہیں ملا۔۔

شیروانی اتارتے وہ سائیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔۔

یااللہ ایسا بھائی بھی کسی کو نہ دینا کمینہ گھٹیا۔۔

جب ایک طرف سے الارم والی گھڑی بجنا شروع ہوئی۔۔۔

ٹی ٹی ٹی۔۔

ٹی ٹی ٹی۔۔۔

ٹی ٹی ٹی۔۔

آواز کی سمت بڑھتا وہ گھڑی نکال کر بند کر چکا تھا۔۔

آؤ بیڈ پر آؤ وہ وردہ کو دیکھتے مسکرا کر بولا۔۔

وردہ بیڈ پر بیٹھی تو اس نے دونوں کو بیڈ کی بڑی سی کمفرٹر میں چھپالیا۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا یہ چھوٹے بھائی اتنے کمینے بھی ہو سکتے ہیں۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگا تھا جب دروازہ دھاڑ دھاڑ بج اٹھا۔۔

کبیر شاہ کا تو دل کیا باہر جو بھی ہے اُس کے ٹوٹے کر دے لیکن اس سے پہلے ہی کھسروں کی آواز سنائی دینے لگی۔۔

کبیر شاہ نے بھی دروازہ نہیں کھولا۔۔

وردہ کو تو کبیر شاہ کی حالت دیکھ کر بڑا مزہ آرہا تھا۔۔

چلیں ناں باہر چل کر دیکھتے ہیں پلیز۔۔۔

وردہ نے کہا۔۔

چپ کر کے بیٹھی رہو کبیر شاہ تپ کر بولا۔۔

میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ شادی کی پہلی رات ایسی ہو گی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ سے وردہ کو ہاتھ لگاتا ایک نیا شوشہ چھوڑ دیا گیا تھا۔۔

وہ باہر لان میں پٹاخے پھوڑنے لگا تھا جب کبیر شاہ کی بس ہوئی تھی۔۔

پہلے تو اس نے کھسروں کو باہر نکالا تھا پھر وہ کرم شاہ کے پیچھے باہر لان میں گیا تھا لیکن وہاں تو گھپ اندھیرا تھا۔۔

کرم شاہ اب کوئی بھی حرکت کی تو میں نے تمہیں گھر سے باہر پھینک دینا کہتا وہ مڑنے لگا جب پیچھے سے آواز سنائی دی۔۔

ہیپی ویڈنگ میرے بھائی۔۔۔

لان بتیوں سے جگمگا رہا تھا درمیان میں میز پر بڑا سا کیک پڑا تھا۔۔

وردہ بھی آچکی تھی۔۔

مطلب وہ سب کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔۔

کبیر شاہ مسکرا دیا پھر ان دونوں نے مل کر کیک کاٹا تھا۔۔

لیکن کیک کاٹنے کے فوراً بعد اس نے وردہ کو گود میں اٹھا لیا تھا اور پھر کسی کی بھی سنے بغیر وہ کمرے میں بھاگ گیا تھا۔۔

محبت سے وردہ کو بریسلٹ پہناتے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگا گیا

تھا۔۔

آج کوئی مجھے میری جان سے دور نہیں کر سکتا۔۔

وہ محبت سے چور لہجے میں کہتا اپنا دل کھول کر وردہ کے آگے رکھ گیا تھا۔۔

گزرتی رات نے زندگی کی انگنت تکالیف کے بعد دو دلوں کو ملتے دیکھا تھا

۔۔

دو روحوں کے ملاپ کو دیکھا تھا۔۔

کبیر شاہ کسی نازک شیشے کی طرح وردہ کو اپنی محبت کی بارش میں بھیگوتا چلا گیا تھا اور وردہ بھیگتی چلی گئی تھی۔۔

سرخ ساڑھی میں وہ گڑیا سی لگ رہی تھی جب وہ سب لیزا کی بارات کے استقبال کیلئے موجود تھے۔۔

کبیر شاہ نے بھائی بن کر لیزا کو رخصت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

اپارٹمنٹ حارث کو دے دیا تھا اور اب وہ اس کی شادی میں موجود تھے۔۔

بارات میں کرم شاہ اور قریبی دوست تھے۔۔

لیزا اسلور میکسی میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

نکاح کے بعد رخصتی انجام پائی اور ارم اور ورده نے لیزا کو اس کے روم میں پہنچایا۔۔

عیسے تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی کبیر۔۔

سومہ نے کبیر شاہ کے بازو پر تھپڑ لگاتے ہوئے کہا۔۔

میں نے دل سے تمہارا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

جانتا ہوں سومی تم میری بہترین دوست ہو۔۔

یہ بہت زیادہ پسند آ گیا ہے مجھے لیکن تم نے ناں پہلے ہی اس کی شادی کروا دی
بڑے ظالم ہو تم وہ کرم شاہ کی طرف دیکھتے مسکرائی۔۔

ہاہاہا دل بھی لگایا تو کس سے سومہ ؟؟

وہ خود ہی ہنسی لیکن میں حقیقت پسند لڑکی ہوں۔۔

دل پر روگ نہیں لگاؤں گی وہ مسکرائی۔۔

میں ماما کو لے کر باہر سیٹل ہونا چاہتی ہوں۔۔

اچھا فیصلہ ہے یہ۔۔

ویسے بھی ابھی میری عمر ہی کیا ہے دس سال تو آرام سے گزر جائیں گے تب تک تمہارے بھائی کا بھی ارادہ بن جائے گا دوسری شادی کا۔۔

ہاہاہا بڑی بد تمیز ہو تم کہتا وہ باہر نکل گیا تھا جبکہ سومہ بھی گھر جانے کے لئے نکل چکی تھی۔۔

مجھے معاف کر دو میری بچی۔۔

ہسپتال کے بستر پر پڑی آخری سانسیں لیتی تارا بائی وردہ سے معافی مانگ رہی تھی۔۔

وردہ نے بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ایک سچ تو سنتی جاؤ وردہ ۔۔

یہ لوگ بہت برے ہوتے ہیں آسانی سے جانے نہیں دیتے۔۔

میرے بھی پیچھے وہ لوگ پہنچ چکے تھے۔۔

رفیق کو مار دیتے میں نے ان سسے کہا اسے مت مارنا میں خود آ جاؤں گی واپس ۔۔

پھر تم آنے والی ہو گئی میں مجبور ہو گئی۔۔

پھر صرف تمہارے اور رفیق کے لئے میں واپس چلی گئی۔۔

میں اس کے سامنے واپس نہیں جاسکتی تھی تو اس کی غیر موجودگی میں بچی چھوڑ کر چلی آئی۔۔

لیکن میں نے ساری زندگی تمہیں یاد کیا ہے مجھے معاف کر دینا وردہ میری بچی مجھے معاف کر دینا کہتی وہ یہ دنیا چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔

وردہ کے آنسو نکل پڑے تھے وہ کبیر شاہ کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

جو بھی تھا جیسی بھی تھی وہ اس کی ماں تھی۔۔

تارا بائی کے کوٹھے میں باقی لڑکیوں کے ساتھ ہی اسے دفنا دیا گیا تھا۔۔

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نشان عبرت بن گگئی تھی وہ جگہ۔۔۔

تارا بائی کی قبر پر فاتحہ خوانی کرتے وہ کبیر شاہ کو دیکھ کر بس اتنا ہی بولی تھی۔۔

کبیر کاش انہوں نے ابا پر اعتماد کر کے انہیں سچ بتا دیا ہوتا تو شاید آج ایسا نہیں ہوتا۔۔

نہیں ورد ہ جو ہماری تقدیر میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔۔

جی سچ کہا آپ نے۔۔

کبیر شاہ اسے ساتھ لگاتے باہر نکل آیا تھا۔۔

ساحل سمندر پر وردہ کبیر شاہ کا ہاتھ پکڑ کر دور تک چل رہی تھی۔۔

میں چاہتی تھی آپ کے ساتھ ہمیشہ ایسے ہی چلنا۔۔
اتنا سارا انتظار کروایا آپ نے مجھے وہ شکوہ کر گئی تھی۔۔

میں نے نہیں انتظار کروایا بس ہماری تقدیر میں ایسے لکھا تھا لمبا انتظار وردہ کا

ہاتھ تھام کر ساتھ لگاتے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

کتنا پیار کرتے ہیں مجھ سے ؟؟؟

کیا پریکٹیکل کر کے دکھاؤں ؟؟

وہ اس کے لبوں پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے شرارت سے بولا۔۔

ارے معاف کریں کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں۔۔

ویسے آپ شروع سے ہی اتنے بے شرم تھے ؟؟؟

ارے توبہ کرو لڑکی۔۔

میں تو سیدھا سا شریف انسان تھا یہ تو میری بیوی نے خراب کر دیا مجھے۔۔

ہہمم دور رہنا چاہیے تھا آپ کو بیوی سے ورده نے نا سمجھی سے کہا۔۔

ہیں؟؟؟

یہ کیا کہا؟؟؟

بیوی نے خراب کر دیا؟؟

😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤

ہاہاہا کبیر شاہ کا قہقہہ بلند ہوا تو ورده نے بھی کس کے مکا لگایا۔۔

ظالم عورت ہو تم۔۔

وہ بازو سہلاتے بولا۔۔

تو ورده کی ہنسی ہر سو پھیل گئی تھی۔۔

رات دیر تک وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ساحل سمندر پر چلتے رہے تھے۔۔

نوابشاہ کی حویلی میں قدم رکھتے اسے اپنا پہلا دن یاد آیا تھا وہ ڈرتی ہوئی گاڑی سے اتری تھی آج وہ پوری شان کے ساتھ بڑی بی بی سرکار کی حثیت سے داخل ہو رہی تھی۔۔

وسائی تو صدقے کے مرغے وار کر باہر دے آئی تھی۔۔

اس حویلی میں اس کے اچھے دن گزرے تھے جب کبیر شاہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اندر لے گیا۔۔

ارم بہت خوش ہو کر ملی تھی۔۔

شام میں کبیر شاہ اسے گھمانے باہر لے گیا تھا وہ آج پہلی دفعہ نوابشاہ کا شہر دیکھ رہی تھی۔۔

کیا کھانا ہے میری جان نے؟؟؟

گول گپے۔۔

خیر تو ہے پچھلے کچھ دنوں سے تم جہاں جا رہی ہو گول گپے کھا رہی ہو۔۔

مجھے بہت اچھے لگ رہے ہیں کھٹے کھٹے۔۔

یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔

کبیر شاہ مسکرادیا۔۔

رات میں وہ حویلی واپس آئے تو ارم کی طبیعت خراب تھی تو وہ فوراً ہی اسے لے کر ہاسپٹل چلے گئے تھے۔۔

باہر راہداری میں کرم شاہ کبھی ادھر چکر لگاتا تو کبھی ادھر۔۔

بیٹھ جاؤ کرم شاہ۔۔

تھک جاؤ گے۔۔

کبیر شاہ اسے مسلسل چلتے دیکھ کر بولا۔۔

بھائی جی وہ ٹھیک تو ہو گی ناں ؟؟

انشاءاللہ ابھی ڈاکٹر آکر خوشخبری سنائے گی۔۔

وہ کس کے جیسا ہو گا ؟؟؟

میرے کرم شاہ جیسا۔۔

کبیر شاہ اسے گلے لگاتا مسکرا دیا تھا کیونکہ وہ سمجھ سکتا تھا جب جان پر بنی ہو تو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا وہ اس صورتحال سے گزر چکا تھا۔۔

وردہ سامنے بیٹھی تسبیح پڑھنے میں مصروف تھی۔۔

جب کبیر شاہ اس کے پاس آ بیٹھا تھا۔۔

کیا پڑھ رہا ہے میرا دل ؟؟؟

کبیر ہم ہاسپٹل ہیں اور اس وقت پریشان ہیں۔۔

تو میں بھی تو پریشان ہوں۔۔۔

لگ تو نہیں رہا۔۔

کیسے لگے گا پتہ اب دل جی کو؟؟

کبیر پلیز استغفار پڑھ لیں۔۔

کیوں؟؟؟

کبیر مجھے پڑھنے دیں۔۔۔

نئی اب بندہ اپنی بیوی کو یہ بھی نہیں پوچھ سکتا کہ ہماری بے بی ڈول کب آئے گی؟؟؟

🤫🤫🤫🤫🤫🤫🤫🤫🤫🤫کبیر

چپ۔۔۔

حد ہو گئی اب بندہ بول بھی نہیں سکتا۔۔۔

کبیر پلیز مجھے پڑھنے دیں وردہ نے مسکرا کر کہا تو کبیر شاہ پھر سے کچھ بولنے لگا تھا جب ڈاکٹر باہر آئی۔۔

مبارک ہو آپ کو سائیں سرکار چھوٹے سرکار آچکے ہیں۔۔

اس نے بچہ کرم شاہ کو پکڑانے کی کوشش کی تو اس نے کبیر شاہ کی طرف اشارہ کیا۔۔

اُن کے ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں میں اپنا بچہ سب سے پہلے۔۔

ڈاکٹر نے مسکرا کر بچہ کبیر شاہ کی گود میں ڈال دیا تھا۔۔

کبیر شاہ کے تو خوشی سے آنسو ہی نکل آئے تھے۔۔

بچے کو چومتا وہ سینے سے لگا گیا میر اکرم شاہ۔۔۔

ارم کے پاس بیٹھے وہ سب مٹھائی کھا رہے تھے۔۔

آج وہ خوش تھے بہت خوش۔ ۔۔

کبیر شاہ تو ہر تھوڑی دیر کے بعد وردہ کے کان میں سر گوشی کرتا میری ڈول چاہیئے مجھے۔ ۔۔

وردہ تو بس خاموش ہی تھی کہ آخر وہ اس تیز گام کو کیا کہے۔۔

حویلی واپس آتے وہ ارم کو کمرے میں چھوڑ کر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو کبیر شاہ نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا تھا۔۔

اللہ۔۔۔

کبیر کسی دن میرا ہرٹ فیل ہو جانا ہے۔۔۔

میں نہیں ہونے دیتا کچھ اس کی گردن پر لمس چھوڑتے وہ مسکرا دیا تھا۔۔

یہ بھوت پھر سے سوار ہو گیا؟؟

نہیں میری جان میری ڈول نے مجھے کہا کہ بابا سروس سلو ہے آپ کی جلدی کریں مجھے آپ کے پاس آنا ہے۔۔

کبیر انتہا کے بے شرم ترین انسان ہیں آپ یقین کریں۔۔وردہ نے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے کہا۔۔

جب کبیر شاہ اسے گود میں اٹھا کر ساتھ لگا گیا یقین کرو لٹل گرل میں ترس گیا

تھا اس خوبصورت ہنسی کی آواز کے لئے وہ اس کے لبوں پر جھکتے خوشی سے سرشار ہو کر بولا تھا ۔۔

اسی لئے مجھے ہنسا ہنسا کر پاگل کر دیا ہے وہ شرماتے ہوئی بولی۔۔

میں اپنی پوری زندگی اپنی جان کو ہنسانے میں گزار دوں۔۔

اچھا تو پھر کوئی لطیفہ سنائیں۔۔۔

وردہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔۔

کبیر شاہ وردہ کی چالاکی سمجھتے اسے بیڈ پر لیٹاتے اس کے پیٹ میں گدگدی

کرتے ہوئے بولا۔۔

بڑی چالاک ہو گئی ہو بتاتا ہوں۔۔۔

مدھم روشنی کرتا وہ اسے اپنے آپ میں مگن کر گیا تھا۔۔۔

ختم شد